عمران سیریز
ہاٹ فیلڈ
مظہر کلیم ایم اے

خیز معرکہ صفحہ قرطاس پر ابھر آیا۔ جس کے نقوش انمٹ ہیں۔ ایک ایسی خونریز اور جان لیوا جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ بھیانک سے بھیانک ترین موت کا لمحہ ثابت ہوتا چلا گیا اور اس طرح یہ معرکہ عمران کی زندگی کے ناقابل فراموش معرکے کے روپ میں ڈھلتا چلا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ انتہائی دلچسپ، بے پناہ اور انتہائی تیز رفتار ایکشن ناقابل برداشت اور اعصاب شکن سسپنس کی حامل یہ کہانی جاسوسی ادب میں ایک ایسے لافانی شاہکار کی حیثیت اختیار کر لے گی جسے صدیوں فراموش نہ کیا جا سکے گا۔ حسب سابق آپ کی آراء کا منتظر رہوں گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

ہوٹل پارک وے کے خوبصورت اور وسیع سبزہ زار میں اس وقت رونقیں عروج پر تھیں ہر طرف رنگ برنگے ہراتے ہوئے آنچل اور انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کے لباسوں میں ملبوس افراد نظر آ رہے تھے موسم گرما میں شام کے وقت سب سے زیادہ رونق ہوٹل پارک وے کے اس سبزہ زار میں ہی نظر آتی تھی۔ ہوٹل کا یہ وسیع اور خوبصورت سبزہ زار موسم گرما کی شام گزارنے کے لئے افسانوی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ شام ہوتے ہی دارالحکومت کا اعلیٰ طبقہ جیسے اس سبزہ زار کی طرف کھنچا چلا آتا تھا ہر طرف مترنم قہقہے اور خوبصورت اور دلکش آوازوں کے جلترنگ سے بجتے سنائی دے رہے تھے وسیع سبزہ زار میں موجود تقریباً تمام میزیں بھر چکی تھیں اس کے باوجود لوگ اندر چلے آ رہے تھے اور ان کے لئے ملحقہ چھوٹے باغ میں مخصوص نشستیں لگائی جا رہی تھیں۔ باوردی اور مستعد ویٹر میزوں کے درمیان بجلی کی

سی تیز رفتاری سے گھومتے پھر رہے تھے اور اس وسیع سبزہ زار کے ایک کونے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران سمیت موجود تھی ۔ آج کی یہ خصوصی دعوت عمران کی طرف سے ہی تھی عمران کی بہن ثریا کی شادی ایک ہفتہ قبل ہوئی تھی گو پوری سیکرٹ سروس نے ثریا کی شادی میں بھرپور انداز میں شرکت کی تھی اور نہ صرف شادی میں شرکت کی تھی بلکہ عمران کے بہنوئی وقار حیات خان کی طرف سے دیئے گئے انتہائی پر تکلف ولیمے میں بھی ان سب نے عمران کے ساتھ شرکت کی تھی ۔ لیکن اس کے باوجود آج سب نے عمران کو ثریا کی شادی کی خوشی میں خصوصی دعوت کھلانے پر مجبور کر دیا تھا اور پوری سیکرٹ سروس نے عمران کو کچھ اس طرح گھیرا تھا کہ آخرکار عمران کو خصوصی دعوت پر رضامند ہونا ہی پڑا اور پھر تنویر کی تجویز پر یہ دعوت ہوٹل پارک وے کے سبزہ زار میں کھائے جانے کا فیصلہ ہوا اور اس دعوت کے نتیجے میں وہ سب یہاں موجود تھے ۔

" اب تو آپ کو شاید فلیٹ چھوڑنا پڑے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو کڑھے ہوئے سفید براق کرتے اور سفید ڈھیلے پاجامے میں واقعی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا باقی ساتھی بھی گرمیوں کے لباس میں تھے اور ان سب کے چہرے مسرت سے چمک رہے تھے ۔

" ارے کیوں کیا سوپر فیاض نے عدالت سے بے دخلی کا وارنٹ حاصل کر لیا ہے "...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا ۔

" اس بے چارے کی اتنی جرأت کہاں میں تو ثریا کی شادی کی وجہ سے کہہ رہا تھا ۔ ظاہر ہے اب اماں بی کوٹھی میں اکیلی رہ جائیں گی اور یقیناً انہوں نے اصرار کرنا ہے کہ اب آپ ان کے ساتھ کوٹھی میں رہیں "۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اکیلی کیوں رہ جائیں گی اور سنو اماں بی کے سامنے ایسی بات منہ سے نہ نکال بیٹھنا ورنہ تم تو کیا تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں اگر پیدا ہوئیں تو گنجی پیدا ہوں گی ۔ ڈیڈی کی زندگی میں اماں بی کو اکیلی کہنے والا ان کے خیال کے مطابق ان کا سب سے بڑا دشمن ہو سکتا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے ۔

" خدانخواستہ میرا یہ مطلب نہ تھا عمران صاحب ۔ میں تو ثریا کے جانے کی وجہ سے کہہ رہا تھا "۔ صفدر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا ۔

" تمہیں کس نے کہا ہے کہ ثریا چلی گئی ہے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی چونک پڑے ۔

" اب اس میں کوئی شک رہ گیا ہے ۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے ۔ تم خواہ مخواہ ہر بات میں ڈھٹائی پر اتر آتے ہو "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

" اماں بی کچی گولیاں نہیں کھیلا کرتیں ۔ وقار حیات ڈیڈی کے رشتہ داروں میں سے ہیں اور یہ رشتہ ڈیڈی کی خواہش پر ہوا ہے اور تم

اس میں کوئی خاص بات ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا کوئی خاص شرط طے ہوئی ہے"...... سب نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"ہاں اور وہ شرط یہ ہے کہ ثریا اور وقار ہنی مون کے بعد مستقل کوٹھی میں ہی رہیں گے اس وقت تک جب تک اماں بی زندہ ہیں تمہیں شاید تفصیل کا علم نہیں ہے۔ وقار کے والد اور والدہ دونوں وفات پا چکے ہیں۔ وقار کے چار بڑے بھائی ہیں اور چاروں ہی والدین کی زندگی میں ہی ایکریمیا میں سیٹل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے شادیاں بھی وہیں کی ہیں ان کا تو بے حد اصرار تھا کہ وقار بھی پاکیشیا چھوڑ کر ان کے ساتھ مستقل طور پر ایکریمیا سیٹل ہو جائے لیکن وقار نے پاکیشیا چھوڑنے سے انکار کر دیا وہ اپنی آبائی حویلی میں اکیلا ملازموں کے ساتھ رہتا ہے اس لئے اس کے لئے اس آبائی حویلی میں رہنا یا کوٹھی میں رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس وقت تو ان کی آبائی حویلی میں بے پناہ رونق ہے کیونکہ وقار کے چاروں بھائی اپنے بچوں سمیت شادی پر آئے ہوئے ہیں اور دوسرے رشتہ دار بھی موجود ہیں لیکن بہر حال انہوں نے واپس جانا ہے اور حویلی دارالحکومت سے دور قصبے میں ہے اس لئے وہاں قصبے میں مستقل رہنے کی بجائے یہاں کوٹھی میں رہنا وقار کے لئے کوئی مسئلہ نہ بنے گا ویسے بھی اس کا بزنس دارالحکومت میں

"یہ وقار صاحب کیا بزنس کرتے ہیں"...... نعمانی نے پوچھا۔

"کاروں کے سپیئر پارٹس کا بزنس کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ اس شرط کے پیچھے لازماً عمران صاحب کا ہی ہاتھ ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ نہیں دماغ کہو۔ ورنہ واقعی مجھے فلیٹ چھوڑنا پڑتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"ویسے اب ہمیں عمران صاحب کی دعوت ولیمہ میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اب یقیناً اماں بی کسی بھی وقت عمران صاحب کی گردن پکڑ کر انہیں دولہا بنا ڈالیں گی۔ اب تک شاید وہ ثریا کی وجہ سے خاموش تھیں لیکن اب ثریا کی شادی کے بعد وہ صورتحال نہ رہے گی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کسی بھی وقت کہہ رہے ہو۔ اماں بی تو ثریا کی شادی کے روز ہی مجھے دولہا بنانے پر تل گئی تھیں اور انہوں نے نادر شاہی حکم صادر بھی کر دیا تھا لیکن پھر نجانے میری کون سی نیکی اللہ تعالیٰ کو پسند آ گئی کہ بات ٹل گئی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کیا انہوں نے کوئی رشتہ طے کر لیا تھا"...... تنویر نے جھجک کر پوچھا۔

"ان کے خیال کے مطابق تو میرے لئے رشتوں کی کوئی کمی نہیں ہے ۔ لیکن انہیں پتہ تھا کہ میں نے ہر رشتے میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ڈھونڈ نکالنی ہے کہ انہیں مجبوراً رشتہ چھوڑنا پڑ جائے گا اس لئے انہوں نے رشتہ بھی میری مرضی پر ڈال دیا کہ بس میں اشارہ کر دوں ۔ لیکن ساتھ ہی یہ حکم بھی تھا کہ اشارے میں دیر نہیں ہونی چاہئے لیکن میں نے اماں بی کے کان میں ایک ایسی بات ڈال دی کی اماں بی میری شادی کی بات ہی سرے سے بھول گئیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا بات آپ نے کر دی "۔ صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے اماں بی کو بتا دیا کہ ڈیڈی میری شادی کے انتظار میں ہیں کہ جیسے ہی میری شادی ہو وہ دوسری شادی کر لیں کیونکہ اگر میری شادی سے پہلے انہوں نے شادی کی تو لوگ کیا کہیں گے کہ بیٹے کی شادی نہیں کی اور باپ نے پہلے شادی کر لی ۔ بس پھر کیا تھا اماں بی کو ایسا غصہ آیا کہ انہوں نے فوراً ہی نہ صرف اپنا نادر شاہی حکم واپس لے لیا بلکہ ساتھ ہی یہ اعلان بھی کر دیا کہ میں دیکھتی ہوں کہ کون کرتا ہے تمہاری شادی ۔ ڈیڈی اس روز مردانے میں تھے اس لئے بچ گئے ورنہ ایسا زور دار رن پڑتا کہ الامان والحفیظ "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سارے ساتھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔

"کیا ضرورت تھی باپ پر الزام لگانے کی ۔ کر لیتے شادی ۔ وہاں

تمہارے خاندان کی ساری لڑکیاں موجود تھیں ایک سے ایک بڑھ کر حسین تھی "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی ۔ اب پہلی بار اس نے بات کی تھی ۔

"اچھا...... کمال ہے ۔ میں تو ایک ایک کو بڑے غور سے دیکھتا رہا لیکن حسن کا جو معیار میرے ذہن میں ہے اس پر تو کوئی بھی پوری نہ اتر رہی تھی ہاں البتہ ایک لڑکی تھی ۔ وہ واقعی حسین تھی لیکن اب میں کیا کروں وہ تو سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی تھی "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی ۔

"کون کس کی بات کر رہے ہو "...... جولیا نے بے اختیار ہو کر پوچھا ۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا تھا۔

"وہی جس کے متعلق سارے خاندان والے پوچھ رہے تھے کہ یہ کون ہے اور اماں بی سب کو فخر سے بتا رہی تھیں کہ یہ ان کی بیٹی ثریا کی سہیلی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا رنگ یکلخت گلنار سا ہو گیا وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران اس کی بات کر رہا ہے ۔ کیونکہ عمران نے ثریا کو پہلے ہی جولیا کے متعلق بریف کر دیا تھا اور ثریا نے اماں بی سے جولیا کا تعارف اپنی خاص سہیلی کے طور پر کرا دیا تھا کیونکہ عمران جانتا تھا کہ جولیا کے متعلق وہاں لازماً پوچھ گچھ ہو گی اور اگر اس کا تعارف اس طرح نہ کرایا گیا تو مسئلہ ٹیڑھا ہو جائے گا۔

"صاحب آپ کا فون ہے "...... اچانک ایک باوردی ویٹر نے عمران کے قریب آتے ہوئے اس سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کے ہاتھ

میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"میرا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں ۔ عمران صاحب آپ ہی ہیں ناں "...... ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔ ظاہر ہے ویٹر اسے جانتا تھا۔ ویٹر مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔

"ہیلو علی عمران بول رہا ہوں "...... عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی کیونکہ اس دعوت کا علم تو بلیک زیرو کو بھی نہ تھا۔ پھر یہاں کس نے اسے فون کیا تھا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور ٹائیگر کی آواز سن کر نہ صرف عمران بلکہ عمران کے سارے ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

"کیا بات ہے ۔ کیسے فون کیا ہے "۔ عمران نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا اسے شاید ٹائیگر کا یہاں فون کرنا ناگوار گزرا تھا۔

"باس آپ کو صرف یہ اطلاع دینی تھی کہ آپ جس میز پر موجود ہیں اس کے نیچے یا آپ کے ارد گرد ریموٹ کنٹرول بٹن بم موجود ہے ۔ گو میں نے اس کا ریموٹ کنٹرول اپنے قبضے میں لے لیا ہے لیکن اس کے باوجود میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور چکر نہ چلا دیا جائے ۔ آپ اس بم کو ناکارہ کر دیں ۔ دعوت کے بعد آپ کو تفصیلات بتا دوں گا "۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران ٹائیگر کی بات سن کر بے اختیار کرسی

سے اٹھ کھڑا ہوا چونکہ فون میں لاؤڈر موجود تھا تاکہ شور کے باوجود آواز صاف سنائی دے اس لئے سارے ساتھیوں تک ٹائیگر کی آواز پہنچ رہی تھی اور وہ سب بے اختیار اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے اور دوسرے لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے درمیان میں موجود میز کو برتنوں سمیت اٹھا کر ایک طرف رکھا تو واقعی ایک پائے کے قریب گھاس میں سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا بٹن موجود تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے وہ بٹن اٹھایا اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے ۔ اس نے اس بٹن کے پچھلے حصے پر اپنی انگلی رکھی اور اسے تیزی سے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر دائیں بائیں گھما دیا اور اس چھوٹے سے بٹن کے اوپر والے حصے میں موجود سفید رنگ کا چمکتا ہوا چھوٹا سا دائرہ یکلخت غائب ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور اس بٹن کو غور سے دیکھنے کے بعد اسے جیب میں رکھ لیا۔

"یہ واقعی ریموٹ کنٹرول بم تھا ۔ اور انتہائی طاقتور اگر یہ پھٹ جاتا تو ہم میں سے ایک بھی زندہ نہ بچتا "...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ ۔ یہ یہاں کیسے آ گیا۔ کسی نے رکھا ہو گا اسے ۔ اور پھر ٹائیگر نے اسے کیسے چیک کر لیا "...... سب نے بے اختیار ہو کر کہا ۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے ۔

"کسی طرح اسے علم ہو گیا ہو گا۔ بہرحال بال بال بچے ہیں ۔ بیٹھو اب کوئی فکر والی بات نہیں اور ٹائیگر نے بھی اسی لئے زیادہ تفصیل

نہیں بتائی کہ رنگ میں بھنگ نہ پڑے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہ انتہائی خوفناک واقعہ ہے۔ ہمیں فوراً یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے۔ ٹائیگر کا خدشہ بھی درست ہے۔ جس نے بھی یہ کام کیا ہے۔ وہ لازماً اکیلا نہ ہوگا"...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہاں کی بکنگ چیک کی گئی ہوگی لیکن بکنگ تو تنویر کی طرف سے تھی۔ میرے نام سے نہ تھی جب کہ ٹائیگر کے مطابق یہ حملہ مجھ پر کیا گیا تھا"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اصل صورت حال تو ٹائیگر سے ہی معلوم ہوگی۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو اسے کال کر کے پوری تفصیل پوچھ لیں۔ ہمارے ذہنوں میں تو کھلبلی مچی ہوئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تم سب سے پہلے یہاں سے اٹھو اور ہال کے اندر چلو۔ یہاں کسی بھی لمحے کوئی خطرناک واقعہ پیش آسکتا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو کچھ پیش آنا تھا وہ آچکا اب اطمینان سے بیٹھ کر دعوت اڑاؤ۔ بعد میں دیکھ لیں گے"...... عمران نے سارے ساتھیوں کے پریشان چہرے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بس ہو گئی دعوت اب اٹھو یہاں سے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، اچانک عمران نے چیخ کر سب کو نیچے جھکنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی گھاس پر غوطہ لگا

دیا۔ دوسرے لمحے مشین گن کی تیز فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ فائرنگ چند لمحوں تک ہوتی رہی پھر یکلخت خاموشی طاری ہو گئی۔ دوسرے لمحے عمران نے یکلخت جمپ لگایا اور وہ سبزہ زار کی سائیڈ باڑ پھلانگتا ہوا سڑک پر آیا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا سائیڈ کی گلی میں گھستا چلا گیا۔ یہ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور عمران دوڑتے دوڑتے یکلخت رکا اور دوسرے لمحے اس نے اچھل کر ایک طرف پڑے ہوئے کوڑے کے ڈرم کے پیچھے چھلانگ لگا دی اور اس کے ساتھ ہی گلی ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں سے گونج اٹھی اور گولیوں کی بوچھاڑ سی اس کوڑے کے ڈرم سے آ ٹکرائی جس کے پیچھے عمران ایک لمحہ پہلے اوٹ لے چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکہ سے نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں ڈرم کی طرف آتی سنائی دیں ڈرم کے پیچھے زمین پر پڑا عمران کا جسم تیزی سے سمٹا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈرم کی دوسری طرف کو کھسک گیا اسی لمحے ایک پستہ قامت غیر ملکی کو اس نے ڈرم کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا جس طرف وہ پہلے گرا تھا اس غیر ملکی کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ تیزی سے آگے بڑھا چلا جا آرہا تھا۔

"ھاؤ"...... عمران نے یکلخت اس کے پیچھے دبے پاؤں بڑھتے ہوئے کہا اور غیر ملکی "ھاؤ" کی آواز سنتے ہی اچھل کر مڑا ہی تھا کہ عمران کا بازو

گھوما اور دوسرے لمحے پستہ قامت غیر ملکی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ڈرم کے پیچھے پختہ دیوار سے جا ٹکرایا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی۔ اس غیر ملکی نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے لات بڑھا کر اس کی گردن پر رکھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر کو گھما دیا غیر ملکی کا تیزی سے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا۔

"کون ہو تم۔ بولو کون ہو۔ کیوں مجھ پر حملہ کیا ہے تم نے بولو" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہاٹ۔ ہاٹ فیلڈ ہاٹ۔ ہاٹ........ اس غیر ملکی نے سر کو ادھر ادھر پٹختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے یکلخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے فضا میں اچھال دیا ہو یہ احساس صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے تک رہا پھر آخری احساس جو اس کے ذہن میں ثبت ہوا وہ اس کے اپنے جسم کے ہزاروں ٹکڑوں میں بکھر جانے کا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک چادر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

وسیع و عریض کمرے کے ایک کونے میں ایک بڑی سی دفتری میز موجود تھی جس کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر ایک گنجے سر اور بھاری جسم والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر درمیان سے انڈے کی طرح صاف تھا جبکہ سائیڈوں میں سفید رنگ کے بالوں کی جھالر سی لٹکی ہوئی تھی اس کی آنکھوں پر سیاہ فریم کی نظر کے شیشوں والی عینک تھی چہرہ بڑا تھا لیکن ٹھوڑی کے نیچے کا گوشت تھوڑا سا لٹکا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کی ٹھوڑی ڈبل لگتی تھی اس کے جسم پر گہرے سیاہی مائل براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ سامنے میز پر پانچ مختلف رنگوں کے فون پڑے ہوئے تھے اس میز اور اس کے پیچھے کرسی کے علاوہ باقی سارا کمرہ ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی ایک کاغذ پر تیزی سے کچھ لکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی کرخت آواز میں بج اٹھی۔ گنجے سر والے نے گھنٹی کی آواز سننے کے باوجود نہ ہی قلم

روکا اور نہ کاغذ پر سے نظریں ہٹائیں۔ وہ مسلسل تیزی سے لکھتا چلا جا رہا تھا گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اور جب گنجے سر والے نے کاغذ پر آخری لائن لکھ کر اس کے نیچے دستخط کئے، تب اس نے اطمینان بھرے انداز میں قلم کاغذ پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس گرانڈ ماسٹر سپیکنگ"....... گنجے کے لہجے میں کرختگی اور تلخی تھی جیسے اس نے بات کرنے کی بجائے فون کرنے والے کے چہرے پر زوردار تھپڑ مار دیا ہو۔

"پی ون بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"....... گرانڈ ماسٹر نے منہ بناتے ہوئے اسی طرح کرخت اور تلخ لہجے میں کہا۔

"علی عمران پر قاتلانہ حملہ ناکام رہا ہے تھری تھری الیون فائر ہو چکا ہے۔ اسی طرح تھری تھری تھرٹین کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پروجیکٹ زیرو زیرو اور پروجیکٹ فورٹین کامیاب رہے ہیں۔ اب پروجیکٹ ڈبل ون اور پروجیکٹ نائن پر کام ہو رہا تھا"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"علی عمران پر حملہ کیسے ناکام رہا۔ تفصیل بتاؤ"....... گنجے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"علی عمران پر ٹو فولڈ حملے کی پلاننگ کی گئی تھی۔ علی عمران کو جب چیک کیا گیا تو وہ ایک مقامی ہوٹل کے سبزہ زار میں بیٹھا ہوا پایا

گیا۔ چنانچہ ایک ویٹر کے ذریعے ٹی۔ ایکس کو وہاں پہنچایا گیا۔ ادھر تھری تھری الیون کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ اس سبزہ زار کے ساتھ سڑک پر موجود رہے گا اگر ٹی ایکس کسی طرح کام نہیں کرتا تو تھری تھری الیون اس پر ڈائریکٹ فائر کھول دے گا۔ ٹی۔ ایکس تھری تھری تھرٹین نے آپریٹ کرنا تھا۔ وہ ہوٹل کی دوسری منزل پر کمرے میں موجود تھا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ تھری تھری تھرٹین کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور عمران نے گھاس میں موجود ٹی۔ ایکس کو بھی آف کر دیا تو تھری تھری الیون کو ڈائریکٹ فائرنگ کا حکم دیا گیا۔ تھری تھری الیون نے مشین گن کا فائر کھول دیا اور پھر واپس چلا گیا لیکن پھر عمران کو اس کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ عمران نے تھری تھری الیون پر قابو پا لیا اور اس کی زبان کھلوانے لگا تو مجبوراً اسے فائر کر دیا گیا ہے"....... پی۔ ون نے مزید تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"سنو پی ون۔ تمام پروجیکٹس پر عمل درآمد کے ساتھ ساتھ عمران پر مسلسل حملے جاری رکھو۔ اسے ہر قیمت پر ہلاک ہونا چاہئے۔ ہر قیمت پر۔ اس کے لئے چاہے تمہارے دونوں سیکشنز کا ایک ایک آدمی کیوں نہ ہلاک ہو جائے۔ میں عمران کی موت چاہتا ہوں۔ ہر حالت اور ہر قیمت پر"....... گرانڈ ماسٹر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو پھر جنرل آرڈر کر دیں تاکہ ہم آزادی سے کام کر سکیں"....... پی ون نے کہا۔

"او۔ کے عمران کی حد تک جنرل آرڈر تم تک پہنچ جائے گا۔ تمہیں

چاہے پورے دارالحکومت کو کیوں نہ تباہ کرنا پڑے۔ہاٹ فیلڈ ہر قیمت پر عمران کو قبر میں دیکھنا چاہتی ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر سفید رنگ کا فون اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پی۔ون کو جنرل آرڈر بھجوا دو کہ وہ پاکیشیا کے علی عمران کو ہلاک کرنے کے لئے جو حربہ چاہے استعمال کر سکتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ نوٹ بھی دے دینا کہ ناکامی کی رپورٹ اس کی اور اس کے پورے سیکشن کی موت بھی جائے گی"...... گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور گنجے نے رسیور رکھا اور دراز سے ایک اور کاغذ نکال کر اس نے قلم اٹھایا اور ایک بار پھر کاغذ پر لکھنے میں مصروف ہو گیا۔یہ سالم کاغذ لکھ کر اس نے قلم بند کر کے جیب میں ڈالا اور پھر دونوں کاغذ اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر اس خالی کمرے کے درمیان میں آکر اس نے ایک جگہ زور سے پیر مارا تو فرش کا ایک کافی بڑا حصہ سرر کی آواز سے ایک سائیڈ پر ہٹ گیا اور اس کے اندر سے ایک مستطیل مشین ابھر کر باہر آ گئی اس نے مشین کے چند بٹن آن کئے تو مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی بے شمار رنگ برنگے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔گرانڈ ماسٹر نے دونوں کاغذوں کو اس مشین کے ایک خانے میں ڈال کر خانہ بند کیا اور مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔کئی بٹن دبانے کے بعد وہ

چند لمحے خاموش کھڑا مشین کے مختلف ڈائلوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے مشین کا مین بٹن آف کر دیا مشین خاموش ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس فرش میں غائب ہونے لگ گئی۔جب مشین فرش کے اندر چلی گئی تو سرر کی آواز کے ساتھ فرش دوبارہ برابر ہو گیا۔گرانڈ ماسٹر نے ایک طویل سانس لیا اور تیزی سے واپس مڑ کر ایک بار پھر میز کے پیچھے کرسی پر آکر بیٹھ گیا اب اس کی نظریں نیلے رنگ کے فون پر جمی ہوئی تھیں پھر تقریباً دس منٹ کے انتظار کے بعد نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی مخصوص آواز میں بج اٹھی۔گرانڈ ماسٹر نے جھپٹ کر رسیور اٹھایا۔

"گرانڈ ماسٹر"...... اس بار گرانڈ ماسٹر کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر"...... ایک مشینی آواز سنائی دی جیسے کوئی روبوٹ کھڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں بول رہا ہو۔

"گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں"...... گرانڈ ماسٹر نے دوبارہ کہا۔

"یس کیوں کال کیا ہے۔کیا ایمرجنسی ہے"...... دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"پی۔ون نے پاکیشیا میں کام شروع کر دیا ہے۔جلد ہی مشن مکمل ہو جائے گا اور انتہائی بھاری رقم موصول ہو جائے گی"...... گرانڈ ماسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو رقم سے زیادہ اس بات سے دلچسپی ہے کہ وہ اوپن نہ ہو اور اس شرط پر تمہیں اس مشن کی اجازت دی گئی تھی۔اس بات کا

ہر حالت میں خیال رکھا جائے ۔"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ پی ۔ ون کو اس کی خاص ہدایات دے دی گئی ہیں "۔
گرانڈ ماسٹر نے کہا تو دوسری طرف ڈسکنکٹ کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا اور گرانڈ ماسٹر نے رسیور رکھا اور اطمینان کا ایک طویل
سانس لے کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھ کھلی تو وہ ہسپتال میں موجود تھا اس کے ساتھ ڈاکٹر
صدیقی کھڑا تھا ۔ عمران کے جسم پر کمبل پڑا ہوا تھا ۔ آنکھ کھلتے ہی
عمران کو درد کی تیز لہر سی پورے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی ۔
ڈاکٹر صدیقی ایک انجکشن تیار کرنے میں مصروف تھا۔

"پہلے زمانے میں کن سوئیاں مشہور ہوا کرتی تھیں اب ان کی جگہ
انجکشن کی سوئیوں نے لے لی ہے ۔ کن سوئیوں کو بھی برا سمجھا جاتا تھا
اور انجکشن کی سوئیاں بھی تکلیف پہنچاتی ہیں "........ عمران نے آہستہ
سے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔
اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے بے پناہ تاثرات نمودار ہوئے ۔

"اوہ خدا کا شکر ہے ۔ آپ کو ہوش آ گیا ہے "........ ڈاکٹر صدیقی نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوش تو تب آتا جب تمہاری جگہ یہاں کوئی خوبصورت سی ہمدرد

چہرے والی نرس کھڑی ہوتی۔ تمہارا چہرہ دیکھ کر تو مجھے یوں لگتا ہے جیسے تم آپریشن داتوں سے کرتے ہو "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب عمران صاحب آپ کا یہ فقرہ سن کر یقین کیجئے میرے دل کو بے پناہ سکون ملا ہے۔ اس فقرے کا مطلب ہے کہ آپ کا ذہن نہ صرف بیدار ہو چکا ہے بلکہ پوری طرح کام بھی کر رہا ہے۔ ورنہ بورڈ نے آپ کے ذہنی خلیات میں گڑبڑ پیدا ہو جانے کے یقینی خطرے کی نشاندہی کر دی تھی اور اس بات نے مجھے بے حد پریشان کر دیا تھا"۔ ڈاکٹر صدیقی نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے بازو میں آہستہ سے انجکشن کی سوئی اتاری اور محلول کو انجکٹ کرنے لگا۔

"بورڈ نے کیا مطلب "....... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ اور قدرے فکر مند لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب آپ کو ایک ہفتے بعد ہوش آیا ہے۔ آپ کی اس بے ہوشی کو چیک کرنے کے لئے سر سلطان نے فوری طور پر غیر ملکی ڈاکٹر طلب کئے تھے اور مقامی اور ان غیر ملکی ڈاکٹرز کے بورڈ نے آپ کو تین بار چیک کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بے ہوشی کے دوران آپ پر دو بار مزید قاتلانہ حملہ بھی ہو چکا ہے "....... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور پھر سوئی واپس کھینچ لی۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ایک ہفتہ یعنی سات دن۔ ویری بیڈ "....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں سات دن۔ آپ کو جب پہلی بار یہاں لایا گیا تو آپ کے جسم پر انسانی خون اور گوشت کے لوتھڑے سے چپٹے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کے جسم پر ایسے زخم تھے جیسے لوہے کے باریک چھرے مارے گئے ہوں۔ آپ کے سر کے عقبی حصے میں گہرا زخم تھا اور اس زخم نے دراصل ہمیں پریشان کر دیا تھا۔ زخم زیادہ گہرا نہ تھا لیکن اس کے باوجود جب ہماری کوششوں سے آپ کو دو روز تک ہوش نہ آیا تو ہم شدید پریشانی کا شکار ہو گئے۔ اور ابھی ہم سوچ رہے تھے کہ اس بارے میں کیا کیا جائے کہ آپ پر قاتلانہ حملہ ہو گیا۔ ایک غیر ملکی ڈاکٹر کے روپ میں میرے دفتر میں آیا۔ اس نے اپنا تعارف کرایا۔ میں بیحد خوش ہوا کہ چلو قدرت نے خود ہی ایک مسیحا بھیج دیا ہے۔ میں نے اس سے آپکا ذکر کیا۔ وہ فوراً آپ کو دیکھنے کے لئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ میں اسے ساتھ لے کر آپ کے کمرے میں آیا تو اس غیر ملکی ڈاکٹر نے انتہائی اطمینان سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ ہم کچھ سمجھتے اس نے آپ کے جسم میں اکٹھی چار گولیاں اتار دیں۔ میرے ساتھ دوسرے ڈاکٹر بھی تھے اسے پکڑ لیا گیا لیکن وہ مطمئن تھا جیسے اس نے کوئی بڑا مشن مکمل کر دیا ہو۔ ہم نے اسے باندھ کر ایک کمرے میں ڈالا اور فوراً آپ کو آپریشن تھیٹر میں لے گئے۔ بس معجزہ ہو گیا تھا کہ آپ کا دل بچ گیا تھا۔ چاروں گولیاں اس نے آپ کے دل میں

اتارنے کی کوشش کی تھی ، لیکن آپ کے دل کی دھڑکن کو چیک کرنے کے لئے میں نے سرجینا پلیٹ آپ کے سینے پر باندھی ہوئی تھی اس لئے آپ کا دل بچ گیا۔ گولیوں کو آپریشن کر کے نکال لیا گیا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس خوفناک قاتلانہ حملے سے بال بال بچ گئے ۔ پھر آپ کو ریڈ روم میں پہنچا دیا گیا۔ آپریشن کے بعد جب اس غیر ملکی ڈاکٹر کو چیک کیا گیا تو اس کا پورا جسم کمرے میں اسطرح پھیلا ہوا تھا جیسے اس کے جسم کے اندر کوئی بم بلاسٹ کیا گیا ہو۔ اس غیر ملکی کی لاش سینکڑوں نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی تھی ۔ اس کے بعد سر سلطان نے فوری طور پر خود ایکریمیا سے دو ڈاکٹر میرے مشورے پر بلوائے اور دو ڈاکٹر مقامی تھے ۔ اس طرح بورڈ بن گیا ۔ پانچواں ممبر میں تھا ۔ آپ کی ساری رپورٹیں چیک کی گئیں ۔ سب کچھ دیکھا گیا۔ بہر حال بورڈ نے یہ رائے ضرور دی تھی کہ اگر آپ ہوش میں آ گئے تب بھی آپ کے ذہن کے خلیات شاید پوری طرح حرکت نہ کر سکیں ۔ قاتلانہ حملے کے بعد میں نے ذاتی طور پر آپ کی خبر گیری شروع کر دی ۔ آج مجھے تیسرا روز ہے ، آج آپ کو ہوش آیا ہے"....... ڈاکٹر صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر ڈاکٹر صدیقی کے لئے بے اختیار تشکرانہ تاثرات ابھر آئے ۔

"موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ڈاکٹر صدیقی لیکن جس محبت سے تم نے میری تیمارداری اور علاج کیا ہے ۔ میں اس کے لئے تمہارا بے حد مشکور ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ نیک دل پری جیسا

خوبصورت اور دلکش نظر آنے لگا ہے " .... عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" اب آپ آرام کریں مجھے سر سلطان کو آپ کے ہوش میں آنے کی اطلاع دینی ہے ۔ میں تو تین دن اور تین راتوں سے جاگ رہا ہوں ۔ وہ شاید پورے ایک ہفتے سے جاگ رہے ہیں " .... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" پلیز ڈاکٹر صدیقی ایک منٹ " عمران نے اسے روکتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی تیزی سے مڑ آئے ۔

" فی الحال آپ کسی کو اطلاع نہیں دیں گے ۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ میری پوزیشن اس وقت کیا ہے ۔ کیا میں چل پھر سکتا ہوں ۔ کام کر سکتا ہوں یا نہیں " .... عمران نے اس بار خاصے تکلف بھرے لیکن انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی ہاں آپ کے زخم مندمل ہو چکے ہیں ۔ سر کا زخم بھی اور جسم کے زخم بھی ۔ ہم نے اس کے لئے خصوصی ادویات منگوائی تھیں ۔ لیکن اس کے باوجود آپ ابھی تیزی سے حرکت نہ کر سکیں گے اور بہتر یہی ہے کہ آپ ایک ہفتہ آرام کریں " .... ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ مجھے فون لا دیں اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں " .... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بہتر ہے ۔ ابھی لا دیتا ہوں " .... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور ایک

بار پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گئے اور پھر دس منٹ بعد جب وہ
واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ انہوں
نے فون پیس عمران کے ہاتھ میں دیا اور بغیر کچھ بولے واپس چلے گئے۔
جب ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے فون پیس پر
موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص
آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ بلیک زیرو"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ آپ۔ اوہ آپ کو ہوش آگیا۔ کہاں سے بول رہے ہیں
خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... بلیک زیرو کا لہجہ یکلخت بے حد
جذباتی سا ہو گیا تھا۔ اس لئے اسے شاید خود بھی معلوم نہ تھا کہ وہ
جذبات کی شدت میں کیا کہہ رہا ہے۔

"فی الحال تو ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ ابھی قبر سے بولنے کی
نوبت نہیں آئی۔ ڈاکٹر صدیقی نے مجھے بتایا ہے کہ مجھ پر بے ہوشی کے
دوران قاتلانہ حملہ بھی ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بار کوئی
خاص تنظیم سامنے آئی ہے۔ کیا صرف میں ہی ان کا نشانہ تھا یا کچھ اور
بھی ہوا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آپ پر پہلے حملے کے بعد تو دارالحکومت پر جیسے
قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔ سبزہ زار میں ہونے والی فائرنگ سے چوہان
اور خاور بھی زخمی ہوئے۔ ان کے ساتھ ساتھ چار اور آدمی بھی زخمی

ہوئے جو بعد میں ہسپتال جا کر ختم ہو گئے۔ اس کے علاوہ دارالحکومت
کے مین بازار میں اندھا دھند فائرنگ کر کے تباہی پھیلائی گئی۔
دارالحکومت کے سب سے بڑے دکڑی پل کو بم سے اڑا دیا گیا۔
تاجک ڈیم کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ وزیر داخلہ پر قاتلانہ حملہ
کیا گیا جو کامیاب رہا اور وزیر داخلہ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ پھر قومی
اسمبلی کی بلڈنگ کو ڈائنامیٹ بموں سے اڑانے کی کوشش کی گئی اور
یہ ڈائنامیٹ اس وقت وقت بلاسٹ ہوئے جب اجلاس جاری تھا لیکن
چونکہ ہال مکمل طور پر بم پروف تھا۔ اس لئے وہ بچ گیا البتہ کیفے ٹیریا
اور دوسرے ملحقہ ہالز مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ شوگران کے سفارت
خانے کو بم سے اڑانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ وقفے وقفے سے
مختلف بازاروں میں بھی بے تحاشا اور اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔
غرضیکہ مسلسل اور بے شمار ایسی تخریبی کارروائیاں کی گئیں کہ پورا
دارالحکومت بوکھلا اٹھا۔ سیکرٹ سروس نے دن رات محنت کر کے آخر
کار مجرموں کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لیا اور پھر وہاں سے ان کا سرغنہ پکڑا
گیا جس کا نام ہیری تھا چونکہ اب تک جتنے بھی مجرم پکڑے گئے تھے وہ
سب خود بخود بلاسٹ ہو جاتے تھے اس لئے اس سرغنے کو فوری طور پر
چیک کیا گیا لیکن اس کے جسم میں بم موجود نہ تھا۔ اس ہیڈ کوارٹر کے
نیچے تہہ خانے میں جدید ترین مشینری بھی چیک کی گئی۔ وہ سرغنہ اس
مشینری کی مدد سے ساری کارروائیوں کو نہ صرف کنٹرول کرتا تھا بلکہ
اپنے ساتھیوں کے جسموں میں موجود بم بھی اسی وقت بلاسٹ کر دیتا

تھا جس وقت وہ زبان کھولتے تھے۔اس سرغنہ کی زبان کھلوانے کی ہر
ممکن کوشش کی گئی لیکن یہ شخص اعصابی طور پر انتہائی بے حس
ثابت ہوا چنانچہ میں نے آخر کار اسے جوزف اور جوانا کے حوالے کر دیا
اور جوزف نے اس کی ناک میں جونک ڈال کر آخر کار اسے زبان
کھولنے پر مجبور کر دیا۔اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کا تعلق کسی
ہاٹ فیلڈ نامی تنظیم سے ہے اور اس کا چیف گرانڈ ماسٹر ہے اور ساری
کارروائیاں ایک خاص پلاننگ کے تحت کی گئی ہیں اور اس کے دو
مقاصد تھے ایک تو آپ کو ہلاک کرنا اور دوسرے پولیس، انٹیلی جنس
اور سیکرٹ سروس کو تخریبی کارروائیوں میں الجھا کر وزارت دفاع کے
سپیشل روم سے پاکیشیا کے زیرو ڈیفنس سسٹم کی فائل اڑانا۔اور
بقول اس کے کہ وہ اپنے دونوں مقاصد میں کامیاب رہا ہے۔آپ کو
بھی اس کے آدمی نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور زیرو ڈیفنس سسٹم
کی فائل کی کاپی بھی اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر بھجوا دی ہے اور ابھی اس
سے مزید پوچھ گچھ جاری تھی کہ اچانک وہ ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا
وہ اس طرح ختم ہو گیا تھا جس طرح چابی سے چلنے والا کھلونا چابی ختم
ہونے پر رک جاتا ہے۔اس کی پوسٹ مارٹم رپورٹ سے یہ بات
سامنے آئی ہے کہ اس کے دل کے اندر کوئی چھوٹا سا نامعلوم آلہ موجود
تھا جس نے کسی کاشن پر اس کے دل کی حرکت روک دی تھی۔بہر
حال اس کے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی ایک فائل کے مطابق پچیس افراد
اس کے ساتھ آئے تھے جن میں اٹھارہ ہلاک ہو چکے تھے پھر باقی افراد کو

تلاش کیا گیا اور آخر کار انہیں ٹریس کر لیا گیا۔لیکن یہ لوگ ایکریمیا کی
ایک مجرم تنظیم لیفٹ حاک کے عام سے غنڈے تھے۔ان کا تعلق براہ
راست اس ہاٹ فیلڈ سے نہ تھا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا اور عمران کا چہرہ یہ تفصیلات سن کر سرخ پڑ چکا تھا۔

"وہ فائل، اس کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ فائل ایکریمیا پہنچ چکی تھی لیکن اتفاقاً ایک کلیو مل جانے کی وجہ
سے ایکریمیا میں فارن ایجنٹس اسے بروقت حاصل کر لینے میں کامیاب
ہو گئے اور وہ واپس آ گئی جسے حکومت کے حوالے کر دیا گیا ہے"۔
بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کس طرح ملی پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے ہونٹ
چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر سے ایک کاغذ مل گیا جو کہ ایک انٹرنیشنل کوریئر
سروس کی رسید تھی اور ایک پیکٹ بک کرایا گیا تھا اس کوریئر سروس
کے رجسٹر سے اس پیکٹ پر لکھا گیا پتہ معلوم کیا گیا تو یہ پتہ ایکریمیا
کے سٹی بینک کی مین برانچ کے سپیشل لاکر کا تھا۔میرے کہنے پر
ایکریمیا میں فارن ایجنٹ ہومر نے کارروائی کی اور وہاں باقاعدہ ڈکیتی
کر کے اس لاکر کو توڑا گیا تو پیکٹ اس کے اندر موجود تھا چنانچہ وہ
فائل اسی طرح بند پیکٹ کی صورت میں واپس میرے پاس پہنچ گئی اور
میں نے اسے دوبارہ حکومت کے حوالے کر دیا اور یہ لاکر ہیری بارنس
کے نام بک تھا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری اس بے ہوشی کے دوران ہی سب کچھ ہو گیا اور اب مطلع صاف ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں خوفناک بجلیاں کڑکیں۔ بادل گرجے۔ لیکن سیکرٹ سروس نے آخر کار یہ جنگ جیت لی۔ اس میں آپ کے شاگرد ٹائیگر اور جوانا نے بے حد کام کیا ہے۔ اب بہر حال ہر طرف سکون ہے اور مجھے اب آپ کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا تاکہ اس ہاٹ فیلڈ کے بارے میں مزید کارروائی کی پلاننگ بنائی جا سکے"...... بلیک زیرو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم نے اب تک اس سلسلے میں کیا کوششیں کی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے یہ ایکریمیا کی کوئی خفیہ تنظیم ہے کیونکہ ہیری اور اس کے سارے ساتھیوں کا تعلق ایکریمیا سے ہی تھا۔ میں نے ایکریمیا کے تمام فارن ایجنٹس کو اس کے متعلق کھوج لگانے کو کہہ رکھا ہے لیکن ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ میں نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن اور ٹیلی سٹار سے بھی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انہیں ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی طرح دوسری ایجنسیاں بھی لاعلم ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم ایسا کرو کہ جوزف کو میرے پاس یہاں ہسپتال بھجوا دو۔ وہ مجھے دانش منزل لے جائے گا۔ اور سنو سر سلطان کو بھی تم

خود فون کر کے کہہ دو کہ میں نہ صرف ہوش میں آ چکا ہوں بلکہ بخیریت ہوں۔ لیکن وہ ابھی اس بارے میں کسی سے ذکر نہ کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ ایک بار پھر مجھ پر حملے شروع ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ڈاکٹر صدیقی کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کو فارغ کر دے اور جوزف کو بھی بجھوا دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر فون آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا اور آنکھیں اس انداز میں سکڑ گئی تھیں جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہو۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی گرانڈ ماسٹر نے چونک کر میز پر موجود مختلف رنگوں کے فون سیٹس کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر زرد رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس کے رسیور اٹھاتے ہی گھنٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"گرانڈ ماسٹر سپیکنگ"...... گرانڈ ماسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر روجر بول رہا ہوں جناب مین لیبارٹری سے"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... گرانڈ ماسٹر کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"ماسٹر پی۔ ون مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گرانڈ ماسٹر کی سکڑی ہوئی آنکھیں یکلخت پھیلتی چلی گئیں اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار پیدا ہو گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ ابھی دو روز پہلے تو پی ون نے رپورٹ دی ہے کہ فائل اس نے سپیشل سیف میں پہنچا دی ہے اور وہ علی عمران بھی ہلاک ہو چکا ہے اور وہ اب واپس آ رہا ہے۔ اور تم یہ بکواس کر رہے ہو"...... گرانڈ ماسٹر نے یکلخت بپھرے ہوئے اور پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر دو روز پہلے تک یہ رپورٹ درست تھی لیکن آج نہیں۔ میں نے سکینز مشین کو معمول کے مطابق چیک کیا تو مجھ پر یہ انکشاف ہوا کہ رابطہ آف ہو چکا ہے اس پر میں نے ہیڈ کوارٹر مشینری کو چیک کرنا چاہا تو لنک نہ ہو سکا۔ اس پر میں نے فوری طور پر اے ون سے رابطہ قائم کیا اور اسے تفصیلی رپورٹ دینے کے لئے کہا۔ اے۔ ون کی رپورٹ کے مطابق ہیڈ کوارٹر کی تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے۔ سی۔ ون کے دونوں سیکشنز کے افراد ہلاک ہو چکے ہیں یا گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور ہمارا ٹارگٹ علی عمران جس کے متعلق۔ پی۔ ون نے رپورٹ دی تھی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے وہ رپورٹ بھی غلط ثابت ہوئی ہے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹریٹ کے ایک اہم آدمی سے یہ معلومات ملی ہیں کہ عمران ہلاک نہیں ہوا۔ وہ زندہ ہے۔ البتہ ابھی تک اسے ہوش نہیں آ سکا۔ اس پر میں نے فوری طور پر ایکریمیا میں ڈبل۔ ون سے رابطہ کیا تاکہ سپیشل سیف کو چیک کرایا جا سکے اور ابھی ابھی وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ سپیشل سیف کو ڈکیتی کے دوران توڑ دیا گیا ہے اور وہ خالی ہے"...... روجر نے تفصیل سے

رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ وری بیڈ۔ ریئلی وری بیڈ۔ یہ سب کس طرح ہو گیا۔ کس نے ایسا کیا ہے"........ گرانڈ ماسٹر نے دانت پیسنے کے انداز میں کہا۔

"اسی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جس کو آپ نے باوجود میرے کہنے کے قطعی نظرانداز کر دیا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ جس قسم کی پلاننگ آپ بنا رہے ہیں اس سے ہو سکتا ہے وہ علی عمران ہلاک ہو جائے لیکن اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس چوکنا ہو جائے گی اور پھر اس کی کارکردگی کو روکنا ہمارے بس میں نہ رہے گا۔ لیکن آپ نے میری بات سے اتفاق نہ کیا تھا"........ روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واقعی تم ٹھیک کہتے تھے۔ بہر حال تم ابھی ہیڈ کوارٹر کوئی رپورٹ نہ کرنا۔ میں اب نئے سرے سے اس کی پلاننگ کرتا ہوں اور اس پلاننگ میں تمہارے مشورے کو بنیادی اہمیت حاصل ہو گی"۔ گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ فوری طور پر مجھ سے بالمشافہ بات کر لیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہیڈ کوارٹر سکیز سے لنک ہے۔ اسے جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ سکیز آف ہو چکا ہے اور پھر ہم کچھ بھی نہ چھپا سکیں گے اس لئے آپ میرے مشورے کے مطابق ہیڈ کوارٹر رپورٹ کریں تو پھر گرانڈ سیکشن بچ جائے گا"۔ روجر نے کہا

"اوہ ٹھیک ہے۔ تم فوراً آ جاؤ میرے پاس جلدی"........ گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے تھے۔ چہرے پر دہشت اور خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے جلدی سے ایک دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مین لیبارٹری کا انچارج روجر میرے پاس آ رہا ہے۔ اسے اندر آنے دیا جائے اور فوراً میرے پاس پہنچا دیا جائے"........ گرانڈ ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے رسیور رکھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ میری تو آج تک کبھی بھی ناکام نہیں ہوا۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا"........ گرانڈ ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور کمرے میں بڑے اضطراب بھرے انداز میں ٹہلنے لگا۔

"کس طرح ہیڈ کوارٹر کو مطمئن کیا جائے۔ آخر کس طرح کیا جائے۔ یہ تو بے حد برا ہوا۔ بے حد برا"........ گرانڈ ماسٹر نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ نجانے کتنی دیر تک اس طرح ٹہلتا رہا کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور گرانڈ ماسٹر تیزی سے بڑھ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا

ایک بٹن دبایا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی میز کے دوسرے سرے پر فرش سے ایک کرسی نمودار ہو گئی گرانڈ ماسٹر نے ایک اور بٹن دبایا تو کمرے کا اکلوتا فولادی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور دوسرے لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی سختی کا تاثر شاید قدرتی طور پر موجود تھا۔ اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا اور وہ اپنی مردانہ وجاہت کی بنا پر انتہائی معزز طبقے کا آدمی لگ رہا تھا۔

"کم ان روجر۔ میں تمہارا انتظار ہی کر رہا تھا"...... گرانڈ ماسٹر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... آنے والے نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب بتاؤ تم کیا مشورہ دیتے ہو۔ کس طرح ہیڈ کوارٹر کو مطمئن کیا جائے"...... گرانڈ ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے وہ کس طرح مطمئن ہو گا"...... روجر نے مشورہ دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ میں اسے ابھی اطلاع ہی نہ دوں اور سی ون کو دوبارہ اس مشن پر تعینات کر دوں اور اس کی مدد کے لئے ٹاکسن گروپ کو ایکریمیا سے بھجوا دوں۔ جب وہ کامیاب ہو جائیں تب ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی جائے۔ تمہارا کیا مشورہ ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"آپ نے ہیڈ کوارٹر کو اس مشن پر کیسے رضامند کیا تھا"...... روجر نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کی ایک ہی شرط تھی کہ تنظیم کا نام اوپن نہ ہو۔ وہ میں نے پوری کر دی اور پی ون کو خصوصی احکامات دے دیئے کہ کسی طرح بھی تنظیم کا نام سامنے نہ آئے بلکہ جو کوئی بھی اس بارے میں زبان کھولنے لگے اسے فوری طور پر بلاسٹ کر دیا جائے اور یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا جہاں تک پی ون کی گرفتاری کا تعلق ہے تو تمہیں معلوم ہے کہ پی ون کے اعصاب سے متعلق ذہنی خلیات کو اس طرح بے حس کر دیا گیا ہے کہ اس پر کسی قسم کا تشدد کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کی طرف سے بھی ایسا کوئی خدشہ نہیں ہے۔ اس لئے گو پی ون اور اس کے دونوں سیکشنز ختم ہو گئے ہیں اور مشن بھی ناکام ہو گیا ہے لیکن بہرحال ہیڈ کوارٹر کی شرط تو پوری ہو چکی ہے"...... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کو گھبرانے کی کیا ضرورت ماسٹر۔ ایسے معمولی چکر تو چلتے ہی رہتے ہیں۔ آپ ہیڈ کوارٹر کو خود ہی پوری تفصیل بتا دیں۔ ورنہ اگر ہیڈ کوارٹر کو کسی اور ذریعے سے اس کا علم ہو گیا تو پھر مسئلہ خراب بھی ہو سکتا ہے۔ میرا تو ان حالات میں یہی مشورہ ہے ماسٹر"...... روجر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تم نے میری بات کی تائید کر کے میرا حوصلہ بڑھا دیا ہے"۔ گرانڈ ماسٹر نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے ایک فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔
"یس ہیڈ کوارٹر"....... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔
"گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں بگ باس سے بات کراؤ"....... گرانڈ ماسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"یس ہولڈ آن کرو"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"بگ باس اٹنڈنگ یو"....... بولنے والے کی آواز اس طرح تیز تھی جیسے کانوں کے اندرونی پردوں کو تیز چھری سے کاٹتی ہوئی گزر رہی ہو۔
"بگ باس۔ آپ کو پاکیشیا مشن کی رپورٹ دینی تھی"۔ گرانڈ ماسٹر نے کہا۔
"کیا رپورٹ ہے"....... دوسری طرف سے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں کہا گیا اور گرانڈ ماسٹر نے روجر سے ملنے والی ساری تفصیلات دوہرا دیں۔
"تو نتیجہ یہ نکلا کہ تمہارا یہ مشن مکمل طور ناکام ہو گیا ہے۔ حالانکہ تم نے تو کہا تھا کہ تمہارا یہ مشن ہر صورت میں کامیاب رہے گا"۔ بگ باس کی آواز میں چیخ کا عنصر پہلے سے کہیں بڑھ گیا تھا۔
"یس بگ باس۔ مشن کامیاب ہو گیا تھا لیکن پھر اچانک نامعلوم وجوہات کی بناء پر ناکام ہو گیا۔ اب میں سی ون کی مدد سے دوسرے انداز میں اسے کامیاب کرنا چاہتا ہوں اور روجر نے بھی مجھے یہی مشورہ

دیا ہے"....... گرانڈ ماسٹر نے سامنے بیٹھے ہوئے روجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور روجر مسکرا دیا۔
"روجر کہاں ہے اس وقت"....... بگ باس نے پوچھا۔
"ماسٹر روم میں میرے پاس۔ میں نے اسے بلوایا تھا تاکہ ہم مل کر مشن کی نئی پلاننگ بنا سکیں"....... گرانڈ ماسٹر نے جواب دیا۔
"روجر کو رسیور دو"....... بگ باس نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس باس"....... گرانڈ ماسٹر نے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت تھی اس نے رسیور روجر کی طرف بڑھا دیا۔
"یس بگ باس روجر بول رہا ہوں"....... روجر نے رسیور لے کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"آرڈر کر دیئے گئے ہیں...... اب تم باقی کارروائی مکمل کر سکتے ہو"
.... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔
"کیسے آرڈر روجر کس کارروائی کی بات بگ باس نے کی ہے"۔ گرانڈ ماسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ کو ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ حیرت ہے"....... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دوسری جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں سے سرخ رنگ کی روشنی نکل کر گرانڈ ماسٹر پر پڑی اور گرانڈ ماسٹر بالکل اس طرح ساکت

ہو گیا جیسے انسان کی بجائے پتھر کا بنا ہوا مجسمہ ہو۔ روجر نے ہاتھ واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ اور زیادہ گہری ہو گئی۔

"تمہارا کیا خیال تھا گرانڈ ماسٹر کہ اس مشن کی ناکامی کے باوجود ہیڈ کوارٹر تمہیں کوئی سزا نہ دے گا اور تم نے کیسے یہ سوچ لیا کہ میں ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ نہ دوں گا۔ سچ کہا گیا ہے کہ جب آدمی کی موت آتی ہے تو پہلے اس کی عقل سلب کر لی جاتی ہے۔ میں نے ایکریمیا سے اے دن کی رپورٹ ملتے ہی ہیڈ کوارٹر کو کال کیا تھا اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ ہیڈ کوارٹر کو پہلے ہی رپورٹیں مل چکی تھیں۔ اس کے اپنے بھی ذرائع لازماً ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ رپورٹیں بھی مل چکی ہیں کہ ہاٹ فیلڈ کا نام پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ پاکیشیا سے کسی نے ٹیلی سٹار اور دوسری معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں سے اس بارے میں تفصیلات طلب کی تھیں چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے فوری طور پر تمہیں معزول کر کے مجھے گرانڈ ماسٹر بنا دیا۔ لیکن ظاہر ہے گرانڈ ہاؤس پر تمہارا قبضہ تھا اور ہیڈ کوارٹر نہ چاہتا تھا کہ تم کوئی جدوجہد کرو۔ اس طرح گرانڈ ہاؤس کی انتہائی قیمتی مشینری کو نقصان پہنچے اس لئے مجھے تمہارا ہمدرد بن کر یہاں پہنچنا پڑا۔ تمہیں نہ صرف گرانڈ ماسٹر کی سیٹ سے معزول کر دیا گیا ہے بلکہ ناکام پلاننگ کی وجہ سے تمہیں موت کی سزا دے دی گئی ہے اب میں گرانڈ ماسٹر ہوں"...... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن گرانڈ ماسٹر

اسی طرح ساکت وصامت بیٹھا رہا۔ روجر جانتا تھا کہ وہ سن سکتا ہے۔ سمجھ سکتا ہے لیکن نہ بول سکتا ہے اور نہ حرکت کر سکتا ہے اس لئے اسے بھی جواب کی توقع نہ تھی۔ اسی لمحے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور روجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس روجر اٹنڈنگ یو"...... روجر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جناب میں گرانڈ ہاؤس کا انچارج جیکسن بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر سے احکامات موصول ہو گئے ہیں کہ آپ کو نیا گرانڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے اور سابقہ گرانڈ ماسٹر لارین کو موت کی سزا دے دی گئی ہے اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمام سیکشنز کو اس تبدیلی سے آگاہ کر دو اور چار مسلح افراد گرانڈ ماسٹر روم میں بھجوا دو تاکہ ہیڈ کوارٹر کی ہدایات پر عمل درآمد کیا جا سکے"۔ روجر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور روجر نے رسیور رکھا اور اٹھ کر اس نے کرسی پر ساکت صامت بیٹھے ہوئے گرانڈ ماسٹر کو بازو سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے کھینچ کر ایک طرف فرش پر پٹخا اور خود اس کی جگہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جبکہ سابقہ گرانڈ ماسٹر فرش پر اسی طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں ساکت پڑا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو روجر نے میز کے کنارے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا دوسرے

لمحے دروازہ کھلا اور چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے روجر کو
بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"لارین کو اٹھا کر سامنے والی کرسی پر بٹھاؤ"۔ روجر نے سخت لہجے
میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... انہوں نے جواب دیا اور پھر فرش پر ساکت پڑے
ہوئے اس گنجے کو اٹھا کر انہوں نے اس لوہے کی کرسی پر بٹھا دیا جس پر
تھوڑی دیر پہلے خود روجر بیٹھا ہوا تھا۔ روجر نے میز کے کنارے پر لگے
ہوئے بٹنوں کی طویل قطار میں سے ایک بٹن دبایا تو کرر کی تیز آواز
کے ساتھ ہی کرسی کے ایک بازو سے لوہے کے بیضوی راڈ نکل کر
دوسرے بازو میں غائب ہوگئے اور اب لارین کا جسم ان راڈز میں
پوری طرح جکڑا گیا تھا۔

"ایک طرف کھڑے ہو جاؤ تاکہ قانون کے مطابق لارین کو موت
سے پہلے فرد جرم سنا دی جائے"...... روجر نے ان مسلح افراد سے کہا اور
وہ چاروں تیزی سے پیچھے ہٹے اور ایک طرف کھڑے ہوگئے۔ روجر نے
جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکالا اور اس کا پنسل نما سرا اس
نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے گنجے لارین کی طرف کر کے ہاتھ کو
مخصوص انداز میں پریس کیا تو اس پنسل نما سرے سے سرخ رنگ کی
روشنی کا دھارا سا نکل کر کرسی پر بیٹھے ہوئے گنجے لارین پر پڑا اور اس
کے ساتھ ہی لارین کا جسم حرکت میں آگیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو روجر۔ پلیز فار گا

سیک مجھے معاف کر دو"...... لارین نے زبان کھلتے ہی انتہائی منت
بھرے لہجے میں گڑگڑا کر کہنا شروع کر دیا اس کے چہرے پر اب شدید
ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے اور خوف کی شدت سے اس کے
چہرے کے عضلات پھڑک رہے تھے۔

"تم جانتے ہو لارین کہ ہیڈ کوارٹر سے سزا کے اعلان کے بعد معافی
کا سوال ہی ختم ہو جاتا ہے تم نے خود ہزاروں بار ہیڈ کوارٹر کے
احکامات پر عمل درآمد کرایا ہوگا۔ اور یقیناً ان لوگوں نے بھی اسی طرح
تم سے معافی مانگی ہوگی لیکن کیا تم نے انہیں معاف کر دیا تھا اس لئے
حوصلہ پیدا کرو۔ آخر کار ایک نہ ایک دن ہمارے انداز میں زندہ رہنے
والوں کا انجام ایسے ہی ہوتا ہے۔ اور اب فرد جرم بھی سن لو۔ تمہیں
معلوم ہے کہ تم نے پاکیشیا سے وہ فائل حاصل کرنے کا مشن لیا تھا تو
میں نے تمہیں منع کیا تھا کیونکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے
میں بہت کچھ جانتا ہوں اور خاص طور پر اس علی عمران کے بارے میں
اور پھر تمہارے کہنے پر جب میں نے تمہیں اس علی عمران کے بارے
میں تفصیلات بتائیں تو تم نے اپنے مشن کو ختم کرنے کی بجائے اس
میں عمران کے خاتمے کا مشن بھی شامل کر لیا۔ ہیڈ کوارٹر سے اجازت
لیتے وقت تم نے ہیڈ کوارٹر سے بھی یہی کہا کہ تم نے ایسی پلاننگ
بنائی ہے کہ مشن ہر صورت میں کامیاب رہے گا اس پر ہیڈ کوارٹر نے
تمہیں اس شرط پر مشن مکمل کرنے کی اجازت دے دی کہ تنظیم کا نام
اوپن نہ ہو۔ اس پر میں نے تمہیں سمجھایا کہ تم عمران کو نہ چھیڑو اور

اپنا مشن وہاں کی کسی مقامی تنظیم کے ذریعے یا ایکریمیا کی کسی جرائم پیشہ تنظیم کے ذریعے مکمل کراؤ۔ اس طرح تنظیم کا نام اوپن نہ ہو گا لیکن تم نے میرا یہ مشورہ بھی رد کر دیا۔ تمہیں اپنی پلاننگ پر مکمل اعتماد تھا اور اب تم نے دیکھ لیا کہ تمہاری پلاننگ کا کیا حشر ہوا۔ تم نے دو سیکشنز بھی مروا دیئے۔ تنظیم کا نام بھی سامنے آ گیا۔ نہ ہی عمران ہلاک ہوا اور نہ ہی مشن مکمل ہوا۔ اور اس ناکامی اور ہیڈ کوارٹر کی شرط پوری نہ ہونے پر تمہیں موت کی سزا بھی دے دی گئی"...... روجر نے سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ عمران مر جائے گا۔ ہر صورت میں مر جائے گا۔ اس کے دل میں بیک وقت چار گولیاں اتار دی گئی تھیں وہ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا اور تنظیم کا نام سامنے نہیں آیا۔ تم نے صرف گرانڈ ماسٹر بننے کے لئے ہیڈ کوارٹر کو غلط رپورٹ دی ہے یہ سب تمہاری سازش ہے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تم جو بظاہر میرے سامنے بھیگی بلی بنے رہتے ہو آستین کا سانپ ہو گے تو میں سب سے پہلے تمہارا سر کچل دیتا اور مجھے یقین ہے کہ جب ہیڈ کوارٹر کے سامنے اصل حقیقت آئے گی تو وہ تمہیں بھی اس دھوکے کی عبرت ناک سزا دیں گے"...... لارین نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا مسٹر لارین۔ فرد جرم تم نے سن لی ہے اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے

چاروں مسلح افراد کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا اور ان چاروں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"سنو سنو یہ دھوکہ ہے۔ جیکسن کو جا کر بلا لاؤ۔ یہ دھوکے باز ہے دھوکے باز ہے"...... لارین نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے چاروں مشین گنیں بیک وقت چلیں اور لارین کے حلق سے ادھوری سی چیخ ہی نکل سکی۔ اس کے جسم میں بلا مبالغہ سینکڑوں سوراخ ہو گئے تھے اور اس کا جسم چند لمحے کرسی پر پھڑکنے کے بعد ڈھیلا پڑ کر ایک طرف کو لٹک گیا وہ ختم ہو چکا تھا۔ روجر نے بٹن دبا کر راڈز غائب کر دیئے۔

"اب اسے اٹھا کر لے جاؤ اور برقی بھٹی میں ڈال دو اور جیکسن کو میرے پاس بھجوا دو"...... روجر نے ان چاروں سے کہا اور چاروں مشین گنوں کو کاندھے سے لٹکا کر آگے بڑھے اور انہوں نے لارین کے مردہ جسم کو کرسی سے گھسیٹ کر نیچے فرش پر ڈالا اور پھر اسی طرح گھسیٹتے ہوئے اسی دروازے کی طرف لے گئے روجر نے ایک بٹن دبایا تو دروازہ کھل گیا اور وہ چاروں لارین کی لاش گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے اور ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ روجر نے ایک طویل سانس لیا اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"ہیڈ کوارٹر"...... دوسری طرف سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"روجر گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں تگ باس سے بات کرائیں"۔

روجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ باس اسٹنڈنگ یو اوور"....... وہی کرخت اور چیختی ہوئی آواز چند لمحوں بعد سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں بگ باس حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے اور لارین کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے"۔ روجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس اب پاکیشیا کے بارے میں تم کیا کرنا چاہتے ہو"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جو آپ کا حکم ہو بگ باس میں تو حکم کا غلام ہوں"....... روجر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"سنو ہیڈ کوارٹر نہیں چاہتا کہ ابھی تنظیم کا نام اوپن ہو کیونکہ تنظیم جس پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے وہ ابھی مکمل نہیں ہوا اور جب تک وہ مکمل نہ ہو اس وقت تک ہیڈ کوارٹر کسی بھی قیمت پر اسے اوپن نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے تم پاکیشیا کا مشن منسوخ کر دو اور اس پارٹی کو جس نے لارین کو یہ مشن دیا تھا اس کی رقم واپس کر دو۔ ہاں اگر وہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی طرح تمہارا سراغ لگاتی ہوئی تم تک پہنچ تو پھر یہ تمہارا فرض ہے کہ پوری قوت استعمال کرو اور ان کا خاتمہ کر دو"....... بگ باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ باس آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل کی جائے گی۔ ویسے میں پاکیشیا میں مخبروں کا جال پھیلا دیتا ہوں۔ تاکہ اگر عمران یا

سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کوئی اقدام کرے تو ہمیں فوری معلومات مل سکیں اور اگر وہ حرکت میں آئے تو پھر وہ نہیں ان کی موت حرکت میں آئے گی"....... روجر نے جواب دیا۔

"او کے....... باقی سپلائی اور دوسرے سیکشنز حسب معمول چلتے رہیں گے"۔ بگ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور روجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور میز کے کنارے موجود بے شمار بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا اور سامنے موجود خون سے لتھڑی ہوئی کرسی خود بخود زمین میں غائب ہو گئی۔ روجر نے دوسرا بٹن دبایا تو ایک اور کرسی فرش سے نمودار ہو گئی اسی لمحے کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو روجر نے میز کے کنارے پر موجود ایک اور بٹن پریس کر دیا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"گرانڈ ماسٹر بننا مبارک ہو روجر"....... اس نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ جیکسن آؤ بیٹھو"....... روجر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور آنے والا مسکراتا ہوا نئی نمودار ہونے والی لوہے کی کرسی پر بیٹھ گیا روجر نے اسے بگ باس کی تازہ ترین ہدایات تفصیل سے سنا دیں۔

"یہ سب سے اچھا فیصلہ ہے۔ لارین احمق تھا جس نے ایک معمولی سی رقم کے لئے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال دیا تھا۔ حالانکہ اسے تم نے بھی اور میں نے بھی بتایا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ

سروس کو چھوڑنا خطرناک ثابت ہوگا لیکن اسے اپنی پلاننگ، مشینری اور پی ون پر بے حد بھروسہ تھا جس کا نتیجہ اس نے خود ہی بھگت لیا"۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں وہاں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرانا چاہتا ہوں بھرپور اور فول پروف ٹائپ کی نگرانی۔ تمہارا کیا مشورہ ہے۔ کسے اس کام پر لگایا جائے"...... روجر نے پوچھا۔

"وہاں کا کوئی مقامی گروپ ہی یہ کام آسانی سے کر سکے گا۔ تم اس پولی واک کی خدمات کیوں نہیں حاصل کرتے۔ وہ بے حد سمجھدار آدمی بھی ہے اور اس کا کام بھی یہی ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"پولی واک اوہ واقعی تم نے بے حد اچھی ٹپ دی ہے جیکسن پولی واک واقعی بہترین آدمی ثابت ہوگا"...... روجر نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔

" یس آپریشنل ہاؤس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں"...... روجر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس گرانڈ ماسٹر حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پاکیشیا میں پولی واک کو تلاش کرو اور پھر میری اس سے بات کراؤ فوراً"...... روجر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے رسیور رکھ دیا۔

"پولی واک کو کہہ دینا کہ وہ نگرانی اس طرح کرے کہ اس عمران کو اس پر کسی طرح شک نہ ہو سکے"...... جیکسن نے کہا۔

" ظاہر ہے اسے ایسے ہی کرنا پڑے گا۔ ورنہ وہ کس طرح نگرانی کر سکتا ہے"...... روجر نے جواب دیا اور پھر تقریباً دس منٹ کے انتظار کے بعد اس نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور روجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس گرانڈ ماسٹر سپیکنگ"...... روجر نے کہا۔

" رابرٹ بول رہا ہوں جناب آپریشنل ہاؤس سے پولی واک لائن پر موجود ہے۔ بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو ہیلو پولی واک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور پر ایک آواز سنائی دی۔

"پولی واک میں روجر بول رہا ہوں"...... روجر نے کہا۔

" روجر۔ اوہ اوہ۔ مگر مجھے تو کہا گیا کہ گرانڈ ماسٹر بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اب میں ہی گرانڈ ماسٹر ہوں"...... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم۔ وری گڈ۔ مگر لارین کا کیا ہوا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے موت کی سزا دے دی گئی ہے"...... روجر نے جواب دیا۔

"وہ تھا ہی اس قابل ۔ بد دماغ اور مغرور آدمی ۔ بہر حال مبارک ہو میرے لئے کیا حکم ہے"...... پولی واک کی آواز سنائی دی ۔

"تمہیں معلوم ہو گا کہ لارین نے پاکیشیا میں ایک مشن پر کام کیا تھا"...... روجر نے کہا ۔

"ہاں اچھی طرح معلوم ہے ۔ اس نے پہلے مجھے اس مشن پر کام کرنے کے لئے کہا لیکن میں نے انکار کر دیا تھا کیونکہ دریا میں رہ کر مگر مچھ سے بیر پالنے کا میں قائل نہیں ہوں ۔ پھر اس نے پی ون کو یہاں بھیجا ۔ ویسے اس کے لئے عمارتوں ، گاڑیوں اور مشینری کو منگوانے اور اس کی تنصیب کا سارا کام میں نے ہی کرایا تھا ۔ میں نے پی ون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اس علی عمران کو نہ چھیڑے لیکن وہ نہ مانا اور نتیجہ تو تمہیں بھی معلوم ہو گیا ہو گا ۔ سب کچھ ہی ختم ہو گیا"...... پولی واک نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ہاں اس نے میرا اور جیکسن کا کہا نہ مانا تھا ۔ بہر حال وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا اور اب میں نے اس مشن کو سرے سے ہی منسوخ کر دیا ہے لیکن مجھے خطرہ ہے کہ وہ عمران جو ابھی سنا ہے کسی ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے ۔ ہوش میں آگیا یا پھر وہ ہوش میں نہ بھی آیا تو تب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس گرانڈ ماسٹر کے خلاف لازماً کام کرے گی ۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر وہ لوگ گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام کریں تو پھر ان کے خاتمے کی کوئی فول پروف پلاننگ کی جائے ۔ اب تم نے اس عمران کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ اس کی سرگرمیوں

کی رپورٹ مجھے ملتی رہے تاکہ میں اس کے خلاف بروقت پیش بندی کر سکوں ۔ اس کے لئے تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا"۔ روجر نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ یہ کام میں آسانی سے کر سکتا ہوں ۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سن لو کہ میں صرف نگرانی کروں گا ۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں اور معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر لوں گا اور وہ بھی ایڈوانس"...... پولی واک نے کہا ۔

"یہ تو بے حد بڑا معاوضہ ہے پولی واک"...... روجر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"تم کام کی نوعیت بھی دیکھو ۔ پہلے اس کام کے لئے انتہائی تربیت یافتہ افراد کو تعینات کرنا ہو گا اور عمران کے ارد گرد رہنے والے افراد کو بھاری قیمت دے کر خریدنا ہو گا"...... پولی واک نے کہا ۔

"پھر بھی یہ معاوضہ بہت ہے ۔ میں تمہیں بیس لاکھ ڈالر دے سکتا ہوں ۔ اگر تمہاری مرضی آئے تو اسے قبول کر لو ورنہ میں کوئی اور بندوبست کر لوں گا"...... روجر نے اس بار خشک لہجے میں کہا ۔

"اچھا پچیس لاکھ دے دو بس اب کوئی حجت نہ کرو"...... دوسری طرف سے پولی واک نے کہا اور روجر کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی ۔

"چلو تم پرانے دوست ہو ۔ اس لئے پانچ لاکھ تمہاری دوستی کے نام پر دے دوں گا ۔ اب تو خوش ہو لیکن کام بھرپور انداز میں ہونا

چاہیئے"...... روجر نے کہا۔

"شکریہ ۔کام کی فکر مت کرو۔ تم مجھے جانتے ہو کہ میں کام کس انداز میں کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے پولی واک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔کے میں آج ہی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل کرا دیتا ہوں اکاؤنٹ نمبر اور بنک کا نام وغیرہ بتا دو"...... روجر نے کہا۔

"وہیں ناڈر میں لارنس بنک مین برانچ میں جمع کرا دو۔ وہی پرانا اکاؤنٹ"...... پولی واک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے"۔ روجر نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع کرا دو جیکسن اور اس کے ساتھ ہی آج شام جنرل میٹنگ بھی کال کر لو۔ تاکہ اب گرانڈ ماسٹر کے تمام کاموں کے بارے میں درست لائحہ عمل طے کر لیا جائے"...... روجر نے رسیور رکھ کر جیکسن سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اب مجھے اجازت"...... جیکسن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیکسن تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ روجر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور جیکسن لمبے لمبے قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تو ہاٹ فیلڈ کا اصل مشن ڈیفنس سسٹم کی فائل اڑانا تھا لیکن اس کے لئے انہوں نے اس قدر خوفناک انداز میں تخریب کاری کیوں کی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اسے ہسپتال سے آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ اور ان دو دنوں میں پوری سیکرٹ سروس ان ہلاک ہونے والے غیر ملکیوں کے بارے میں چھان بین میں مصروف تھی تاکہ کوئی ایسا کلیو حاصل کیا جا سکے جس سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں مزید کوئی تفصیلات حاصل ہو سکیں۔ خود عمران نے بھی دنیا بھر کی تمام معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہر جگہ سے یہی جواب ملا تھا کہ اس نام کی کسی تنظیم کا وجود ہی نہیں ہے۔ غیر ملکیوں کا تعلق

چونکہ ایکریمیا سے تھا اور وہ فائل بھی ایکریمیا سے ہی واپس حاصل کی گئی تھی ۔ اس لئے ایکریمیا میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹس بھی کلیو کے پیچھے کام کرتے رہے ۔ لیکن صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ ہیری جس کے نام پر وہ سپیشل لاکر تھا ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم پی ۔ ون کا چیف تھا اور سارا گروپ جو ہلاک ہوا ۔ اس کا تعلق اس پی ۔ ون سے ہی تھا ۔ مشینری بھی ایکریمیا سے ہی یہاں لائی گئی تھی اور تمام عمارتیں اور خاص طور پر جو عمارت ہیڈ کوارٹر کے لئے حاصل کی گئی تھی وہ اس ہیری کے نام سے ہی خریدی گئی تھیں اور پی ون ایکریمیا کی ایک عام سی تنظیم تھی اس کے متعلق جو کچھ معلوم ہوا تھا اس کے مطابق وہ اتنی بڑی تنظیم نہ تھی کہ اس قدر خوفناک انداز میں یہاں تخریب کاری کرتی اور اس قدر جدید اور پیچیدہ مشینری استعمال کرتی ۔ اس کے علاوہ وہ ایسی تنظیم بھی نہ تھی کہ اس کے ممبران کے جسموں میں اس قدر جدید انداز کے بم نصب ہوتے اور اس کے چیف کے دل میں ایسا آلہ فٹ ہوتا کہ جس کی مالیت شاید لاکھوں ڈالر سے بھی زیادہ ہو سکتی تھی جب کہ ایکریمیا سے اس پی ۔ ون کے بارے میں جو مسلمہ اطلاعات ملی تھیں اس کے مطابق یہ لوگ کبھی اس طرح کے بڑے کاموں میں ملوث ہی نہ رہے تھے اور خاص طور پر یہ بات کہ اس پی ۔ ون کے ساتھ کبھی بھی ہاٹ فیلڈ نام کی کسی تنظیم کا کوئی رابطہ نہ سنا گیا تھا ۔

" عمران صاحب میں نے خود بھی اس پر غور کیا ہے ۔ میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ پی ۔ ون یا جو بھی ان کا اصل نام ہو ۔ یہ دراصل

کسی ایسی تنظیم کے آلہ کار تھے جنہوں نے انہیں اپنے مخصوص مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے اور ہاٹ فیلڈ کا نام صرف ڈاج دینے کے لئے استعمال کیا گیا ہے " ...... بلیک زیرو نے کہا ۔

" ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے لیکن وہ تنظیم کون سی ہو سکتی ہے ۔ اس کے بارے میں کلیو کیسے مل سکے گا ۔ مجھے تو ان کے انداز اور ان کے وسائل سے یہ شک گزرتا ہے کہ یہ گروپ بلیک تھنڈر کا گروپ تھا لیکن بلیک تھنڈر نے آج تک اس انداز میں کبھی کام نہیں کیا " ۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا ۔

" واقعی جس طرح کی مشینری ان لوگوں نے استعمال کی ہے ۔ اس کے مطابق تو یہی لگتا ہے کہ یہ کام بلیک تھنڈر کا ہی تھا " ...... بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا ۔

" ٹائیگر کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی ۔ نجانے وہ کیا کرتا پھر رہا ہے ۔ ذرا ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرو " ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آگے کھسکا کر عمران کے قریب کر دیا ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا ۔

" ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور " ...... عمران نے کال دینی شروع کر دی ۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی ۔

" ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور " ...... ٹائیگر کا لہجہ مؤدبانہ تھا ۔

" تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی اوور " ...... عمران کا لہجہ

سخت تھا۔

"باس میں ایک خاص کلیو پر کام کر رہا ہوں کہ ان لوگوں نے کوارٹر والی عمارت خریدنے کے لئے یہاں کس کا سہارا لیا تھا۔ جس آدمی نے یہ سودا کرایا تھا اسے دوسرے روز کیفے گرین سے نکلتے ہوئے گولی ماردی گئی تھی۔ حالانکہ وہ سیدھا سادھا کاروباری آدمی تھا۔ گولی مارنے والے کے متعلق صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ سرخ رنگ کی نئی کار سے فائرنگ کی تھی اور اس سرخ رنگ کی کار میں دو غیر ملکی دیکھے گئے اس سرخ رنگ کی کار پر نمبر پلیٹ بھی موجود نہ تھی لیکن اس کی ایک خاص نشانی مجھے معلوم ہو گئی کہ اس کار کے دائیں طرف کی بیک لائٹ کے نیچے نیشنل آٹوز کا سٹکر موجود تھا۔ چنانچہ میں نے نیشنل آٹوز سے معلومات حاصل کیں تو وہاں سے پتہ چلا کہ یہ کار ایک مقامی آدمی تصدق حسین نے خریدی تھی لیکن اس تصدق حسین کا جو پتہ رجسٹر میں درج ہے وہ جعلی ہے اس کالونی کا وجود ہی نہیں ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کون سی کالونی کا نام لکھوایا گیا ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈیسنٹ کالونی کوٹھی نمبر چار کا پتہ درج ہے۔ لیکن ڈیسنٹ نام کی کوئی کالونی نہیں ہے اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کریسنٹ کالونی تو ہے اور اس میں ڈیسنٹ نام کا ایک کلب بھی موجود ہے۔ اس تصدق حسین کا حلیہ معلوم کیا ہے تم نے اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں لیکن وہ عام سا حلیہ ہے۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس تصدق حسین کی دائیں کنپٹی پر ایک گومڑ سا ابھرا ہوا ہے۔ بس اتنا معلوم ہو سکا ہے اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دائیں کنپٹی پر گومڑا ابھرا ہوا ہے۔ یہ تو خاص نشانی ہے اوور"۔ عمران نے کہا۔

"لیس باس لیکن میں نے اس نشانی کے تحت اس آدمی کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن کامیابی نہیں ہو سکی اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کریسنٹ کالونی کی کوٹھی نمبر چار کے بارے میں معلومات بھی حاصل کرو اور ڈیسنٹ کلب میں اس نشانی کے تحت بھی معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے فوراً ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو۔ میں انتظار کر رہا ہوں اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیس باس اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس پر میری مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دو"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر پر عمران کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز
سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو کیا رپورٹ ہے اوور"...... عمران نے
پوچھا۔

"باس کوٹھی نمبر چار میں تو ایک کمرشل کالج قائم ہے اور طویل
عرصے سے قائم ہے۔ البتہ ڈیسنٹ کلب سے اس گومڑ والے آدمی کے
بارے میں معلومات ملی ہیں۔ اس نشان والا آدمی وہاں اسسٹنٹ مینجر
رہا ہے۔ حلیہ بھی ملتا ہے اور نشانی بھی لیکن اس کا نام راحت عزیز بتایا
گیا ہے اور یہ راحت عزیز ایک ہفتہ پہلے ایک کار کے نیچے آکر کچلا گیا
ہے اور آج تک اس کار کا پتہ نہیں چل سکا اوور"...... ٹائیگر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت کام کیا گیا ہے اور
ہر کلیو پہلے سے ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ کس علاقے میں یہ کار کے نیچے کچلا
گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"لبرٹی پلازہ کے سامنے وہ وہیں رہتا تھا اوور"...... ٹائیگر نے
جواب دیا۔

"تم نے وہاں کے تھانے سے معلومات حاصل کی ہیں۔ شاید کسی
نے اس کار کو دیکھا ہو اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس لیکن تھانے والوں نے اب تک سوائے ایک رپورٹ
لکھنے کے مزید کوئی کام نہیں کیا۔ ویسے ان کے کہنے کے مطابق انہوں

نے بڑی زبردست تفتیش کی ہے لیکن کار کے متعلق کسی کو کچھ معلوم
نہیں ہو سکا اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کس وقت یہ واقعہ ہوا تھا اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"رات آٹھ بجے کے قریب اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔
کوشش فرض ہے۔ شاید کوئی بات سامنے آجائے اوور اینڈ آل"۔
عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب مزید کیا کوشش کرے گا وہ پہلے ہی اس نے کافی کوشش کر
ڈالی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا، لیکن عمران نے
اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی
دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"لبرٹی پلازہ کے سامنے ایک آدمی جس کا نام راحت عزیز بتایا گیا
ہے اور جو کریسنٹ کالونی میں واقع ڈیسنٹ کلب کا مینجر تھا۔ کئی دن
پہلے رات کو آٹھ بجے کار کے نیچے آکر کچلا گیا ہے، لیکن اس کار کا پتہ
نہیں چل سکا۔ تم صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی کو فون کر کے وہاں
بھیجو اور انہیں کہو کہ وہ موقع پر موجود دکانداروں اور دوسرے لوگوں

سے مل کر اس کار کے متعلق کوئی خاص کلیو تلاش کریں "........ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس "........ دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں اگر کوئی خاص اطلاع ملے تو مجھے کال کر لینا "........ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر "....... بلیک زیرو نے کہا اور احتراماً کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا عمران آہستہ سے مڑا اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ پوری طرح ٹھیک نہ ہوا تھا۔ زیادہ تیز چلنے سے اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگتے تھے اس لئے وہ آہستہ آہستہ چلتا تھا اور شاید اسی وجہ سے وہ خود اس انکوائری کے لئے نہ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ فلیٹ کے نیچے گیراج میں کار بند کر کے وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے کال بیل بجانے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اسے احساس ہوا کہ دروازہ کھلا ہوا ہے اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو وہ واقعی کھلا ہوا تھا۔ عمران کے اعصاب تن سے گئے۔ وہ ہونٹ بھینچے آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

"صاحب آ رہے ہیں بیگم صاحبہ۔ ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے "........ اسی لمحے اسے سٹنگ روم سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

سلیمان کا مؤدبانہ لہجہ اور بیگم صاحبہ کے الفاظ سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ سٹنگ روم میں یقیناً اماں بی موجود ہوں گی اس لئے سلیمان کا لہجہ اس قدر مؤدبانہ ہے اسی لمحے دروازے سے سلیمان باہر نکلا اور پھر وہ عمران کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

"یہ تم دروازہ کیوں نہیں بند رکھتے۔ ہزار بار سمجھایا ہے کہ دروازہ بند رکھا کرو۔ کوئی روح وغیرہ اندر آ گئی تو "....... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ تشریف لائی ہیں "........ سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"بڑی بیگم صاحبہ یعنی اماں بی۔ اوہ اسی لئے مجھے فلیٹ روشن روشن اور پر نور نظر آ رہا تھا "........ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ جان بوجھ کر تیزی سے چلتا ہوا سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ........ اماں بی آپ کیسے آئیں مجھے بلوا لینا تھا "۔ عمران نے جلدی سے کہا اور جا کر اماں بی کے سامنے قالین پر بیٹھ گیا۔

"وعلیکم السلام۔ تم شادی کے بعد اب تک کوٹھی کیوں نہیں آئے۔ تمہیں معلوم ہے کہ کتنے دن گزر چکے ہیں یہاں فون کرو تو یہی جواب ملتا ہے کہ تم کہیں گئے ہوئے ہو۔ کہاں آوارہ گردی کرتے رہتے ہو۔ اور یہ تمہارا رنگ اس قدر پیلا کیوں ہو گیا ہے۔ آنکھیں بھی اندر کو دھنسی ہوئی ہیں "........ اماں بی کا غضیلے لہجے بات کرتے

ہوئے اچانک فکر مندی میں تبدیل ہو گیا۔

" اماں بی اب کیا بتاؤں۔ ثریا کی خاطر مجھے بڑا سخت چلہ کرنا پڑا ہے۔ اسی لئے تو آپ کو سلام کرنے بھی نہیں آسکا "...... عمران نے جواب دیا۔

" ثریا کی خاطر چلہ کیا مطلب یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے "۔ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اماں بی ایک بزرگ نے بتایا تھا کہ اگر نئی دلہن کے تحفظ کے لئے جلالی چلہ نہ کیا جائے تو نئی دلہن سے جن چمٹ جاتے ہیں اور اماں بی اب ڈیڈی تو چلہ کرنے سے رہے۔ آپ بھی بیمار رہتی ہیں۔ اس لئے بڑا بھائی ہونے کے ناطے اگر میں ثریا کے تحفظ کے لئے چلہ نہ کرتا تو کیا کرتا۔ خدا کا شکر ہے کہ چلہ کامیاب رہا "...... عمران نے کہا۔

" کس بزرگ نے بتایا تھا "...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کالے شاہ برکاتی نے۔ اماں بی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ چلہ بھی میں نے ان کی نگرانی میں کیا تھا "...... عمران نے کہا۔

" تم نے مجھ سے تو پوچھ لینا تھا خواہ مخواہ تکلیف اٹھاتے رہے کوئی ضرورت نہیں تھی چلے کی۔ میں نے ثریا کے گلے میں آیت الکرسی لکھوا کر ڈال دی تھی اور آیت الکرسی جس کے پاس ہو اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ سمجھے۔ اور خبردار آئندہ اگر یہ چلہ وغیرہ کیا تو جوتیوں سے کھوپڑی توڑ دوں گی۔ تمہاری عمر ہے چلے کرنے کی "...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مگر اماں بی آیت الکرسی نیک جن کو تو نہیں روک سکتی۔ وہ تو چمٹ سکتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا اس نے ٹرے میں دودھ سے بھرے ہوئے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔

" نیک جن۔ کیا بکواس کر رہے ہو جو جن نیک ہو گا اسے کیا ضرورت ہے کسی سے چمٹنے کی۔ نیک جن تو الٹا ہم انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں "...... اماں بی نے سلیمان کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس لیتے ہوئے کہا۔ دودھ ان کا پسندیدہ ترین مشروب تھا۔ اور ظاہر ہے سلیمان اچھی طرح جانتا تھا کہ بڑی بیگم کو کیا پیش کرنا ہے۔

" نہیں اماں بی نیک جن بھی چمٹ جاتے ہیں جیسے یہ سلیمان میری جان کو چمٹا ہوا ہے "...... عمران نے دوسرا گلاس سلیمان کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

" خبردار اگر سلیمان کو کچھ کہا۔ یہ انتہائی نیک بچہ ہے۔ اللہ بخشے اس کی ماں بھی انتہائی نیک اور پرہیزگار عورت تھی۔ اسے دودھ پلاتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتی تھی "...... اماں بی نے کہا اور سلیمان مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ دودھ کا گلاس پیش کر کے سلیمان نے اماں بی کی ہمدردیاں حاصل کر لی ہیں۔

" اماں بی اسی لئے تو میں نے اسے نیک جن کہا تھا۔ جیسے وہ وقار صاحب ہیں۔ وہ بھی مجھے نیک جن ہی لگتے ہیں "...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ خبردار اگر آئندہ بہنوئی کے متعلق ایسے الفاظ منہ سے نکالے۔ وہ انتہائی اچھا اور فرمانبردار بچہ ہے۔ تمہاری طرح آوارہ گرد نہیں ہے۔ سمجھے"...... اماں بی نے دودھ پیتے پیتے گلاس ہٹا کر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو جلالی چلہ کیا ہے اماں بی۔ تاکہ وہ فرمانبردار اور اچھا بچہ بنا رہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا چھوڑو اس بکواس کو اور میرے ساتھ چلو"...... اماں بی نے کہا اور دودھ کا آخری گھونٹ لے کر انہوں نے الحمد اللہ کہا اور گلاس میز پر رکھ دیا۔

"کہاں اماں بی"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ثریا کے سسرال جانا ہے"...... اماں بی نے جواب دیا۔

"سسرال کیوں۔ کیا ثریا نے بلوایا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس نے کیوں بلوانا ہے۔ یہ رسم ہوتی ہے کہ دو ہفتوں بعد لڑکی کے میکے سے بزرگ جاتے ہیں"...... اماں بی نے کہا۔

"تو پھر ڈیڈی کو جانا چاہئے آپ کے ساتھ۔ میں تو ابھی بزرگ نہیں بنا"...... عمران نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"وہ کسی سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ دورے جان کا روگ بن گئے ہیں۔ ختم ہونے میں نہیں آتے۔ اور تم بھی ثریا

کے بڑے بھائی ہو۔ اس لحاظ سے تم بھی اس کے بزرگ ہو"...... اماں بی نے کہا۔

"لیکن اماں بی میری تو ابھی شادی نہیں ہوئی اور میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر غیر شادی شدہ آدمی رسم کے وقت چلا جائے تو نحوست پڑ سکتی ہے۔ آپ تھوڑا انتظار کر لیں۔ ڈیڈی دورے سے واپس آجائیں گے پھر آپ دونوں اکٹھے چلے جائیں"...... عمران نے کہا وہ دراصل کسی نہ کسی طرح وہاں جانے سے جان چھڑوانا چاہتا تھا کیونکہ اس حالت میں وہ وہاں جانا نہ چاہتا تھا۔

"یہ تم سے کون سے بزرگ ایسی الٹی سیدھی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بتاؤ مجھے"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی بڑے پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ کالے شاہ برکاتی وہ روحانی دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ واپس آجائیں گے تو میں انہیں کوٹھی لے آؤں گا۔ وہ بھی کہہ رہے تھے کہ تمہاری اماں بی بے حد نیک ہیں۔ میں انہیں سلام کرنے جاؤں گا"...... عمران نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ضرور ملوانا اس سے اچھا ٹھیک ہے۔ پھر تمہارے ڈیڈی کے ساتھ چلی جاؤں گی لیکن اب میں کوٹھی کیسے جاؤں گی کار تو میں نے واپس بھجوا دی تھی"...... اماں بی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں اپنی کار میں"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اپنی کار میں لاحول ولا قوۃ وہ کار ہے ۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے بچوں کو سیر کرانے والی گاڑی ہو ۔ تم فون کر کے ڈرائیور کو کہہ دو کہ کار لے آئے "...... اماں بی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے ملازمہ کو کہہ دیا کہ وہ ڈرائیور کو کار سمیت فوراً فلیٹ بھیج دے اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اماں بی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تسبیح کے دانے گھمانے میں مصروف تھیں۔

" سلیمان ۔ سلیمان "...... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

" جی صاحب "...... سلیمان نے فوراً ہی کسی جن کی طرح نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

" اماں بی کو دودھ کا دوسرا گلاس لا دو "...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں بس رہنے دو ۔ جاؤ سلیمان ۔ ارے ہاں سنو اس کا رنگ دیکھا ہے ۔ کس قدر پیلا ہو رہا ہے ۔ اس لئے اسے روزانہ چار گلاس دودھ کے پلانا اگر یہ انکار کرے تو مجھے فون کر دینا "...... اماں بی نے کہا۔

" جی بڑی بیگم صاحبہ میں نے ہزار بار کہا ہے منت کی ہے کہ آپ چائے نہ پیا کیجئے لیکن صاحب مانتے ہی نہیں "...... سلیمان کو موقع ملا تو وہ بات کرنے سے باز نہ آیا۔

" چائے ۔ کتنی پیالیاں پیتا ہے یہ چائے کی "...... اماں بی نے

غصیلے لہجے میں پوچھا۔

" اماں بی میں تو صرف ایک دو پیالیاں پیتا ہوں ۔ وہ بھی بس چائے کی لاگ ہوتی ہے ۔ باقی تو دودھ ہوتا ہے "...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو ایک دو پیالی تو ٹھیک ہے لیکن خبردار اگر اس سے زیادہ ایک بھی پیالی پی تم نے ۔ رنگ دیکھا ہے اپنا کس طرح جلا جا رہا ہے "! اماں بی نے کہا۔

" اماں بی آپ نے سلیمان کا رنگ نہیں دیکھا ۔ سارا دن کچن میں گھسا چائے ہی پیتا رہتا ہے ۔ لاکھ میں نے منع کیا ہے کہ چائے نہ پیا کرو ورنہ اس قدر کالے ہو جاؤ گے کہ پھر تمہارے لئے افریقہ سے کوئی حبشن منگوانی پڑے گی لیکن یہ باز ہی نہیں آتا ۔ بس چائے کی پیالیوں پر پیالیاں پیئے چلا جاتا ہے "...... عمران نے اب بات سلیمان پر رکھتے ہوئے کہا۔

" کیوں ۔ کیا عمران درست کہہ رہا ہے ۔ تمہارا رنگ تو واقعی پہلے سے خراب ہو رہا ہے "...... اماں بی نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جی ہاں بڑی بیگم صاحبہ صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں "...... سلیمان نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور اماں بی کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا ۔ اسے شاید تصور بھی نہ تھا کہ سلیمان اس طرح یہ بات مان لے گا ۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ سلیمان ویسے بھی زیادہ چائے پینے کا عادی نہیں ہے۔

"کیوں ۔ کیوں پیتے ہو اس قدر چائے ۔ بولو "........ اماں بی کا [illegible]ت عروج پر پہنچ گیا۔

"کیا کروں بڑی بیگم صاحبہ ۔ صاحب کا حکم ہے ۔ اور آپ نے خود ہی کہا تھا کہ میں صاحب کی خدمت کیا کروں "........ سلیمان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا رہے ہو ۔ میں نے کبھی تمہیں کہا ہے کہ اتنی چائے پیو "........ عمران نے واقعی بوکھلائے ہوئے لہجے میں میں کہا۔

"آپ نے کہا نہیں تھا کہ چائے کی پتی کا بل بے حد کم ہے ۔ پچھلے مہینے کہا نہیں تھا "........ سلیمان نے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوا ۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ چائے یہاں کم پی جاتی ہے "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں کیا کرتا ۔ بل زیادہ کرنے کے لئے تو ظاہر ہے چائے کی پتی استعمال کرنی پڑے گی ۔ اس لئے مجبوراً مجھے روزانہ بیس پچیس پیالیاں پینی پڑتی ہیں "........ سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھا اماں بی کس قدر احمق آدمی ہے یہ "........ عمران نے اماں بی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"احمق تو ہے لیکن ہے فرمانبردار ۔ سنو سلیمان بیٹے زیادہ چائے پینے سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے ۔ اس لئے چائے نہ پیا کرو ۔ چاہے یہ عمران

تمہیں کچھ بھی کہے سمجھے "........ اماں بی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ انہیں شاید سلیمان کی فرمانبرداری پسند آ گئی تھی۔

"جی اچھا بڑی بیگم صاحبہ "........ سلیمان نے جواب دیا اور اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو سلیمان تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ ڈرائیور آیا ہو گا "........ عمران نے کہا اور اماں بی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئیں ۔ سلیمان نے واپس آکر ڈرائیور کے آنے کی اطلاع دی تو عمران اماں بی کو ساتھ لے کر نیچے کار تک چھوڑنے آیا ۔ جب کار چلی گئی تو عمران ایک طویل سانس لے کر مڑا اور دوبارہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا فلیٹ میں پہنچا۔

"ادھر آؤ سلیمان "........ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"فی الحال میں فارغ نہیں ہوں جناب ۔ بڑی بیگم صاحبہ کے آنے کی وجہ سے میرا لنچ ادھورا رہ گیا تھا "........ سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"میں بھی تو تمہیں لنچ لانے کے لئے بلا رہا تھا ۔ اماں بی کے سامنے تو بڑے فرمانبردار بنے کھڑے تھے ۔ اب اکیلے لنچ کر رہے ہو اور مجھے پوچھا تک نہیں "........ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لنچ کرنے کے بعد آپ کے لئے پرہیزی کھانا تیار کروں گا ۔ چلے کے بعد بھی ایک ماہ تک پرہیزی کھانا کھانا پڑتا ہے ۔ ورنہ جن چمٹ جاتے ہیں "........ سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے ۔ تم نے بھی سن لی تھی چلے والی بات "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ابھی شکر کریں میں نے بڑی بیگم صاحبہ کو بتایا نہیں کہ آپ کس لئے چلہ کاٹتے رہے ہیں ورنہ ابھی آپ کے سارے جن نکال کر آپ کی ہتھیلی پر رکھ دیتیں "....... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا دروازے پر نمودار ہوا۔

" کس کے لئے چلہ کاٹتا رہا ہوں ۔ کیا مطلب ہے تمہارا ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا "....... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" جب کسی دنیاوی مقصد کے لئے چلہ کاٹا جائے تو یہی ہوتا ہے ۔ آپ تو پھر بھی بچ گئے ہیں ورنہ جن تو گردنیں مروڑ دیا کرتے ہیں "۔ سلیمان نے لنچ کے برتن میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" دنیاوی مقصد کیا مطلب "....... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

" ظاہر ہے رقابت کے سلسلے میں ہی فائرنگ ہوئی ہو گی اور رقابت اس دنیا کی رہنے والی کسی محترمہ کی خاطر ہی ہو سکتی ہے "۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ابھی ایسی نوبت نہیں آئی اور چونکہ تم نے مجھ پر بہتان لگایا ہے اس لئے تمہارے دس سابقہ سالوں اور دس آئندہ سالوں کی تنخواہ ضبط ہے "
عمران نے کہا۔

" تنخواہ کی آج کل کون پرواہ کرتا ہے ۔ وہ تو بے چاری تنخواہ رجسٹر

کے کسی کونے میں سمٹی پڑی رہتی ہے ۔ اصل رقم تو اوور ٹائم ۔ بونس میڈیکل الاؤنس اور اس طرح کے نجانے کون کون سے الاؤنسوں کی ہوتی ہے ۔ اس لئے وہ تو نکالیئے "......... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوور ٹائم تم لگاتے ہی نہیں ۔ بونس تو مالک کو فائدہ ہونے کی صورت میں ہی ملتا ہے ۔ یہاں تو فائدے کی کبھی شکل تک نہیں دیکھی ۔ میڈیکل الاؤنس تو الٹا مجھے ملنا چاہئے کہ تمہارے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے کھانے کے باوجود ابھی تک زندہ ہوں اور اس کے علاوہ کسی الاؤنس کا تمہیں نام ہی نہیں آتا ۔ اس لئے معاملہ ختم "۔ عمران نے لنچ شروع کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ معاملہ آپ نے ختم کر دیا ۔ پیسہ میں نے ہضم کر لیا اب مجھ سے نہ پوچھیئے گا کہ پرانے کوٹ کی جیب میں موجود لفافے میں بند رقم کہاں گئی "......... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس مڑنے لگا۔

" ارے ارے رکو رکو ۔ ارے وہ رقم تو کسی اور کی تھی ۔ ارے میں نے تو اس لئے پرانے کوٹ میں رکھی تھی کہ تمہاری نظروں سے بچی رہے "....... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بزرگ کہتے ہیں کہ خزانے پرانے کھنڈرات سے ہی ملا کرتے ہیں اور بزرگوں کے دور میں ایسا ہی ہوتا ہو گا ۔ لیکن موجودہ دور میں خزانے پرانے کوٹوں سے ہی ملا کرتے ہیں ۔ اور یہ بھی بزرگ ہی کہتے ہیں کہ

خزانہ اسی کا ہوتا ہے جس کو ملتا ہے"........ سلیمان نے جواب دیا اور
تیزی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔
"تو یہ اس شخص کو تو پولیس میں ہونا چاہیے۔ جہاں مرضی چیز چھپا
لو۔ یہ پہنچ ہی جاتا ہے"........ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کھانا
کھانے میں مصروف ہو گیا۔ اور پھر اس نے ابھی کھانا ختم ہی کیا تھا کہ
ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔
"سلیمان سلیمان دیکھنا اگر کوئی اپنا قرض مانگنے والا ہو تو بیچارے
کو دے دینا اس رقم میں سے۔ میں ذرا ہاتھ دھو لوں"۔ عمران نے
صوفے سے اٹھ کر باتھ روم کی طرف جاتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔
"کس رقم کی بات کر رہے ہیں وہ کوئی رقم تھی۔ صرف پچاس ہزار
روپے تھے۔ اس میں سے تو خیرات بھی نہیں دی جا سکتی، قرضہ کیسے
چکایا جا سکتا ہے"........ سلیمان نے دروازے میں نمودار ہوتے ہوئے
کہا اور عمران مسکراتا ہوا باتھ روم میں چلا گیا۔ ہاتھ دھو کر اور کلی
وغیرہ کر کے جب وہ واپس آیا تو ٹیلیفون کا رسیور علیحدہ رکھا ہوا تھا اور
سلیمان ٹرالی میں خالی برتن رکھنے میں مصروف تھا۔
"طاہر صاحب کا فون ہے"........ سلیمان نے کہا اور ٹرالی دھکیلتا
ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"یس عمران بول رہا ہوں"........ عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔
"عمران صاحب۔ صفدر کی طرف سے ابھی رپورٹ ملی ہے۔ اس
نے اس کار کا سراغ لگا لیا ہے۔ جس نے راحت عزیز کو کچلا تھا۔ یہ کار

گرین ٹاؤن کے علاقے میں لاوارث کھڑی ہوئی پولیس کو ملی تھی اور
اس وقت پولیس کی تحویل میں ہے"........ بلیک زیرو نے جواب دیا۔
"کس طرح معلوم ہوا کہ یہ وہی کار ہے"........ عمران نے ہونٹ
چباتے ہوئے پوچھا۔
"صفدر نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر لبرٹی پلازہ کے ارد گرد
رات کے وقت مستقل بیٹھنے والے دکانداروں اور دوسرے افراد سے
انٹرویو کئے تو لبرٹی پلازہ سے ملحقہ ایک کوٹھی کے چوکیدار نے بتایا کہ
اس نے خود اس حادثے کو دیکھا تھا تاکہ پولیس اس سے پوچھ گچھ
کرے تو وہ اسے بتا سکے لیکن پولیس نے اس سے رابطہ ہی نہیں کیا اور
وہ خود خوف کی وجہ سے پولیس کے پاس نہ گیا۔ اس کار کا نمبر معلوم
ہونے کے بعد صفدر نے ایس پی ہاؤس سے رابطہ کیا وہاں اس کا ایک
دوست خاصا بڑا افسر ہے۔ اس نے چیک کر کے بتایا کہ اس نمبر کی کار
گرین ٹاؤن کے علاقے میں لاوارث کھڑی ملی ہے اور اسے تھانے کی
پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے لیکن اس پر موجود نمبر پلیٹ جعلی
ہے۔ اس لئے اس کے مالک کا پتہ نہیں چل سکا۔ اس پر صفدر تھانے
پہنچا۔ وہاں اس نے کار کا معائنہ کیا ہے۔ اس کے نچلے حصے پر خون کے
داغ اور انسانی گوشت کے چھوٹے چھوٹے کئی لوتھڑے ابھی تک چپٹے
ہوئے موجود ہیں"........ بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔
"پولیس کو یہ اطلاع نہیں ہوئی کہ اس کار نے لبرٹی پلازہ کے

سامنے حادثہ کیا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں تھانے والوں کا آپس میں سرے سے رابطہ ہی نہیں وہ رپورٹیں ایس پی آفس بھجوادیتے ہیں جہاں کوئی انہیں چیک کرنے کی تکلیف ہی گوارا نہیں کرتا۔ بہر حال صفدر نے رجسٹریشن آفس سے رجوع کیا اور پھر وہاں پڑتال کرنے پر آخر کار یہ معلوم ہو گیا کہ یہ کار حادثے والے روز حادثے سے چند گھنٹے پہلے مین مارکیٹ سے چوری کی گئی تھی یہ کار مین مارکیٹ کے ایک دکاندار کی ہے میں نے صفدر کو کہا ہے کہ وہ اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرے جو حادثے کے وقت کار چلا رہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کلیو تو اس آدمی سے ہی آگے بڑھ سکے گا"...... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو پورا گورکھ دھندہ بنتا جارہا ہے۔ بڑے منظم انداز میں سارا کام کیا گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اپنی خوابگاہ کی طرف بڑھ گیا تاکہ کچھ دیر کے لئے قیلولہ کر لے۔ لنچ کھانے کے بعد اگر اس کو فرصت مل جاتی تو وہ قیلولہ ضرور کرتا تھا کیونکہ دس پندرہ منٹ کے اس آرام سے واقعی جسم اور ذہن کو بے حد آرام ملتا تھا اور وہ پھر کام کرنے کے لئے پوری طرح چاق وچوبند ہو جاتا تھا۔ لیکن اس نے ابھی لیٹ کر آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ دروازہ کھلا اور سلیمان اندر داخل ہوا۔

"ٹرانسمیٹر کال ہے صاحب"...... سلیمان نے کہا اور عمران نے

آنکھیں کھول دیں۔ سلیمان کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ٹائیگر کالنگ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس میں نے اس آدمی کا سراغ نکال لیا ہے جس نے راحت عزیز کو کچلا تھا۔ اور وہ زندہ بھی ہے اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک کر بے اختیار اٹھ بیٹھا۔

"پوری تفصیل بتاؤ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"باس میں نے لبرٹی پلازہ کے ارد گرد مختلف لوگوں سے معلومات حاصل کیں تو ایک لڑکا جو وہاں رات کو پھولوں کے ہار بیچتا ہے اس نے مجھے بتایا کہ جس کار نے راحت عزیز کو کچلا تھا اسے ٹونی چلا رہا تھا وہ ٹونی کو اس لئے پہچانتا ہے کہ ٹونی رین بو کلب کے مالک احمد خان کا باڈی گارڈ بھی ہے اور ڈرائیور بھی۔ اور اس پھول بیچنے والے لڑکے کا بڑا بھائی رین بو کلب میں سپروائزر ہے۔ لڑکا رات کو پھول بیچ کر وہاں اپنے بھائی کے پاس چلا جاتا ہے اور پھر یہ دونوں بھائی اکٹھے گھر جاتے ہیں اس لئے وہ ٹونی سے اچھی طرح واقف ہے اور ٹونی کار لے کر ذیشان چوک کے پاس کافی دیر کھڑا رہا تھا۔ جب کہ یہ لڑکا ذیشان چوک میں اپنے چند مخصوص گاہکوں کو پھول بیچنے کے لئے کھڑا رہتا ہے

اس نے بتایا کہ ٹونی نے اچانک کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے وہ اسے ا[illegible]اری سے دوڑاتا ہوا البرٹی پلازہ پہنچا۔ وہ آدمی جو کچلا گیا تھا۔ اس [illegible]ی بے حد کوشش کی لیکن ٹونی نے کار گھما کر اس پر چڑھا دی [illegible] کچلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ میں نے ٹونی کو تلاش کر لیا ہے۔ [illegible]مد کالونی کے ایک کوارٹر میں رہتا ہے۔ میں اب وہیں جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں اوور "...... ٹائیگر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"تم کار لے کر میرے فلیٹ پر آجاؤ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اوور "...... عمران نے کہا۔

"یس باس اوور "...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر رکھا اور سلیمان کو آواز دی تو چند لمحوں بعد سلیمان واپس آگیا۔

"یہ ٹرانسمیٹر لے جاؤ اور ٹائیگر آرہا ہے۔ جب وہ آجائے تو مجھے اٹھا دینا میں اتنی دیر میں قیلولہ کر لوں "...... عمران نے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر واپس چلا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر تقریباً دس پندرہ منٹ بعد سلیمان نے ٹائیگر کی آمد کی خبر دی تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ ذہنی اور جسمانی طور پر خاصا فریش ہو گیا تھا۔ باتھ روم میں جا کر اس نے منہ دھویا اور کنگھا کر کے وہ ڈرائنگ روم میں پہنچا تو ٹائیگر وہاں موجود تھا۔

"آؤ ٹائیگر "...... عمران نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹائیگر کی کار میں بیٹھا شہر کے مضافات میں ایک درمیانے طبقے کے افراد کی کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کیا اس وقت وہ ٹونی اپنے کوارٹر میں ہو گا "...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"یس باس وہ شام چھ بجے ڈیوٹی پر جاتا ہے اور صبح واپس گھر چلا جاتا ہے۔ اس وقت وہ یقیناً اپنے کوارٹر میں پڑا سو رہا ہو گا "...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کار احمد کالونی میں داخل ہو گئی۔ ٹائیگر کوارٹروں کے نمبر دیکھتا ہوا مختلف چھوٹی بڑی گلیوں میں سے کار گھماتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور آخر کار اس نے کار ایک چوک پر روک دی۔

"وہ سامنے گلی میں ہو گا کوارٹر نمبر آٹھ سو اٹھاسی "...... ٹائیگر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا اور تھوری دیر بعد وہ واقعی کوارٹر نمبر آٹھ سو اٹھاسی کے سامنے موجود تھے۔ کوارٹر درمیانے درجے کا تھا اس کا دروازہ بند تھا۔ گلی میں سے گزرنے والے افراد حیرت سے عمران اور ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے۔

"کیا ٹونی کا کوارٹر یہی ہے "...... ٹائیگر نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں کوارٹر تو یہی ہے، لیکن اس وقت وہ سویا ہوا ہو گا اور سوتے ہوئے اگر اسے اٹھایا جائے تو وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس

کے دماغ میں گرمی بہت ہے "........ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر زور سے
دروازے کی کنڈی بجانی شروع کر دی اس کا انداز خاصا جارحانہ تھا۔
عمران خاموش کھڑا تھا۔

" کون ہے "....... اچانک اندر سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی
دی ۔ لہجہ خمار آلود تھا۔

" دروازہ کھولو احمد خان کا پیغام ہے "........ ٹائیگر نے تیز لہجے میں
جواب دیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور لمبی لمبی
مونچھوں والا آدمی دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے
تھے اور لباس مسلا ہوا تھا۔ آنکھوں اور چہرے پر ابھی تک گہری نیند کا
خمار صاف نظر آرہا تھا۔

" کون ہو تم "....... اس نے حیرت سے ٹائیگر اور عمران کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہارے پاس ہمیں بٹھانے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے ۔ ہم
احمد خان کے آدمی ہیں "....... ٹائیگر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آجاؤ۔ اندر اور کوئی نہیں ہے "........ ٹونی نے ایک طرف ہٹتے
ہوئے کہا اور عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوئے ۔ یہ کوارٹر کا چھوٹا سا
صحن تھا جس کے بعد ایک برآمدہ اور اس کے اندر دو کمروں کے
دروازے نظر آرہے تھے جن میں سے ایک دروازہ کھلا ہوا تھا جب کہ
دوسرا بند تھا۔ ٹونی نے دروازہ بند کیا اور انہیں لے کر اس کمرے کے

دروازے پر پہنچا جو بند تھا۔ اس نے کنڈی کھولی اور اندر داخل ہو گیا
عمران اور ٹائیگر اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے تو یہاں ایک
صوفہ اور دو کرسیاں موجود تھیں ۔ ایک کونے میں ایک میز بھی پڑی
تھی جس پر ایک وی سی آر اور کلر ٹیلی ویژن پڑا تھا۔ دونوں آئٹم نئے
لگ رہے تھے ۔ کمرے کی دیواروں پر فلم ایکٹرسوں کے بڑے بڑے
پوسٹر چسپاں تھے ۔

" ہاں اب بتاؤ کہ کون ہو تم "....... ٹونی نے کمرے میں داخل ہو
کر خاصے جارحانہ موڈ میں پوچھا۔

" راحت عزیز کو کار کے نیچے کچلنے کے بدلے میں کتنی رقم ملی تھی
تمہیں "....... عمران نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کون راحت عزیز کیا کہہ رہے ہو ۔ کون ہو تم "........
ٹونی نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی
سے پتلون کی جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ٹائیگر کا ہاتھ گھوما اور
دوسرے لمحے ٹونی چیختا ہوا اچھل کر ایک کرسی سے ٹکرایا اور نیچے گرا
ہی تھا کہ عمران کی لات گھومی اور ٹونی ایک بار پھر چیختا ہوا الٹ کر گرا
اور پھر یکلخت ایک جھٹکا سا کھا کر ساکت ہو گیا.......... کنپٹی پر مخصوص
انداز میں پڑنے والی ایک ہی ضرب نے اسے دنیا ومافیہا سے بے خبر کر
دیا تھا۔

" رسی ڈھونڈھ لاؤ۔ اور کوئی چاقو یا خنجر بھی لے آنا۔ یہ آسانی سے
زبان کھولنے والا نہیں لگتا۔ اور یہاں گنجان آبادی میں اس کی چیخیں

بھی ہمارے لئے مسئلہ بن جائیں گی"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رسی تھی۔

"ویسے تو رسی موجود نہ تھی۔ ایک چارپائی کی رسی کھول لایا ہوں اور یہ خنجر اس کے بستر کے پاس پڑا ہوا مل گیا ہے"...... ٹائیگر نے خنجر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اسے کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ دو"...... عمران نے خنجر لے کر اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد ٹونی کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے رسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ اس نے اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اس کے دونوں پیر بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ ساتھ علیحدہ علیحدہ باندھنے کے بعد باقی جسم کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح جکڑ دیا۔ اب ٹونی معمولی سی حرکت کرنے کے بھی قابل نہ تھا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے ٹونی کا سر پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے تھپڑ پر ٹونی چیختا ہوا ہوش میں آگیا اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا جب کہ عمران کرسی سے اٹھا اس نے کرسی اٹھائی اور ٹونی کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ ٹونی کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات

نمایاں تھے۔ وہ حیرت بھرے انداز میں اپنے جسم کو کرسی سے بندھا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"دیکھو ٹونی۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی وہ راحت عزیز ہمارا آدمی تھا کہ ہم اس کا انتقام لینا چاہتے ہوں۔ ہم تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس راحت عزیز کو کچل کر ہلاک کرنے کا حکم تمہیں کس نے دیا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کون راحت عزیز۔ میں کسی راحت عزیز کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے کبھی کسی کو کار کے نیچے کچلا ہے۔ تم غلط جگہ پر آئے ہو"۔ ٹونی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر دروازہ بند کرو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے مڑ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ دوسرے لمحے عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور ٹونی کا ایک نتھنا کٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹونی کے حلق سے یکلخت کربناک چیخ نکلی۔ ابھی اس کی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ دوبارہ لہرایا اور ٹونی کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ اس نے اب دائیں بائیں بری طرح سر مارنا شروع کر دیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا اور جسم پسینے سے اس طرح شرابور ہو گیا تھا جیسے وہ ابھی نہا کر آیا ہو۔ عمران نے خنجر ایک طرف پھینکا اور دوسرے لمحے اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک ٹونی کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پڑا اور ٹونی کا جسم اس طرح کانپا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"بولو کس نے کہا تھا تمہیں بولو ورنہ" .... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

"مم ۔ مم ۔ میں نے کچھ نہیں کیا ۔ میں نے ...." ٹونی نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے عمران نے دوسری بار ضرب لگائی اور اس بار ٹونی کی حالت یکلخت انتہائی غیر ہو گئی ۔ وہ بری طرح کانپنے لگ گیا تھا ۔ حتیٰ کہ اس کے چہرے کے عضلات بھی اس طرح کانپنے لگے تھے جیسے اسے کسی نے طاقتور الیکٹرک شاک لگا دیا ہو ۔

"بولو ورنہ ...." عمران نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ڈیوک ۔ ڈیوک نے کہا تھا ۔ ڈیوک نے ۔ کارسن ہوٹل کے ڈیوک نے ۔ ڈیوک نے مجھے پچاس ہزار روپے دیئے تھے اور کار بھی دی تھی ۔ اس نے کہا تھا کہ میں راحت عزیز کو کچل کر کار گرین ٹاؤن میں کسی جگہ چھوڑ دوں" .... آخر کار ٹونی نے زبان کھول دی ۔ اس کی حالت دوسری ضرب سے واقعی انتہائی خستہ ہو رہی تھی ۔

"ان پچاس ہزار سے تم نے یہ وی سی آر اور ٹیلی ویژن خریدا ہے" ۔ عمران نے پوچھا اور ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم جانتے ہو اس ڈیوک کو" .... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ وہ اسی قسم کا آدمی ہے" ۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او ۔ کے آؤ" .... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے" .... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ختم کر دو یہ بہرحال قاتل تو ہے" .... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دروازہ کھول کر باہر آیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا تھوڑی دیر بعد ٹائیگر بھی اس کے پاس پہنچ گیا ۔ عمران نے بیرونی دروازہ کھولا اور وہ دونوں باہر آ گئے ۔ ٹائیگر نے دروازے کو ویسے ہی بھیڑ دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔

"یہ ڈیوک اب کہاں ملے گا" .... عمران نے کار میں بیٹھتے ہی کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا ۔ مجھے فون کرنا پڑے گا" ...... ٹائیگر نے کار موڑتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر کافی دور آ کر ٹائیگر نے ایک کیفے کے سامنے کار روکی اور اتر کر اندر چلا گیا جب کہ عمران ویسے ہی بیٹھا رہا۔

"وہ اس وقت کارسن ہوٹل میں ہی ہے ۔ وہاں وہ مینجر ہے" ۔ ٹائیگر نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو وہیں چلو اب میں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا" ۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی ۔ کارسن ہوٹل باغ روڈ پر واقع تھا جو شہر کا ایک فیشن ایبل علاقہ تھا ۔ خاصا بڑا ہوٹل تھا لیکن اس کی شہرت اچھی نہ تھی ۔

"ڈیوک تمہیں پہچانتا ہے" .... عمران نے ہوٹل کے سامنے کار روکتے ہی ٹائیگر سے پوچھا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں جناب یہ بہت چھوٹی مچھلی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مینجر کے دفتر میں موجود تھے۔ ڈیوک ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ چہرے مہرے سے کاروباری لگتا تھا۔

"تم ٹائیگر اور اس وقت خیریت"........ ڈیوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کو غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو ڈیوک۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم میرے سوالوں کا جواب شرافت سے دے دو۔ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا"....... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوالوں کا جواب کن سوالوں کا"........ ڈیوک نے چونک کر پوچھا۔

"ٹونی کو تم نے راحت عزیز کو کار کے نیچے کچلنے کے بدلے پچاس ہزار روپے دیئے تھے اور کار بھی مہیا کی تھی۔ کس کے کہنے پر یہ کام کرایا ہے تم نے"........ ٹائیگر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ڈیوک یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے تم۔ یہ یہ بات۔ تو......." ڈیوک واقعی بری طرح گھبرا گیا تھا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ وقت ضائع مت کرو تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا"......... ٹائیگر نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے پہلے

سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا جب کہ عمران اطمینان سے ایک طرف کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تم۔ تم۔ اوہ۔ کیا تم واقعی میرا نام نہ لو گے"۔ ڈیوک نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت انتہائی بے بسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم مجھے جانتے ہو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔ لیکن جواب سچ پر مبنی ہونا چاہئے۔ ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"پپ پپ پولی واک نے کام دیا تھا۔ ایک لاکھ روپے میں"۔ ڈیوک نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پولی واک وہ واک گروپ کا چیف اسی کی بات کر رہے ہو ناں"۔ ٹائیگر کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"ہاں وہی"۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

"مگر وہ تو مخبری کا دھندہ کرتا ہے۔ یہ قتل وغیرہ اس کی فیلڈ کا کام نہیں ہے"........ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں وہ تمام دھندے کرتا ہے۔ مخبری کا دھندہ تو آڑ ہے"۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

"او۔ کے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے سوچ لو۔ اگر تمہاری بات غلط ثابت ہوئی تو پھر"........ ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے سچ کہا ہے لیکن پلیز اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ میرا نام نہ آئے

ورنہ تم جانتے ہو کہ میرا کیا حشر ہوگا۔ یہ تم تھے جسے میں نے بتا دیا ہے"۔ ڈیوک نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں اس نے براہ راست یہ کام دیا تھا"...... اس بار عمران نے پوچھا۔

"نہیں میرا اس سے براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ اس قسم کے کام وہ اپنے خاص آدمی جیکب کے ذریعے کراتا ہے"...... ڈیوک نے جواب دیا۔

"او۔ کے...... یہ بات بھی سن لو کہ ہمارے جانے کے بعد اگر تم نے جیکب یا اس پولی واک کو فون کر کے اطلاع دینے کی کوشش کی تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں کیسے اطلاع دے سکتا ہوں وہ تو مجھے فوراً مروا دیں گے"۔ ڈیوک نے کہا اور عمران سرہلاتا ہوا باہر کی طرف مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے اس پولی واک کو اغوا کرا لیا جائے پھر اطمینان سے پوچھ گچھ کی جائے"۔ عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو مجھے رانا ہاؤس ڈراپ کر دو اور جوانا کو ساتھ لے جاؤ۔ پھر پولی واک کو اٹھا کر رانا ہاؤس لے آؤ"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"پولی واک نام سے تو ناڈن لگتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔

"جی ہاں ناڈا کا رہنے والا ہے۔ گزشتہ چار پانچ سالوں سے یہاں دیکھا جا رہا ہے۔ خاصا بڑا مخبروں کا گروپ بنا لیا ہے اس نے۔ بڑی بڑی تنظیموں کے لئے مخبری کرتا ہے۔ سنا ہے کہ ایکریمیا اور ناڈا میں بھی بڑی تنظیموں سے اس کے رابطے ہیں۔ لیکن قتل کرانے والی بات پہلی بار سامنے آئی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈیوک کا لہجہ تو بتا رہا تھا کہ اس نے غلط بیانی نہیں کی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ میرے سامنے غلط بیانی کر ہی نہیں سکتا۔ بہت چھوٹی سطح کا آدمی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔ جوانا کو اس نے ٹائیگر کے ساتھ بھیج دیا اور خود فون والے کمرے میں آکر بیٹھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میں نے فلیٹ فون کیا تھا سلیمان نے بتایا ہے کہ آپ ٹائیگر کے ساتھ کہیں گئے ہیں۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے اس آدمی کا کھوج لگا لیا ہے۔ جس نے راحت عزیز کو کار کے نیچے کچلا تھا

اس کا نام ٹونی ہے اور وہ رین بو کلب کے مالک احمد خان کا ڈرائیور ہے۔
اب صفدر اور اس کے ساتھی رین بو کی نگرانی کر رہے ہیں" ۔ دوسری
طرف سے بلیک زیرو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"انہیں وہاں سے بلوا لو۔ اب ٹونی کبھی کلب نہ آئے گا کیونکہ
ہلاک ہو چکا ہے۔ ٹائیگر نے اسے نہ صرف ٹریس کر لیا تھا بلکہ اس کا
بھی تلاش کر لیا تھا۔ میں ٹائیگر کے ساتھ وہیں گیا تھا۔ اس ٹونی
کارسن ہوٹل کے مینجر ڈیوک کی ٹپ دی اور کارسن ہوٹل کے
ڈیوک نے کسی مخبر گروپ کے چیف پولی واک کا نام لیا ہے اور ٹائ
اب جوانا کے ساتھ اس پولی واک کو اٹھا کر لے آنے کے لئے گیا
ہے۔ میں رانا ہاؤس سے فون کر رہا ہوں" ۔ عمران نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ میں انہیں واپس بلا لیتا ہوں"...... دوسری طر
سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

روجر ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ پاس
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور روجر نے چونک کر ہاتھ میں پکڑا
راب کا گلاس میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ۔ روجر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"جیکسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
"اوہ جیکسن تم خیریت کیسے فون کیا"...... روجر نے چونکتے
ئے پوچھا۔
"سپلائی بجوا کر ابھی فارغ ہوا ہی تھا کہ پاکیشیا سے پولی واک کی
گئی۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں"...... جیکسن کی آواز سنائی

"اوہ اچھا کیا رپورٹ ہے"...... روجر نے چونک کر پوچھا۔
"پولی واک نے اطلاع دی ہے کہ عمران بچ گیا ہے اور اب ٹھیک

ٹھاک ہو کر فلیٹ پر پہنچ چکا ہے اور فی الحال آرام کر رہا ہے۔ کسی ق
کی کوئی سرگرمی سامنے نہیں آرہی"...... جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے اسے کرنا بھی یہی چاہئے"...... روجر نے اطمینا
بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کچھ روز آرام کرنے کے بعد ہی کام شرو
کرے گا۔ اور ایک بات ابھی میرے ذہن میں آئی ہے"...... جیکس
نے کہا۔

"کون سی بات"...... روجر نے پوچھا۔

"یہ پولی واک آدمی تو انتہائی تیز اور ذہین ہے۔ لیکن اس کے باو
یہ آدمی براہ راست گرانڈ ماسٹر کے بارے میں بھی جانتا ہے اور سار
سیٹ اپ سے متعلق بھی رہا ہے۔ اگر عمران اس پولی واک تک
گیا تو پھر یقیناً ہم خطرے میں آجائیں گے اور عمران کے متعلق
جانتے ہو کہ جب وہ کام کرنے پر آتا ہے تو پھر اس سے کوئی چیز
نہیں رہ سکتی"...... جیکسن نے کہا تو روجر کے چہرے پر پریشانی
تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو"...... روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

"میرا خیال ہے کہ اگر پولی واک کا خاتمہ کر دیا جائے تو پھر عمر
کسی صورت بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ پی ون اور اس کا
سیٹ اپ ایکریمیا کا تھا اس کا ناڈا سے براہ راست کوئی تعلق نہیں
اس طرح اگر عمران کچھ حاصل بھی کرے گا تو ایکریمیا میں دھکے ک

پھرے گا۔ ہم تک بہرحال نہ پہنچ سکے گا جبکہ یہ پولی واک ناڈا کا باشندہ
ہے۔ یہ اگر عمران کے ہاتھ چڑھ گیا تو ہو سکتا ہے کہ عمران کو براہ
راست گرانڈ ماسٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں"۔ جیکسن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو تمہاری دل کو لگتی ہے۔ لیکن یہ بات تمہیں پہلے سوچنا
چاہئے تھی۔ اتنی بڑی رقم بھی ہم نے پولی واک کو ادا کر دی ہے اور اب
پولی واک وہاں پاکیشیا میں ہے اور ہم یہاں ہیں۔ اسے قتل کروانا بھی
تو ایک مسئلہ ہو گا"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"رقم کی بات چھوڑو روجر۔ اگر اتنی رقم ضائع بھی ہو جائے تو کیا
فرق پڑتا ہے۔ یہ تم ہر معاملے میں اپنی یہودی فطرت کو سامنے نہ رکھا
کرو۔ اصل بات گرانڈ ماسٹر کو اس عمران کے ہاتھوں سے بچانا ہے۔
جہاں تک اس پولی واک کے قتل کا مسئلہ ہے تو یہ بھی کوئی مسئلہ
نہیں ہے۔ پاکیشیا میں ایک گروپ سے میں واقف ہوں۔ وہ یہ کام
فوری اور آسانی سے کر سکتا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"او۔کے ٹھیک ہے۔ جیسے تم چاہو کرو۔ لیکن یہ سوچ لو کہ اس
طرح ہمیں عمران کی سرگرمیوں کے بارے میں اطلاع نہ مل سکے گی"۔
روجر نے جواب دیا۔

"اس کی فکر نہ کرو اس کا بندوبست بھی میں کر لوں گا۔ عمران اگر
ملک سے باہر جائے گا تو بائی ایئر ہی جائے گا۔ میں ایئر پورٹ پر اس کی
نگرانی اس طرح کراؤں گا کہ جب بھی وہ ایئر پورٹ پر کسی فلائٹ کے

لئے پہنچا ہمیں اس کے بارے میں تفصیلات مل جائیں گی "۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ویری گڈ جیکسن یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ میں ایسے تو تمہاری ذہانت کا قائل نہیں ہوں۔ گڈ شو۔ اب میری طرف سے پوری اجازت ہے کہ پولی واک کو فوری طور پر آف کرادو۔ لیکن یہ نہ ہو کہ عمران اس کے قاتل کی گردن جا دبوچے اور وہ تمہارا نام بتادے۔ پھر تو بات وہیں آجائے گی "...... روجر نے کہا۔

" ایک ہی وقت میں میری ذہانت کی تعریف بھی کر رہے ہو اور مجھے احمق بھی قرار دے رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں خود براہ راست اس گروپ سے بات کر لوں گا۔ ایسی کوئی بات نہیں روجر۔ ایک نقلی نام سے ایکریمیا کے ایک آدمی کے پاس بکنگ کرائی جائے گی اور فوری طور پر ایکریمیا میں اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع ہو جائے گی۔ وہ آدمی پاکیشیا میں اپنے اس گروپ کو فون کرے گا اور کام فوری طور پر شروع ہو جائے گا۔ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری اور باقاعدہ پلاننگ سے کام کرتے ہیں اور پولی واک ختم ہو جائے گا۔ ہمیں اطلاع مل جائے گی بات ختم "...... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... روجر نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور دوبارہ شراب کا گلاس اٹھا لیا۔ البتہ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ وہ عمران کے بارے میں سوچ رہا تھا جس سے خوفزدہ ہو

کر وہ مسلسل اپنے آدمیوں کو ختم کراتے چلے جا رہے تھے۔

" کاش کبھی مجھے اس عمران سے براہ راست ٹکرانے کا موقع مل جاتا تو میں دیکھتا کہ وہ کس قدر ذہین اور ہوشیار آدمی ہے "...... روجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ شراب پیتا رہا اور اس طرح کی باتیں سوچتا رہا کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

" ارے اتنی جلدی اطلاع بھی آ گئی "۔ روجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

" یس روجر بول رہا ہوں "...... روجر نے کہا۔

" ڈیئر کیا بات ہے۔ آج کیوں کمرے میں گھسے بیٹھے ہو۔ میں تمہارا انتظار کر کے اب سخت بور ہو چکی ہوں "۔ دوسری طرف سے ایک لاڈ بھری نسوانی آواز سنائی دی۔

" اوہ گاربو تم۔ کہاں انتظار کر رہی ہو "...... روجر نے چونک کر پوچھا۔

" کلب میں اور کہاں۔ پتہ ہے اس وقت کیا بجا ہے "...... گاربو نے کہا۔

" اوہ اچھا اچھا میں سمجھ گیا آج تو کلب میں فنکشن تھا۔ میرے تو ذہن سے ہی نکل گیا تھا۔ او۔ کے میں آرہا ہوں "...... روجر نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ کی فراخ سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا اس کے جسم پر اس وقت بہترین

اور جدید تراش کا سوٹ تھا اور اس نے آنکھوں پر جدید انداز کا دھوپ
والا چشمہ لگا رکھا تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس کی کار
ایک وسیع و عریض لیکن دلکش ڈیزائن کی عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں
داخل ہو گئی۔ یہاں پارکنگ رنگ برنگی اور نئے سے نئے ماڈل اور
کمپنیوں کی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں ناڈا کے اعلیٰ ترین طبقے
کے افراد عمارت میں آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ ٹاگ کا
سب سے مشہور کلب آرسٹار تھا جو اپنے بہترین فنکشنز۔ انتہائی
خوبصورت ماحول اور مستعد سروس کے لئے پورے ناڈا میں مشہور تھا
روجر اس کلب کا مستقل ممبر تھا۔ اور سب سے دلکش بات یہ تھی کہ
اس کلب کی مالکہ گاربو ہی تھی۔ اور روجر اور گاربو دونوں نے ایک
دوسرے کو شادی کے لئے بھی پروپوز کر رکھا تھا۔ روجر اب گرانڈ ماسٹر
نامی تنظیم کا چیف تھا لیکن یہ سارا کام خفیہ تھا جبکہ بظاہر روجر ایک
وسیع کاروبار کی حامل شیئر کمپنی کا مالک تھا۔ اس کا ٹاگ کے سب سے
اہم کاروباری علاقے میں ایک شاندار دفتر تھا۔ لیکن روجر وہاں بہت کم
جایا کرتا تھا اس کی رہائش گاہ لوزانا کالونی میں تھی جو پورے ٹاگ کی
سب سے بڑی اور جدید کالونی سمجھی جاتی تھی گرانڈ ماسٹر نامی یہ تنظیم
ہاٹ فیلڈ کی ایک ذیلی تنظیم تھی اور انتہائی جدید ترین اسلحہ کی سمگلنگ
کا دھندہ کرتی تھی ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر انتہائی خفیہ تھا اس کے متعلق
خود روجر بھی کچھ نہ جانتا تھا۔ صرف مخصوص فون پر ہیڈ کوارٹر سے بات
ہو سکتی تھی اور یہ ایسا فون تھا جس کا صرف فون سیٹ ہی تھا اس کے

ساتھ نہ کیبل تھی اور نہ یہ کسی فون کے ساتھ منسلک تھا۔ نجانے
کس طرح کال ملتی تھی یہ آج تک روجر کو کیا کسی کو بھی پتہ نہ چلا تھا۔
روجر طویل عرصے سے گرانڈ ماسٹر کے ساتھ اٹیچ تھا اور سیکنڈ گرانڈ ماسٹر
تھا اور انتظامی طور پر گرانڈ ماسٹر کی مین لیبارٹری کا انچارج تھا۔ لیکن
اس کی ہمیشہ یہی خواہش رہی تھی کہ وہ خود گرانڈ ماسٹر بن جائے اور
اب اس کا موقع اسے مل گیا تھا۔ لارین کی پاکیشیا مشن میں ناکامی اس
کی وجہ بن گئی تھی۔ روجر گرانڈ ماسٹر سے اٹیچ ہونے سے پہلے طویل
عرصہ تک ایکریمیا کی ایک سرکاری خفیہ ایجنسی میں کام کرتا رہا تھا پھر
وہ ایجنسی ختم کر دی گئی تو روجر ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم سے
وابستہ ہو گیا اور پھر وہاں اس کے چیف سے اختلافات کی وجہ سے وہ
واپس اپنے وطن ناڈا آ گیا اور یہاں گرانڈ ماسٹر سے اٹیچ ہو گیا۔ روجر فیلڈ
کا آدمی تھا اس لئے بہترین لڑاکا اور انتہائی بے داغ نشانے کا مالک سمجھا
جاتا تھا۔ جیکسن اس کا کلاس فیلو بھی تھا اور دوست بھی اور وہ طویل
عرصے تک اکٹھے کام کرتے رہے تھے۔ جیکسن کو گرانڈ ماسٹر میں لے
آنے والا بھی روجر ہی تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی
عمران کے بارے میں وہ دونوں ایکریمیا کی اس سرکاری ایجنسی میں
ملازمت کے دور سے ہی واقف تھے اور انہوں نے عمران کی ذہانت۔
کارکردگی کے بارے میں بے شمار قصے سن رکھے تھے اس لئے وہ اور
جیکسن دونوں ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران
سے ذہنی طور پر مرعوب تھے۔ روجر سے پہلے گرانڈ ماسٹر لارین انتہائی

اکھڑ۔ بددماغ اور مشتعل مزاج آدمی تھا۔ اس کی ساری عمر جرائم کی
دنیا میں ہی گزری تھی۔ اس لئے وہ کسی سیکرٹ سروس کی پرواہ نہ کرتا
تھا۔ گرانڈ ماسٹر اخراجات کے لئے اکثر بڑی بڑی پارٹیوں سے بڑے
بڑے کام لے لیا کرتا تھا۔ چنانچہ لارین نے جب پاکیشیا کے بارے
میں گرانڈ ماسٹر کی خصوصی میٹنگ میں ذکر کیا تو روجر اور جیکسن نے
اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران کے بارے میں
بتایا اور اسے اس مشن سے باز رہنے کا مشورہ دیا لیکن لارین نے ان کا
کوئی مشورہ نہ مانا۔ ویسے وہ بہترین پلانر تھا اور اس کی اس خصوصیت
نے اسے گرانڈ ماسٹر بنا دیا تھا وہ جو مشن بھی ہاتھ میں لیتا اس کی اس
طرح پیچیدہ اور بے داغ پلاننگ کرتا تھا کہ مشن بھی کامیاب ہو جاتا
اور کسی کو کانوں کان بھی پتہ نہ چلتا کہ یہ کام کس نے اور کس طرح
سے کرایا ہے اور شاید اس کی اس شہرت کے پیش نظر پاکیشیا کے ایک
ہمسایہ ملک نے اسے یہ مشن سونپا تھا۔ گو لارین نے اپنے طور پر اس
مشن کے لئے کامیاب پلاننگ کی تھی اور ایکریمیا میں اپنی ایک خاص
تنظیم پی ون کو اس کے دونوں سیکشنز سمیت آگے بڑھا دیا تھا اور ساتھ
انتہائی قیمتی مشینری بھی اس نے وہاں بھجوائی تھی تاکہ مشن میں کوئی
رکاوٹ نہ پڑے۔ پکڑے جانے اور زبان کھولنے کے خوف سے بچنے کے
لئے اس نے پی ون کے تمام افراد کے جسموں میں خصوصی ساخت کے
بم فٹ کرا دیئے تھے۔ جن کا کنٹرول ایک مشین کے ذریعے تھا اور یہ
مشین ہیری جو پی ون تھا کنٹرول کرتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے

پاکیشیا میں تخریب کاری کا منصوبہ بھی بنایا تاکہ پاکیشیا حکومت اور
اس کے ادارے تخریب کاری کی طرف متوجہ رہیں اور انہیں اصل
مشن کا علم بھی نہ ہو سکے۔ لیکن اس کی مشتعل مزاجی نے کام خراب کر
دیا۔ روجر اور جیکسن نے جب عمران کے بارے میں اسے بتایا تو اس
نے عمران کو بھی ختم کرنے کا مشن ساتھ شامل کر لیا اور پی ون کو
عمران کے بارے میں تفصیلات جاری کر کے اس نے اس کے یقینی
خاتمے کی ہدایات جاری کر دیں اسے مکمل یقین تھا کہ وہ اپنے مشن میں
کامیاب رہے گا لیکن جب رزلٹ سامنے آیا تو مشن کامیاب ہو کر بھی
ناکام ہو گیا۔ فارمولے کی نقل ایکریمیا پہنچ کر واپس چلی گئی جب کہ
عمران دو خوفناک اور یقینی قاتلانہ حملوں سے بھی بچ نکلا۔ حالانکہ جب
پی ون نے اطلاع دی تھی کہ ہسپتال میں اس کے ایک آدمی نے دو
فٹ کے فاصلے سے بیڈ پر بے ہوش پڑے عمران کے دل میں چار
گولیاں اتار دی ہیں تو روجر اور جیکسن کو بھی یقین آ گیا تھا کہ لارین
اس بار واقعی اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن پھر جب پی ون خود
مارا گیا۔ اس کے دونوں سیکشنز بھی ختم ہو گئے اور عمران کے بارے
میں بھی اطلاع مل گئی کہ وہ ابھی تک زندہ ہے تو سارا کھیل ہی بگڑ گیا
پاکیشیا سے کسی آدمی نے معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں سے
ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوششیں کیں تو
ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو اپنے مخصوص ذرائع سے اس کی اطلاع مل
گئی اور یہی اطلاع لارین کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی کیونکہ

ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کسی طرح بھی اپنے آپ کو اوپن نہ کرانا چاہتا تھا۔
اس طرح لارین کے خاتمے کا حکم مل گیا اور روجر اس کی جگہ گرانڈ ماسٹر
بن گیا۔ اس نے جیکسن کے مشورے سے پاکیشیا والا مشن منسوخ کر
دیا اور پارٹی کو رقم واپس کر دی ۔ وہ دراصل ہر صورت میں پاکیشیا
سیکرٹ سروس اور علی عمران سے مقابلے سے بچنا چاہتا تھا ۔ اور یہی
وجہ تھی کہ جیکسن کے کہنے پر اس نے پولی واک کے خاتمے کی بات بھی
منظور کر لی تھی حالانکہ پولی واک بھی اس کا بچپن کا دوست تھا اور اس
کے ساتھ اس کے گہرے تعلقات تھے پولی واک بھی دراصل اسلحے کی
سمگلنگ کے دھندے میں ملوث تھا لیکن شروع سے ہی بظاہر اس نے
مخبری کا دھندہ آڑ کے طور پر رکھا ہوا تھا۔ پاکیشیا میں وہ خاصا سیٹ ہو
گیا تھا کیونکہ پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک میں طویل عرصے سے گوریلا
وار جاری تھی اور وہاں اسلحہ کی بے پناہ کھپت ہو رہی تھی ۔ اسی لئے
پولی واک مستقل پاکیشیا میں ہی سیٹل ہو گیا تھا۔

"ہیلو روجر"....... اچانک ایک آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور
وہ اپنے خیالوں سے چونک پڑا ۔ تب اسے احساس ہوا کہ وہ کلب کے
سپیشل ہال میں پہنچ چکا ہے ۔ اسے مخاطب کرنے والی ایک خاتون تھی
جس سے روجر کی کافی عرصہ دوستی رہی تھی لیکن گاربو کے ساتھ
تعلقات کے بعد اس نے سب سے دوستی چھوڑ دی تھی ۔

"ہیلو آرلین کیسی ہو"۔ روجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بڑی گہری سوچ میں گم ہو۔ کہیں گاربو نے تو پریشان کرنا نہیں

شروع کر دیا"....... آرلین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں آرلین بزنس کے دھندے کی وجہ سے کبھی کبھی
پریشان ہو جاتا ہوں ۔ تم سناؤ"....... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آل او ۔ کے"....... آرلین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور
روجر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ گاربو اپنے شاندار دفتر
میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی ہو گی ۔ چنانچہ وہ تھوڑی دیر بعد گاربو کے
دفتر پہنچ گیا۔ گاربو انتہائی سمارٹ ۔ خوبصورت اور دلکش عورت تھی ۔
پھر اس پر انتہائی قیمتی اور جدید فیشن کا لباس پہننا اس کا شوق تھا۔ یہی
وجہ تھی کہ اسے جو دیکھتا تھا بس دیکھتا ہی رہ جاتا تھا اور عام طور پر
لوگ اسے پرنسز کہتے تھے اور وہ لگتی بھی شہزادی تھی ۔

"اتنی دیر لگا دی آتے آتے ۔ میں تو انتظار کر کے مرجانے کی حد تک
بور ہو چکی ہوں"....... گاربو نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے
کہا۔

"پرنس چارمنگ کا انتظار کرنا ہی پڑتا ہے"۔ روجر نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور گاربو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

"واقعی بات تو تمہاری ٹھیک ہے ۔ تم ہو بھی پرنس چارمنگ ۔
ایسے تو گاربو تم پر نہیں مرمٹی"....... گاربو نے ہنستے ہوئے کہا اور
روجر بھی ہنس دیا۔

"میں تو پرنس چارمنگ تمہاری قدر شناسی کی وجہ سے بن گیا ہوں
تم تو اصلی اور سچی پرنسز ہو ۔ اور وہ بھی پرستان کی پرنسز"....... روجر

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف بنے ہوئے ریک سے شراب کی بوتل اور جام اٹھائے اور انہیں میز پر رکھ کر اس نے ان میں شراب انڈیلنا شروع کر دی۔

"کیا بات [illegible] سے گرانڈ ماسٹر بنے ہو پریشان نظر آتے ہو۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں"...... گاربو نے جام لیتے ہوئے قدرے فکر مندانہ لہجے میں کہا۔

"پریشان۔ یہ تم نے کیسے کہہ دیا"...... روجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم چاہے لاکھ چھپاؤ۔ میری نظریں تمہارے ذہن کے اندر تک دیکھ لیتی ہیں میں نے تمہیں کلب میں داخل ہوتے دیکھا تھا تم اس طرح چل رہے تھے جیسے نیند میں چل رہے ہو۔ پھر سپیشل ہال میں جب آرلین تم سے مخاطب ہوئی تو تم اس طرح چونکے تھے جیسے نیند سے اچانک جاگے ہو کیا چکر ہے یہ"...... گاربو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ایک تو تم نے یہ سسٹم غلط قائم کر رکھا ہے کہ یہیں دفتر میں بیٹھے بیٹھے پورے کلب میں آنے والے اور موجود ہر آدمی کو چیک کر لیتی ہو۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم عام ہال کو بھی چیک کرتی رہتی ہو"۔ روجر نے کہا۔ وہ شاید موضوع ٹالنے کے لئے ایسا کہہ رہا تھا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہی تھی اس لئے میں نے انٹرنس گیٹ اور عام ہال کو آن کیا ہوا تھا۔ لیکن تم میری بات ٹالو نہیں۔ سچ سچ بتا دو

ورنہ تم جانتے ہو کہ میں اگر ناراض ہو گئی تو پھر منا نہ سکو گے"...... گاربو نے کہا اور روجر ہنس پڑا۔

"ارے ارے فار گاڈ سیک ناراض نہ ہو جانا ورنہ میں یہیں کھڑکی سے گر کر خودکشی کر لوں گا"...... روجر نے چونک کر کہا۔

"تو پھر سچ سچ بتا دو کہ کیا پریشانی ہے۔ آرلین کو تو تم نے کاروبار کی بات کر کے ٹال دیا ہے۔ میرے سامنے یہ بات نہ کرنا۔ کیونکہ آرلین تو نہیں جانتی جب کہ میں جانتی ہوں کہ کاروبار کی وجہ سے تم کبھی پریشان نہیں ہو سکتے۔ تمہاری پریشانی کا تعلق یقیناً گرانڈ ماسٹر تنظیم سے ہی ہو گا"۔ گاربو نے کہا۔

"ایک تو تم خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ ذہین بھی ہو اور جس خاتون میں یہ دونوں خصوصیات اکٹھی ہو جائیں اسے کسی صورت بھی ٹالا نہیں جا سکتا اور ویسے بھی تم جانتی ہو کہ پوری دنیا میں ایک تم ہی میری حقیقی رازدار ہو۔ اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں"۔ روجر نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے بارے میں تفصیلات بتانے کے ساتھ ساتھ لارین کے مشن اس کی ناکامی اور پھر پولی واک کی مخبری سے لے کر اب جیکسن کی طرف سے پولی واک کے خاتمے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"علی عمران۔ یہی نام بتایا ہے ناں تم نے"۔ گاربو نے پوچھا۔

"ہاں یہی نام ہے اس عفریت کا۔ پوری دنیا کی مجرم تنظیمیں سیکرٹ سروسز۔ خفیہ ایجنسیاں اسی نام سے گھبراتی ہیں"۔ روجر نے سر

ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ وہ مسخرہ سا آدمی ہے۔ احمق سا"۔ گاربو نے کہا۔

"ہاں وہ بظاہر ایسا ہی ہے لیکن در حقیقت وہ کیا ہے۔ یہ کوئی نہیں جانتا۔ اسی لئے اسے عظیم ایجنٹ، شیطان عفریت۔ موت کا فرشتہ اور نجانے کیا کیا کہا جاتا ہے"...... روجر نے کہا۔

"جیکسن نے تمہیں صحیح مشورہ دیا ہے۔ جب پولی واک ختم ہو جائے گا تو سارا مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا۔ اب وہ نجومی تو نہیں ہے کہ حساب کتاب لگا کر یہاں پہنچ جائے گا۔ اور پھر اگر وہ یہاں آ بھی جائے تو ہماری تنظیم اس قدر باوسائل، اس قدر فعال اور بہتر ہے کہ ایک آدمی کا قتل کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اور اگر تم سے یہ کام نہیں ہو سکتا تو پھر تمہاری خاطر یہ کام میں کر دیتی ہوں"...... گاربو نے کہا۔

"تم۔ تم کیا کرو گی"...... روجر نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس سے دوستی کر کے اسے اپنے پیچھے پاگل بنا کر جس وقت چاہوں اس کی گردن کٹوا دوں"۔ گاربو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ بات تو درست ہے۔ تم انتہائی خطرناک ترین حسن کی مالکہ ہو۔ گو عمران کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ عورتوں کے حسن سے متاثر نہیں ہوتا لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر تم اسے ذرا سی لفٹ کرا دو تو وہ تمہارے پیچھے یقیناً پاگل ہو سکتا ہے"...... روجر نے کہا اور گاربو کا چہرہ گلنار ہو گیا۔

"شکریہ روجر۔ بس پھر تم مطمئن ہو جاؤ۔ اول تو وہ یہاں آئے گا نہیں۔ اگر آ جائے تو مجھے اطلاع کر دینا اور خود سامنے نہ آنا پھر دیکھنا کہ اس کا کیا حشر ہوتا ہے"...... گاربو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ تم نے واقعی میری ساری پریشانی دور کر دی ہے۔ عمران کے متعلق مشہور ہے کہ جو تنظیم بھی اس سے مقابلہ کے لئے سامنے آتی ہے۔ وہ آخر کار ختم ہو جاتی ہے اسی لئے میں پریشان تھا کہ اگر وہ یہاں پہنچا اور میں نے اپنے آدمی اس کے خاتمے کے لئے تعینات کر دیئے تو پھر وہ بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جائے گا۔ لیکن اب مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اب تم اسے کور کر لو گی اور نہ میرے آدمی سامنے آئیں گے اور نہ وہ ہم تک کسی طرح بھی پہنچ سکے گا"...... روجر نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور گاربو بھی اس کے اطمینان پر مسکرا دی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گاربو نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... گاربو نے مترنم آواز میں کہا۔

"میڈم۔ جناب روجر کے دوست جناب جیکسن ان سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے کراؤ بات"...... گاربو نے کہا اور رسیور روجر کی طرف بڑھا دیا۔

"جیکسن کا فون ہے"۔ گاربو نے کہا اور روجر نے سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

"ہیلو روجر بول رہا ہوں جیکسن"...... روجر نے کہا۔

"روجر سوری فار ڈسٹربینس۔ دراصل پولی واک کے متعلق اطلاع دینی تھی تمہیں"...... دوسری طرف سے جیکسن نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے معذرت کی کوئی بات نہیں۔ میں بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچا ہوں۔ ہاں بتاؤ کیا اطلاع ہے"...... روجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کام مکمل ہو گیا ہے۔ پولی واک کو فنش کر دیا گیا ہے۔ اسے ایک چوک پر کار کے اندر گولی ماردی گئی ہے اور اس کی کار ایک ٹرالر سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی ہے۔ اس طرح سائلنسر لگے ریوالور کی گولی کا پتہ بھی کسی کو نہیں چل سکا۔ سب نے اسے ایکسیڈنٹ ہی سمجھا ہے۔ اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے پولی واک کا پورا جسم ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا اور پھر کار کو آگ لگ گئی اور پولی واک کے جسم کے تمام ٹکڑے جل کر راکھ ہو گئے ہیں"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے۔ قسمت ہم پر پوری طرح مہربان ہے۔ اب عمران کو کسی صورت بھی ہمارا علم نہ ہو سکے گا اور ویسے اگر ہو بھی جاتا تو قدرت نے اس کا بھی بہترین حل تجویز کر دیا تھا"...... روجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیسا حل"...... جیکسن کے لہجے میں حیرت تھی اور روجر نے اسے گاربو کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ ویری گڈ واقعی عمران مادام گاربو کے لافانی حسن سے کبھی نہ بچ سکے گا۔ یہ تو واقعی...... بہترین حل ہے اور جب مادام اشارہ کریں گی۔ اسے آسانی سے ختم کر دیا جائے گا۔ اس طرح تنظیم بھی سامنے نہ آئے گی"۔ جیکسن نے بھی اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے فی الحال تو اس کے یہاں آنے کا امکان ختم ہو گیا ہے۔ ویسے تم ایئرپورٹ والی تجویز پر ضرور عمل کر دینا۔ تاکہ اگر کسی بھی طرح اسے یہاں کا سراغ مل بھی جائے تو ہمیں اس کی آمد کا بروقت پتہ چل سکے"...... روجر نے کہا۔

"میں اس کا بندوبست کر لوں گا۔ یہ میرے ذمے رہا، تم فکر مت کرو"۔ جیکسن نے جواب دیا اور روجر نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران رانا ہاؤس میں بیٹھا ٹائیگر اور جوانا کی واپسی کا انتظار کرتا رہا لیکن جب انہیں گئے ہوئے ایک گھنٹہ گزر گیا اور ان کی واپسی نہ ہوئی تو عمران کے ذہن میں خدشات رینگنے لگے۔

"جوزف"...... عمران جوزف کو بلانے کے لئے آواز دی۔

"یس [illegible]" چند لمحوں بعد جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ ٹرانسمیٹر لے کر کمرے میں داخل ہو ہی رہا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیا بات ہے۔ بہت دیر لگادی تم نے۔ اب میں تمہیں کال کرنے

کا سوچ ہی رہا تھا کہ تم آگئے۔ بیٹھو"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس پولی واک تو ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ ہم اس کے کلب میں اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ کیونکہ وہ کسی اور کلب گیا ہوا تھا اور اس کی واپسی کی اطلاع مل چکی تھی کہ اچانک اطلاع آئی کہ البرٹ چوک کے قریب اس کی کار کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اس کی کار ایک ٹرالر سے ٹکرا گئی ہے۔ میں اور جوانا وہاں پہنچے تو واقعی وہاں انتہائی خوفناک ایکسیڈنٹ ہو چکا تھا۔ پولی واک کی کار کو آگ لگ گئی تھی اور پولی واک جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ ویسے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اس کے جسم کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ پولیس وہاں ایکسیڈنٹ کی تفتیش کرنے میں مصروف تھی"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے ہونٹ سکڑ گئے۔

"کیا بات ہے جس کے پیچھے ہم جاتے ہیں وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ پتہ نہیں یہ ٹونی اور ڈیوک کیسے بچ گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ویسے اس امکان پر میں نے بھی تھوڑی سی انکوائری کی ہے۔ اور اس تھوڑی سی انکوائری سے ہی پتہ چل گیا ہے کہ واقعی اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ ایکسیڈنٹ تو سب کے سامنے ہوا ہے۔ لیکن ایک آدمی سے مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ پہلے چلتی کار میں پولی واک کو گولی ماری گئی اور اس طرح اچانک گولی لگنے سے اس کی کار تیزی سے گھومی اور پوری قوت سے سامنے آنے والے ٹرالر سے جا ٹکرائی۔ یہ اطلاع میرے ایک

خاص آدمی نے دی ہے۔اتفاق سے وہ اس وقت ایک دکان کے سامنے موجود تھا۔اس نے خود سائلنسر لگے ریوالور سے گولی چلنے کی مخصوص آواز سنی ہے۔لیکن وہ ہجوم میں قاتل کو نہیں پہچان سکا۔پھر پولیس میں ایک انسپکٹر میرا واقف تھا اس کے ذریعہ یہ پتہ چل گیا ہے کہ پولی واک کے جلے ہوئے جسم سے ایک گولی بھی برآمد ہوئی ہے جو اس کی گردن میں پیوست تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے۔اب نئے سرے سے اس قاتل کو تلاش کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"ویسے میں اس کے خاص آدمی جیکب کو اٹھا لایا ہوں۔میں نے سوچا کہ ڈیوک نے جیکب کا ہی نام لیا تھا۔ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی کام کی بات معلوم ہو سکے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کہاں ہے جیکب"...... عمران نے پوچھا۔

"جوانا اسے اٹھا کر اندر لے گیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ تم نے واقعی ذہانت سے کام لیا ہے۔او۔کے میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں تم جا کر اس قاتل کو تلاش کرنے کی کوشش کرو۔اس قدر سچا نشانہ کسی عام آدمی کا نہیں ہو سکتا"۔عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر عمران کے پیچھے چلتا ہوا وہ کمرے سے باہر آ گیا۔عمران تو ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے

معلوم تھا کہ جوانا اس جیکب کو وہیں لے گیا ہو گا۔ڈارک روم میں واقعی جوانا موجود تھا۔اور ایک قوی الجثہ آدمی راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"یہ جیکب ہے ماسٹر۔اس پولی واک کا خاص آدمی۔پولی واک کے متعلق تو ٹائیگر نے آپ کو بتا ہی دیا ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں اسے ہوش میں لے آؤ۔آدمی تو خاصا جاندار لگ رہا ہے"۔عمران نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔اور جوانا سر ہلاتا ہوا تیزی سے جیکب کی طرف بڑھ گیا۔اس نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھ سے بند کر دیا۔تھوڑی دیر بعد جیکب کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔عمران خاموش بیٹھا جیکب کو ہوش میں آتے ہوئے دیکھتا رہا۔ہوش میں آتے ہی جیکب نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز کی وجہ سے جب وہ نہ اٹھ سکا تو اس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بلیک روم کو دیکھا اور پھر اس کی نظریں عمران اور جوانا پر جم گئیں۔اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کون ہو تم اور یہ میں کہاں ہوں"...... جیکب کے منہ سے حیرت بھری آواز نکلی۔

"تمہارا نام جیکب ہے اور تم پولی واک کے خاص آدمی ہو۔اور تم نے کارسن ہوٹل کے مینجر ڈیوک کو راحت عزیز کے قتل کا کام سونپا تھا"۔عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ڈیوک ۔ راحت عزیز ۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو ۔ میں تو ان میں سے کسی کو نہیں جانتا"...... جیکب نے کہا۔

"خیر یہ لمبی کہانی ہے ۔ اسے چھیڑنے کا اب کوئی فائدہ نہیں ۔ اور پولی واک بھی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اصولی طور پر اب تمہیں پولی واک سے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ تم پولی واک کے رازدار ہو ۔ اس لئے میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے ۔ تم مجھے بتاؤ گے کہ پولی واک نے کس تنظیم کے اشارے پر پی ۔ ون یا ہیری کی سرپرستی کی تھی ...... وہی پی ۔ ون جس نے باقاعدہ آرتھر ہاؤس میں انتہائی قیمتی مشینری نصب کر کے پورے ملک میں تخریب کاری کی تھی "۔ عمران نے کہا۔

"میں ۔ میں تو کچھ نہیں جانتا ۔ ہمارا تو دھندہ صرف مخبری ہے ۔ تخریب کاری اور قتل تو ہمارا کام ہی نہیں ہے "...... جیکب نے ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"جوانا"...... عمران نے مڑ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"مسٹر جیکب کی ایک آنکھ خنجر سے نکال دو "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر وہ بڑے مطمئن سے انداز میں جیکب کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں تم یقین کرو میں بالکل سچ"...... جیکب نے

کہنا شروع کر دیا لیکن اس کا فقرہ پورا نہ ہو سکا اور کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا ۔ جوانا نے ایک ہی وار سے خنجر کی نوک کی مدد سے اس کی آنکھ کا ڈھیلا باہر نکال پھینکا تھا ۔ جیکب چیختا رہا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی ۔

"پہلے کی طرح دوبارہ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ دوبارہ بند کر دیا اور اس بار پہلے کی نسبت جیکب جلد ہوش میں آگیا اور جوانا ایک بار پھر پیچھے ہٹ گیا ۔ خون آلود خنجر بدستور اس کے ہاتھ میں تھا ۔ جیکب کا چہرہ تکلیف کی شدت اور ایک آنکھ میں پیدا ہونے والے خلا اور اس میں سے نکل کر ٹھوڑی تک پہنچنے والے خون کی وجہ سے انتہائی خوفناک نظر آنے لگ گیا تھا ۔ اس کی دوسری آنکھ سرخ ہو گئی تھی جس میں خوف کے تاثرات نمایاں طور پر جھلک رہے تھے ۔

"چیخنے کا کوئی فائدہ نہیں جیکب اور یہ تو ابھی ابتدا ہے اس لئے چیخ چیخ کر خواہ مخواہ اپنی توانائی ضائع مت کرو ۔ اگر تم مزید تکلیف سے بچنا چاہتے ہو تو جو کچھ میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دے دو "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم انتہائی سفاک اور سنگدل قاتل ہو ۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ۔ پلیز مجھے معاف کر دو اس تخریب کاری میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے ۔ یہ پولی واک کا کام تھا"...... جیکب نے اس بار دہشت سے پر لہجے میں کہا ۔ حالانکہ عمران جانتا تھا کہ اس نے نجانے اب تک کتنے

افراد کو قتل کرایا ہو گا اور دوسروں پر کس قدر سفاکی سے ظلم و ستم توڑے ہوں گے لیکن اب اپنی جان پر وہ ایک معمولی سی تکلیف بھی برداشت نہ کر پا رہا تھا۔

"وقت ضائع مت کرو ورنہ اتنا میں بھی جانتا ہوں کہ اندھا آدمی بھی آسانی سے بول لیتا ہے"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں فار گاڈ سیک ایسا مت کرو۔ مجھے اندھا مت کرو میں بتاتا ہوں۔ پولی واک نے ہیری اور اس کے سارے گروپ کے لئے یہاں رہائش گاہیں۔ اسلحہ۔ کاریں اور سارے انتظامات کئے تھے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ہیری کا تعلق گرانڈ ماسٹر نامی ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے جو اسلحے کی سمگلنگ کرتی ہے اور اسلحے کی دھندے میں اس کا بڑا نام ہے۔ پولی واک بھی اسلحے کا دھندہ کرتا ہے اور ہمسایہ ملک کو اسلحہ سپلائی کرتا تھا اس لئے وہ یہاں مستقل سیٹل ہو گیا تھا بس مجھے اتنا معلوم ہے"........ جیکب نے کہا۔

"گرانڈ ماسٹر یا ہاٹ فیلڈ"........ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"اس نے گرانڈ ماسٹر ہی بتایا تھا۔ لیکن میں نے ایک بار اس کی فون پر ہونے والی بات چیت سنی تھی۔ اس گفتگو کے دوران ہاٹ فیلڈ کا نام بھی آیا تھا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"........ جیکب نے کہا۔

"اسے قتل کیوں کروایا گیا ہے۔ کس نے قتل کرایا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"قتل۔ مگر وہ تو ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوا ہے"........ جیکب نے

چونک کر پوچھا۔

"اسے قتل کیا گیا ہے۔ اسے اس وقت سائلنسر لگے ریوالور سے گولی ماری گئی ہے جب وہ کار چلا رہا تھا۔ گولی اس کی گردن میں لگی اور اس اچانک حملے کی وجہ سے کار اس کے کنٹرول سے باہر ہو گئی اور ٹرالر سے ٹکرا گئی اس طرح ایکسیڈنٹ ہو گیا اور کار میں آگ لگ جانے کی وجہ سے وہ جل کر راکھ ہو گیا لیکن پولیس کو اس کی گردن میں پیوست گولی مل چکی ہے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ پھر یقیناً اسے علی عمران کے آدمیوں نے قتل کیا ہو گا"۔ جیکب نے کہا تو عمران اس طرح اچانک اپنا نام اس کے منہ سے سن کر بے اختیار اچھل پڑا........ عمران کے ساتھ کھڑا ہوا جوانا بھی چونک پڑا تھا۔

"علی عمران وہ کون ہے"........ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں تو اسے نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے پہلے کبھی اس کا نام سنا ہے۔ لیکن مجھے پولی واک نے بتایا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اس کی وجہ سے ہی۔ دن کا سارا مشن بھی ختم ہو گیا ہے اور اس نے اپنے خاص آدمیوں کو اس کی مخبری پر تعینات کیا تھا۔ وہ اس کی رپورٹ گرانڈ ماسٹر کو دیتا رہتا تھا۔ اس لئے میرا اندازہ ہے کہ اگر پولی واک قتل ہوا ہے تو اسے اس خطرناک سیکرٹ ایجنٹ نے ہی قتل کرایا ہو گا"........

جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پولی واک کے کون کون سے آدمی اس عمران کی مخبری کر رہے ہیں"........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پولی واک کے سپیشل گروپ کے آدمی ہیں۔ وہ براہ راست پولی واک سے متعلق ہیں۔ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اور پولی واک خاص خاص موقعوں پر انہیں سامنے لے آتا ہے"........ جیکب نے جواب دیا۔ ایک آنکھ نکلوا کر وہ اب تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔

"اب پولی واک کے قتل کے بعد وہ کسے رپورٹ دیں گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کیا کہہ سکتا ہوں۔ پولی واک کے ساتھ ہی سارا گروپ تھا۔ اس کے ختم ہو جانے پر نجانے کیا ہو۔ ویسے میرا خیال ہے۔ گروپ ختم ہو جائے گا اور لوگ دوسرے گروپوں میں شفٹ ہو جائیں گے"........ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر کوئی نہ کوئی تو اس کی جگہ لے گا۔ سارا سیٹ اپ کیسے ختم ہو سکتا ہے"........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ اس کی بیوی روزی اس کی جگہ لے لے۔ کیونکہ پولی واک کی تمام جائیداد اور بنک بیلنس روزی کے نام سے ہے اور سب کہتے بھی یہی ہیں کہ پولی واک تو صرف سامنے رہتا ہے۔ سارا دھندہ دراصل روزی کرتی ہے"........ جیکب نے کہا۔

"یہ روزی کہاں رہتی ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"ویسٹرن کاریج میں پولی واک کی شاندار رہائش گاہ ہے۔ ایٹی اے وہ وہیں رہتی ہے"........ جیکب نے جواب دیا۔

"پولی واک کا دفتر کہاں ہے۔ میرا مطلب ہے اس کا کاروباری دفتر" عمران نے پوچھا۔

"اس نے اصل دفتر تو اپنی رہائش گاہ پر بنایا ہوا ہے۔ ویسے اس کا دفتر واک کلب میں ہے۔ لیکن وہ عام سا دفتر ہے"۔ جیکب نے جواب دیا اور عمران کرسی سے اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔

"جوزف اس جیکب کا خاتمہ کر کے اس کی لاش برقی بھٹی کے حوالے کر دو۔ اب اسے زندہ واپس نہیں جانا چاہئے اور جوانا تم میرے ساتھ آؤ۔ اسلحہ لے لو۔ ہم نے اب پولی واک کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا ہے"........ عمران نے جوزف اور جوانا سے بیک وقت مخاطب ہو کر کہا۔ جوزف تو سر ہلاتا ہوا ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا جب کہ جوانا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ہر قسم کا اسلحہ سٹور تھا۔ عمران پورچ کی طرف بڑھا اور وہاں کھڑی جوانا کی آٹھ سلنڈر کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آیا اور آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں بیگ تھا جو اس نے عقبی سیٹ پر اچھال دیا۔

"ویسٹرن کاریج چلو کوٹھی نمبر ایٹی اے"........ عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار بیک کی اور اسے پھاٹک کی

طرف لے گیا۔ تقریباً دس منٹ کی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد وہ
ویسٹرن کارنیج کے علاقے میں پہنچ گئے۔ یہاں شاندار کوٹھیاں تھیں اور
تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر ایٹ اے کے سامنے پہنچ گئے۔ جوانا نے
کوٹھی کے سامنے جا کر کار روک دی۔

"کون کون سا اسلحہ لے آئے ہو ریڈ کے لئے"...... عمران
نے پوچھا۔

"ہر قسم کا اسلحہ لے آیا ہوں جو آپ حکم دیں"...... جوانا نے کہا۔

"زیادہ گڑبڑ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے دراصل اس پولی واک
کے دفتر کی تلاشی لینی ہے۔ اس لئے کوٹھی کا پھاٹک کھلواؤ اور اندر جا کر
بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دو۔ جب گیس کا اثر ختم ہو جائے
تو پھاٹک کھول دینا"...... عمران نے کہا اور جوانا نے عقبی سیٹ سے
تھیلا اٹھایا اور اس کے اندر سے ایک چھوٹی نال والا پسٹل نکال کر اس
نے جیب میں ڈالا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ اس نے کال
بیل کا بٹن دبایا اور چھوٹے پھاٹک کے پاس کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد
پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔ اپنے لباس اور چہرے
مہرے سے وہ ملازم لگ رہا تھا۔ وہ ابھی حیرت سے کار اور جوانا کی
طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن پکڑی اور
اسے اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس ملازم کو چیخنے کا موقع ہی
نہ مل سکا تھا۔ عمران اطمینان سے کار میں بیٹھا ہوا تھا اور پھر تقریباً دس
منٹ بعد بڑا پھاٹک کھلا اور جوانا باہر آگیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ

سنبھالی اور کار چلا کر اسے پھاٹک کے اندر لے گیا کچھ اندر لے جا کر
اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ واپس کھلے ہوئے پھاٹک کی طرف
بڑھ گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ ادھیڑ عمر ملازم چھوٹے پھاٹک سے ایک
طرف فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ کوٹھی کا وسیع و
عریض پورچ خالی نظر آرہا تھا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ گیس فائر کی وجہ
سے بے ہوش پڑا ہو گا۔ چند لمحوں بعد جوانا واپس آیا اور اس نے
کار پورچ کی طرف بڑھا دی پورچ میں کار رکتے ہی عمران نیچے اتر آیا
دوسری طرف سے جوانا بھی نیچے اتر گیا تھا۔

"تم یہیں رکو تاکہ اچانک کوئی آجائے تو اسے سنبھال سکو میں
اپنا کام کر لوں"...... عمران نے کہا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا برآمدے
کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ کوٹھی خاصی وسیع و عریض تھی۔
مختلف جگہوں پر اسے تین عورتیں اور ایک مرد بے ہوش پڑے ہوئے
نظر آئے۔ یہ چاروں بھی اپنے لباسوں سے ملازم ہی نظر آتے تھے۔ ایسی
کوئی عورت ان میں شامل نہ تھی جسے وہ پولی واک کی بیوی روزی سمجھ
سکتا۔ پوری کوٹھی کی تلاشی کے بعد آخر کار وہ ایک دفتر کے انداز میں
سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا اور اس نے اس دفتر کی تلاشی لینی شروع کر
دی۔ دفتر کی الماریوں اور درازوں میں سے اسے اپنے مطلب کی کوئی
چیز نہ مل سکی۔ البتہ وہاں بیرون ملک اسلحے کی سمگلنگ کے سلسلے میں
کاغذات موجود تھے۔ لیکن عمران کو دراصل کسی ایسی چیز کی تلاش تھی
جس سے وہ اس گرانڈ ماسٹر یا ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ تفصیل جان

سکے اور پھر تلاشی کے دوران اس نے ایک دیوار میں چھپا ہوا ایک سیف ٹریس کر لیا۔ سیف کھولنے میں اسے زیادہ تگ و دو نہ کرنی پڑی کیونکہ وہ عام سا سیف تھا اور پھر سیف کے اندر رکھی ہوئی فائلوں میں سے ایک فائل کو چیک کرتے ہوئے وہ چونک پڑا۔ یہ فائل گرانڈ ماسٹر نامی تنظیم کے متعلق تھی۔ لیکن اس فائل میں صرف ایک کاغذ موجود تھا جس میں گرانڈ ماسٹر کے الفاظ کے سامنے لارین لکھا ہوا تھا اور پھر اسے کاٹ کر اس کے آگے روجر لکھا ہوا تھا اس کے نیچے ایک خاتون کا نام مادام گاربو اور اس سے آگے آرسٹار کلب ٹاگ لکھا ہوا تھا۔ اس سے نیچے جیکسن اور اس کے آگے ایک فون نمبر درج تھا اور اس کے نیچے بڑی بڑی رقمیں اور ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ کے ایک بنک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر درج تھا۔ فائل کے عقب میں چند اوراق کے پھٹے ہوئے حصے بھی موجود تھے۔ عمران نے فائل کو موڑ کر کوٹ کی جیب میں ڈالا اور سیف بند کر کے اس نے اسے دوبارہ دیوار میں چھپایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا برآمدے میں موجود تھا۔

"آؤ جوانا کام ہو گیا ہے"...... عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے سیڑھیاں اتر کر کار کی طرف بڑھ آیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس کوٹھی سے نکل کر دوبارہ رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر عمران نے فائل جیب سے نکالی اور اس میں موجود کاغذ کو ایک بار پھر غور سے پڑھنے لگا۔ پھر اس نے فائل کو میز پر رکھا اور ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ کا رابطہ نمبر چاہیئے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر نوٹ کریں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور پھر اس نے ناڈا کا رابطہ نمبر اور پھر ٹاگ کا رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا کر اس نے پہلے ناڈا کا رابطہ نمبر اور پھر ٹاگ کا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد فائل پر موجود جیکسن کے سامنے لکھے ہوئے فون نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیکسن سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے پولی واک کا اسسٹنٹ جیکب بول رہا ہوں"...... عمران نے جیکب کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس جیکسن بول رہا ہوں کون بول رہا ہے"...... بولنے والے کے لہجے میں قدرے حیرت کے ساتھ ساتھ کرختگی کا تاثر موجود تھا۔

"جناب میں پولی واک کا اسسٹنٹ جیکب بول رہا ہوں۔ باس

پولی واک ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں اور اب ان کی جگہ میں واک گروپ کا انچارج ہوں اور اب جو کام باس نے کرنا تھا وہ میں سرانجام دوں گا۔ میں نے اسی لئے فون کیا ہے تاکہ آپ کو اگر باس کی موت کی اطلاع ملے تو آپ پریشان نہ ہوں "...... عمران نے کہا۔

"آپ نے کس نمبر پر فون کیا ہے "...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا اور عمران نے وہی نمبر دوہرا دیا جو فائل میں موجود تھا۔

"نمبر تو درست ہے۔ لیکن میرا تو کوئی تعلق کسی پولی واک یا اس کے گروپ سے نہیں ہے اور نہ ہی پاکیشیا سے کوئی تعلق ہے۔ میں تو مقامی کار ڈیلر ہوں۔ آپ نے یہ نمبر کہاں سے حاصل کیا ہے "۔ دوسری طرف سے جیکسن کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"آپ شاید میری بات سے مطمئن نہیں ہیں ورنہ باس نے میرے سامنے کئی بار اس نمبر پر آپ سے بات کی ہے "...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر جیکب آپ کو کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا کسی گروپ وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سوری "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے یہ لوگ خاصے محتاط ہیں "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے دوبارہ ناڈا اور پھر ٹاگ کے رابطہ نمبر ڈائل کئے اور اس بار اس نے جنرل انکوائری کے

نمبر ڈائل کر دیئے۔ کیونکہ یورپ۔ ایکریمیا۔ جنوبی اور شمالی ایکریمیا سب میں انکوائری نمبر ایک ہی ہوتے تھے اس لئے اسے انکوائری نمبر دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"آر سٹار کلب کا نمبر دیجئے "...... عمران نے ناڈین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"آر سٹار کلب "...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام گاربو سے بات کرائیے۔ میں چیف اسٹیٹ آفس سے روگر بول رہا ہوں "...... عمران نے ناڈین لہجے میں کہا۔

"آپ نے جو کچھ کہنا ہے مینجر سے کہہ دیں۔ مادام کسی سرکاری آدمی سے بات نہیں کیا کرتیں "...... دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"برائٹ سٹار "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سٹاکل سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں "...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند

لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو سٹاکل بول رہا ہوں"...... بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"سپیشل نمبر الیون تھری ون تھری۔ پرنس آف ڈھمپ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا اور چند لمحوں بعد پھر وہی آواز سنائی دی۔

"ہیلو پرنس آف ڈھمپ فرمایئے۔ آپ نے بڑے طویل عرصے بعد رابطہ کیا ہے۔ تقریباً چار سال بعد"...... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ نرم تھا۔

"ضرورت ہی نہیں پڑی لیکن میں لائف ممبر ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ناگ میں ایک تنظیم ہے گرانڈ ماسٹر۔ اس کے بارے میں معلومات چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے۔ میں کمپیوٹر سیکشن سے اس کا کارڈ منگوا لوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"گرانڈ ماسٹر۔ انتہائی جدید ترین اسلحے کی سمگلنگ کا وسیع پیمانے پر

کاروبار کرتی ہے۔ بہت باوسائل۔ منظم اور طاقتور تنظیم ہے۔ لیکن اس کا ہیڈ کوارٹر خفیہ ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس کے سربراہ کا نام لارین ہے"...... سٹاکل نے جواب دیا۔

"لارین کے بارے میں معلومات ہوں گی آپ کے پاس"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں کارڈ منگوانا ہوگا ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر لارین کے بارے میں تفصیلات حاضر ہیں"...... چند لمحوں بعد سٹاکل کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"موٹی موٹی باتیں بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"لارین انتہائی مضبوط جسم اور تیز دماغ کا مالک ہے۔ طویل عرصے سے گرانڈ ماسٹر ہے۔ پلاننگ کرنے کا ماہر ہے۔ یہودی ہے اور دولت کی وجہ سے اسلحے کے علاوہ بھی بھاری معاوضے کے عوض کام پکڑ لیتا ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی مشن کی اس قدر پیچیدہ پلاننگ کرتا ہے کہ مشن بھی مکمل ہو جاتا ہے لیکن کسی کو اصل مشن کی ہوا تک نہیں لگتی۔ انتہائی سفاک اور بے رحم طبیعت کا مالک ہے"۔ سٹاکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس کافی ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ ہاٹ فیلڈ کے بارے میں آپ کی ایجنسی کے پاس کیا معلومات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ نام تو کبھی سامنے نہیں آیا۔ بہر حال میں کمپیوٹر سیکشن سے معلوم کرتا ہوں "........ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سٹاکل کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر "........ سٹائل نے کہا۔

"یس "........ عمران نے جواب دیا۔

"سوری سر ہاٹ فیلڈ نامی کسی تنظیم یا ادارے کے متعلق ہماری ایجنسی میں کوئی اندراج نہیں ہے "........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے۔ گڈ بائی "........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گرانڈ ماسٹر۔ تو یہ سارا کھیل گرانڈ ماسٹر کا تھا۔ لیکن وہ تو اسلحے کی سمگلنگ کرتا ہے۔ اور پھر اس کے آدمیوں نے گرانڈ ماسٹر کی بجائے ہاٹ فیلڈ کا نام لیا تھا۔ آخر یہ سب چکر کیا ہے "........ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو "........ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی

"عمران بول رہا ہوں طاہر "........ عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر اس پولی واک سے کچھ پتہ چلا "........ بلیک زیرو نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پولی واک تو قتل ہو گیا ہے۔ اس کے اسسٹنٹ سے کافی معلومات مل گئی ہیں۔ اس ساری تخریب کاری کے پیچھے ناڈا کی ایک

تنظیم گرانڈ ماسٹر کا ہاتھ ثابت ہوا ہے "........ عمران نے کہا۔

"گرانڈ ماسٹر۔ کیا یہ کوئی نئی تنظیم ہے۔ نام تو پہلے کبھی نہیں سنا ویسے وہ لوگ جو مارے گئے ہیں وہ تو سب ایکریمینز تھے۔ اور فائل واپس بھی ایکریمیا سے ہی ملی ہے۔ جب کہ آپ ناڈا کا نام لے رہے ہیں "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو مجھے شک پڑ رہا ہے کہ کوئی پراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق وہ جدید ترین اسلحے کی سمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے اور یہ پولی واک بھی ناڈین ہی تھا وہ بھی دراصل اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث تھا جبکہ تخریبی کارروائی اور ڈیفنس سسٹم فائل اڑانے میں ملوث ایکریمینز تھے۔ لیکن پولی واک نے یہاں ان کے سارے انتظامات کرائے اور خاص بات یہ سامنے آئی ہے کہ گرانڈ ماسٹر کی طرف سے پولی واک میرے خلاف باقاعدہ نگرانی کرا رہا ہے۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ گرانڈ ماسٹر کا ہی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ گرانڈ ماسٹر اور ہاٹ فیلڈ دونوں ایک ہی تنظیم کے نام ہوں "........ عمران نے جواب دیا

"جی ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس گرانڈ ماسٹر یا ہاٹ فیلڈ نے پاکیشیا میں خوفناک تخریب کاری کی ہے۔ ایک وزیر کو قتل کیا ہے۔ انتہائی حساس ڈیفنس سسٹم کو اوپن کر کے پاکیشیا کو نہتا اور مفلوج بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس

کی سزا تو بہر حال اسے ملے گی "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اور آپ پر بھی قاتلانہ حملے کئے ہیں "...... بلیک زیرو کی آواز سنائی دی

" میرا ذاتی طور پر کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ میری اگر کوئی پہچان ہے تو پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے ہے ۔ اگر انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے تو صرف اس لئے کہ میں پاکیشیا کے مفاد اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں ۔ مجھے ہلاک کرنے کی کوشش بھی دراصل پاکیشیا کے خلاف کام کرنا ہے ۔ اگر انہیں میرے ساتھ ذاتی دشمنی ہوتی اور وہ صرف مجھ پر حملے کرتے تو میں اس کی پرواہ نہ کرتا لیکن پاکیشیا کے خلاف اٹھنے والی ہر انگلی توڑنا میرا فرض ہے ۔ اس لئے تم فارن ٹیم کو الرٹ کر دو کیونکہ ہم کسی بھی وقت ٹاگ روانہ ہو سکتے ہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" فارن ٹیم کو ۔ مگر ناڈا یا ٹاگ میں تو ہمارے فارن ایجنٹ ہی نہیں ہیں ۔ آج تک اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی ۔ آپ کس فارن ٹیم کی بات کر رہے ہیں "...... بلیک زیرو کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا۔

" ارے تم کیسے چیف ہو تمہیں اپنی ٹیموں کا بھی علم نہیں ہے ۔ صفدر ۔ کیپٹن شکیل ۔ تنویر اور جولیا یہ تو ملک سے باہر مکمل ہونے والے مشن پر بھیجی جانے والی ٹیم کے مستقل ارکان ہیں ۔ باقی ضرورت کے مطابق جو ممبر چاہئے وہ ۔ ان لینڈ ٹیم میرا مطلب ہے

صدیقی ۔ نعمان ۔ چوہان اور خاور سے لیا جا سکتا ہے ۔ اور ٹائیگر ۔ جوزف اور جوانا یہ تینوں تو بہر حال مہمان کھلاڑیوں کے زمرے میں ہی آتے ہیں ۔ رہ گیا میں تو میں اعزازی کپتان ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل بیان کی تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ نے اچھا نام تجویز کر دیا ہے ۔ بہر حال ٹھیک ہے ۔ فارن ٹیم کو الرٹ کر دیا جائے گا "...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا روجر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس کم ان"...... روجر نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جیکسن کمرے میں داخل ہوا۔

"تم جیکسن اور اس طرح اچانک خیریت"...... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جس کام کو روکنے کے لئے ہم نے پولی واک کا خاتمہ کرایا اس کام کا آغاز ہو گیا ہے"...... جیکسن نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو روجر بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اپنی ٹیم کے ہمراہ ٹاگ کے لئے روانہ ہو چکا ہے اور کل صبح

دس بجے فلائٹ ٹاگ کے بین الاقوامی اڈے پر لینڈ کرے گی"۔ جیکسن نے سپاٹ لہجے میں کہا تو روجر بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ۔ اس کا براہ راست ٹاگ آنے کا مطلب ہے کہ اسے گرانڈ ماسٹر کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ اسے نہ صرف معلومات مل چکی ہیں بلکہ اسے میرا فون نمبر بھی مل چکا ہے۔ اور اس نے میرے ساتھ بات چیت کرنے کی بھی کوشش کی تھی"...... جیکسن نے جواب دیا اور روجر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح جیکسن کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ یہ بات جیکسن کے منہ سے نکلی ہے یا کسی اور طرف سے آئی ہے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو یا"...... روجر نے بھنچے بھنچے آواز میں کہا اور جیکسن بے اختیار مسکرا دیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ میں اس لئے فون پر بات کرنے کی بجائے خود یہاں آیا ہوں تاکہ تفصیل سے اس پر بات ہو سکے"...... جیکسن نے کہا اور روجر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں میں نے بتایا تھا کہ پولی واک کے اسسٹنٹ جیکب نے فون پر مجھ سے بات کی تھی"...... جیکسن نے کہا اور روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس وقت میں واقعی یہی سمجھا تھا کہ یہ پولی واک کا اسسٹنٹ

جیکب ہی ہو گا۔ لیکن چونکہ پولی واک کا خاتمہ ہم نے اس لئے کرایا تھا تاکہ ہمارا اس سے رابطہ ختم ہو سکے اس لئے میں نے جیکب کی کسی بات کو لفٹ نہ کرائی اور ہر بات سے مکر گیا۔ لیکن اب یہ اطلاع ملنے پر کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹاگ آ رہے ہیں مجھے شک پڑ گیا کہ فون کرنے والا کیا واقعی جیکب تھا یا خود عمران تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر پاکیشیا میں خاص آدمیوں کو فون کر کے اس بات کی چیکنگ کرائی تو مجھے رپورٹ دی گئی کہ پولی واک کا جس وقت ایکسیڈنٹ ہوا اس کے فوری بعد جیکب غائب ہو گیا ہے اور اب تک اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ اس سے میں ساری بات سمجھ گیا کہ پولی واک کی مخبری کے بارے میں عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا ہو گا اور انہوں نے پولی واک پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن پولی واک ہلاک ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ جیکب کو اٹھا کر لے گئے اور ہو سکتا ہے کہ جیکب اور پولی واک راز دار ہوں۔ اس طرح اس عمران کو جیکب کے ذریعے گرانڈ ماسٹر اور ہمارے متعلق علم ہو گیا ہو۔ اور جیکب نے اسے میرا فون نمبر دیا ہو اور میرے ساتھ بات کرنے والا جیکب کی بجائے خود علی عمران ہو کیونکہ اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہر لہجے اور آواز کی اس طرح ہو بہو نقل کر لینے کا ماہر ہے کہ جس کی نقل کی جائے وہ خود بھی اس میں تمیز نہیں کر سکتا اور جیکب کی وجہ سے اسے یہ ساری بات معلوم ہو گئی کہ پی۔ ون کے پیچھے اور پولی واک کی پشت پر گرانڈ ماسٹر ہے اور گرانڈ ماسٹر کا ہیڈ

کوارٹر ٹاگ میں ہے اس لئے وہ براہ راست ٹاگ آ رہا ہے "........ جیکسن نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا تجزیہ سو فیصد درست ہے جیکسن۔ اب ساری بات میری سمجھ میں آ چکی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور گرانڈ ماسٹر کے درمیان ٹکراؤ اب ناگزیر ہو چکا ہے "....... روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہم نے اپنی طرف سے تو اسے روکنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن شاید تقدیر کو ایسا منظور نہیں ہے اور اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت بہر حال گرانڈ ماسٹر کے ہاتھوں ہی لکھی جا چکی ہے "....... جیکسن نے جواب دیا تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں براہ راست اس سے ٹکرانا چاہئے۔ جبکہ پہلے فیصلہ ہوا تھا کہ اگر وہ یہاں آتا ہے تو ہم اس سے براہ راست نہ ٹکرائیں بلکہ گاربو کو آگے کر دیا جائے "........ روجر نے کہا۔

" اس وقت ہمیں یہ یقین نہ تھا کہ ہمیں عمران کی آمد کی اس طرح حتمی اطلاع بھی مل سکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ میں نے گرانڈ ماسٹر کی طرف سے براہ راست کوئی اقدام کرنے کی بات نہیں کی۔ یہاں ٹاگ میں بے شمار ایسے پیشہ ور افراد اور گروپ موجود ہیں جو بھاری معاوضے پر پورے ایئرپورٹ کو ہی بموں سے اڑا سکتے ہیں اگر ہم کسی بھی گروپ کی خفیہ طور پر خدمات حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں عمران

اور اس کے ساتھیوں کی نشاندہی کر دی جاتی ہے تو وہ آسانی سے ان پر
فائر کھول سکتے ہیں ۔ اور آخری بات یہ ہے کہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کو یقیناً اس بات کا تصور تک نہ ہو گا کہ ہم ان کی آمد سے
باخبر ہیں ۔ اس لئے وہ مکمل طور پر مطمئن ہوں گے اور یہی اطمینان
انہیں لے ڈوبے گا "...... جیکسن نے جواب دیا۔

" تم نے یہی بتایا ہے کہ ان کی فلائٹ کل دس بجے یہاں پہنچے گی "۔
روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں ابھی آدھا گھنٹہ پہلے پاکیشیا ایئر پورٹ سے مجھے فون کیا گیا
ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جن میں ایک سوئس نژاد عورت اور
چار پاکیشیائی افراد ہیں ٹاگ کے لئے روانہ ہوئے ہیں ۔ میں نے اس
سے فلائٹ نمبر اور دیگر تفصیلات بھی معلوم کر لی ہیں اور پھر میں نے
ٹاگ ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کی ہیں ۔ ان کے کہنے کے مطابق
اس فلائٹ کا ٹاگ پہنچنے کا وقت کل صبح دس بجے کا ہے ۔ مگر تم کیوں
پوچھ رہے ہو "...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اگر ہم فوری طور پر کوئی ایسا بندوبست کر سکیں
کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ٹاگ پہنچنے سے پہلے کہیں راستے
میں ہی ممکن ہو سکے تو یہ زیادہ بہتر رہے گا "...... روجر نے کہا۔

" اوہ مگر اس سے فائدہ وہ یہاں ہلاک ہوں یا راستے میں اس سے کیا
فرق پڑتا ہے "...... جیکسن نے حیران ہو کر کہا اور روجر مسکرا دیا۔

" عمران اور اس کے ساتھی کسی مجرم تنظیم کے رکن نہیں ہیں کہ

ان کے خاتمے کے ساتھ ہی یہ تنظیم بھی ختم ہو جائے گی ۔ ان کا تعلق
پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور پاکیشیا ایک ملک ہے ۔ ٹاگ میں
ان کے خاتمے کے ساتھ ہی مسئلہ ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ پاکیشیا
دوسری تنظیم بھیج دے گا ۔ اگر وہ ٹاگ میں ہلاک ہوتے ہیں تو اس سے
یہ بات بہرحال یقینی ہو جائے گی کہ ٹاگ میں واقعی گرانڈ ماسٹر موجود
ہے اور گرانڈ ماسٹر نے ان کا خاتمہ کیا ہے ۔ یقیناً اس وقت تک وہ شک
میں مبتلا ہوں گے لیکن یہاں ان کے قتل سے یہ شبہ یقین میں بدل
جائے گا ۔ لیکن اگر وہ راستے میں کہیں ہلاک ہوتے ہیں مثلاً اس
طیارے میں ہی بم رکھ دیا جاتا ہے اور پورا طیارہ فضا میں تباہ ہو جاتا
ہے تو اس بات کا کسی کو خیال نہ آئے گا کہ یہ کام گرانڈ ماسٹر نے کیا
ہے یا کسی دوسرے گروپ کی کارستانی ہے "...... روجر نے کہا۔

" تمہاری تجویز واقعی بہترین ہے روجر ۔ لیکن طیارے کی تباہی والی
بات فوری طور پر ممکن نہیں ہے آج کل طیاروں کی حفاظت کے لئے
جو سخت ترین سیکورٹی انتظامات کئے جاتے ہیں اس کی بنا پر یہ ممکن ہی
نہیں کہ فوری طور پر یہ کام ہو سکے ۔ اس کے لئے طویل اور بے داغ
منصوبہ بندی کی ضرورت ہے ۔ ہاں البتہ راستے میں جہاں جہاں
فلائٹ رکے گی وہاں اس کا بندوبست ہو سکتا ہے "...... جیکسن نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر معلوم کرو کہ اس وقت فلائٹ کہاں ہے اور ٹاگ تک
پہنچتے پہنچتے وہ کہاں کہاں رکے گی ۔ اس کے بعد جہاں اس کا بندوبست

ہو سکے وہاں فوری طور پر کر دو اور اس کے ساتھ ہی یہاں بھی کسی گروپ سے بات کر لو کہ اگر راستے میں وہ بچ جائیں تو یہاں ایئرپورٹ پر ان کا خاتمہ ہو جائے"...... روجر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ایک جگہ کام ہو سکتا ہے روجر دو جگہوں پر نہیں۔ اگر راستے میں ان پر حملہ ہوا اور وہ ناکام ہو گیا تو وہ ہوشیار ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ فلائٹ چھوڑ کر کسی اور خفیہ ذریعے سے یہاں آئیں یا فلائٹ پر بھی آئیں تب بھی وہ پوری طرح ہوشیار ہوں گے اس لئے ہمیں بہرحال ابھی یہ بات طے کر لینی ہوگی کہ ان پر حملہ کہاں کیا جائے یہاں ایئرپورٹ پر یا راستے میں"...... جیکسن نے کہا۔

"اگر راستے میں ممکن ہو سکتا ہے تو راستے میں حملہ درست رہے گا"۔ روجر نے کہا۔

"جب کہ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ حملہ یہاں کرانا چاہئے۔ یہاں اگر وہ بچ بھی گئے تو ہم ان کی نگرانی تو کرا سکتے ہیں۔ دوسرا تیسرا چوتھا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن راستے میں حملہ ناکام ہو گیا تو پھر وہ غائب ہو جائیں گے اور ہم مکمل اندھیرے میں آجائیں گے"...... جیکسن نے کہا۔

"لیکن پھر دوسری ٹیم آنے والی بات بھی تو ہے"۔ روجر نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل آدمی یہ عمران ہے۔ اس کا خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے بعد جو ٹیم بھی آئی اس سے نمٹا جا سکتا ہے"...... جیکسن نے کہا تو روجر نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"او۔کے۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ اصل آدمی واقعی یہ عمران ہے۔ اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کا خاتمہ گرانڈ ماسٹر کے ہاتھوں ہی ہو گا۔ اب تمہیں کسی گروپ کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس انتہائی منظم تنظیم ہے۔ دوسرا گروپ وہ کام نہیں کر سکتا جو ہم کر سکتے ہیں۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے سیکشن تھری کو تعینات کر دو۔ اس کے چیف پائیک کو تم پوری طرح بریف کر دو کہ وہ پورے سیکشن کو حرکت میں لے آئے اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر مسلسل حملوں کی اس طرح پلاننگ کی جائے کہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا حملہ ان پر اس طرح کیا جائے کہ انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکے"...... روجر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ پائیک اور اس کا سیکشن ان معاملات میں بے حد ماہر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بہرحال انہیں مار گرانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا"...... جیکسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... روجر نے کہا اور جیکسن اثبات میں سر ہلاتا ہوا مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ کا ایئرپورٹ اپنی وسعت خوبصورتی اور
رونق کے لحاظ سے دنیا کے چند بڑے ایئرپورٹس میں شمار کیا جاتا تھا
وہاں دنیا کے تقریباً ہر ملک سے مسلسل فلائٹس آتی اور جاتی رہتی تھیں
اور ایئر ٹریفک تقریباً چوبیس گھنٹے ہی جاری رہتی تھی ۔ انتظامی طور پر
ایئرپورٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا ۔ بین الاقوامی پروازوں
کے لئے ایئرپورٹ کا ایک علیحدہ حصہ مخصوص تھا جب کہ ان لینڈ اور
قریبی ممالک سے آنے والی فلائٹس کے لئے علیحدہ حصہ مخصوص تھا ۔
انٹرنیشنل سیکشن پر خصوصی تربیت یافتہ عملہ تعینات ہونے کے ساتھ
ساتھ وہاں سیکورٹی کے بھی انتہائی سخت انتظامات کئے گئے تھے ۔
ایئرپورٹ کے اندر ہر قسم کا اسلحہ لے جانے کی قطعی ممانعت تھی اور
وہاں انٹرنس گیٹ پر ایسی جدید مشینری نصب تھی جو نہ صرف بارودی
اسلحہ بلکہ اگر کسی آدمی کے پاس معمولی خنجر یا چاقو بھی ہو تو اس کی

نشاندہی بھی ہو جاتی تھی ۔ اس وقت صبح کے نو بجے تھے اور انٹرنیشنل
سیکشن کے استقبالیہ لاؤنج سے منسلک کیفے کی ایک میز پر جیکسن موجود
تھا ۔ اس کے ساتھ ایک چھریرے بدن کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا ۔ یہ
پائیک تھا ۔ گرانڈ ماسٹر کے سیکشن تھری کا چیف ۔ یہ سیکشن صرف
انتہائی خصوصی کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا ۔ اس سیکشن کا ہر
آدمی پوری طرح تربیت یافتہ اور اپنے کام میں ماہر ہوتا تھا ۔ پائیک
بذات خود فعال کارکردگی کا مالک اور انتہائی ذہین نوجوان تھا ۔ شکل و
صورت ، قد و قامت اور چہرے مہرے سے وہ جرائم کی دنیا کی بجائے
کسی رومانٹک فلم کا ہیرو لگتا تھا ۔

" تمام انتظامات مکمل ہیں پائیک ۔ اچھی طرح چیک کر لو ۔ کہیں
معمولی سی کمی بھی نہیں ہونی چاہئے ۔ تمہارے شکار عام لوگ نہیں
ہیں ۔ دنیا کے مانے ہوئے ایجنٹ ہیں ۔ ایسے ایجنٹ جنہیں انتہائی
خطرناک ترین سمجھا جاتا ہے "...... جیکسن نے سنجیدہ لہجے میں پائیک
سے مخاطب ہو کر کہا اور پائیک بے اختیار مسکرا دیا ۔

" کیا بات ہے باس ۔ آپ شاید ذہنی طور پر انتہائی دباؤ کا شکار ہیں
حالانکہ آج سے پہلے میں نے آپ کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا یہی
فقرہ آپ مجھ سے اور نہیں تو بیس بائیس بار پوچھ چکے ہوں گے اور میں
آپ کو ہر بار تفصیل سمجھا کر مطمئن کر چکا ہوں ۔ یہ لوگ چاہے جس
قدر بھی خطرناک ہوں ۔ موت سے نہیں بچ سکتے "...... پائیک نے
کہا تو جیکسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

"تم درست کہہ رہے ہو پائیک واقعی میں شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہوں کیونکہ ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے" .... جیکسن نے کہا۔

"میں تسلیم کرتا ہوں باس کہ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہوں گے لیکن اس وقت وہ کیا کریں گے جب لاؤنج میں موجود سیکورٹی کے باوردی افراد اپنی سرکاری گنوں سے اچانک ان پر فائر کھول دیں گے۔ وہ اگر چوکنا بھی ہوں گے تو عام لوگوں سے ہوں گے۔ باوردی سیکورٹی افراد کی طرف سے تو کسی کو اس طرح کے حملے کا تصور بھی نہیں ہو سکتا اور ویسے تو شاید دنیا کا ہر فرد جانتا ہو گا اور یہ لوگ بھی یقیناً اس بات سے باخبر ہوں گے کہ انٹرنیشنل سیکشن میں وہ ہر طرح سے محفوظ ہوتے ہیں یہاں کسی قسم کا کوئی اسلحہ لایا ہی نہیں جا سکتا اور اسلحہ صرف سیکورٹی والوں کے پاس ہوتا ہے اور اس وقت میرے آدمی سیکورٹی میں شامل ہیں" .... پائیک نے جواب دیا۔

"اگر فرض کیا کہ وہ لوگ یہاں سے کسی صورت بچ نکلتے ہیں تو پھر تم نے مزید کیا انتظامات کئے ہیں" .... جیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باہر میرے آدمی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے تعاقب کے لئے بھی آدمی تیار ہیں جو راستے میں ان کی ٹیکسی یا بس جس پر بھی وہ سوار ہوں بم ماریں گے۔ تب بھی یہ بچ جاتے ہیں تو یہ جس ہوٹل میں جائیں گے وہاں ان پر حملے کئے جائیں گے اور یہ حملے اس وقت تک

جاری رہیں گے جب تک ان کا آخری آدمی بھی ختم نہیں ہو جاتا"۔ پائیک نے جواب دیا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم بیٹھو میں چیف کو فون کر کے آتا ہوں۔ تاکہ میں اسے تفصیل سے ان سارے انتظامات کے بارے میں بتا سکوں۔ ورنہ وہ بھی میری طرح پریشان ہو گا"۔ جیکسن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے ایک طرف موجود فون بوتھز کی قطار کی طرف بڑھ گیا۔ پائیک نے اس طرح کندھے اچکائے جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر جیکسن کو کیا ہو گیا ہے۔ جیکسن فون کرنے کے بعد واپس آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

"چیف نے تمہارے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کیا ہے پائیک"۔ جیکسن نے پائیک سے مخاطب ہو کر کہا اور پائیک مسکرا دیا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں باس مشن یہیں کامیاب ہو گا۔ اور مکمل طور پر کامیاب ہو گا" .... پائیک نے کہا اور جیکسن نے ویٹر کو شراب لانے کا آرڈر دیا اور پھر وہ دونوں اطمینان سے شراب پینے میں معروف ہو گئے۔ انکوائری پر موجود کمپیوٹر بورڈ پر پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ کے بارے میں یہی بتایا جا رہا تھا کہ فلائٹ اپنے صحیح وقت پر آ رہی ہے اور پھر واقعی ٹھیک دس بجے فلائٹ کی آمد کا اعلان ہونا شروع ہو گیا اور پائیک اور جیکسن دونوں کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ پائیک نے کاؤنٹر پر جا کر ادائیگی کی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے استقبالیہ ہال میں پہنچ گئے جہاں فلائٹ سے آنے والے مسافروں کے لئے آنے والوں کا خاصا

ہجوم تھا جن میں ہر قومیت کے مرد اور عورتیں شامل تھیں ۔ اچانک
جیکسن کی نظریں ایک آدمی پر پڑ گئیں جو بڑے اطمینان سے ایک
کونے میں کھڑا ہجوم کو دیکھ رہا تھا۔

" اوہ یہ برسلز یہاں کیسے آیا ہے "...... جیکسن نے چونک کر ساتھ
کھڑے پائیک سے کہا تو پائیک بھی چونک پڑا۔

" برسلز کہاں ہے "...... پائیک نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے
ہوئے کہا اور پھر اس کی نظریں جیکسن کی نگاہوں کا تعاقب کرتی ہوئیں
اس کونے تک پہنچ گئیں جہاں ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مقامی
آدمی کھڑا تھا ۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں
تھے ۔

" اس کا کوئی آدمی آرہا ہو گا فلائٹ پر "...... پائیک نے کندھے
اچکاتے ہوئے کہا اور جیکسن نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا ۔ استقبالیہ
لاؤنج کا وہ بڑا دروازہ بند تھا جہاں سے فلائٹ کے مسافروں نے اندر
داخل ہونا تھا ۔ اور اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا ۔یہاں یہ
قانون تھا کہ انٹرنیشنل فلائٹ کے تمام مسافروں کو پہلے ایک ہال میں
اکٹھا کیا جاتا ۔ان کے کاغذات چیک ہوتے، سامان کی چیکنگ کے بعد
جب تمام مسافروں کو کلیئر کر دیا جاتا تو پھر یہ گیٹ کھولا جاتا تھا اور پھر
تمام مسافر اس ہال میں پہنچ جاتے اور یہاں سے باہر چلے جاتے تھے ۔
اور دروازے پر جلنے والے سرخ بلب کا مطلب تھا کہ ابھی مسافر
چیکنگ ہال میں نہیں پہنچے ۔ورنہ جیسے ہی مسافر چیکنگ ہال میں پہنچتے

یہ بلب زرد ہو جاتا اور جب تمام مسافر چیک کر لئے جاتے تب یہ سبز
ہو جاتا تھا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بھی کھل جاتا تھا اور پھر تھوڑی
دیر بعد بلب کا رنگ زرد ہو گیا اور ہال میں موجود افراد میں بے چینی کی
لہر سی دوڑ گئی ۔چونکہ یہاں تمام چیکنگ کمپیوٹر مشینری سے ہوتی تھی
اس لئے سب کو معلوم تھا کہ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ کے اندر
دروازہ کھل جائے گا۔اور وہی ہوا۔تقریباً پندرہ منٹ بعد بلب کا رنگ
سبز ہوا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ درمیان سے کھل کر دونوں
اطراف میں غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی مسافر سامان دستی
ٹرالیوں پر رکھے ہال میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور ہال میں جیسے
بھگدڑ سی مچ گئی اب پائیک جیکسن کی طرف دیکھ رہا تھا اور جیکسن کی
نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں ۔اس کے ذہن میں عمران کی وہ
تصویر موجود تھی جو اس نے فائل میں دیکھی تھی اور چند لمحوں بعد ہی
اسے عمران دروازے پر نظر آ گیا اس کے ساتھ ایک سوئس نژاد لڑکی
تھی اور پیچھے چار لمبے تڑنگے اور ٹھوس جسموں والے پاکیشیائی تھے اور
جیکسن نے پائیک کو بتانا شروع کر دیا۔پائیک نے اثبات میں سر ہلا
دیا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا کیپسول نما آلہ نکال کر اس نے
ہتھیلی پر رکھ کر اسے منہ کے قریب لے آیا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے
کسی بدبو کی وجہ سے وہ ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے لیکن وہ عمران اور
اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات اپنے ساتھیوں کو بتا رہا تھا
جو سیکورٹی افراد کے درمیان موجود تھے ۔ تفصیل بتا کر اس نے ہاتھ

جیسے ہی واپس جیب میں ڈالا اچانک ہال مشین گنوں کی ریٹ ریٹ … آیئے باس "۔ پائیک نے کہا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔
سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ہال میں انسانی چیخوں کا جیسے طوفان … ہر طرف ایک شور اور اودھم سا مچا ہوا تھا۔ بچ جانے والے
سا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جیکسن اور پائیک جو ایک مخصوص سائیڈ پر موجود … آندھی اور طوفان کی طرح بیرونی دروازے کی طرف دوڑ رہے
تھے اس وقت اچھل پڑے جب انہوں نے عمران، اس کے ساتھ آنے … اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں بھی باہر پہنچ گئے۔ پائیک نے جیب
والی سوئس نژاد عورت اور پیچھے آنے والے چاروں پاکیشیائیوں … ہی آلہ نکالا اور اس پر اپنے سب ساتھیوں کو مشن کے مکمل
گولیاں کھا کر خون میں لت پت نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ ہال میں … نے کی اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ ان سب کو واپس جانے کا حکم
بھگدڑ مچ گئی تھی۔ پائیک کے ساتھیوں کا نشانہ بے داغ تھا۔ گولیاں … دیا اور پھر وہ دونوں پارکنگ کی طرف بڑھ گئے کیونکہ پولیس کی
صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی لگی تھیں۔ پائیک نے ہاتھ … سائرن بجاتی ہوئی تیزی سے اس ہال کی طرف بڑھی چلی آ رہی
اٹھا کر سر پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ ختم ہو گئی۔ پائیک … اور اس کے ساتھ ہی ادھر ادھر سے لوگ بھی دوڑتے ہوئے آ رہے
اپنے ساتھیوں کو تیزی سے مختلف راہداریوں میں مڑتے اور غائب …

ہوتے ہوئے دیکھا تو اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اس ہال … وکے باس۔ اب مجھے اجازت "....... پارکنگ کے قریب پہنچ کر
سکیورٹی کے آٹھ افراد تھے جن میں سے تین اس کے ساتھی تھے جو عمران … نے مسکراتے ہوئے جیکسن سے کہا اور جیکسن نے اثبات میں
اور اس کے ساتھیوں کو نشانہ بنا کر تیزی سے پہلے سے طے شدہ … یا۔ اس کے چہرے پر بھی کامیابی اور اطمینان کے تاثرات نمایاں
پلاننگ کے تحت مختلف راہداریوں میں غائب ہو گئے تھے۔ ہال میں … کیونکہ مشن اس نے حتمی طور پر اپنی آنکھوں کے سامنے مکمل ہوتے
بھگدڑ اور طوفان کا منظر برپا ہو گیا تھا اور لوگ خوف کی شدت سے … دیکھا تھا اور اب اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی
بھاگتے اور ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر رہے تھے لیکن بہر حال … اب وہ جلد از جلد روبحر کو اس کامیابی کی اطلاع دینا چاہتا تھا۔
گولیاں صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی لگی تھیں باقی لوگ
اس کی زد میں بھی نہ آئے تھے۔ سب کام پلاننگ کے مطابق بالکل
درست طور پر ہو گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں …
کے سامنے موجود تھیں وہ لوگ ختم ہو چکے تھے۔

طیارے کی نرم اور آرام دہ نشستوں میں دھنسے ہوئے عمران
اس کے ساتھی تقریباً لیٹے ہوئے تھے ۔ عمران کے ساتھ والی نشست
جولیا موجود تھی جب کہ عقبی نشستوں پر صفدر، کیپٹن شکیل،
اور ٹائیگر بیٹھے ہوئے تھے۔

"علی عمران صاحب آپ ہیں "...... اچانک ایک سٹیورڈ نے
قریب آکر عمران سے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اگر آپ نے علی عمران صاحب سے قرضہ لینا ہے تو پھر میں
عمران نہیں ہوں ۔ لیکن اگر کچھ دینا ہے تو پھر واقعی علی عمران میر
ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا فون ہے ۔ فون روم میں تشریف لے آئیں "۔ سٹیور
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ گیا۔

"کس کا فون ہو گا "...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

"ہو سکتا ہے کسی کو مجھ پر رحم آگیا ہو اور وہ چھوہارا فنکشن پر تیار
ئی ہو "...... عمران نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر ایک طرف بنے
ئے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے اس کے چہرے پر حیرت کے
ت نمایاں تھے کیونکہ اسے کسی کی طرف سے بھی فلائٹ کے
ن فون کی توقع نہ تھی اور اس فلائٹ کے بارے میں بھی صرف
زیرو کو علم تھا اور کسی کو علم ہی نہ تھا۔

"ہیلو علی عمران بحالت پرواز بول رہا ہوں "...... عمران نے
ر اٹھاتے ہوئے کہا۔

" طاہر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز
ئی دی

"اوہ اچھا خیریت کیسے فون کیا ہے "...... عمران نے سنجیدہ ہوتے
ئے پوچھا۔ کیونکہ بلیک زیرو کا اس طرح فون کرنے کا مطلب تھا کہ
ئی خاص بات وقوع پذیر ہو گئی ہے۔

"آپ کی فلائٹ ٹساڈا ایئر پورٹ پر ایک گھنٹہ رکے گی ۔ وہاں آپ
ہنری میک ملاقات کرے گا۔ تفصیلات آپ کو اس سے معلوم ہو
ئیں گی پھر آپ جو فیصلہ چاہیں کر لیں ۔ خدا حافظ "...... دوسری
ف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے
طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔ ہنری میک کے بارے میں
چھی طرح جانتا تھا کہ وہ ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ

ہے اور ٹساڈا ایکریمیا کا ہی ایئرپورٹ ہے۔ یہاں سے چونکہ انہوں
فلائٹ تبدیل کر کے ایکریمیا کراس کر کے ناڈا میں داخل ہونا تھا
لئے یہاں ایک گھنٹہ تک فلائٹ نے رکنا تھا اور ٹاگ پہنچنے میں
آٹھ گھنٹوں کا سفر باقی تھا۔ لیکن ہنری میک یہاں کیوں آیا ہے او
کیا تفصیلات بتانا چاہتا ہے....... یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی
اسے معلوم تھا کہ فلائٹ کے دوران ہونے والی کال کی گفتگو
پورٹس پر باقاعدہ چیک کی جاتی ہے اس لئے بلیک زیرو نے تفصیل
بتائی تھی۔

"کس کا فون تھا"....... عمران کے واپس نشست پر آکر بیٹھتے
جولیا نے پوچھا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی سوالیہ نشانات مو
تھے۔

"چیف کا فون تھا....... ٹساڈا میں اس نے کسی ہنری میک
ایئرپورٹ پر ملنے کی اطلاع دی ہے اور تفصیلات وہی بتائے گا
عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت
ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔

"کیسی تفصیل"....... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ بارات میں کتنے آدمی ہوں گے۔ ولیمے کا مینو کیسا ہو گا
دلہن کی منہ دکھائی میں کیا دینا پڑے گا۔ ہنی مون کے لئے کیا کیا
انتظامات ہیں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جولیا
کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔

"تم بری طرح الجھے ہوئے لگ رہے ہو۔ کیا کوئی خطرہ ہے"۔
جولیا نے بجائے غصہ کھانے کے اور زیادہ نرم لہجے میں پوچھا کیونکہ
عمران کے ساتھ رہتے ہوئے وہ بھی اب اس کے موڈ کو اچھی طرح
پہچانتی تھی۔

"پلیز جولیا....... تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ لیکن فون کال کا
مطلب ہے کہ بہرحال کوئی خاص بات ہو چکی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ
وہ خاص بات اس وقت طیارے کی کسی نشست میں دھنسی ہماری
بات چیت سن رہی ہو"....... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے
میں جواب دیا اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ عمران نے
سیٹ کی سائیڈ پر پڑا ہوا رسالہ اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنا شروع کر
دیا اور پھر چند منٹ بعد ٹساڈا ایئرپورٹ پر طیارے کے لینڈ کرنے کا
اعلان ہونے لگا اور سب مسافر چونک کر سیدھے ہوئے اور انہوں نے
بیلٹس باندھنی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد طیارہ لینڈ کر گیا اور سب
مسافروں کو خوبصورت اور جدید بس میں ایئرپورٹ کے سپیشل لاؤنج
میں پہنچا دیا گیا جہاں انہیں ایئر کمپنی کی طرف سے ڈنر دینے کے
انتظامات کئے گئے تھے وہ سب بھی ایک کونے میں رکھی ہوئی میز کے
گرد بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی لاؤنج کے
دروازے سے اندر آیا اور غور سے لاؤنج میں موجود افراد کی طرف دیکھنے
لگا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ ہنری میک تھا۔ اس نے ہاتھ
اٹھا کر اسے اشارہ کیا تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھ آیا اور پھر

ایک طرف موجود کرسی اٹھا کر اس نے عمران کے قریب رکھی اور اس
پر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب مجھے جانتے ہیں۔ میرا نام ہنری میک ہے "........
آنے والے نے مسکرا کر عمران کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
اسی لمحے ویٹر نے مینو جولیا کی طرف بڑھا دیا اور جولیا نے اسے آرڈر دینا
شروع کر دیا۔

" عمران صاحب کیا ہم علیحدگی میں بات کریں گے یا...... " ہنری
میک نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا

" یہ سب میرے ساتھی ہیں اس لئے کھل کر بات کرو "۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہنری میک نے اثبات میں سر ہلا دیا
جب ویٹر آرڈر لے کر چلا گیا تو عمران سمیت سب ہنری میک کی طرف
متوجہ ہو گئے۔

" عمران صاحب چیف نے مجھے کال کیا تھا اور چیف نے میرے
ذمے یہ ڈیوٹی لگائی تھی کہ میں ٹاگ میں آپ کے لئے کسی رہائش گاہ کا
انتظام کروں اور ساتھ ہی وہاں باقی ضروریات کا بھی بندوبست کروں
ٹاگ میں میرا ایک آدمی موجود تھا اس لئے اس کام کے لئے میں نے
اسے فون کیا اور جب میں نے اسے آپ کے متعلق تفصیلات بتائیں تو
وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے خصوصی طور پر آپ کے حلیے کی
تفصیل دوبارہ پوچھی اور پھر اس نے ایک خوفناک انکشاف کیا کہ
ٹاگ ایئرپورٹ پر آپ کے خاتمے کی پلاننگ پائیک گروپ نے کر

رکھی ہے اور نہ صرف ایئرپورٹ پر بلکہ یوں سمجھئے کہ پورے شہر میں
اس کے آدمی آپ پر مسلسل حملہ کرنے کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔ میں
یہ بات سن کر بے حد حیران ہوا تو اس نے مجھے بتایا کہ ٹاگ میں
پائیک گروپ پیشہ ور قاتلوں کے گروپس میں سب سے خطرناک
گروپ ہے اور اس آدمی کا تعلق بھی اس گروپ سے ہی ہے لیکن وہ
صرف اس گروپ کے لئے آفس ورک کا کام کرتا ہے اس لئے اسے اس
گروپ کے کاموں کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم رہتی ہیں۔
اس نے بتایا ہے کہ کسی جیکسن نامی آدمی نے پائیک کو یہ مشن سونپا
ہے کہ پاکیشیا سے ایک خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران اپنے
ساتھیوں کے ساتھ کل صبح دس بجے ٹاگ پہنچ رہا ہے اس کا خاتمہ
ایئرپورٹ پر ہی کرنا ہے۔ آپ کا حلیہ اور آپ کے سارے ساتھیوں
کے تفصیلی حلیے اس جیکسن نے پائیک کو بتا دیئے ہیں چنانچہ پائیک
نے جو منصوبہ بندی کی ہے اس کے مطابق جیسے ہی آپ کی فلائٹ
ٹاگ پہنچے گی۔ انٹرنیشنل سیکشن کے استقبالیہ ہال میں اس کے تین
افراد سیکورٹی کے افراد کی جگہ موجود ہوں گے اور ان میں سے دو تو آپ
پر مشین گنوں کا فائر کھولیں گے جب کہ تیسرا آپ کے ساتھیوں پر فائر
کھولے گا۔ اس طرح آپ کو اس ہال میں ختم کر دیا جائے گا اور......"
ہنری میک بات کرتے کرتے یکلخت خاموش ہو گیا کیونکہ دو ویٹرز نے
میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا
تھا عمران کے باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی ہنری میک کی بات سن

کر گہری سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی تھی ان سب کے ہونٹ بھنچے ہوئے
تھے اور پیشانیوں پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔

" اور اگر آپ کسی طرح اس ہال میں ہلاک ہونے سے بچ جائیں تو
پھر باہر ٹیکسی سٹینڈ پر اس کے آدمی آپ پر حملہ کریں گے اگر آپ وہاں
بھی بچ جائیں تو پھر آپ جس ٹیکسی یا بس میں سفر کریں گے پائیک
کے آدمی اس پر بموں سے حملہ کریں گے اور اگر آپ یا آپ کا کوئی
ساتھی پھر بھی بچ جاتا ہے تو آپ جس ہوٹل یا رہائش گاہ پر پہنچیں گے
وہاں آپ پر حملہ کیا جائے گا اور یہ حملے اس وقت تک مسلسل جاری
رہیں گے جب تک آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا یقینی طور پر خاتمہ
نہیں ہو جاتا...... یہ خفیہ رپورٹ ملتے ہی میں نے چیف کو رپورٹ
دی تو چیف نے بتایا کہ آپ ٹاگ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں اور میں
آپ سے یہاں ٹساڈا میں مل کر آپ کو حالات سے آگاہ کر دوں ۔چنانچہ
میں ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچ گیا اور میں نے اپنے
ذرائع سے کام لیتے ہوئے اس سپیشل لاؤنج تک رسائی بھی حاصل کر
لی ہے "...... ہنری میک نے کھانا کھانے کے دوران تفصیلی
رپورٹ دے دی اور عمران کے سارے ساتھیوں کے چہرے شدید
پریشانی سے بگڑ سے گئے۔

" تو اب تمہارا کیا خیال ہے۔اس صورتحال میں ہمیں کیا کرنا
چاہئے "...... عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"آپ فوری طور پر یہ پرواز منسوخ کر دیں اور یا تو یہیں سے دوسری

فلائٹ پر واپس چلے جائیں یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اس
فلائٹ پر مزید سفر کرنے کی بجائے کسی اور ذریعے سے ٹاگ پہنچیں اس
کا بندوبست میں کر سکتا ہوں "...... ہنری میک نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" کیا اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔کیا وہ لوگ ہماری تلاش بند
کر دیں گے "...... عمران نے کہا۔

" نہیں لیکن فوری طور پر تو ان کی پلاننگ ناکام ہو جائے گی "۔
ہنری میک نے کہا۔

" مسٹر ہنری میک ان کی پلاننگ اس طرح ناکام ہو سکتی ہے کہ
وہ اپنے مشن میں اپنے آپ کو مکمل طور پر کامیاب سمجھیں ۔ورنہ وہ
لوگ ٹاگ میں ہمیں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیں گے "۔عمران
نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات "...... ہنری میک نے
چونک کر پوچھا۔باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔

" یہ لوگ وہاں صرف ہمیں نشانہ بنائیں گے اگر ہم وہاں ان کا
نشانہ بن جائیں تو ظاہر ہے یہ مطمئن ہو کر چلے جائیں گے اور وہ یہ سمجھ
لیں گے کہ ہم ختم ہو گئے ہیں لیکن ہم ختم نہیں ہوں گے بلکہ ہم میک
اپ کر کے وہیں موجود ہوں گے اور پھر دوڑ شروع ہو جائے گی ۔ہم ان
کا تعاقب کرتے ہوئے اپنے مشن کی طرف بڑھیں گے ۔یہاں ٹساڈا

سے ٹاگ پہنچنے میں چار ایئر سٹاپس آئیں گے۔ کیا تم کسی بھی سٹاپ پر
ہمارے لئے بلٹ پروف جیکٹس کا بندوبست کر سکتے ہو"........ عمران
نے پوچھا۔

"جی ہاں آسانی سے ہو سکتا ہے۔ لیکن........" ہنری میک نے کہا۔

"تم ایسا کرو میرا اور میرے ساتھیوں کے سائز لے لو۔ اور آخری
سٹاپ سے پہلے ہمیں بلٹ پروف جیکٹس بھی مہیا کر دو اور ساتھ
ریڈروزم سے بھرے ہوئے مخصوص غبارے بھی جو فلموں میں عام
استعمال ہوتے ہیں۔ ٹاگ کے انٹرنیشنل سیکشن کے ہال میں کوئی
ایسا آدمی بھی پہنچا دینا جو کسی معاملے میں مداخلت نہ کرے بلکہ اس
جیکسن یا اس کے ساتھی پائیک کو پہچانتا ہو اور وہ صرف بعد میں ہمیں
یہ بتا سکے کہ یہ لوگ وہاں سے کہاں گئے ہیں باقی کام ہم خود سنبھال
لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب وہ لوگ اندھا دھند فائر کھول لیں گے۔ ایسی
صورت میں ہماری ٹانگوں اور سر کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے"۔ صفدر
نے کہا۔

"ہم عام لوگ نہیں ہیں کہ اس طرح ان کا نشانہ بن جائیں۔ ہم
نے وہاں ڈرامہ کرنا ہے تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائیں کہ ان کا
مشن کامیاب رہا ہے اس طرح ہم وہاں کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ جو لوگ
اس قدر باخبر ہیں کہ انہیں ہمارے پاکیشیا سے روانہ ہوتے ہی
ہمارے بارے میں پوری تفصیلات مل چکی ہیں اور وہ ہمارے حلیے بھی

جان چکے ہیں اور اس قدر دلیر ہیں کہ پورے شہر میں ہم پر پے در پے
حملے کرنے کی پلاننگ کر سکتے ہیں وہ بعد میں ہمارے لئے عذاب بن
جائیں گے اس لئے اس صورتحال سے بچنے کی یہی ایک صورت ہے بہر
حال ہم ہوشیار ہوں گے اس لئے اپنا تحفظ بھی کر لیں گے"۔ عمران
نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہاں کافی رش ہوگا عمران صاحب اندھا دھند فائرنگ سے وہاں
کافی بے گناہ افراد بھی مریں گے"........ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے ایسا نہ ہوگا۔ وہ لوگ ہمیں براہ راست نشانہ
بنائیں گے اور ہمارے نیچے گرتے اور پھر خون دیکھ کر وہ فوری طور پر
فرار ہونے کی کوشش کریں گے۔ ویسے بھی اگر ہم وہاں سے بچ کر آگے
جائیں تو یہ بسوں، ٹیکسیوں اور ہوٹلوں پر بم مارنے کا فیصلہ کر چکے
ہیں اس صورت میں تو بے گناہ افراد زیادہ مریں گے جب کہ ہم
کوشش کریں گے اس ہال میں داخل ہو کر اس طرح ہجوم سے علیحدہ
ہو جائیں کہ ہمیں نشانہ بناتے وقت دوسرے افراد اس کی زد میں نہ
آئیں باقی جو ہوگا وہ تو ہوگا ہی"........ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس طرح آپ بے پناہ رسک لے رہے ہیں"۔
ہنری میک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جب ہم قوم و وطن کی خاطر کام کرتے ہیں مسٹر ہنری میک تو پھر
ہم موت زندگی کی پرواہ نہیں کیا کرتے ویسے بھی بحیثیت مسلمان
ہمارا ایمان ہے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"........

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا......... اور ہنری میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے........ جیسے آپ حکم کریں بہر حال آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ ٹاگ سے پہلے ہاسکن ایئر پورٹ پر فلائٹ کافی دیر تک رکے گی۔ آپ کو وہاں آپ کے سائز کی انتہائی جدید بلٹ پروف جیکٹس بھی مل جائیں گی جن کے ساتھ ریڈ روزم بھی موجود ہوں گے میرا خاص آدمی اس ہال میں موجود ہو گا جو اس پائنیک کو چیک کرے گا اور انٹر نیشنل سیکشن کے چیکنگ ہال میں ایسے انتظامات بھی کر لئے جائیں گے کہ آپ کی بلٹ پروف جیکٹس اور ریڈ روزم کو چیک نہ کیا جا سکے۔ آپ سب بلٹ پروف جیکٹ کے لئے اپنے اپنے سائز مجھے لکھ کر دے دیں"........ ہنری میک نے کہا اور پھر سب سے سائز لے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس پائنیک یا جیکسن یا دونوں کے بارے میں حتمی معلومات مجھے ہر حالت میں چاہئیں اس کا تم نے خاص طور پر بندوبست کرنا ہے"۔ عمران نے بھی اٹھ کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور ہنری میک اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کھانا چونکہ وہ ختم کر چکے تھے اس لئے وہ ڈائننگ ہال سے ہٹ کر علیحدہ صوفوں پر آ کر بیٹھ گئے۔ اور پھر ان کے درمیان عمران کے اس نئے منصوبے پر زور دار بحث چھڑ گئی۔ تنویر اسے سراسر احمقانہ منصوبہ قرار دے رہا تھا۔ لیکن صفدر اس کے حق میں تھا۔

"اگر میرے ساتھ کام کرنا ہے مسٹر تنویر تو پھر جو میں کروں تمہیں اس میں میرا ساتھ دینا ہو گا۔ ورنہ دوسری صورت میں یہاں انٹر نیشنل فون بوتھ موجود ہے تم اپنے چیف سے بات کر کے اس بارے میں نئی ہدایات لے سکتے ہو"........ اچانک عمران نے سرد لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر یکلخت ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"عمران صاحب کی منصوبہ بندی میں گو رسک ضرور ہے تنویر لیکن اس کے سوا اور کوئی چارہ کار بھی نہیں ہے۔ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اور چونکہ ہم پہلے سے ان تمام حالات کے لئے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہوں گے۔ اس لئے اس میں اس قدر رسک بھی باقی نہیں رہ جاتا۔ باقی موت اور زندگی تو پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"........ کیپٹن شکیل نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"........ تنویر نے مختصر سا جواب دیا اور پھر خاموش ہو گیا۔

پھر ہاسکن تک ان کا بقایا سفر خاموشی سے ہی گزرا........ عمران سمیت ہر آدمی سنجیدہ بھی تھا اور ہر ایک کی پیشانی پر آنے والے حالات کی سنگینی کا احساس بھی موجود تھا کیونکہ بہر حال انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ ایک لحاظ سے وہ اپنے آپ کو صحیحاً موت کے منہ میں دھکیلنے جا رہے ہیں لیکن عمران کے چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔ وہ سارے راستے نشست کو پیچھے کئے آنکھیں بند کئے سوتا ہی رہا تھا اس کے چہرے کو دیکھ کر ہرگز یہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ اسے کسی قسم کا کوئی

فکر یا پریشانی ہے لیکن یہ عمران کا ہی دل جانتا تھا کہ اس کے ذہن اور
دل میں اپنے ساتھیوں کو اس خوفناک اور یقینی خطرے میں دھکیلتے
ہوئے کیا گزر رہی تھی ۔ لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس انتہائی خوفناک
مرحلے سے بخیر و خوبی گزر جائیں گے اور اس مرحلے سے گزرے بغیر وہ
ٹاگ میں اطمینان سے کام نہیں کر سکتے اس لئے اس نے یہ انتہائی
خطرناک منصوبہ بندی کی تھی ۔ ہنری میک ایک بار پھر ہاسکن میں
ان سے ملا لیکن تساڈا کی نسبت اب اس کے چہرے پر اطمینان کے
تاثرات موجود تھے ۔ ایک بڑے سے بریف کیس میں انتہائی جدید
ترین بلٹ پروف جیکٹس وہ ساتھ لے آیا تھا یہ بلٹ پروف جیکٹس ایسے
مواد سے بنی ہوئی تھیں جو بالکل نرم تھی اس طرح لباس کے نیچے پہننے
کے باوجود کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکتا تھا کہ کسی نے لباس
کے ساتھ ساتھ بلٹ پروف جیکٹس پہنی ہوئی ہے یہ ایک ایسے مٹریل
سے بنائی گئی تھی جو گولی کو چاہے وہ کسی قدر طاقت سے فائر کی گئی ہو
فوری طور پر اپنے اندر جذب کر لیتی تھی اور جسم کو صرف معمولی سا
جھٹکا لگتا تھا اور بس ۔ عمران نے سب کو جیکٹس پہننے کا کہہ دیا اور وہ
اپنے اپنے سائز کی جیکٹس لے کر ملحقہ باتھ رومز میں چلے گئے ۔ تھوڑی دیر
بعد وہ سب بلٹ پروف جیکٹس پہن چکے تھے ۔

" سب انتظامات مکمل ہو گئے ہیں عمران صاحب ۔ آپ بے فکر
رہیں ۔ میں نے رسک ختم کرنے کے لئے ایک اور طریقہ بھی استعمال
کر لیا ہے ۔ میرے آدمی نے ہی اسلحہ فائر کرنے والوں کو سپلائی کرنا

ہے ۔ اس سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جو اسلحہ وہ عین وقت پر سپلائی
کرے گا اس میں میگزین صرف دھماکہ پیدا کرنے والا ہو گا ۔ ضرر
رساں نہ ہو گا اس کے باوجود میں یہ جیکٹ اور ریڈ روزم اسی لئے لے آیا
ہوں ۔ تاکہ اگر عین آخری لمحے میں کوئی بھی ہنگامی صورتحال پیدا ہو
جائے تو اس سے نمٹا جا سکے "...... ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا تو
سب ساتھیوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے ۔ عمران اس سے مزید
تفصیلات پر ڈسکس کرتا رہا اور پھر فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہوتے ہی
ہنری میک ان سے اجازت لے کر واپس چلا گیا ۔ اس بار ٹاگ کی
طرف جب فلائٹ روانہ ہوئی تو عمران کے سارے ساتھیوں کے
چہروں پر اطمینان تھا ۔ ٹھیک دس بجے طیارہ ٹاگ ایئرپورٹ پر لینڈ کر
گیا اور پھر چیکنگ روم سے گزرنے کے بعد جیسے ہی وہ استقبالیہ ہال
میں پہنچے ۔ عمران اور اس کے ساتھی طے شدہ پلان کے مطابق تیزی سے
ہجوم سے ایک طرف ہٹتے چلے گئے ۔ ان کی تیز نظریں دیواروں کے ساتھ
کھڑے باوردی مسلح سیکورٹی افراد پر جمی ہوئی تھیں ۔ اچانک انہوں نے
تین آدمیوں کو جو راہداریوں کے کونے پر موجود تھے ۔ اپنی گنیں
سیدھی کرتے دیکھا ۔

" وہ تین افراد ہیں ہوشیار "...... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس
کے ساتھ ہی ہال مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے
گونج اٹھا ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو کوئی کئی زور دار
جھٹکے لگے اور اس کے ساتھ ہی وہ سب ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے

گرے اور بری طرح تڑپنے لگے ۔ جیکٹس میں موجود غبارے ان کے
نیچے گرنے کی وجہ سے پھٹ گئے اور ریڈروزم کا مخصوص مادہ ان کے
لباس میں سے اس طرح تیزی سے نکل کر بہنے لگا جیسے ان کے جسموں
میں سے واقعی خون کے فوارے پھوٹ پڑے ہوں ۔ فائرنگ چند لمحے
جاری رہی ۔ پھر یکلخت سکوت طاری ہو گیا مگر ہال میں انسانی چیخیں اور
بھگدڑ سی مچ گئی یوں لگتا تھا جیسے ہال پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑی ہو ۔
عمران اپنے ساتھیوں سمیت خاموش پڑا رہا ۔ تھوڑی دیر بعد پولیس
گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے اور پھر عمران نے باوردی پولیس
والوں کو اندر داخل ہوتے دیکھا ۔ تھوڑی دیر بعد انہیں سٹریچروں پر لاد
کر تیزی سے باہر کھڑی ایک بڑی سی ایمبولینس میں پہنچایا گیا اور ساتھ
ہی ایمبولینس سائرن بجاتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی ۔

" پردہ گر چکا ہے اس لئے تمام اداکار معہ ہیروئن کے اب اٹھ کر
بیٹھ سکتے ہیں " ...... عمران نے خود اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی سارے ساتھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے
ان سب کے چہروں پر کامیابی کی مسکراہٹ طاری تھی ۔

" یہ فوری طور پر ہمیں وہاں سے کیسے ایمبولینس میں لاد لیا گیا ہم تو
مقتول تھے ۔ اور ظاہر ہے لاشوں کو اٹھانے سے پہلے ضابطے کی طویل
کارروائیاں کی جاتی ہیں ۔ فوٹو گرافر آتے ہیں ۔ تصویریں بنائی جاتی ہیں
نقشے تیار ہوتے ہیں پھر کہیں جا کر مقتولین کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے
لئے ہسپتال بھجوائی جاتی ہیں " ...... صفدر نے حیران ہو کر کہا ۔

" یہ سب انتظامات جناب ہنری میک کے ہیں وہ انتہائی تیز رفتار
گورکن ہے ۔ لاش بعد میں وصول کرتا ہے قبریں پہلے تیار ہو جاتی ہیں
" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ لیکن پولیس اور حکومت ۔ یہ اس معاملے میں حرکت میں نہ
آئے گی " ...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

" نہیں ...... باقاعدہ فلم شوٹنگ کی اجازت لی گئی ہے ۔ اور
شوٹنگ اس وقت بھی جاری ہے " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی ایمبولینس نے ایک تنگ سا موڑ کاٹا اور اس کا
سائرن بجنا بند ہو گیا ۔ تھوڑی دیر بعد ایمبولینس کی رفتار آہستہ ہوئی اور
پھر وہ ایک جھٹکے سے رک گئی چند لمحوں بعد ایمبولینس کا عقبی دروازہ
کھلا اور ہنری میک کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا ۔ عمران اور اس کے
ساتھی نیچے اتر آئے ۔

" ویل ڈن ہنری میک تمہیں اس شاندار ہدایت کاری پر یقیناً
اکیڈمی ایوارڈ ملے گا " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہنری
میک بے اختیار ہنس پڑا ۔

" اصل مسودہ ہی اس قدر شاندار تھا کہ مجھے کچھ زیادہ تردد نہیں کرنا
پڑا " ...... ہنری میک نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا ۔
اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات
ابھر آئے وہ اب سمجھے تھے کہ یہ ساری پلاننگ عمران کے ذہن کی تخلیق
تھی ۔

" فلم کے ولن کا پتہ چلا ہے یا نہیں ۔ جو ہم سب کو لاشوں میں تبدیل کر کے ہیروئن کو اغوا کرنا چاہتا تھا "...... عمران نے ایک بڑے کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے ۔

" ابھی اطلاع مل جائے گی ۔ آپ اس دوران لباس وغیرہ تبدیل کر لیں ۔ میں نے تمام انتظامات کر رکھے ہیں "...... ہنری میک نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان خون آلود لباس ۔ بلٹ پروف جیکٹوں کی بجائے عام سے لباس پہن چکے تھے ۔ عمران نے اپنا اور جولیا سمیت سب ساتھیوں کا مقامی میک اپ بھی کر دیا تھا اسی لئے اب وہ سب مقامی نظر آ رہے تھے ۔ ہنری میک اس دوران باہر چلا گیا تھا ۔

" اب کیا پروگرام ہے " ۔ جولیا نے واپس آکر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" اب فلم الٹی چلنی شروع ہو جائے گی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کے ساتھی کوئی بات کرتے کمرے کا دروازہ کھلا اور ہنری میک اندر داخل ہوا ۔

" دونوں کے بارے میں اطلاع مل گئی ہے ۔ پائیک تھری سٹار بار میں اپنے خاص دفتر میں موجود ہے ۔ وہ اس کا خاص اڈہ ہے جبکہ جیکسن ایئرپورٹ سے سیدھا کلفٹن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو آٹھ میں گیا ہے ۔ اور پھر وہاں کچھ دیر رہنے کے بعد وہ چرچ روڈ پر واقع ایک عمارت کینن ہاؤس میں چلا گیا اور ابھی تک وہیں ہے "......... ہنری میک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" جیکسن اصل آدمی ہے لیکن یہ عمارت یقیناً سائنسی طور پر محفوظ کی گئی ہو گی اس لئے وہاں اندھا دھند ریڈ کرنا فضول ہو جائے گا ۔ بہتر یہی ہے کہ ہم پائیک پر کام کریں پھر اس کے ذریعے جیکسن کو باہر نکالیں "۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تو سارے ساتھی بھی ساتھ ہی کھڑے ہو گئے ۔

" پائیک کا حلیہ کیا ہے اور اس بار میں اس کی حیثیت کیا ہے " ۔ عمران نے ہنری میک سے پوچھا ۔

" وہ اس بدنام ترین بار کا مالک بھی ہے اور مینجر بھی اور انتہائی تیز طرار اور ٹاگ کا بدنام ترین آدمی ہے "........... ہنری میک نے حلیہ بتانے کے ساتھ ساتھ اس کے بارے میں بھی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا ۔

" تنویر اور ٹائیگر میرے ساتھ آئیں گے ۔ باقی لوگ ابھی یہیں رہیں گے "........ عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا ۔

" میں بھی ساتھ آؤں "........ ہنری میک نے کہا ۔

" نہیں فی الحال تم بھی یہاں میرے ساتھیوں کے ساتھ رہو گے ۔ پائیک چھوٹا آدمی ہے میں اس سے صرف ابتدائی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔ اصل کام بعد میں شروع ہو گا "........ عمران نے کہا اور ہنری میک نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

تھوڑی دیر بعد عمران ۔ ٹائیگر اور تنویر ایک کار میں سوار تیزی سے ٹاگ کی فراخ سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ ڈرائیونگ سیٹ

پر ٹائیگر تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر تنویر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اپنے گھٹنوں پر ٹاگ کا نقشہ پھیلا رکھا تھا۔ اور وہ ٹائیگر کو راستے کے بارے میں ساتھ ساتھ ہدایات دیتا جا رہا تھا۔

کمرے میں گاربو اور روجر بیٹھے ہوئے تھے۔ روجر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جب کہ گاربو کے چہرے پر مایوسی کے آثار تھے۔

"تم تو کہتے تھے کہ وہ علی عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ لیکن اب خود ہی کہہ رہے ہو کہ وہ پہلے ہی حملے میں ختم ہو گیا ہے"........ گاربو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور روجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ واقعی دنیا کا انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ جو آدمی جس قدر خطرناک سمجھا جاتا ہے وہ اتنی آسانی سے ہی مار کھا جاتا ہے۔ یہی بات اس علی عمران کے ساتھ ہوئی۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے آ رہا تھا کہ ہمیں اس کی آمد کی نہ صرف پیشگی اطلاع مل گئی بلکہ ان کے حلیئے بھی پتہ چل گئے چنانچہ ہم نے ان کے خلاف انتہائی جارحانہ انداز اپنایا ہم اسے ذرا سی

بھی ڈھیل نہ دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ جیکسن نے پائیک کے ساتھ مل کر اس کی منصوبہ بندی کی۔ تم یہ منصوبہ بندی سنو گی تو حیران رہ جاؤ گی"۔ روجر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جام سے شراب کا لمبا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ"۔ گاربو نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو روجر نے ایئرپورٹ کے استقبالیہ ہال میں پہلے حملے سے لے کر ہوٹل تک یا جہاں بھی یہ لوگ جاتے وہاں تک ان پر بموں۔ مشین گنوں اور دوسرے خطرناک اسلحے کی بارش کرنے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ انتہائی خطرناک منصوبہ بندی کی تھی تم لوگوں نے۔ اس طرح تو بے شمار لوگ مر سکتے تھے"...... گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ڈیئر لوگ تو پیدا ہی مرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اگر سو دو سو آدمی مرجاتے تو اس سے ٹاگ کی آبادی پر کیا فرق پڑتا"۔ روجر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور گاربو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بڑے سفاک اور سنگدل ہو تم تو۔ تمہارا یہ روپ تو میں پہلی بار دیکھ رہی ہوں"...... گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو روجر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ارے ارے تم تو خواہ مخواہ پریشان ہو گئیں ڈیئر۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں ایسی پلاننگ کی تھی کہ کوئی بے

گناہ آدمی نہ مرے۔ اور تم خود سوچو کہ انٹرنیشنل فلائٹ آنے پر استقبالیہ ہال میں کس قدر رش ہوتا ہے۔ وہاں پر پائیک کے آدمیوں نے کارروائی لیکن تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ سوائے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کسی دوسرے کو خراش تک نہیں آئی۔ البتہ بھگدڑ کی وجہ سے کچھ لوگ معمولی زخمی ہوئے لیکن انتہائی معمولی زخمی ہوئے۔ جب کہ عمران اور اس کے پانچ ساتھی ڈھیر کر دیئے گئے"۔ روجر نے کہا اور گاربو کا ستا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا۔

"اوہ گاڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی مہارت کا کام ہے۔ ویل ڈن"۔ گاربو نے کہا۔

"پہلا ہی حملہ اسی لئے کامیاب رہا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو خیال تک نہ تھا کہ ان پر اس طرح حملہ ہو سکتا ہے۔ اگر انہیں ایک لمحہ پہلے بھی بھنک پڑ جاتی تو شاید یہ کامیابی اس قدر بے داغ نہ ہو سکتی تھی بہرحال اب وہ لوگ ختم ہو چکے ہیں اب حکومت خود ہی تحقیقات کرتی پھرے گی کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا کس نے کیا۔ ویسے کل کے اخبارات میں اس بارے میں انتہائی زوردار خبریں موجود ہوں گی"...... روجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس واقعے کو کتنی دیر ہو چکی ہے"...... گاربو نے پوچھا۔

"دو گھنٹے تو گزر ہی چکے ہیں"۔ روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر کل کا انتظار کیوں کیا جائے۔ سپیشل کرائم چینل پر اس کی تفصیلات آ رہی ہوں گی"...... گاربو نے کہا اور اٹھ کر وہ ایک

طرف موجود میز کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس
میں سے ایک جدید انداز کا ریموٹ کنٹرولر نکالا اور واپس آکر روجر کے
ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس نے ریموٹ کنٹرولر پر چند بٹن دبائے تو
ان کے سامنے ایک دیوار پر سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک حصے کی دیوار
غائب ہو گئی اور اب وہاں ٹی وی سکرین نظر آنے لگ گئی تھی۔ گاربو
نے ریموٹ کنٹرولر پر ایک اور بٹن دبایا اور پھر اسے ایک طرف رکھ دیا
اس بٹن کے دبتے ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر
ایک نوجوان اور خوبرو عورت خبریں پڑھتی سنائی دینے لگی۔ کرائم کی
مختلف خبریں پڑھنے کے بعد اچانک اس نیوز ریڈر نے اس واقعے کے
بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"آج صبح دس بجے ٹاگ کے بین الاقوامی ایئرپورٹ کے انٹرنیشنل
سیکشن کے استقبالیہ ہال میں انتہائی حقیقی انداز میں فلم کی شوٹنگ کی
گئی۔ یہ شوٹنگ اس قدر حقیقی انداز میں کی گئی ہے کہ ہال میں موجود
افراد کو آخری لمحے تک اس کا اندازہ نہ ہو سکا تھا کہ یہاں کوئی بھیانک
جرم کیا جا رہا ہے یا فلم کی شوٹنگ کی جا رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق
انٹرنیشنل فلائٹ سے آنے والے چھ افراد جن میں ایک سوئس نژاد
عورت اور پانچ ایشیائی مرد شامل تھے۔ ان پر استقبالیہ ہال میں
قاتلانہ حملہ ہونا تھا جس کے لئے سیکورٹی کے افراد کی مشین گنوں میں
صرف دھماکہ خیز مواد موجود تھا۔ ان افراد کے جسموں کے ساتھ خون
ظاہر کرنے والا مواد پہلے سے موجود تھا اور اس کا علم سوائے ایئرپورٹ

ے اعلیٰ ترین حکام کے اور کسی کو نہ تھا۔ جیسے ہی یہ گروپ استقبالیہ
ل میں داخل ہوا وہاں خوفناک فائرنگ شروع ہو گئی اور یہ پانچوں
راد اس فائرنگ کی زد میں آکر نیچے گرے۔ ان کے جسموں سے خون
ے فوارے نکلتے دیکھے گئے اور وہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے۔ ہال میں
س اچانک فائرنگ سے بھگدڑ مچ گئی اور ہال میں موجود افراد تیزی سے
ہر نکل گئے پھر پولیس کی گاڑیاں پہنچ گئیں اور ان کے ساتھ ایمبولینس
ی تھی۔ یہ پولیس گاڑیاں اور ایمبولینس بھی فلم شوٹنگ کا حصہ تھیں
نانچہ فوری طور پر ان لاشوں کو اٹھا کر ایمبولینس گاڑیوں میں لادا گیا
ور پھر ایمبولینس اور پولیس گاڑیاں واپس چلی گئیں۔ اس طرح یہ
قیقی انداز میں کی جانے والی شوٹنگ ختم ہو گئی۔ اصل پولیس جب
ہاں پہنچی تو میدان صاف ہو چکا تھا۔ ٹاگ کے چیف پولیس کمشنر نے
یئرپورٹ کے اعلیٰ حکام سے ایسے انداز میں شوٹنگ کی اجازت پر سخت
حتجاج کیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں شدید خوف و ہراس پھیل
کتا ہے۔ اعلیٰ حکام نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ وہ محتاط رہیں گے۔ سب
ے دلچسپ پہلو اس تمام شوٹنگ کا یہ ہے کہ آخر تک اس میں کوئی
ظاہری کیمرہ استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ شوٹنگ خفیہ کیمروں کی مدد سے
ی گئی ہے تاکہ حقیقت کا رنگ نمایاں رہ سکے۔ ہمارے نمائندے اس
لم کمپنی سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس
وٹنگ کی فلم حاصل کی جا سکے۔ جیسے ہی یہ فلم موصول ہوئی ہم
صوصی چینل پر اس کی نمائش کرنے کا اعلان کر دیں گے اور اس کے

بعد نیوز ریڈر نے دوسری خبریں پڑھنی شروع کر دیں۔

"یہ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ فلم یہ شوٹنگ کیا مطلب"...... روجر بے
اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ گاربو نے بھی ریموٹ کنٹرولر اٹھا کر اس
کے بٹن آف کر دیئے تو نہ صرف سکرین آف ہو گئی بلکہ اب وہاں
دوبارہ دیوار نظر آنے لگ گئی تھی۔

"اوہ اوہ یہ تو کوئی خاص چکر چل گیا ہے"...... روجر نے کہا اور
دوڑ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے اس
کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز
سنائی دی۔

"روجر بول رہا ہوں جیکسن کیا تم نے کرائم چینل پر آنے والی
خبریں سنی ہیں"...... روجر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کرائم چینل پر خبریں نہیں کیوں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔
ارے ہاں وہ ایئرپورٹ والے واقعے کی رپورٹنگ کی گئی ہو گی۔ مجھے
افسوس ہے روجر کہ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا ورنہ میں ضرور سنتا"۔
جیکسن نے جواب دیا۔

"اگر تم سنتے تو تمہیں اس سے بھی زیادہ افسوس ہوتا۔ جتنا نہ سننے
پر ہو رہا ہے"...... روجر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... جیکسن کی
حیرت بھری آواز سنائی دی اور روجر نے نیوز ریڈر کی سنائی گئی پوری

رٹ لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں روجر یہ سب بکواس ہے ان
وں کی۔ سب کچھ میرے سامنے ہوا ہے۔ ایئرپورٹ حکام نے شاید
ی رد عمل سے بچنے کے لئے یہ کہانی گھڑی ہے"...... جیکسن نے
لہجے میں کہا۔

"اگر انہوں نے کہانی گھڑی ہے تو پھر عمران اور اس کے ساتھیوں
شیں کہاں ہیں۔ وہ اب صرف عوامی رد عمل سے بچنے کے لئے چھ
ں تو غائب نہیں کر سکتے"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"لاشیں یقیناً پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہوں گی میں معلوم کرتا ہوں"۔
جیکسن نے کہا۔

"جلدی فون کر کے معلوم کرو۔ میں گاربو کے دفتر میں ہوں۔
معلومات حاصل کرو"۔ روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"بالکل کرتا ہوں ابھی کرتا ہوں ویسے تم فکر نہ کرو چونکہ سب کچھ
نظروں کے سامنے ہوا ہے اس لئے یہ جو کچھ کہا گیا ہے سب محض
ں کی گئی ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"پہلے معلوم تو کرو۔ پھر بات ہو گی"۔ روجر نے کہا اور رسیور رکھ
اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ویسے مجھے اس ساری بات پر شدید حیرت ہو رہی ہے۔ جیکسن اتنا
ا ہے جب کہ کرائم چینل اسے فلم بتا رہا ہے"...... گاربو نے
بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ نجانے کیا بات ہے کہ ٹی وی پر یہ خبر سننے کے
بعد میرے ذہن میں عجیب سے خدشات پیدا ہونے لگ گئے ہیں"
روجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیسے خدشات"........ گاربو نے چونک کر پوچھا۔

"اگر ٹی وی چینل کی رپورٹ درست نکلی تو اس کا مطلب ہے کہ
اس عمران نے ہمیں انتہائی خوبصورت انداز میں ڈاج دیا ہے۔ ...
مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں جب کہ وہ ٹاگ میں داخل ہو کر اب تک
اپنے اور اپنے ساتھیوں کا روپ اس طرح تبدیل کر چکا ہو گا کہ ...
اسے ٹریس کرنا ہی ناممکن ہو جائے گا"........ روجر نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے روجر۔ اگر عمران کو پہلے سے معلوم ہو جاتا ...
اس پر اس طرح حملہ کیا جانا ہے تو وہ کبھی اس طرح موت کے سا...
نہ خود آتا اور نہ اپنے ساتھیوں کو لے آتا۔ یہ کوئی اور ہی چکر ہے"
گاربو نے جواب دیا۔

"وہ شخص ہے ہی ایسا وہ ناممکن کو ممکن کرنے کا فن جانتا ہے"
روجر نے کہا۔ گاربو خاموش رہی اس نے روجر کی بات کا کوئی جواب ...
دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی تو گاربو نے ...
کر رسیور اٹھایا۔

"یس"........ گاربو نے کہا۔

"جیکسن صاحب جناب روجر سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دو...
طرف سے گاربو کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کراؤ بات"........ گاربو نے کہا اور رسیور اٹھا کر قریب آتے
ہوئے روجر کے ہاتھ میں دے دیا۔ فون میں لاؤڈر موجود تھا۔ اس لئے
دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں واضح طور پر سنائی
دے رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود گاربو واپس جا کر کرسی پر بیٹھنے کے
وہیں میز کے ساتھ کھڑی رہی۔

"ہیلو روجر بول رہا ہوں"........ روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں۔ واقعی کوئی چکر چل گیا ہے۔ پولیس بھی
ان لاشوں کے بارے میں لاعلم ہے۔ وہ بھی اسے فلمی شوٹنگ سمجھ رہی
ہے میں نے ائیر پورٹ کے اعلیٰ حکام سے بھی بات کی ہے۔ وہاں ناڈا
کی سب سے معروف فلم کمپنی ڈوپ کی طرف سے باقاعدہ درخواست
موجود ہے اور باقاعدہ اجازت نامہ دیا گیا اور یہ اجازت نامہ بھی ٹاگ
کے گورنر کی سفارش پر فوری طور پر دیا گیا تھا میں نے اس پر ڈوپ کمپنی
سے معلومات حاصل کی ہیں تو انہوں نے ایسی کسی فلم کی شوٹنگ سے
یکسر لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے پولیس کو بھی یہی بتایا ہے کہ یہ
درخواست جعلی ہے۔ ان کا اس شوٹنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔
جیکسن نے تیز تیز لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم عمران کے ہاتھوں مار کھا گئے ہیں۔ اس
نے یہ سارا ڈرامہ اس لئے رچایا تھا کہ وہ ہمیں مطمئن کر سکے جس
طرح ہمیں اس کی آمد کا علم تھا اسی طرح اسے بھی ہماری پوری پلاننگ
کا پہلے سے علم تھا"........ روجر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں اب تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ ویسے میں اب تک حیران ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا۔ میں نے پائیک سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس سے بھی رابطہ نہیں ہو رہا۔ نجانے وہ کہاں چلا گیا ہے"۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیکسن ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا ہے اور اب یہ عمران بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جائے گا۔ پائیک یقیناً کینن ہاؤس کے بارے میں جانتا ہو گا"...... روجر نے کہا۔

"ہاں جانتا ہے"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"تو تم فوری طور پر وہاں سے شفٹ ہو جاؤ۔ نمبر ٹو پر چلے جاؤ۔ میں بھی اپنی رہائش گاہ چھوڑ دیتا ہوں۔ میں ریلکس ہاؤس میں شفٹ ہو جاؤں گا...... اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کم از کم ہمارے لئے ناممکن ہو چکا ہے۔ اس لئے اب ہمیں اس وقت تک خاموش رہنا ہو گا۔ جب تک وہ ٹکریں مار کر واپس نہیں چلے جاتے"...... روجر نے کہا۔

"لیکن روجر آخر ہم کب تک چھپے رہیں گے۔ یہ تو غلط بات ہے ہمیں کچھ نہ کچھ بہر حال کرنا ہی ہو گا"...... جیکسن نے کہا۔

"تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔ ان میں جو چاہو اختیار کر لو۔ مادام ڈیاری گروپ کو آگے لے آؤ۔ وہ تمہارے اور میرے متعلق کچھ نہیں جانتی اور وہ خود بھی پوری آفت کی پرکالہ ہے۔ وہ اسے تلاش بھی کر سکتی ہے اور اس سے لڑ بھی سکتی ہے۔ البتہ ٹارچر گروپ کو مادام

ڈیاری کی نگرانی پر لگا دو۔ جب مادام ڈیاری اسے ٹریس کر لے اور وہ اس کے قابو نہ آئے تو ٹارچر گروپ اس کی امداد پر اتر آئے۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ ہم انڈر گراؤنڈ رہ کر ان کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب رہیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں ایکس ون سیکشن کو اس کی تلاش پر لگا دیتا ہوں۔ جب ایکس ون سیکشن اسے ٹریس کر لے تو ٹارچر گروپ اس کا خاتمہ کر دے بہر حال میں اب گرانڈ ماسٹر کو کسی صورت سامنے نہیں لے آنا چاہتا"...... روجر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"مادام ڈیاری والی تجویز بہتر ہے روجر۔ وہ واقعی بے حد تیز عورت ہے۔ وہ لازماً اسے ڈھونڈ نکالے گی۔ میں اسے بریف کر دیتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں وہ بہر حال بچ کر یہاں سے نہ جا سکیں گے"...... جیکسن نے کہا اور روجر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ عمران کسی طرح ٹریس ہو جائے تو مجھے بتاؤ پھر دیکھو کہ میں اسے کس طرح تمہارے قدموں میں لا ڈالتی ہوں"۔ گاربو نے کہا۔

"تم اس چکر میں نہ پڑو گاربو۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ وہ الٹا تمہیں استعمال کر کے مجھ تک پہنچ جائے گا۔ اور اب جب تک یہ شخص ختم نہیں ہو جاتا اس وقت تک میرا تم سے رابطہ بھی نہیں رہے گا"۔ روجر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ گاربو کچھ کہتی وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور گاربو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی اس کے عقب میں بند ہوتے دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔

تھری سٹار بار کی عمارت دو منزلہ تھی اور مین روڈ سے ہٹ کر ایک ذیلی سڑک پر واقع تھی۔ اس کا صدر دروازہ سڑک پر ہی تھا اور بار کے دروازے سے دائیں بائیں کاروں کی طویل قطاریں موجود تھیں۔ بار کا مین دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے تیز آرکسٹرا کی انتہائی پرشور آواز کے ساتھ عورتوں اور مردوں کی ملی جلی آوازیں اور قہقہے مین روڈ سے ہی سنائی دینے لگ گئے تھے۔ ٹائیگر نے کار بار کی مخالف سمت میں ایک ایسی جگہ پر پارک کر دی۔ جہاں سے وہ اسے واپسی کے وقت آسانی سے نکال سکے لیکن ابھی وہ کار روک کر نیچے اترنے کے لئے دروازے کھول رہا تھا کہ اچانک ایک بھینسے کے جسم والا آدمی جس نے جینز اور پھولدار شرٹ پہنی ہوئی تھی اس کا سر گنجا لیکن مونچھیں بڑی بڑی تھیں۔ تیزی سے چلتا ہوا کار کے قریب آیا اور اس نے زور سے کار کی سائیڈ پر لات ماری اور ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک غلیظ گالی برآمد ہوئی۔

"ہٹاؤ اس چھکڑے کو یہاں سے۔ ہٹاؤ ورنہ بم سے اڑا دوں گا"۔

س بھینسے نے دوسری لات مارتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ی اس نے ایک اور غلیظ گالی دی۔ ٹائیگر اور تنویر کے چہرے غصے کی رت سے یکلخت قندھاری انار کی طرح سرخ پڑ گئے تھے۔

"ارے ارے۔ مسٹر اتنا غصہ۔ ارے یہ تو چوری کی کار ہے۔ بے رہ مالک کہاں اس کے ڈنٹ نکلواتا پھرے گا"...... عمران نے یرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھول کر نیچے اتر یا۔

"چوری کی کار"...... وہ بھینسے نما آدمی چوری کی کار کے الفاظ سن ریوں ٹھٹھک گیا تھا جیسے یہ بات اس کی توقع کے قطعی خلاف ہو۔

"ہاں چوری کی ہے۔ پسند آ رہی ہے تو بے شک لے لو۔ لیکن اس رح اسے خراب نہ کرو۔ ڈنٹ ہی ڈالنے ہیں تو اس کے لئے یہ چوکھٹا یادہ مناسب رہے گا"...... عمران نے اس کے چہرے کی طرف ہاتھ ے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس دوران ٹائیگر اور تنویر بھی کار سے نکل ئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کی بات کر رہے ہو"...... بھینسے نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چہرے کی بات کر رہا ہوں۔ ڈنٹ ڈلوانے کے لئے یہ ناسب نظر آتا ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے ہا۔

" تم ۔ تمہاری یہ جرأت کہ اپاگو سے ایسی بات کرو "........
بھینسے نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شد
سے تنور کی طرح دہکنے لگا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے
نکلی اور وہ یکلخت اچھل کر ایک دھماکے سے عین سڑک کے درمیان
گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی دونوں طرف کاروں کی بریکوں کی ہولناک
آوازیں سنائی دیں اور وہ اپاگو دونوں طرف سے آنے والی کاروں
درمیان کچلے جانے سے بال بال بچ گیا۔ تنویر نے بڑے ماہرانہ انداز
میں اس کے سینے پر فلائنگ کک ماری تھی اور خود وہ قلا بازی کھا
سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔

" ارے ارے ابھی بے چارہ اپاگو کچلا جاتا ۔ بے چارہ معصوم بچہ
عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر سڑک پر کاروں کے درمیان حیرت
سے مفلوج پڑے اپاگو کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا اور دوسرے
اپاگو کے حلق سے ایک دہلا دینے والی چیخ نکلی اور وہ فضا میں ہاتھ
مارتا ہوا ایک کار کی چھت پر ایک دھماکے سے گرا اور پھر پلٹ کر
سڑک پر منہ کے بل آگرا۔ عمران نے اس بھینسے جیسے جسم کے اپاگو
ایک بازو سے پکڑ کر اس طرح فضا میں اچھال دیا تھا جیسے اس کے
میں گوشت پوست اور ہڈیوں کے بجائے خالی ہوا بھری ہوئی ہو۔
گرتے ہی اپاگو نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی تھی کہ یکلخت
ٹائیگر کی لات چلی اور اپاگو ایک بار پھر چیختا ہوا سڑک پر کھڑی کار
پشت کے بل جا ٹکرایا۔ اس کی ناک پچک گئی تھی اور دانت ٹوٹ

س کے منہ سے پھلجڑیوں کی طرح نیچے گر رہے تھے۔

" ایک ڈنٹ تو پڑ گیا ہے لیکن اس نے دو بار لات ماری تھی ہماری
ر کو "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اپاگو کار سے
راکر انتہائی خوفناک آواز میں غصے کی شدت سے چیختا ہوا یکلخت اچھل
ر عمران پر حملہ آور ہوا ہی تھا کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں
یا اور اس کے ساتھ ہی اپاگو کی طویل چیخ سے پوری سڑک گونج اٹھی
فضا میں کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح گھومتا ہوا اٹھا اور پھر ایک
وفناک دھماکے سے سر کے بل دور کی ہوئی کاروں کے درمیان جا گرا
ور اس کا آسمان کی طرف اٹھا ہوا بھاری جسم پہلے ایک کار کے بونٹ
ے ٹکرایا اور پھر الٹ کر سامنے موجود دوسری کار سے جا ٹکرایا اور پھر
ٹ کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور
وپڑی کسی تربوز کی طرح درمیان سے پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم
و چکی تھی۔ پوری سڑک پر جیسے سناٹا سا چھا گیا تھا۔

" ارے ٹریفک روک دی اس نے۔ اٹھا کر ایک طرف پھینکو اسے "
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اسے
نگ سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے گھسیٹ کر اس طرح ایک طرف
چھال دیا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی خارش زدہ کتے کی لاش کو
ینک رہا ہو۔ اور پھر ماحول پر چھایا ہوا سکوت یکلخت جیسے طوفان کی
رح پھٹ پڑا ہر طرف چیخ و پکار سی مچ گئی۔ اسی وقت عمران اور
ساتھیوں کو اندازہ ہوا کہ نہ صرف ہال میں بجنے والا آرکسٹرا بند ہو گیا

تھا بلکہ ہال سے برآمد ہونے والا بے پناہ شور بھی یکلخت سکوت میں بدل چکا تھا اور تقریباً پچاس کے قریب غنڈے نما افراد بار کے باہر سڑک پر کھڑے تھے جب کہ بار کے دروازے پر بھی آدمی تھے اور اندر کھڑکیوں میں سے بھی افراد کے چہرے جھانک رہے تھے ۔ وہ کاریں جو اپاگو کو کچلنے سے بچانے کے لئے اچانک رکی تھیں یکلخت تیزی سے سٹارٹ ہوئیں اور مخالف سمتوں میں دوڑتی ہوئی چلی گئیں اسی لمحے دس کے قریب آدمی دوڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف شور مچاتے ہوئے بڑھنے لگے تھے کہ یکلخت ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" رک جاؤ ۔ خبردار "........ آواز میں بے پناہ کرختگی اور گرج تھی اور اس کے ساتھ ہی سڑک کی دوسری طرف سے دوڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف آنے والے دس کے دس افراد یکلخت اس طرح رک گئے جیسے الیکٹرک کرنٹ ختم ہو جانے سے مشینیں رک جاتی ہیں اسی لمحے ایک سائیڈ سے ایک گرانڈیل دیو قامت آدمی سامنے آگیا اس نے جسم پر سرخ رنگ کی چست بنیان اور سیاہ رنگ کی پتلون پہنی ہوئی تھی ۔ اس کی پیشانی پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی ۔ اس کا قد و قامت بالکل جوانا اور جوزف جیسا تھا ۔ لیکن وہ تھا گورے رنگ کا اس کے سنہرے رنگ کے لچھے دار بال سرخ پٹی کے اوپر جھالر کی طرح بکھرے ہوئے تھے اس کی ناک چھوٹی لیکن چہرہ بڑا اور بھاری سا تھا دونوں گالوں پر زخموں کے کئی مندمل نشانات دور سے نظر آ رہے تھے اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی ۔ وہ سڑک پر دونوں پیر پھیلائے کھڑا

عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا ۔

" آؤ بھائی یہ بے چارے ہمارے استقبال کے لئے بے چین ہیں " ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں اطمینان سے سڑک پار کر کے بار کی طرف بڑھنے لگے ۔

" کون ہو تم اور تم نے اپاگو کو کیوں ہلاک کیا ہے "........ اچانک اسی دیو قامت نے پہلے کی طرح دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" ہلاک ارے کیا کہہ رہے ہو تم ۔ ہم نے صرف اس کے چہرے پر ڈنٹ ڈالے ہیں ۔ اس نے ہماری کار پر ڈنٹ ڈالنے کی کوشش کی تھی اب اس میں ہمارا کیا قصور کہ بظاہر بھینسے کی طرح جسم رکھنے والا اپاگو اندر سے بھیڑ سے بھی کمزور تھا "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

" تم کون ہو "........ اس دیو قامت نے یکلخت تیز لہجے میں کہا ۔

" پہلے تم راستہ چھوڑو ۔ ہم بار میں جا رہے ہیں ۔ وہاں کسی میز پر بیٹھ کر اطمینان سے تعارف ہو جائے گا "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہوا ۔ ورنہ اس دیو قامت کا گھومتا ہوا ہاتھ اس کے چہرے پر پڑتا لیکن عمران کے تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹتے ہی یکلخت تنویر کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے اس دیو قامت کے گرز نما بازو کو راستے میں ہی تھام لیا اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں تنویر کے جسم نے فضا میں قلا بازی کھائی اور فضا اس دیو قامت کے حلق سے نکلنے والی

کربناک چیخ اور ایک زوردار دھماکے سے الٹ کر پشت کے بل زمین
پر گرنے سے گونج اٹھی۔

"ویل ڈن رابرٹ۔ آؤ اب چلیں"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے
میں تنویر سے کہا اور اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے سرے سے کوئی واقعہ
ہی نہ ہوا ہو۔ ماحول پر ایک بار پھر موت جیسی خاموشی طاری ہو گئی
تھی۔ عمران، تنویر اور ٹائیگر بڑے اطمینان سے آگے بڑھ رہے تھے کہ
یکلخت ٹائیگر لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں اٹھتا
ہوا اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس دیوقامت سے جا کر ایک دھماکے
سے ٹکرایا اور وہ دیوقامت جس کا ایک بازو لٹک رہا تھا۔ ایک بار پھر
ایک دھماکے سے پشت کے بل نیچے سڑک پر گرا اور ٹائیگر قلابازی کھا
کر سیدھا ہوا اور تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کے قریب پہنچے ہوئے
اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ دروازے کے سامنے اور اندر کھڑے
ہوئے سارے افراد تیزی سے انہیں راستہ دینے کے لئے ادھر ادھر ہٹ
گئے تھے۔ ان سب کے چہروں پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ خوف اور
دہشت کے سائے لرز رہے تھے۔

"ارے کیا ہو گیا ہے۔ ہم کوئی جن بھوت تو نہیں ہیں ہم انسان
ہیں بھائی خالص انسان"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ تینوں بار میں داخل ہو گئے۔ لیکن ہال میں اسی طرح
خاموشی طاری تھی۔ اسی لمحے باہر سے اس دیوقامت کے دھاڑنے کی
آوازیں سنائی دیں اور پھر جیسے سڑک کوٹنے والا انجن چلتا ہے۔ اس

طرح کی آوازیں بار کی طرف آتی سنائی دیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ
دیوقامت بار میں داخل ہوتا۔ اچانک ایک راہداری سے ایک
چھریرے بدن کا نوجوان نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات تھے ویسے وہ اپنے قد و قامت اور چہرے مہرے سے جرائم پیشہ
کی بجائے کسی رومانٹک فلم کا ہیرو لگ رہا تھا۔ اس کے جسم پر بھی
سلیقے کا لباس تھا اور اسے دیکھتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ آدمی بھی ایئر
پورٹ کے استقبالیہ ہال میں موجود تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہو رہا ہے"...... اچانک اس نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں ہال میں موجود افراد اور عمران اور اس کے
ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس کی نظریں دروازے پر
کھڑے اس دیوقامت پر پڑ گئیں جس کا ایک بازو بے جان ہو کر لٹک
رہا تھا۔ اس کے بال پریشان تھے۔ سینے پر سے بنیان کئی جگہ سے پھٹ
گئی تھی۔ ماتھے پر بندھی ہوئی پٹی کھل کر اس کی گردن میں گری ہوئی
تھی اور چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ شدید غصے کے ملے جلے تاثرات
موجود تھے۔

"تم۔ تم بورگ۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے۔ یہ کیا ہو رہا
ہے"...... اس نوجوان کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ماسٹر ان تینوں اجنبیوں نے باہر اپاگو کو ہلاک کر دیا ہے اور
بورگ کا بازو بھی توڑ دیا ہے اور اسے دو بار اٹھا کر سڑک پر پھینک دیا
ہے"...... قریب کھڑے ایک آدمی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر

کہا۔

"کن۔ کن کی بات کر رہے ہو"...... اس نوجوان نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ تینوں"...... اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر اور ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو کیا تم اس بار کے مالک ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے خالص مقامی لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو۔ میں نے پہلے تو تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔ کیا واقعی تم نے اپاگو کو ہلاک کیا ہے اور بورگ کو بے بس کر دیا ہے"۔ اس نوجوان کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میرا نام گیری ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ رابرٹ اور سمتھ۔ ہمارا تعلق جزیرہ بیعثن سے ہے۔ اگر تم کبھی جزیرہ بیعثن گئے ہو تو تم نے وہاں گیری وزڈم کا نام ضرور سنا ہو گا۔ ہم ایک خاص کام کے لئے یہاں ٹاگ آئے تھے۔ کام سے فارغ ہوئے تو ہم نے سوچا کہ تھری سٹار چلیں بڑی شہرت سنی تھی اس کی لیکن یہاں ہم کار پارک کر رہے تھے کہ ایک بھینسے نما آدمی آیا اور اس نے ہماری کار کو لاتیں مار کر ڈنٹ ڈالنے کی کوشش شروع کر دی۔ چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کو اس کے چہرے پر ڈنٹ ڈالنے کا حکم دے دیا۔ میں تو اس کا جسم دیکھ کر یہی سمجھا تھا کہ جاندار آدمی ہو گا لیکن اس کا سر تو تربوز کی طرح ایک ہی ڈنٹ پڑنے سے پھٹ گیا پھر یہ صاحب سامنے آئے انہوں نے ہمارا

راستہ روکا۔ چنانچہ راستہ لینے کے لئے مجبوراً ہمیں اس کا بازو توڑنا پڑا۔ بس اتنی سی بات ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پائیک ہے۔ جزیرہ بیعثن تو میں آج تک نہیں گیا۔ لیکن مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ اپاگو کو ہلاک اور بورگ کو بے بس تم نے کیا ہو گا۔ یہ دونوں تو ٹاگ کے انتہائی مانے ہوئے لڑاکا ہیں"۔ پائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یقین نہیں آرہا تو دوسرا بازو توڑ کر دکھا دیتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو پائیک بے اختیار ہنس پڑا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ نرمی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بس کافی ہے۔ ایک ہی ٹوٹا ہوا بازو بتا رہا ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو دکھائی دیتے ہو"...... پائیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ بورگ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ الٹ کر پشت کے بل دروازے میں ہی گرا اور چند لمحے تڑپنے بعد ساکت ہو گیا۔

"ویری گڈ۔ بڑا خوبصورت نشانہ ہے تمہارا مسٹر پائیک۔ گولی ٹھیک دل پر ہی لگی ہے"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور پائیک نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔

"شکریہ"...... پائیک نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور اس نے ایک بار پھر تیزی سے جیب میں ڈال لیا۔

"بورگ اور اپاگو کی لاشیں غائب کر دو اور بس"...... پائیک

نے ارد گرد کھڑے لوگوں سے کہا اور پھر وہ عمران سے مخاطب ہوا۔

"آؤ مسٹر گیری وزڈم۔ میرے دفتر میں آؤ تم سے ذرا تفصیلی ملاقات ہونی چاہیے" ...... پائیک نے کہا اور تیزی سے واپس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے کندھے اچکائے اور اس کے پیچھے چل دیا۔ تنویر اور ٹائیگر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہے تھے راہداری کے اختتام پر موجود سپاٹ دیوار کے قریب پہنچ کر پائیک نے اس کی بنیاد میں مخصوص انداز میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں سمٹ گئی اور وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کے دوسرے دروازے سے سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک ہال میں پہنچے تو وہاں بڑے زور شور سے جوا ہو رہا تھا اور وہاں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ ایک طرف ایک چوڑی راہداری تھی۔ پائیک اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری میں دو مشین گنوں سے مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ پائیک خاموشی سے چلتا ہوا راہداری کے اختتام پر ایک دروازے تک پہنچا اور اس نے دروازے پر ایک مخصوص انداز میں اپنے ہاتھ کی ایک انگلی رکھی تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"آؤ اندر آجاؤ یہ میرا خاص دفتر ہے" ...... پائیک نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور وہ تینوں اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ دفتر اور آرام گاہ کے ملے جلے فرنیچر سے

مزین یہ خوبصورت کمرہ خاصا وسیع و عریض تھا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ایک طرف ایک جدید انداز کی بڑی سی دفتری میز تھی جس پر ایک سرخ رنگ کا فون پڑا ہوا تھا۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم کیا پینا پسند کرو گے" ...... پائیک نے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو کچھ نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائیک حیرت سے ان کی طرف مڑا۔

"فی الحال کا کیا مطلب" ...... پائیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"فی الحال کا مطلب یہ ہے مسٹر پائیک کہ جیکسن آجائے پھر اکٹھے بیٹھ کر پئیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جیکسن۔ کون جیکسن" ...... پائیک نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جس کے ساتھ تم انٹرنیشنل سیکشن کے اس استقبالیہ ہال میں موجود تھے۔ جہاں مسافروں پر فائرنگ ہوئی تھی۔ اگر اب بھی میری بات تمہاری سمجھ میں نہیں آرہی تو پھر کھل کر بتا دوں کہ گرانڈ ماسٹر کا جیکسن" ...... عمران نے جواب دیا تو پائیک کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اس کی آنکھیں کانوں تک پھیل گئی تھیں۔

"ارے ارے اس قدر حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ حیرت سے بے ہوش ہو جاؤ۔ ہمیں ابھی تم سے بہت سی باتیں کرنی

ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ۔ تم کون ہو ۔ کیا ۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے" ۔ پائنیک نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھنے لگا۔

"اطمینان سے جیب میں ہاتھ ڈالو ڈرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ ویسے اب ذرا کھل کر تعارف ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے ۔ میرا نام علی عمران ہے ۔ وہی علی عمران جس پر تم نے فائر کھولا تھا اور یہ میرے ساتھی ہیں تنویر اور ٹائیگر"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو پائنیک کے چہرے پر انتہائی عجیب سی کیفیات پھیلنے لگیں۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا..... کیا"........ پائنیک نے حیرت کی شدت سے رک رک کر کہا اور پھر دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے گرنے لگا تھا کہ یکلخت ٹائیگر نے اچھل کر اسے سنبھالا اور وہ ٹائیگر کے بازو میں ہی ڈھیر ہو گیا ۔ حیرت کی بے پناہ شدت کی وجہ سے وہ واقعی بے ہوش ہو چکا تھا۔

"کمال ہے ۔ اس قدر حیرت بھی ہو سکتی ہے کسی شخص کو کہ وہ بے ہوش ہی ہو جائے"........ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ حیرت کی وجہ سے بے ہوش نہیں ہوا ۔ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا ہے کہ مردے کیسے زندہ ہو گئے ہیں ۔ کیونکہ اس نے اپنی آنکھوں سے ہمیں استقبالیہ ہال میں مرتے ہوئے دیکھا تھا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جب کہ اس دوران ٹائیگر بے

ہوش پائنیک کو صوفے پر لٹا چکا تھا۔

"اس کا کوٹ عقب سے نیچے کر دو اور جیب سے اسلحہ وغیرہ نکال لو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ"....... عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس صوفے کے سامنے رکھتے ہوئے کہا جس پر بے ہوش پائنیک پڑا ہوا تھا ۔ ٹائیگر نے عمران کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا جبکہ تنویر ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ چند لمحوں بعد پائنیک ہوش میں آ گیا ۔ لیکن اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"تم ۔ تم ۔ کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو ۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے میں نے خود تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو وہاں مرتے ہوئے دیکھا تھا"........ پائنیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ ٹائیگر نے اسے ہوش دلانے کے ساتھ ساتھ اٹھا کر بٹھا بھی دیا تھا لیکن کوٹ عقبی طرف سے نیچے کر دیئے جانے کی وجہ سے پائنیک بے بس ہو چکا تھا ۔ اس نے بات کرنے کے ساتھ ساتھ جھٹکا دے کر کوٹ اونچا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کوشش میں ناکام رہا۔

"اب دوبارہ بے ہوش نہ ہو جانا پائنیک ۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہیں یوں ہوش میں لانے میں ضائع کرتے رہیں ۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں ۔ تا کہ تمہاری یہ حیرت دور ہو جائے ۔ ہمیں تمہاری اس پلاننگ کا پہلے سے علم ہو گیا تھا ۔ اس لئے ہم نے جوابی پلاننگ کی اور تمہیں مطمئن کرنے کے لئے وہاں ایک ڈرامہ رچایا گیا ۔ تمہارے جن آدمیوں نے ہم پر گنوں سے حملہ کرنا تھا ۔

انہیں ایسی گنیں مہیا کی گئیں جن میں صرف دھماکہ خیز مواد تھا۔ ایئر
پورٹ کے اعلیٰ حکام سے یہ کہا گیا کہ یہاں کی ایک مشہور کمپنی حقیقی
انداز میں شوٹنگ کرے گی اور بس۔ باقی کام فلم کے انداز میں مکمل
ہو گیا۔ تم مطمئن ہو کر چلے گئے۔ تمہارے اور جیکسن دونوں کے
بارے میں ہمیں اطلاعات مل گئیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ گرانڈ ماسٹر
میں جیکسن تم سے زیادہ رتبے کا آدمی ہے۔ لیکن ہم نے براہ راست
جیکسن پر ہاتھ ڈالنے کے تمہارے ذریعے جیکسن تک پہنچنے کا پلان بنایا
اور پھر ہم یہاں آ گئے بس یہ ہے ساری بات "........ عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تو تم وہاں ہلاک نہیں ہوئے تھے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
گنیں میرے سیکشن سے سپلائی ہوئیں۔ آدمی میرے سیکشن کے تھے۔
نہیں نہیں ایسا ہونا ہی ناممکن ہے تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو
"۔ پائیک نے کہا۔

" تمہارے آدمی فرشتے نہیں مسٹر پائیک۔ بہر حال یہ باتیں بعد میں
ہوں گی تم جیکسن کو یہاں بلاؤ۔ جو بہانہ جی چاہے بنا لینا لیکن اسے
دس منٹ کے اندر یہاں پہنچ جانا چاہئے "........ عمران نے سخت لہجے
میں کہا۔

" کون جیکسن۔ میں تو کسی جیکسن کو نہیں جانتا "۔ پائیک نے
یکلخت منہ بناتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے میں تو سمجھا تھا کہ تم شریف آدمی ہو۔ جرائم کی دنیا میں

ویسے ہی بھٹک کر آ گئے ہو گے۔ لیکن لگتا ہے۔ تم پر کچھ رنگ ان
لوگوں کا بھی چڑھ گیا ہے اور یہ رنگ اتارنا مجھے آتا ہے "........ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو وہ ریوالور دینے کا اشارہ
کیا جو اس نے پائیک کی جیب سے نکالا تھا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے
کھڑا تھا۔ ٹائیگر نے ریوالور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کا
میگزین کھولا اور اس میں موجود تمام گولیاں نکال کر ایک طرف رکھ
دیں۔

" یہ دیکھو میں ایک گولی میگزین میں ڈال رہا ہوں اچھی طرح دیکھ
لو "........ عمران نے کہا اور پھر ایک گولی اٹھا کر اس نے پائیک کے
سامنے میگزین میں ڈالی اور میگزین بند کر کے اس نے اسے گھمانا
شروع کر دیا۔ کافی دیر تک اسے گھمانے کے بعد اس نے ہاتھ روک لیا
اور پھر اس نے ریوالور کی نال پائیک کی کنپٹی سے لگا دی۔

" اب تمہارے پاس بہت سے چانسز بھی ہو سکتے ہیں اور ایک
چانس بھی نہیں ہو سکتا۔ بولو جیکسن کو بلانے کے لئے تیار ہو یا ٹریگر
دبا دوں "۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ کسی جیکسن کو نہیں جانتا "........ پائیک نے قدرے
ہکلاتے ہوئے کہا اور عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ کرچ کی آواز نکلی اور اس
کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اس کا چہرہ اور جسم
پسینے میں ڈوب سا گیا تھا۔

" ایک چانس ختم ہو گیا مسٹر پائیک اب میں صرف تین تک

گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی گنتی شروع کر دی ۔ پائیک کی حالت تیزی سے خراب ہوتی جا رہی تھی ۔

" رک جاؤ رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں تمہیں ۔ رک جاؤ" ۔ اچانک پائیک نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا ۔

" کیا بتانا چاہتے ہو"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔

" وہ یہاں نہیں آئے گا ۔ وہ اس جیسی جگہوں پر کبھی نہیں آتا ۔ میں تمہیں اس کا فون نمبر بتا دیتا ہوں ۔ تم بے شک اس سے خود بات کر لو"....... پائیک نے کہا ۔

" فون نمبر مجھے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کینن ہاؤس میں موجود ہے ۔ میں اس سے فوری ملنا چاہتا ہوں ۔ وہ اگر یہاں نہیں آتا تو جہاں وہ آسکتا ہو وہ جگہ بتاؤ"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا ۔

" وہ ۔ وہ یہاں نہیں آئے گا ۔ وہ سوائے اشد ضرورت کے کبھی باہر نہیں آتا"....... پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تم اس کینن ہاؤس میں گئے ہو کبھی"....... عمران نے پوچھا ۔

" نہیں میں کبھی نہیں گیا ۔ ویسے کینن ہاؤس کو ونڈر لینڈ کہا جاتا ہے اور جیکسن کا قول ہے کہ اس عمارت میں مکھی بھی زندہ داخل نہیں ہو سکتی"....... پائیک نے جواب دیا ۔

" او ۔ کے اب بتا دو کہ گرانڈ ماسٹر کا چیف لارین کہاں ملے گا" ۔ عمران نے پوچھا ۔

" گرانڈ ماسٹر ۔ کون گرانڈ ماسٹر میں تو نہیں جانتا"....... پائیک نے کہا ۔

" تو پھر میں دوبارہ گنتی شروع کر دیتا ہوں"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر گنتی شروع کر دی لیکن اس بار پائیک خاموش بیٹھا رہا ۔ تین کہنے کے بعد عمران نے ٹریگر دبا دیا ۔ کرچ کی آواز کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک بار پھر زور دار جھٹکا لگا ۔

" چانس کم ہو گئے ہیں ۔ ایک ۔ دو"....... عمران نے کہا اور ساتھ ہی گنتی شروع کر دی ۔

" رک جاؤ رک جاؤ ۔ یہ ۔ یہ خوفناک عذاب ہے ۔ رک جاؤ ۔ لارین اب گرانڈ ماسٹر کا چیف نہیں ہے وہ روجر اب گرانڈ ماسٹر کا چیف ہے ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں روجر چیف ہے ۔ جیکسن اس کا اسسٹنٹ ہے لیکن روجر کہاں رہتا ہے میں نہیں جانتا ۔ میں نے صرف اسی کا نام سنا ہوا ہے ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"....... پائیک نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی عمران نے تین کہہ کر ٹریگر دبایا اور ایک بار پھر کرچ کی آواز کے ساتھ ہی پائیک کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا ۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ تم یقین کیوں نہیں کرتے میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ پہلے لارین تھا گرانڈ ماسٹر اب روجر ہو گیا ۔ میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے ۔ میری کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی ۔ ہاں میں نے یہ سنا ہے کہ گاربو اس کی گرل فرینڈ ہے اور وہ گاربو سے ملتا رہتا ہے

لیکن گاربو بھی کسی سے نہیں ملتی۔ گاربو آرسٹار کلب کی مالکہ ہے۔ انتہائی اعلیٰ طبقے کی عورت ہے۔ وہ اپنی مرضی کے علاوہ کسی سے نہیں ملتی میں سچ کہہ رہا ہوں"...... پائیک نے کہا۔

"کیا گاربو کو معلوم ہوگا کہ روجر کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم میں نے تو صرف سنا ہوا ہے کہ وہ گاربو سے ملتا ہے وہ گرانڈ ماسٹر ہے"...... پائیک نے جواب دیا۔

"ہاٹ فیلڈ کا چیف بھی وہی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاٹ فیلڈ وہ۔ وہ کیا ہے۔ میں تو نہیں جانتا۔ میں تو یہ نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں"...... پائیک نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران ایک طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پائیک چیخ مار کر پہلو کے بل صوفے پر گرا اور دو لمحوں تک تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران کے منہ سے پائیک کی آواز نکلی۔

"پیری بول رہی ہوں ڈیئر۔ کیا ہوا تمہیں۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ میں آ رہا ہوں۔ اتنی دیر ہو گئی ہے تمہارا انتظار کرتے ہوئے"۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سوری ڈیئر میں ایک ضروری کام میں مصروف ہو گیا ہوں۔ ابھی

مجھے دیر لگے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے۔ اب اس سے مزید کچھ حاصل ہونا ناممکن ہے۔ بہرحال اس سے ملاقات کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں یہ پتہ چل گیا ہے کہ اب اصل آدمی روجر ہے اور اسے اس گاربو کے ذریعے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر اس گاربو سے ملنے آرسٹار کلب جانا ہو گا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر چلو پہلے بھی کافی وقت ضائع ہو گیا ہے"۔ تنویر نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے ختم کر دو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس یہاں اس کی لاش فوری دستیاب ہو جائے گی اور یہ لوگ ہمیں پورے شہر میں تلاش کرنا شروع کر دیں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ ٹائیگر درست کہہ رہا تھا۔ وہ ان جرائم پیشہ افراد کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھا۔

"اوہ واقعی۔ اس پوائنٹ پر تو میرا ذہن نہ گیا تھا۔ نئے سرے سے میک اپ وغیرہ کرنے۔ لباس اور کار تبدیل کرنے میں تو کافی وقت لگے گا۔ او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ یہاں سے ہمارے ساتھ باہر جائے گا"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے پائیک کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر

دیئے۔ چند لمحوں پائیک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے
اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرے لمحے پائیک کے منہ سے کراہ نکلی اور
اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ ٹائیگر نے
بازو سے پکڑ کر اسے سیدھا بٹھا دیا۔

" سنو پائیک ہماری تمہارے ساتھ کوئی براہ راست دشمنی نہیں
ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ تم نے اس جیکسن کے کہنے پر ہم پر حملہ کیا
تھا۔ اب دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ تمہیں گولی مار کر ہم خاموشی سے
یہاں سے چلے جائیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تم ہمارے ساتھ چلو
اور ہمیں اس گاربو کے کلب پہنچا دو۔ اس کے بعد ہم جانیں اور گاربو
جانے۔ بولو تمہیں کون سی صورت منظور ہے "...... عمران نے
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں "...... پائیک نے فوراً ہی
کہا۔

" یہ بات سن لو کہ تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تم یا تمہارے آدمی
اس قابل نہیں ہیں کہ ہمارا راستہ روک سکیں۔ اس لئے اگر تم نے
راستے میں اپنے کسی آدمی کو کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو تم
دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے اور تمہارے آدمی بھی لاشوں میں
تبدیل ہو جائیں گے "...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

" میں کوئی اشارہ نہ کروں گا۔ تم بے فکر رہو۔ مجھے تسلیم ہے کہ تم
بہت اونچے لوگ ہو "...... پائیک نے کہا۔

" او۔ کے۔ ٹائیگر اس کا کوٹ ٹھیک کر دو "...... عمران نے کہا
اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کا کوٹ ٹھیک کر دیا اور اس کے ساتھ
ہی پائیک ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" شکریہ میں تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا۔ لیکن میں پہلے
بتا دوں کہ گاربو کسی سے نہیں ملتی۔ وہ ایسی عورت ہے کہ اپنی مرضی
کے بغیر ناڈا کے صدر سے بھی ملنے سے انکار کر سکتی ہے "...... پائیک
نے کاندھوں کو اچکاتے ہوئے کہا۔

" یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ تم نے ہمیں صرف اس کلب تک
پہنچانا ہے اور بس "...... عمران نے کہا تو پائیک سر ہلاتا ہوا دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے تنویر اور ٹائیگر کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا
اور پھر وہ تینوں پائیک کے پیچھے چل پڑے۔ پائیک نے واقعی راستے
میں کسی قسم کی کوئی شرارت نہ کی اور وہ اطمینان سے کلب سے باہر آ
گئے۔ عمران نے پائیک کو تنویر کے ساتھ عقبی سیٹ پر بٹھایا اور خود
بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ جبکہ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور
چند لمحوں بعد ان کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی مین روڈ پر پہنچ گئی۔

" پہلے اپنی جگہ پر چلو وہاں سے دوسرے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر ہم
کلب جائیں گے "...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور
ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" یہاں تم لوگوں کا ساتھ کس گروپ نے دیا ہے "...... پائیک
نے پوچھا۔

"ایکریمیا کے رہنے والے ایک آدمی نے کارروائی کی ہے۔ کس طرح کی ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کی نہ ہمیں ضرورت تھی اور نہ معلوم کی" ...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کا کیا نام ہے" ...... پائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہنری میک ابھی تمہاری ملاقات بھی اس سے ہو جائے گی۔ ویسے ایک بات بتاؤ کہ تم جرائم کی دنیا میں کیسے آگئے ہو تم جسمانی اور ذہنی دونوں انداز میں جرائم پیشہ نہیں لگتے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور پائیک پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"ایک طویل کہانی ہے۔ مختصر یہ کہ ایک عورت کے قتل کا انتقام لینے کے لئے جرائم کی دنیا میں داخل ہوا تھا۔ اس وقت تو خیال صرف انتقام لینے کی حد تک تھا لیکن پھر حالات ایسے پیدا ہوتے گئے کہ بجائے یہاں سے باہر آنے کے اس دلدل میں دھنستا ہی چلا گیا۔ ویسے میری اس بیس سالہ زندگی میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں نے اس طرح شکست کھائی ہے اور اس کی وجہ دراصل یہی تھی کہ میں آپ حضرات کی طرف سے پہلے سے ہوشیار نہ تھا" ...... پائیک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو اب ہوشیار ہو جانا۔ ویسے ایک بات کہوں پائیک کہ تم لوگ خواہ مخواہ ہمارے راستے میں آگئے ہو۔ ہمارا کوئی تعلق گرانڈ ماسٹر سے نہ تھا۔ ہم تو ہاٹ فیلڈ نامی ایک تنظیم کے خلاف کام کرنے یہاں آ

رہے تھے اور ہاٹ فیلڈ کے بارے میں ہمیں یہی معلومات ملی تھیں کہ اس کا تعلق بھی ٹاگ سے ہی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقیناً غلط اطلاع ملی ہے۔ اس نام کی کوئی تنظیم یہاں موجود نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو کم از کم مجھ جیسا آدمی اس سے بے خبر نہ رہتا۔ یہاں تو اگر کسی بچے کا نام بھی اس کے والدین تبدیل کر دیں تو مجھے اس کی اطلاع مل جاتی ہے" ...... پائیک نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ لارین کی جگہ روجر نے کیسے لے لی ہے۔ کیا اسے روجر نے ہلاک کر دیا تھا"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ یہ ہیڈ کوارٹر کا اپنا معاملہ ہے۔ میرا سیکشن تھری صرف خاص معاملات پر ہی کام کرتا ہے۔ ورنہ میرا کوئی تعلق تنظیم سے نہیں رہتا۔ مجھے تو صرف اتنی اطلاع ملی ہے کہ لارین نے کسی مشن میں ناکامی کی وجہ سے خودکشی کر لی ہے اور اس کی جگہ روجر نے لے لی ہے" ...... پائیک نے جواب دیا۔

"اسی لمحے کار اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی رہائش پذیر تھے۔ ٹائیگر نے نیچے اتر کر مخصوص انداز میں وقفے وقفے سے تین بار کال بیل کا بٹن پریس کیا اور پھر واپس آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور صفدر باہر آگیا۔ اس نے ایک نظر ٹائیگر۔ تنویر۔ عمران اور پائیک

پر ڈالی اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر اس کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار سمیت اندر پہنچ چکے تھے۔ برآمدے میں کیپٹن شکیل اور جولیا کے ساتھ ہنری بھی موجود تھا۔ ان سب کی نظریں پائیک پر جمی ہوئی تھیں۔ جو اب کار سے اتر رہا تھا۔

"ان سے ملو ہنری۔ یہ ہے مسٹر پائیک تھری سٹار کلب کے مالک و منیجر اور ایئر پورٹ پر بنائی جانے والی فلم کے اصل ہدایت کار"۔ عمران نے ہنری سے مخاطب ہو کر کہا تو ہنری کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں چونک پڑے۔

"مگر عمران صاحب یہ تو"...... ہنری میک نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر رک گیا۔

"یہ اب بھی ہمارے مخالف کیمپ میں ہے۔ مجھے چونکہ اس کی ہدایت کاری پسند آگئی تھی اس لئے میں اسے ہلاک کرنے کی بجائے ساتھ لے آیا ہوں۔ تاکہ اس کی فنی مہارت سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا جا سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ سارے سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔

"مسٹر ہنری...... تم نے یہاں کس گروپ کی حمایت حاصل کر کے میرا سیٹ اپ ختم کیا ہے"...... پائیک نے ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ہنری میک نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس گروپ کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں جس نے اس قدر مہارت سے میرے سیٹ اپ کو ڈیڈ فلاپ کیا ہے۔ میری نظر میں تو یہاں ایسا کوئی گروپ نہیں ہے"...... پائیک نے جواب دیا۔

"میں نے اس کے لئے ایکریمیا کے ایک گروپ بلیک بورنس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ اب انہوں نے یہ سارا انتظام کیسے کیا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے"...... ہنری نے جواب دیا اور پائیک نے ہونٹ بھینچ لئے شاید وہ ہنری کے جواب سے مطمئن نہ ہوا تھا۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کینن ہاؤس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اس سے پہلے اس نے جب اس نمبر پر پاکیشیا سے بطور جیکب فون کیا تھا تو اس پر براہ راست جیکسن نے فون اٹنڈ کیا تھا۔

"پائیک بول رہا ہوں چیف آف سیکشن تھری"...... عمران کے منہ سے پائیک کی آواز نکلی اور کرسی پر بیٹھا ہوا پائیک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ مگر تنویر نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے واپس کرسی پر دھکیل دیا۔

"اوہ مسٹر پائیک میں بونر بول رہا ہوں۔ کینن ہاؤس کا انچارج۔ باس جیکسن نے آپ کو کال کیا تھا۔ لیکن وہاں سے بتایا گیا کہ آپ کہیں گئے ہوئے ہیں اور بتا کر نہیں گئے"...... دوسری طرف سے

جواب دیا گیا۔

"ہاں میں ایک ضروری کام گیا تھا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کال آئی تھی۔ کیا مسئلہ ہے۔ باس کہاں ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ مادام ڈیاری کے پاس گئے اور وہاں سے مستقل طور پر نمبر ٹو میں شفٹ ہو جائیں گے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جسے تمہارے گروپ نے ایئر پورٹ پر ختم کیا تھا۔ اس کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ختم نہیں ہوا"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے اور باس نے اپنی آنکھوں سے انہیں ایئر پورٹ پر مرتے ہوئے دیکھا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے لہجے میں بے پناہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"چیف باس نے باس کو فون کر کے بتایا تھا وہ مس گاربو کے ساتھ موجود تھے کہ کرائم چینل کی خبریں سننے پر انہیں معلوم ہوا کہ وہاں تو کوئی فلم بنائی گئی ہے۔ کوئی آدمی نہیں مرا۔ باس کو اس بات پر یقین نہ آیا کیونکہ باس بھی تمہارے ساتھ ایئر پورٹ موجود تھے لیکن باس نے جب انکوائری کی تو پتہ چلا کہ واقعی یہ کسی فلم کی شوٹنگ تھی اور ایئر پورٹ کے اعلیٰ حکام نے ناگ کے گورنر کی خصوصی سفارش پر اس کی اجازت دی تھی۔ اس پر چیف نے باس کو ہدایات دیں اور ان لوگوں کو ٹریس کرنے کا کیس اب مادام ڈیاری کے ذمہ لگایا جا رہا ہے تمہارے بارے میں باس ہدایات دے گئے ہیں کہ تمہارا فون آئے تو تمہیں کہہ دیا جائے کہ تم تا اطلاع ثانی انڈر گراؤنڈ رہو گے"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ پائیک کی طرف مڑ گیا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین آنا بند ہو گیا ہو۔

"یہ مادام ڈیاری کون ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے پائیک سے پوچھا۔

"یہ۔ یہ تم نے میری آواز۔ میرے لہجے کی اس طرح ہو بہو نقل کیسے کر لی۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔۔۔۔ پائیک نے رک رک کر کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ یہ باتیں ہمارے لئے معمولی حیثیت رکھتی ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"مادام ڈیاری یہاں معلومات فروخت کرنے والی پارٹی ہے۔ اس کا پورا سیٹ اپ ہے۔۔۔۔۔۔ خود وہ انتہائی عیار اور چالاک عورت ہے"۔۔۔۔۔۔ پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو اگر تم وعدہ کرو کہ خاموش بیٹھے رہو گے تو میں تمہیں بے ہوش کرنے کا حکم نہیں دیتا کیونکہ اب جو میں فون کرنے والا ہوں اس میں تمہارا بولنا مجھے سخت ناگوار گزرے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے پائیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تمہارے آدمیوں کے گھیرے میں ہوں اور بے بس ہوں"۔

پائیک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"شکر کرو کہ زندہ ہو"......... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے مڑ کر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"......... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آر سٹار کلب کی مادام گاربو کا نمبر دیجئے۔ میری بات اچھی طرح سن لیجئے۔ مجھے براہ راست مادام کا نمبر چاہئے۔ کلب کا نمبر نہیں چاہئے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"......... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"سیکرٹری ٹو گورنر بول رہا ہوں۔ جناب گورنر صاحب مادام سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں"......... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کیجئے"......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو گاربو سپیکنگ"......... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نازک اور مترنم سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی گورنر ناسکل سپیکنگ مادام"......... عمران نے اس بار لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

"مگر ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ جناب گورنر بذات خود بات کرنا

چاہتے ہیں"......... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈپٹی گورنر کہا گیا ہوگا۔ آپ کی سیکرٹری کو غلطی لگی ہوگی"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

"بہرحال فرمائیے۔ ہم نے پہلے تو آپ کے متعلق کبھی نہیں سنا"۔ گاربو کے لہجے میں حیرت کا تاثر موجود تھا۔

"آپ سے ہمارا پہلا رابطہ ہے۔ جناب روجر صاحب سے ایک انتہائی اہم سرکاری کام ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ آپ کے پاس تشریف فرما ہیں"......... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں اس وقت نہیں ہیں۔ نصف گھنٹہ پہلے ضرور تھے لیکن پھر وہ چلے گئے ہیں"......... گاربو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں مل سکیں گے اس وقت"......... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے کبھی کسی دوسرے کی مصروفیات جاننے کی کوشش کی ہے"......... اس بار گاربو کا لہجہ سرد تھا۔

"او۔کے تھینک یو مادام"......... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب اس مادام گاربو کے دیدار کرنے ہی پڑیں گے۔ مجبوری ہے"۔ عمران نے رسیور رکھ کر جولیا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"وہ نہیں ملے گی۔ وہ کسی سے نہیں ملتی۔ وہ اس معاملے میں پورے ٹاگ میں مشہور ہے"......... پائیک نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سے بھی نہ ملے گی"......... عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

"مجھ سے ۔ مجھ سے تو وہ واقف ہی نہیں ہے"......... پائیک نے چونک کر کہا۔

"اس لئے تو وہ ملنے پر مجبور ہو جائے گی ۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارا کیا پروگرام ہے ۔ ہم سے تعاون کرنا چاہتے ہو یا نہیں ۔ میں تمہیں یہاں اس لئے لے آیا تھا تاکہ تم اس دوران اچھی طرح سوچ سمجھ کر کسی فیصلے پر پہنچ سکو"......... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسا تعاون"......... پائیک نے چونک کر پوچھا۔

"میں ہر صورت میں گرانڈ ماسٹر کے چیف روجر سے ملنا چاہتا ہوں"۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"مگر میں اس کے لئے کیا کر سکتا ہوں"......... پائیک نے حیران ہو کر کہا۔

"تم سیکشن تھری کے چیف ہو اور تمہاری کارکردگی ایسی ہے کہ تمہیں خاص خاص موقعوں پر سامنے لایا جاتا ہے ۔ کیا تمہارا سیکشن مادام گاربو کو اس کلب سے اغوا کر کے یہاں نہیں پہنچا سکتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ مادام گاربو کو وہاں سے اغوا کسی صورت بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ اس کلب میں داخل ہونے والا مادام گاربو کی براہ راست نظروں میں ہوتا ہے اور پھر وہ جس حصے میں رہتی ہے وہاں تو اس کی مرضی کے بغیر کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتا میرا سیکشن تو کیا ناگ کی پوری فوج وہاں جبراً داخل نہیں ہو سکتی"۔

پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اسے تمہاری طرف سے انکار سمجھوں"......... عمران نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب وہاں ایسے ہی انتظامات ہیں"۔ پائیک نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کیا انتظامات ہیں تفصیل سے بتاؤ"......... عمران نے کہا۔

"تفصیل ۔ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے ۔ میں نے تو سنا ہوا ہے کہ وہاں انتہائی سخت انتظامات ہیں"......... پائیک نے گڑبڑا کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹائیگر"......... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"......... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ جا کر پائیک کا میک اپ کر آؤ ۔ تمہارا قد و قامت اس سے ملتا ہے"......... عمران نے کہا۔

"یس باس"......... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو"......... جولیا نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی ۔ ٹائیگر کے باہر جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس گاربو سے روجر کا پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں"......... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کے لئے اتنے لمبے چوڑے تردد کی کیا ضرورت ہے ۔ وہ کلب میں موجود ہے دس بارہ افراد کا خاتمہ ہو گا تو گاربو ہاتھ آ ہی جائے گی"۔

تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" نہیں میں اسے اس طرح اغوا کرانا چاہتا ہوں کہ کسی کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو سکے۔ ورنہ ہم جس اطمینان سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اتنے اطمینان سے پھر نہ بیٹھ سکیں گے"...... عمران نے کہا اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"آپ کا خیال ہے کہ ٹائیگر پائیک کے روپ میں جا کر اس گاربو کو آسانی سے لے آئے گا"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں وہ آنے کے لئے مجبور ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر پائیک کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تیر گئی۔

" عمران صاحب کا خیال ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ حالانکہ میں درست کہہ رہا ہوں کہ وہ مجھے جانتی تک نہیں"...... پائیک نے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس کمرے میں آیا تو پائیک ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ ٹائیگر کا چہرہ اور بال ہو بہو اس سے ملتے جلتے تھے۔

" پائیک کو دوسرا لباس لا دو۔ تاکہ یہ اپنا لباس تمہیں دے سکے" عمران نے کہا اور ٹائیگر ایک بار پھر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ایک بنڈل اٹھایا ہوا تھا۔

" مسٹر پائیک باتھ روم میں جا کر لباس تبدیل کر لو اور اپنا لباس ٹائیگر کو دے دو"...... عمران نے پائیک سے کہا اور پائیک ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ سے بنڈل لے کر وہ

غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔ غسل خانے میں داخل ہو کر اس نے جیسے ہی دروازہ بند کیا۔ عمران نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس نما باکس باہر آ گیا۔ اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر باکس کے ایک کونے میں موجود بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے باکس سے پانی کا ہلکا سا شور سنائی دینے لگا۔

" ہیلو ہیلو پائیک بول رہا ہوں اوور"...... دوسرے لمحے باکس سے پائیک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

" یس گاربو اٹنڈنگ یو اوور"...... دوسرے لمحے باکس میں سے گاربو کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

" گاربو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک آدمی میرے روپ میں تمہارے کلب آ رہا ہے۔ وہ تمہیں اغوا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تاکہ تم سے چیف باس کا پتہ پوچھ سکیں۔ اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہوں گے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ تم فوراً کلب سے "بی" میں چلی جاؤ۔ اس طرح تم محفوظ ہو جاؤ گی اوور"...... پائیک کی دبی دبی آواز سنائی دی۔

" تمہارے روپ میں یہ کیا کہہ رہے ہو ڈیئر۔ یہ کیسے ممکن ہے اوور" دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ورنہ

تمہاری زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ فوراً کلب سے چلی جاؤ اوور اینڈ
آل "........ پائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی پانی کا شور ابھرا اور پھر
خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے باکس کا بٹن آف
کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد غسل خانے کا
دروازہ کھلا اور پائیک ہاتھ میں اپنا لباس اٹھائے باہر آگیا۔

" یہ لیجئے۔ میرا لباس "........ اس نے ٹائیگر کی طرف لباس بڑھاتے
ہوئے کہا۔

" اب اس کی ضرورت نہیں رہی پائیک۔ تم وہ ٹرانسمیٹر نکال کر
دے دو جس پر تم نے ابھی گاربو کو کال کیا ہے "........ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو پائیک بے اختیار اچھل پڑا۔

" ٹرانسمیٹر۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں "........ پائیک
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ جو تمہارے دانت میں چھپا ہوا ہے۔ ٹاگس تھری ٹائپ
ٹرانسمیٹر "........ عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

" دانت میں۔ ٹرانسمیٹر "........ پائیک نے بے اختیار ایک قدم
پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

" یہ دیکھو اس کا فکسڈ رسیور یہ میں نے تمہارے دفتر سے اٹھایا تھا۔
جب تم ہمارے ساتھ آنے کے لئے دروازے کی طرف مڑے تھے تو یہ
مجھے تمہاری میز کے ساتھ والے ریک میں پڑا نظر آگیا تھا۔ بظاہر یہ
سگریٹ کیس نظر آتا ہے اس لئے تم نے بے فکر ہو کر اسے ریک میں

پر ہی رکھا ہوا تھا لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر
اب ایکریمیا میں عام بکنے لگ گیا ہے۔ اس کا سپیشل سیٹ اس قدر
چھوٹا ہوتا ہے کہ اسے دانت میں خلا کرا کر چھپایا جا سکتا ہے۔ اور اب
تک تمہارے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو کا مقصد بھی یہی تھا کہ تم
سے کسی طرح یہ اگلوایا جا سکے کہ تمہارا تعلق گاربو سے کس قسم کا ہے
کیونکہ یہ تو مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ تمہارا تعلق بہر حال گاربو سے ہے۔
لیکن یہ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ یہ تعلق کس انداز کا ہے۔ لیکن اب
تمہاری کال کے دوران تمہارے لہجے کی بے تکلفی اور گاربو کا تمہیں ڈیئر
کہنے سے تمہارے درمیان تعلقات کا مجھے اندازہ ہو گیا ہے "........
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پائیک کے چہرے پر حیرت کے
ساتھ ساتھ اس بار خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

" تم۔ تم۔ آخر کیا چیز ہو۔ تم یہ سب کچھ کیسے جان لیتے ہو۔ گاربو
کے ساتھ میرے تعلقات کے بارے میں تو سوائے گاربو اور میرے
کسی تیسرے آدمی کو علم ہی نہیں ہے۔ تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے
کیا تم کوئی مافوق الفطرت ہستی ہو "........ پائیک کے لہجے میں بھی
خوف کا عنصر نمایاں تھا۔ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" جو آدمی انسانی نفسیات کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ اسے بعض
اوقات مافوق الفطرت بھی سمجھ لیا جاتا ہے۔ تم نے جس انداز میں
گاربو کا نام لیا اور پھر تمہارا رومانٹک فلموں کے ہیرو جیسا انداز گاربو
کے بے پناہ حسن کے چرچے۔ یہ سب کچھ ایک کہانی سنا رہے تھے میں

نے وہ کہانی سن لی بس اتنی سی بات تھی "........ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پائیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"تم ۔ تم انسان نہیں ہو۔ تم سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا"۔
پائیک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا
جیسے وہ آخری بازی بھی ہار بیٹھا ہو۔

"اب بتا دو کہ روجر کا حلیہ کیا ہے "........ عمران نے مسکراتے
ہوئے پوچھا تو پائیک نے چونک کر سر اٹھایا اور چند لمحے عمران کی
طرف دیکھتا رہا پھر اس نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ روجر اس وقت کہاں ہوگا۔ کیونکہ تم سے
زیادہ روجر کے بارے میں اور کوئی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ تمہیں گاربو
سے ملتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑتا ہوگا کہ روجر کی
مصروفیات تمہارے علم میں رہیں "........ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ مجھے گاربو خود بلا لیتی ہے ۔ اسے روجر کے
بارے میں معلوم ہوتا ہے "........ پائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"کہاں بلا لیتی ہے ظاہر ہے وہ کلب میں تو نہیں بلا سکتی تمہیں ورنہ
روجر کو یقیناً اطلاع مل جاتی "........ عمران نے کہا۔

"اس کے پاس مختلف ٹھکانے ہیں وہ کسی بھی جگہ بلا لیتی ہے "۔
پائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹھکانہ کون سا ہے جسے تم "بی" کہہ رہے تھے "........ عمران
نے پوچھا۔

"یہ ہمارا کوڈ ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی ایسی جگہ جس کے
متعلق کوئی نہ جانتا ہو "........ پائیک نے جواب دیا۔

"تنویر اب تک مسٹر پائیک کے ساتھ بہت نرمی کی جا چکی ہے لیکن
اب مسٹر پائیک نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہیں "۔
عمران نے اس بار تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم خود وقت ضائع کرنے پر تلے ہوئے تھے "........ تنویر نے کرسی
سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اسے انتہائی برق رفتاری سے
اچھل کر ایک طرف ہٹنا پڑا ۔ کیونکہ پائیک نے یکلخت اچھل کر تنویر
کے سینے میں ٹکر مار کر اسے راستے سے ہٹا کر بیرونی دروازے کی طرف
بڑھنا چاہا تھا کیونکہ تنویر بیرونی دروازے کے بالکل سامنے موجود تھا
لیکن تنویر نے ایک طرف ہٹتے ہی لات چلائی اور دوسرے لمحے پائیک
کے حلق سے ایک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔
تنویر نے بڑے ماہرانہ انداز میں اپنے ہی زور میں آگے بڑھتے ہوئے
پائیک کی پشت پر لات ماری تھی اور پھر اس سے پہلے کہ پائیک اچھل
کر کھڑا ہوتا ۔ تنویر اس کے سر پر پہنچ گیا اور اس کے بعد تو جیسے کمرہ
پائیک کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر کی
بھرپور لاتوں نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پائیک کی کئی پسلیاں
چشم زدن میں توڑ ڈالی تھیں۔ پائیک نے مڑ کر تنویر کی لات پکڑنے کی

کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے جبڑے پر بھرپور لات پڑی اور وہ بری طرح چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے گرا اور پھر اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اب اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دو۔ ٹائیگر جا کر رسی لے آؤ۔ اب باقی کام آسانی سے ہو جائے گا"....... عمران نے کہا اور تنویر نے اوندھے منہ پڑے ہوئے پائیک کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور ایک طرف پڑی کرسی پر پھینک دیا۔ ٹائیگر باہر جا چکا تھا۔

"کیا یہ گاربو واقعی روجر کے بارے میں جانتی ہو گی"....... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں تم نے اس کینن ہاؤس کے انچارج کی بات نہیں سنی تھی اس نے بتایا تھا کہ روجر اس وقت گاربو کے پاس ہی تھا۔ جب اس نے کرائم چینل پر خبریں سنیں اور پھر اس جیکسن سے بات کی اور اس کے بعد اس نے بتایا کہ جیکسن اس مادام ڈیاری کے ذمے ہماری تلاش کا کام ڈال کر نمبر ٹو میں چلا جائے گا۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ اب یہ لوگ انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہیں اور گاربو کے جس قسم کے تعلقات روجر سے ہیں۔ اس نے گاربو کو ضرور بتایا ہو گا کہ وہ کہاں جا رہا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنی لمبی گیم کھیلنے کی بجائے براہ راست گاربو کے کلب پر حملہ کر کے اس سے وہیں پوچھ گچھ نہیں کی جا سکتی تھی"....... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تاکہ مادام ڈیاری کے آدمی فوراً ہمارے متعلق گرانہ

اطلاعات دے دیتے اور پھر چاروں طرف سے ہم پر ایک بار پھلوم انداز میں مسلسل حملے شروع کر دیئے جاتے جس انداز کی پلاننگ، انہوں نے ایئرپورٹ پر بنائی تھی ہم یہاں اس وقت تک محفوظ ہیں جب تک ہمارا کسی کو علم نہیں ہوتا"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم واقعی وہاں تک سوچ لیتے ہو۔ جہاں تک ہمارا ذہن بھی نہیں پہنچتا"۔ جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو وہاں تک بھی سوچ لیتا ہوں جہاں تک شاید تنویر نے بھی نہ سوچا ہو گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس دوران ٹائیگر کمرے میں واپس آ چکا تھا اور پھر صفدر، تنویر اور ٹائیگر تینوں نے مل کر پائیک کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ پائیک کا چہرہ تکلیف کی شدت سے خاصا مسخ ہو چکا تھا۔ ایک جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا تھا اور منہ کے ایک کنارے سے خون کی لکیر بہہ کر اس کے گریبان تک چلی گئی تھی۔

"پہلے ہی اس کا جبڑا تنویر نے توڑ دیا ہے۔ اس لئے مزید توڑ پھوڑ کئے بغیر اسے ہوش میں لے آؤ"....... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد پائیک ہوش میں آ کر بری طرح کراہنے لگا۔

"تم نے دیکھا پائیک کہ میرے ذرا سے اشارے پر چند لمحوں میں

کوشش کی گئی ہے۔ ان کی تعداد بھی تم نے دیکھ لی ہے اور یہ
بڑی اس معاملے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ماہرانہ صلاحیتوں کے
ت ہیں۔ اس لئے وہ پتہ بتا دو جہاں کا اشارہ تم نے گاربو کو کیا تھا۔
س طرح تم مزید ٹوٹ پھوٹ سے اپنے آپ کو بچا لو گے"...... عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم وعدہ کرو کہ گاربو کو کچھ نہ کہو گے"...... پائیک نے
کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وعدہ رہا۔ ویسے بھی ہم خوبصورتی کے قدر دان ہیں"۔ عمران نے
جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کاؤنٹی کالونی کوٹھی نمبر ون سکس ایٹ بی"...... پائیک نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے کہا اور پائیک نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے فون نمبر بتا دیا۔

"تنویر۔ اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو تاکہ اس کا لٹکا ہوا جبڑا
متوازن ہو جائے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود
اٹھ کر وہ فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے
پائیک کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پائیک بول رہا ہوں مادام پہنچ گئی ہیں یہاں"...... عمران نے
پائیک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر بات کیجئے"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے
میں کہا گیا۔

"ہیلو پائیک یہ تم نے کیا چکر چلا دیا ہے۔ تمہیں کس طرح معلوم
ہو گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کرنے والی ہے اور وہ مجھے کیوں
اغوا کرے گی"...... دوسری طرف سے گاربو کی تیز آواز سنائی دی۔

"ڈیئر صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ یہ لوگ میرے کلب
آئے اور انہوں نے وہاں میرے ایسے دو آدمیوں کو بیکار کر دیا کہ جو
لڑائی بھڑائی میں ماہر تھے پھر انہوں نے مجھے بے ہوش کر کے وہاں سے
اغوا کر لیا اور اپنے ٹھکانے پر لے آئے لیکن مجھے وقت سے پہلے ہوش آ
گیا اور میں نے ان کے درمیان ہونے والی باتیں سن لیں۔ انہیں روجر
کی تلاش ہے۔ وہ اس سے کسی ہاٹ فیلڈ کے بارے میں پوچھنا چاہتے
ہیں اور اس کے ساتھ انہیں میرے اور تمہارے تعلقات اور تمہارے
کلب کے تمام انتظامات کا بھی علم تھا۔ چنانچہ میں نے ان کا پلان سن لیا
وہ اپنا ایک آدمی میرے روپ میں تمہارے کلب بھیج کر تمہیں اغوا
کرانا چاہتے تھے۔ پھر انہوں نے مجھے چیک کیا۔ میں بے ہوش بنا رہا تو
انہوں نے میرے ہاتھ اور پیر باندھے اور اس جگہ سے باہر چلے گئے ان
کی باتوں سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ جہاں میں موجود تھا وہ ٹاگ سے
ساٹھ ستر کلو میٹر دور کوئی زرعی فارم ہے اس لئے انہیں ظاہر ہے تم
تک پہنچنے میں گھنٹہ ڈیڑھ تو ضرور لگ جاتا۔ انہوں نے مجھے ہلاک نہیں
کیا تھا۔ شاید وہ مجھے تمہارے ٹریپ تک زندہ رکھنا چاہتے تھے۔

بہر حال ان کے اس فارم سے نکلتے ہی میں نے آزادی کی کوشش شروع
کر دی اور پھر میں رسیاں کھولنے میں کامیاب ہو گیا یہاں فون نہیں
تھا اس لئے مجھے مجبوراً دانت میں موجود خصوصی ٹرانسمیٹر استعمال کرنا
پڑا تاکہ تمہیں اس خطرے سے ہوشیار کر سکوں اور تمہیں ہوشیار
کرنے کے بعد میں باہر آیا تھا ان کا ایک آدمی باہر موجود تھا۔ میں نے
اسے ختم کر دیا اور پھر وہاں سے نکل آیا۔ اب بھی میں ایک قریبی ہوٹل
سے فون پر تم سے بات کر رہا ہوں"۔ عمران نے پائیک کے لہجے میں
تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ اوہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں یہ۔ لیکن اب میں کب تک
یہاں چھپی رہوں گی"۔ دوسری طرف سے گاربو نے انتہائی گھبرائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ واقعی میرے اور تمہارے تصور سے بھی زیادہ خطرناک
ہیں ڈیئر۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ تمہارا فکر تھا۔ وہ فکر اب دور ہو گیا
ہے۔ اب میں انہیں ٹریس کر کے ٹھکانے لگا دوں گا"........ عمران
نے کہا۔

"لیکن کب تک"........ گاربو نے کہا۔

"تم آخر اس قدر پریشان کیوں ہو رہی ہو۔ یہاں تم پوری طرح
محفوظ ہو۔ اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں روجر نے اپنے خفیہ ٹھکانے کے
بارے میں بھی نہ بتایا ہو گا۔ میں تو صرف تمہیں اس لئے بچانا چاہتا
ہوں کہ یہ لوگ انتہائی ظالم اور سفاک ہیں۔ یہ تمہارے اس

خوبصورت چہرے پر تیزاب ڈالنے سے بھی باز نہ آتے"........ عمران
نے کہا۔

"اوہ اوہ اس قدر خوفناک لوگ ہیں۔ لیکن وہ روجر کو کیوں تلاش
کر رہے ہیں"........ گاربو نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"وہ اس سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں نے
ان کی باتیں سنی تھیں۔ ان کا خیال ہے کہ روجر ہاٹ فیلڈ کے بارے
میں جانتا ہے"........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ یہ کیا چیز ہے۔ مجھ سے تو روجر نے کبھی اس کا ذکر نہیں
کیا"........ گاربو نے کہا۔

"مجھے خود علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے روجر واقعی جانتا ہو"۔ عمران
نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرح روجر کب تک چھپا رہے گا۔ مجھے اس
سے بات کرنی ہی پڑے گی"........ گاربو نے کہا۔

"کس طرح بات کرو گی کیا فون پر"........ عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ جہاں ہے وہاں فون نہیں ہے۔ ٹرانسمیٹر پر بات کرنی ہو
گی۔ اسے خبردار کرنا ہو گا۔ ورنہ اب مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگر یہ
روجر تک پہنچ گئے تو پھر روجر سے مجھے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونے پڑیں
گے"........ گاربو نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر بات نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ انہوں نے کوئی ٹرانسمیٹر
چیکنگ مشین کہیں نصب کی ہوئی ہو۔ اس طرح تم خود چیک ہو سکتی

ہو۔ اور جس طرح تم روجر سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتیں اس طرح میں تم سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا۔ تم مجھے وہ جگہ بتا دو۔ میں خود جا کر روجر کو ساری بات بتا دیتا ہوں۔ میں اسے پوری تفصیل بتا دوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ تم خود جاؤ۔ اس نے جیکسن سے بات کرتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ وہ ریلکس ہاؤس میں شفٹ ہو رہا ہے اور میں جانتی ہوں کہ ریلکس ہاؤس جزیرہ بیھن کے مرکزی شہر روسک کے شمال میں واقع مشہور جھیل مارکوفال کے ساتھ ہے۔ وہ روجر کی ذاتی ملکیت ہے اور روجر چھٹیاں وہیں گزارتا ہے"...... گاربو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ تم بے فکر رہو اور جب تک میری یا روجر کی طرف سے تمہیں کال نہ ملے تم نے یہاں سے واپس کلب نہیں جانا۔ میں اپنے پورے سیکشن کو ان کے خلاف حرکت میں لے آؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مگر جلد سے جلد ان کا خاتمہ کرو۔ میں زیادہ دیر کلب سے باہر نہیں رہ سکتی"...... گاربو نے کہا۔

"فکر مت کرو صرف چند گھنٹوں کی بات ہے۔ او۔ کے گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ نمایاں تھی۔

روجر نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ایک بٹن دبا کر اس نے کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو روجر کالنگ جیکسن اوور"...... وہ مسلسل کال دے رہا تھا۔

"یس جیکسن اٹنڈنگ یو اوور"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"جیکسن تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا ہو رہا ہے وہاں اوور"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا

"مادام ڈیاری کا پورا گروپ پورے ٹاگ میں انہیں انتہائی سرگرمی سے تلاش کر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک ان کا سراغ نہیں مل سکا۔ نجانے یہ لوگ کہاں چھپ کر بیٹھ گئے ہیں اوور"۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جیکسن کہ اتنے سارے اجنبی ٹاگ میں مادام ڈیاری کے آدمیوں کی نظروں سے چھپے رہ سکیں یہ لوگ تو پاتال سے بھی خبریں نکال لاتے ہیں اوور"...... روجر نے کہا۔

"اسی بات پر تو مجھے بھی حیرت ہے۔ بہرحال وہ کب تک چھپے رہیں گے۔ کبھی نہ کبھی تو سامنے آئیں گے ہی اور ایک بار ان کا معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو پھر ان کا خاتمہ کوئی مسئلہ نہ رہے گا۔ میں ان پر موت بن کر جھپٹ پڑوں گا اوور"...... جیکسن نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"پائیک کے سیکشن کو بھی تلاش پر لگا دینا تھا اوور"...... روجر نے کہا۔

"وہ پائیک بھی غائب ہو چکا ہے۔ اس کے بارے میں یہی رپورٹ ملی ہے کہ اس کے کلب میں تین مقامی آدمی آئے جو وہاں اجنبی تھے۔ انہوں نے پائیک کے دو بہترین آدمیوں میں سے ایک کو ہلاک کر دیا اور دوسرے کو بے بس کر دیا۔ پھر پائیک انہیں لے کر اپنے دفتر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد پائیک ان کے ہمراہ کلب سے باہر آیا اور ان کی کار میں بیٹھ کر چلا گیا۔ اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا کہ وہ کہاں جا رہا ہے تب سے وہ بھی غائب ہے۔ اس کار کی تلاش بھی ہو رہی ہے۔ لیکن وہ کار بھی کہیں نظر نہیں آ رہی۔ کار نئی تھی۔ اس کی رجسٹریشن پر صرف اپلائیڈ فار لکھا ہوا تھا اوور"...... جیکسن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ مقامی افراد کے روپ میں وہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں۔ اور وہ پائیک کو کسی چکر میں ساتھ لے گئے ہوں اوور"...... روجر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن اب تک پائیک کی لاش یا پائیک کو مل جانا چاہئے تھا۔ انہوں نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اس سے تمہارے یا میرے متعلق پوچھ گچھ ہی کر سکتے تھے۔ اور بس اوور"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی خطرے کے پیش نظر تو میں ریلکس ہاؤس شفٹ ہو گیا ہوں بہرحال تم انہیں فوراً تلاش کروا کر ان کا خاتمہ کرو ورنہ گرانڈ ماسٹر کا تو سارا دھندہ ہی چوپٹ ہو کر رہ جائے گا۔ ہم کب تک چھپے رہیں گے اوور"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو وہ زیادہ دیر تک چھپ نہ سکیں گے۔ کسی بھی لمحے ان کا سراغ مل سکتا ہے اور ایک بار سراغ مل جائے پھر چاہے آدھے ٹاگ کو کیوں نہ بموں سے اڑانا پڑے میں اڑا دوں گا اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

"مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... روجر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے باہر نکل آیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں آیا اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد

کمرے کی حرکت رکی تو روجر نے دروازہ کھولا اور باہر موجود ایک راہداری میں آگیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا اس نے دروازے کے ہینڈل کو مخصوص انداز میں دبا کر اسے کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی اس مشین کے سامنے ایک سٹول بھی موجود تھا۔ روجر تیز تیز قدم اٹھاتا اس سٹول پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اب مجھے بلیک سیکشن کو حرکت میں لانا پڑے گا۔ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا"۔ روجر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین سے زوں زوں کی ہلکی آواز نکلنے لگی اور اس پر چھوٹے بڑے کئی بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ روجر نے ایک ناب کو گھمانا شروع کیا تو اس کے اوپر موجود ڈائل پر ایک سرخ رنگ کی سوئی حرکت کرنے لگ گئی۔ جب یہ سوئی درمیانی ہندسے پر پہنچی تو روجر نے ناب سے ہاتھ ہٹایا اور مشین کے سب سے نچلے حصے میں موجود ایک سرخ رنگ کے ہینڈل کو جھٹکا دے کر کھینچ لیا۔ اس ہینڈل کے کھینچتے ہی مشین کے درمیان ایک سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی اور چند لمحوں تک تو اس پر آڑی ترچھی لکیریں دائیں بائیں پھیلتی اور سکڑتی رہیں پھر ایک بڑے سے ہال کا منظر ابھر آیا اس ہال میں دیواروں کے ساتھ بے شمار مشینیں نصب تھیں اور ہال میں بے حد گہما گہمی نظر آرہی تھی۔ سفید کوٹ پہنے دو دو آدمی ہر مشین کے سامنے موجود تھے۔ درمیان میں موجود میزوں کے پیچھے بھی

افراد بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ ان میزوں پر عجیب وغریب شکلوں کی چھوٹی بڑی کئی مشینیں موجود تھیں۔ روجر کافی دیر تک اس ہال کو دیکھتا رہا پھر اس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے مشین پر لگے ہوئے دو بٹن پریس کئے تو اس نے دیکھا کہ سکرین پر نظر آنے والے ہال کے ایک کونے میں موجود میز کے پیچھے بیٹھا ہوا آدمی چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے اپنے سامنے رکھی ہوئی مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"گرانڈ ماسٹر فرام ٹاگ"...... روجر نے مشین کے ساتھ ہک میں لٹکتے ہوئے ایک مائیک کو ہاتھ میں لے کر تیز لہجے میں کہا۔

"یس ورلڈ سکریننگ ڈیسک ناڈا اٹنڈنگ یو"...... مشین سے ایک بھاری اور سنجیدہ سی آواز نکلی۔

"ٹاگ ایئرپورٹ کے انٹرنیشنل سیکشن پر آج سے دو روز پہلے پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ سے پانچ پاکیشیائی مرد اور ایک عورت آئے ہیں ان میں سے ایک مرد کا نام علی عمران ہے۔ اس عورت کی شہریت پاکیشیائی ہو سکتی ہے لیکن قومیت کے لحاظ سے وہ سوئس ہے ان کو ریچ میں لے آؤ"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کو مشین کے مختلف بٹن دباتے ہوئے دیکھا...... کافی دیر تک وہ مشین کو آپریٹ کرتا رہا پھر سیدھا ہو گیا۔

"مجھے سکرین پر چیک کراؤ اور مختصر کوائف بھی بتاؤ"...... روجر

نے کہا تو دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک ایشیائی مرد کا چہرہ نظر آنے لگا۔

" اس کا نام علی عمران ہے۔ پاسپورٹ کے مطابق پیشے کے لحاظ سے بزنس مین ہے اور یہاں سیاحت کے لئے آیا ہے "...... مشین سے آواز سنائی دی تو روجر نے چونک کر غور سے عمران کے چہرے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

" دوسری تصویر دکھاؤ لیکن صرف نام بتاؤ باقی تفصیلات رہنے دو "۔ روجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جھماکے کے ساتھ عمران کی جگہ ایک دوسرے ایشیائی مرد کی تصویر ابھر آئی۔

" اس کا نام تنویر ہے "...... آواز سنائی دی اور پھر تیسری تصویر ابھری اور ساتھ ہی آواز سنائی دی ۔ اس کا نام صفدر ہے ۔ اور پھر تصویریں ابھرتی رہیں اور آخر میں جولیا نافٹز واٹر کا نام لیا گیا اور پھر سکرین پر اسی ہال کا منظر ابھر آیا۔

" گڈ تم نے درست آدمیوں کا انتخاب کیا ہے ۔ یہ سب لوگ ٹاگ میں موجود ہیں اور یقیناً میک اپ میں ہوں گے ۔ کیا تم انہیں ٹاگ میں چیک کر سکتے ہو "...... روجر نے پوچھا۔

" اس کے لئے آپ کو دس گنا فیس ادا کرنی پڑے گی ۔ کیونکہ پورے ٹاگ پر مخصوص ریز پھیلانی پڑیں گی "...... مشین سے آواز سنائی دی۔

" فیس کی فکر مت کرو ۔ ورلڈ سکریننگ سنٹر جو بل بھجوائے گا وہ

گرانڈ ماسٹر کے لئے قابل قبول ہو گا "...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے دو گھنٹوں کے بعد دوبارہ رابطہ کریں "...... آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی اور روجر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

" مجھے پہلے ہی اس سنٹر کی خدمات حاصل کر لینی چاہئیں تھیں ۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کیا "...... روجر نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا اور سٹول سے اٹھ کر واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو گیا ہو کہ ورلڈ سکریننگ سنٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ ڈھونڈ نکالے گا اور ظاہر ہے کہ اس کے بعد ان کی ہلاکت کوئی مسئلہ نہ رہ جاتا تھا۔

چارٹرڈ طیارہ انتہائی تیز رفتاری سے ٹاگ کے ایئرپورٹ سے اڑ کر جزیرہ بیلمن کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹاگ سے جزیرہ بیلمن تک کے ہوائی سفر میں چار گھنٹے لگ جاتے تھے۔ اس لئے انہیں معلوم تھا کہ جزیرہ بیلمن پہنچتے پہنچتے انہیں شام پڑ جائے گی۔ ہنری میک ان کے ساتھ تھا جب کہ پائیک کو انہوں نے آتے وقت وہیں ختم کر دیا تھا۔ کیونکہ اب پائیک کو ساتھ رکھنے سے ان کے لئے بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے تھے۔ طیارہ چونکہ چارٹرڈ تھا۔ اس لئے طیارے میں ان کے علاوہ اور کوئی مسافر نہ تھا۔

"ہمیں جزیرہ بیلمن کے مرکزی شہر روسک سے اسلحہ اور جیپیں بھی حاصل کرنی ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ہنری میک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں دولت خرچ کرنے سے ہر چیز مل سکتی ہے سوائے زندگی

کے اور دولت حاصل کرنا میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ ہنری میک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کسی گیم روم کا رخ کرو گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا اور ہنری میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"نہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہوگا۔ ہمیں فوری ایکشن میں آنا ہوگا۔ گرانڈ ماسٹر خاصی بڑی اور با وسائل تنظیم ہے۔ نجانے یہ لوگ کیوں رک گئے ہیں۔ ورنہ اگر یہ واقعی مقابلے پر اتر آتے تو ہمارے لئے مسئلہ بن جاتا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اسلحہ اور جیپیں کیسے حاصل کی جائیں گی"۔۔۔۔۔۔ ہنری میک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم مجھے کسی ایسے آدمی کا پتہ بتا دو جس سے یہ چیزیں دولت دے کر خریدی جا سکتی ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جزیرہ بیلمن میں یہودی اکثریت میں ہیں اور شاید آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جزیرہ بیلمن جرائم پیشہ افراد کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ ٹاگ اور ناڈا میں سمگل ہونے والا اسلحہ اور منشیات یہیں سے وہاں پہنچائے جاتے ہیں۔ لیکن میں چونکہ پہلے وہاں نہیں گیا اس لئے مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہاں اگر صرف معلومات حاصل کرنی ہیں تو معلومات یہیں بیٹھے بھی حاصل کی جا سکتی ہیں"۔۔۔۔۔۔ ہنری میک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے ایکریمیا فون کرنا پڑے گا"........ ہنزی میک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کر لو"........ عمران نے کہا اور ہنزی میک اٹھ کر کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ وہاں سے خصوصی فون پر بات کر سکے۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ وہ واپس آکر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پائلٹ ٹاگ ایرپورٹ کے حکام سے فون ملوا رہا ہے۔ جیسے فون ملے گا وہ مجھے کاشن دے دے گا"........ ہنزی میک نے کہا۔

"کوئی ایسا لفظ منہ سے نہ نکالنا جس سے ہماری شناخت ہو سکے"۔ عمران نے کہا اور ہنزی میک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چند لمحوں بعد فون پیس پر ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ رابطہ قائم ہو گیا ہے اب وہ کال کر سکتا ہے۔ ہنزی میک نے جلدی سے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایکس وائی زیڈ سے بات کراؤ"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ہنزی میک نے کہا اور عمران یہ مخصوص انداز کا کوڈ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہولڈ کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد فون پیس سے ایک اور آواز ابھری۔

"زیڈ بول رہا ہوں"........ بولنے والے کا لہجہ بھاری اور قدرے کرختگی لئے ہوئے تھا۔

"ہنزی میک بول رہا ہوں۔ جزیرہ بیطن کے مرکزی شہر روسک

میں کوئی ایسی ٹپ دو جہاں سے مخصوص جیپیں اور نشانہ بازی کا ضروری سامان خریدا جا سکے"........ ہنزی میک نے کہا تو عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"فیس کا کیا ہوگا"........ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"پہنچ جائے گی"........ ہنزی میک نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نوٹ کرو رابرٹ لین جسیکا سپر سٹور۔ مالک برگ مین۔ ٹپ وائٹ سن۔ قیمت نقد"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے تھینک یو"........ ہنزی میک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کیا اور پھر فون پیس اٹھائے وہ دوبارہ کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا........ وہ فون پیس واپس کرنے جا رہا تھا۔

اور پھر چار گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ روسک پہنچ گئے۔ عمران نے دو ٹیکسیاں لیں اور سیدھے ایرپورٹ سے رابرٹ لین کی طرف بڑھ گئے۔ جسیکا سپر سٹور واقعی سپر سٹور تھا۔ دنیا کی تقریباً ہر چیز وہاں موجود تھی۔ سٹور کا مالک برگ مین ایک بوڑھا اور خشک چہرے والا یہودی تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو باہر سٹور میں ہی چھوڑ کر صرف ہنزی میک کے ساتھ برگ مین سے ملنے گیا تھا۔

"خصوصی اسلحہ اور ایک بڑی لینڈ کروزر جیپ کی ڈیلوری فوری چاہئے۔ ٹپ کے لئے وائٹ سن"........ عمران نے جاتے ہی برگ

مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں سے آئے ہو" .... برگ مین نے غور سے عمران اور ہنری میک کو دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران اور ہنری میک دونوں ہی میک اپ میں تھے اور میک اپ کے لحاظ سے وہ ناڈا کے ہی باشندے لگتے تھے۔

"جسٹم سے" .... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور برگ مین اس خلاف توقع جواب پر بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری میں ایسا کام نہیں کیا کرتا۔ سٹور میں جو اسلحہ موجود ہے وہ تم خرید سکتے ہو اور اب جاؤ۔ میرے پاس مزید وقت نہیں ہے" ۔ برگ مین عمران کے جواب سے ہی اکھڑ گیا تھا۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں وہی باکس تھا جس سے اس نے پائیک اور گاربو کے درمیان ہونے والی خصوصی گفتگو سنی تھی۔

"اسے جانتے ہو کیا ہے" ۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔

"کیا ہے ۔ سگریٹ کیس لگتا ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ میرا وقت ضائع مت کرو ورنہ میں پولیس کو بلا لوں گا" .... برگ مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ سپر بلاسٹنگ چارجر ہے ۔ ہم جاتے وقت اسے تمہارے سپر سٹور کے کسی بھی نامعلوم کونے میں پھینک جائیں گے ۔ ایسی جگہ کہ تم دس سال بھی تلاش کرتے رہو تو اسے دریافت نہ کر سکو گے اور ہمارے جانے کے دس منٹ بعد یہ ڈی چارج ہو جائے گا اور پھر تمہارا یہ سپر سٹور بمعہ عمارت کے تنکوں کی طرح بکھر جائے گا" .... عمران

نے کہا تو برگ مین بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا سٹور مکمل طور پر انشورڈ ہے مسٹر۔ اس لئے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور یہ دھمکیاں مجھے مت دو۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ناکس تھری ٹاپ ٹرانسمیٹر کا رسیور ہے ۔ سپر بلاسٹنگ چارجر نہیں ہے ۔ لیکن تم نے جس انداز میں مجھے دھمکانے کی کوشش کی ہے اور تمہارے پاس اس رسیور کی موجودگی کا مطلب ہے کہ تم پولیس یا انٹیلی جنس کے آدمی نہیں ہو ۔ اس لئے بتاؤ کون سا اسلحہ تمہیں چاہئے میں مہیا کر دیتا ہوں" .... برگ مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے کہ میری چیکنگ درست رہی ۔ اب مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ تم ہمارا مطلوبہ اسلحہ واقعی مہیا کر سکتے ہو ۔ باقی رہی تمہاری نہ دینے والی بات تو یہ کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا صرف قیمت بڑھانے کے لئے کہا جاتا ہے" .... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور برگ مین حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"گڈ خاصے ذہین آدمی ہو ۔ لسٹ دو" .... برگ مین اب پوری طرح نارمل ہو چکا تھا اور عمران نے میز پر رکھا ہوا پیڈ اٹھایا اور قلمدان سے ایک بال پوائنٹ نکال کر اس نے لسٹ بنانی شروع کر دی ۔ لسٹ بنا کر اس نے کاغذ برگ مین کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ یہ تو کوئی خاص اسلحہ نہیں ہے ۔ میں سمجھا کہ نجانے تم کیا طلب کر دگے" .... برگ مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی فرسٹ چیک ہے۔ تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا اسلحہ کیا واقعی اس قابل ہوتا ہے کہ اس پر مکمل بھروسہ کیا جاسکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور برگ مین نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر قلمدان سے وہی بال پوائنٹ نکال کر جس سے عمران نے لسٹ بنائی تھی۔ ہر آئیٹم کے سامنے قیمت لکھنی شروع کر دی۔ پھر اس نے کلکولیٹر کی مدد سے اس کا ٹوٹل کیا اور آخر میں اس نے دو آئیٹم اور لکھ کر ان کی بھی قیمت ٹوٹل میں شامل کر کے گرانڈ ٹوٹل بنایا اور کاغذ واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اگر یہ قیمتیں منظور ہوں تو بات کرو۔ کیش پیمنٹ اور فوری ڈیلیوری میرا اصول ہے"...... برگ مین نے کہا۔ عمران نے قیمتیں پڑھیں اور آخر میں برگ مین کی طرف سے لکھے ہوئے آئیٹم اور ان کی قیمتیں دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ برگ مین نے ایک کاغذ اور بال پوائنٹ کی قیمت کا اضافہ کر دیا تھا۔ عمران نے وہی بال پوائنٹ اٹھایا اور گرانڈ ٹوٹل کے نیچے ایک رقم لکھ کر اس نے اسے گرانڈ ٹوٹل سے نفی کر دیا۔

"میرا خیال ہے۔ اب ٹھیک رہے گا"...... عمران نے کاغذ دوبارہ برگ مین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سوری ایک شلنگ بھی کم نہیں ہو سکتا۔ یہ میرا اصول ہے"۔ برگ مین نے عمران کے ہاتھ سے کاغذ لیتے ہوئے سخت لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"اوہ صرف آٹھ شلنگ کم کئے ہیں۔ کیا مطلب میں سمجھا نجانے تم نے کتنی رعایت طلب کی ہے"...... برگ مین کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم صحیح النسل یہودی ہو۔ اس لئے تم بارہ شلنگ اس کاغذ کی قیمت جس پر میں نے لسٹ بنائی ہے اور بارہ شلنگ اس بال پوائنٹ کی قیمت بھی ٹوٹل میں شامل کر دی ہے۔ کیونکہ اسے میں نے استعمال کیا ہے لیکن اصول کے مطابق چونکہ اس بال پوائنٹ کی قیمت تم نے ٹوٹل میں لگا دی ہے اس لئے اب یہ میری ملکیت ہو گیا ہے اور چونکہ تم نے اس سے یہ دو آئیٹم لکھے ہیں اس لئے مجھے بھی حق ہے کہ میں تم سے اس کے آٹھ شلنگ وصول کروں اس لئے میں نے آٹھ شلنگ کم کر دیئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔ ہنری میک حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا اور عمران کی اس وضاحت پر برگ مین بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا۔

"آج پہلی بار مجھے اپنے سے بھی بڑے یہودی سے پالا پڑا ہے۔ ویری گڈ"...... برگ مین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں یہودی نہیں ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ آٹھ شلنگ میں نے اصول کے تحت کاٹے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برگ مین بے اختیار اثبات میں سرہلانے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال نکالو قیمت"...... برگ مین نے کہا۔

"سوری قیمت اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ البتہ تمہیں مل جائے گی۔ اس بات کی گارنٹی دے سکتا ہوں" ...... عمران نے کہا تو برگ مین حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا اصول کیش پیمنٹ کا ہے تو میں تم سے اور وہ بھی قطعی اجنبی سے ادھار کیسے کر سکتا ہوں" ...... برگ مین کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہوتا چلا گیا تھا۔

"برگ مین۔ تم نے قیمتیں ادھار والی لکھی ہیں۔ اس سے نصف قیمت پر یہ اسلحہ مل سکتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے دوستوں نے تمہاری ٹپ دی تھی اس لئے ہم سب سے پہلے تمہارے پاس آئے ہیں۔ ورنہ یہاں روسک میں یہ معمولی سا اسلحہ اور ایک جیپ تو کہیں سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے" ...... عمران نے بھی سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ میک" ...... عمران نے ہنری میک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم تو میری توقع سے بھی کہیں گھاگ آدمی ہو۔ بہر حال کتنی نقد دے رہے ہو" ...... برگ مین نے کہا۔

"فوری طور پر صرف وعدہ البتہ کل ساری رقم کیش مل جائے گی اور تم اس معاہدے کی صورت میں گھاٹے میں نہیں رہو گے۔ ہو سکتا ہے کہ چند ہزار ڈالر کا یہ سودا تمہیں کروڑوں اربوں ڈالرز کا مفاد پہنچا

جائے۔ ہمیں بھی پارٹی کو تولنا پڑتا ہے" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نجانے کیا بات ہے کہ تم پر اعتبار کرنے کو دل چاہ رہا ہے حالانکہ گزشتہ بائیس سالوں سے میں نے آج تک ایک ڈالر کا بھی ادھار کسی سے نہیں کیا۔ او۔ کے لے جاؤ۔ اسلحہ اور جیپ" ...... برگ مین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ڈائل پر موجود چند نمبرز میں سے ایک نمبر پریس کر کے اس نے عمران کی بتائی ہوئی لسٹ کے مطابق کسی کو آرڈر لکھوانا شروع کر دیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"ابھی چند منٹ میں آجائے گا" ...... برگ مین نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیب سے اس نے بڑے نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر برگ مین کی طرف بڑھا دیں۔

"میں نے صرف تمہیں چیک کرنا تھا اور کوئی بات نہیں تھی۔ یہ لو اپنی رقم۔ یہ تمہارے بل سے زیادہ ہے۔ باقی بھی تم رکھ لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور برگ مین نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے دونوں گڈیاں لیں۔ انہیں ساتھ پڑی ہوئی مشین میں ڈال کر اس نے ان کی تعداد اور اصل ہونے کو چیک کیا اور پھر دونوں گڈیاں اس نے مشین سے نکال کر دیوار میں موجود سیف میں منتقل کر دیں۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور برگ مین نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"........ اس نے خشک لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا مال پہنچ گیا ہے۔ عقبی طرف آیئے میرے ساتھ"........ برگ مین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور ہنری میک کو ساتھ لئے وہ اپنے دفتر کے ایک دروازے سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک بند گلی میں پہنچ گیا وہاں واقعی ایک نئی لینڈ کروزر جیپ موجود تھی........ جیپ کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا جس نے برگ مین کو سلام کیا۔

"اسلحہ چیک کرادو"........ برگ مین نے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"........ اس آدمی نے کہا اور جیپ کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران بول پڑا۔

"رہنے دو ہمیں معلوم ہے کہ برگ مین کھرا آدمی ہے۔ او۔ کے۔ برگ مین اب اجازت پھر ملاقات ہو گی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی منفرد آدمی ہو مسٹر........" برگ مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مائیکل"........ عمران نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ تم نے مجھے واقعی حیرت زدہ کر دیا ہے۔ بہر حال اب تم چاہو تو صرف فون کر کے کروڑوں اربوں کا مال مجھ سے حاصل

کر سکتے ہو اور رقم کی بھی مجھے اب کوئی فکر نہیں ہے"........ برگ مین نے کہا۔

"اس عزت افزائی کا شکریہ"........ عمران نے کہا اور برگ مین سے مصافحہ کر کے وہ جیپ میں سوار ہو گیا۔ ہنری میک بھی بیٹھ گیا اور عمران نے ویگن کو بیک کر کے مین روڈ کی طرف لے جانا شروع کر دیا برگ مین اپنے آدمی سمیت واپس اس عمارت میں غائب ہو چکا تھا۔ سڑک پر آ کر عمران اسے بیک کر کے واپس دوسری سڑک پر لے آیا اور چند لمحوں بعد وہ جیکا سپر سٹور کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

"ایک نقشہ بھی لے آؤ اور باقی ساتھیوں کو بھی بلاؤ"........ عمران نے جیپ روکتے ہوئے ہنری میک سے کہا اور ہنری میک سر ہلاتا ہوا جیپ سے نیچے اتر آیا تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی جیپ میں پہنچ گئے۔ ہنری میک نقشہ بھی لے آیا تھا۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ اس کے حوالے کی اور خود سائیڈ سیٹ پر نقشہ لے کر بیٹھ گیا اور پھر اس نے اچھی طرح چیکنگ کر کے ہنری میک کو راستہ بتانا شروع کر دیا۔ ہنری میک نے جیپ آگے بڑھا دی۔

"عمران صاحب اس قدر بھاری رقم آپ کے پاس کیسے آ گئی تھی۔ حالانکہ ایئر پورٹ پر کرنسی کے بارے میں باقاعدہ چیکنگ بھی ہوئی تھی"........ ہنری میک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم شادی شدہ ہو یا ابھی تک میری طرح کنوارے ہو"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا اور

ہنری میک بے اختیار چونک پڑا۔

" میں کنوارہ ہوں۔ کیوں آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے "۔ ہنری میک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو پھر ابھی سے ٹریننگ شروع کر دو کہ بیگم سے رقم کس طرح چھپائی جا سکتی ہے۔ ورنہ پھر بس کا کرایہ بھی روز روز بیگم سے مانگنا پڑے گا۔ اور وہ بھی پورے حساب کتاب کے ساتھ۔ کہ ہنری میک سٹاپ تک اگر تم پیدل چلے جاؤ تو صحت بھی اچھی رہے گی اور کرایہ بھی کم خرچ ہو گا۔ لیکن تیز تیز نہ چلنا ورنہ جوتا جلدی گھس سکتا ہے اور جوتے کی ایک جوڑی شوہر کے لئے دو تین سالوں بعد ہی خریدی جا سکتی ہے اور ایسی صورت میں تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ٹیکسی میں سفر کرنے کی عیاشی۔ دوستوں کی ہوٹلوں میں دعوت اور دوسرے شوہرانہ خفیہ خرچ کیسے پورے ہو سکتے ہیں اس لئے یہ ٹریننگ بڑی فائدہ مند رہتی ہے۔ اور اگر تم بیگم کی عقابی نظروں سے رقم بچا لینے میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر بے چارے ایئرپورٹ حکام کس قطار شمار میں ہیں "۔ عمران کی زبان کافی دیر بعد رواں ہوئی تھی اس لئے رواں ہوئی تو پھر ہوتی چلی گئی اور ہنری میک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنستا رہا۔

" تم نے یہ ٹریننگ حاصل کر لی ہے کیوں "........ جولیا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

" ظاہر ہے۔ اگر ٹریننگ حاصل نہ کرتا تو ایئرپورٹ حکام کی نظروں سے وہ رقم کیسے بچ سکتی تھی جو اس برگ مین کو اسلحہ اور جیپ کے

بدلے میں دی ہے "........ عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ بیگم کی نظروں سے رقم بچانے کے ماہر ہو گئے ہیں۔ عملی تجربہ کیسے کیا ہو گا آپ نے "۔ صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میرے پاس تجربے کے لئے اکٹھی چار بیگمات جیسی عقابی نظریں رکھنے والا آدمی ہے۔ اور اس کا نام ہے آغا سلیمان پاشا۔ بیگم سے تو رقم چھپائی جا سکتی ہے۔ آغا سلیمان پاشا سے نہیں چھپائی جا سکتی اور جب میں نے اس سے بھی چھپا لینے میں کامیابی حاصل کر لی تو تجربہ شاندار انداز میں کامیاب سمجھا گیا "........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ہم مارکوفال کے قریب پہنچنے والے ہیں مجھے اس کا بورڈ سڑک کے کنارے نظر آیا ہے "........ اچانک ہنری میک نے کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

" تھیلے میں سے اسلحہ نکال لو۔ ہم نے ریلکس ہاؤس میں اس طرح ریڈ کرنا ہے کہ وہاں کسی آدمی کو اس کا علم پہلے سے نہ ہو اور نجانے اس میں کس قسم کے انتظامات ہوں۔ اس لئے پہلے اس عمارت کا جائزہ لینا ہو گا۔ اس کے بعد کارروائی کرنی ہو گی "........ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

روجر اپنے خاص کمرے میں بیٹھا ہوا شراب نوشی میں مصروف تھا کہ میز پر موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ ریلکس ہاؤس میں جان بوجھ کر ٹیلی فون نہ لگوایا گیا تھا تاکہ اسے ہر طرح سے خفیہ رکھا جا سکے۔ ویسے ریلکس ہاؤس بظاہر ایک عام سی زرعی فارم جیسی عمارت تھی۔ یہ عمارت شروع سے ہی گرانڈ ماسٹر کا اڈا رہا تھا اور روجر سے پہلے گرانڈ ماسٹر لارین اسے انتہائی اہم مواقع پر استعمال کیا کرتا تھا۔ اس کے نیچے چار بڑے بڑے تہہ خانے تھے۔ جن میں ایسی مشینیں نصب تھیں کہ شاید ایسی مشینیں منشیات سمگل کرنے والی دنیا کی مشہور ترین تنظیم مافیا کے پاس بھی نہ ہوں۔ لارین نے بڑی گرانقدر رقومات خرچ کر کے انہیں حاصل بھی کیا تھا اور انہیں یہاں نصب بھی کرایا تھا۔ گرانڈ ماسٹر ورلڈ سکریننگ سنٹر کا باقاعدہ رکن تھا اور سالانہ اسے گرانقدر رقومات بطور فیس ادا کرتا تھا۔ لیکن اس تنظیم

سے اسے یہ فائدہ تھا کہ اس کے ذریعے بعض اوقات وہ دوسری تنظیموں کے درمیان ہونے والے اسلحہ کے انتہائی اہم ترین سودوں سے واقف ہو جاتا تھا جب بھی ایسا کوئی موقع آتا تھا تو ورلڈ سکریننگ سنٹر کو یہاں سے کال کر دی جاتی تھی اور وہ اپنی مخصوص مشینری کو استعمال کر کے اس سودے کو نہ صرف یہاں سکرین پر دکھا دیتی تھی بلکہ یہاں اس کی فلم بھی بنالی جاتی تھی سودے کے دوران ہونے والی تمام بات چیت بھی ریکارڈ کر لی جاتی تھی۔ اس طرح عین وقت پر اس مخالف تنظیم کا مشن ناکام کر کے وہ گاہک کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے۔ دوسرے تہہ خانوں میں ایسی مشینیں نصب تھیں جو سپلائی کو چیک کر سکتی تھیں لارین کی زندگی میں بھی روجر چونکہ مین لیبارٹری انچارج تھا جو کہ گرانڈ ماسٹر کے منصب کا عہدہ تھا اس لئے اس عمارت اور اس کی مشینری کو زیادہ تر روجر ہی استعمال کرتا تھا۔ البتہ گرانڈ ماسٹر بننے کے بعد وہ پہلی بار یہاں آیا تھا اور ریلکس ہاؤس ایک ایسی جگہ تھی جس کا علم اس کے علاوہ صرف جیکسن کو ہی تھا البتہ گاربو کو بھی اس کا علم تھا کیونکہ کئی بار گاربو یہاں چھٹیاں منانے کے لئے ٹھہرتی رہی تھی اس کا علم صرف روجر کو ہی تھا اس نے لارین کو اس کی خبر نہ ہونے دی تھی کیونکہ لارین ان معاملات میں بے حد سخت تھا اور اب بھی آتے ہوئے اس کا جی چاہا تھا کہ وہ گاربو کو ساتھ آنے کی دعوت دیتا لیکن پھر اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے ارادہ بدل دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس گروپ کا خاتمہ نہیں ہو

جاتا۔ وہ بہر حال ذہنی دباؤ کا شکار رہے گا اور ذہنی دباؤ کی حالت میں ظاہر ہے۔ تفریح کا لطف ہی نہ آسکتا تھا اور اکیلا یہاں چار ملازموں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ خاصا بور بھی ہو چکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بار بار جیکسن کو کال کر کے اس سے صورتحال معلوم کرتا رہتا تھا اور اب بھی ٹرانسمیٹر کال آتے ہی وہ سمجھ گیا کہ کال جیکسن کی طرف سے ہی ہو گی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو جیکسن کالنگ اوور"...... جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"یس روجر بول رہا ہوں اوور"...... روجر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"روجر میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لیا ہے اوور"...... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی تو روجر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کہاں ہیں وہ اوور"...... روجر نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے روسک پہنچ گئے ہیں۔ مجھے جب اطلاع ملی تو طیارہ روسک اتر چکا تھا اور وہ لوگ ایئرپورٹ سے باہر جا چکے تھے۔ لیکن میں نے فوری طور پر یہاں موجود ٹاسکی گروپ کو الرٹ کر دیا ہے ان کے موجودہ حلیے بھی معلوم ہو چکے ہیں اس لئے وہ حلیے بھی میں نے ٹاسکی کو بتا دیئے ہیں۔ ٹاسکی انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے والا گروپ ہے اس لئے اب ان کی موت یقینی ہو چکی ہے

اوور"۔ دوسری طرف سے جیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"روسک پہنچ گئے ہیں یعنی یہاں ریلکس ہاؤس کے پاس کیا مطلب وہ یہاں کیوں آئے ہیں۔ کب آئے ہیں اوور"...... روجر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے وہ روسک پہنچے ہیں۔ میں ٹاسکی سے بات کر کے فارغ ہوتے ہی تمہیں کال کر رہا ہوں اوور"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آدھا گھنٹہ پہلے یہاں پہنچے ہیں۔ اور یہاں تک کا ہوائی سفر چار گھنٹوں کا ہے۔ اوہ اس لئے ورلڈ سکریننگ سنٹر ٹاگ میں ان کا سراغ نہیں لگا سکا تھا۔ وہ تو اس وقت فضا میں ہوں گے اوور"...... روجر نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ورلڈ سکریننگ سنٹر کیا مطلب۔ کیا تم نے ان کو بھی اس کام پر لگایا تھا اوور"...... جیکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اچانک مجھے خیال آگیا کہ یہ لوگ اپنے اصل چہروں اور ناموں سے ٹاگ پہنچے ہیں تو ایئرپورٹ پر ان کا ریکارڈ موجود ہو گا۔ جہاں سے ورلڈ سکریننگ سنٹر ان کے حلیے اور ناموں کو ریکارڈ کر سکتا ہے۔ اور اس کے بعد ورلڈ سکریننگ سنٹر کے لئے یہ مشکل کام نہ تھا کہ وہ ٹاگ پر اپنی مخصوص ریز پھیلا کر انہیں ٹریس کر لے چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔ گو انہوں نے ایئرپورٹ سے ان کا ریکارڈ تو حاصل کر لیا اور میں نے چیک بھی کر لیا ریکارڈ درست تھا لیکن ابھی

ایک گھنٹہ پہلے انہوں نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے مطلوبہ آدمی پورے ٹاگ میں کہیں بھی موجود نہیں ہیں ۔ میں یہ رپورٹ سن کر بے حد مایوس ہو گیا تھا کیونکہ خاصی بڑی رقم بھی خرچ ہو گئی لیکن ورلڈ سکریننگ سنڑان کا سراغ بھی نہ لگا سکا، لیکن اب تمہاری بات سننے کے بعد پتہ چلا کہ وہ اس وقت چارٹرڈ طیارے میں پرواز کر رہے تھے اوور۔

روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

" وہ لوگ آپ سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آرہے ہیں اوور "........ دوسری طرف سے جیکسن نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ تو روجر اس بار واقعی اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو ۔ یہاں میری موجودگی کا علم سوائے تمہارے اور کسی کو بھی نہیں پھر وہ یہاں کیسے آسکتے ہیں اوور "........ روجر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" گاربو کو بھی اس کا علم ہے کہ تم ریلکس ہاؤس گئے ہوئے ہو اور انہوں نے انتہائی عیاری سے گاربو سے یہ سب کچھ اگلوا لیا ہے اوور "۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ ہاں ہاں میں نے گاربو کے سامنے تمہیں کال کرتے ہوئے ریلکس ہاؤس کا نام لیا تھا لیکن وہ گاربو تک کیسے پہنچے ۔ وہ تو ہر لحاظ سے غیر متعلق ہے ۔ پوری تفصیل بتاؤ مجھے اوور "........ روجر نے کہا۔

" تم نے ہی میرے ذہن میں یہ شک ڈالا کہ پائیک کے کلب میں آنے والے وہ تین مقامی غنڈے عمران اور اس کے ساتھی ہو سکتے ہیں

لیکن پائیک ان کے ساتھ اپنی رضامندی سے ان کی کار میں بیٹھ کر گیا تھا اور پھر اس کا پتہ نہ چل رہا تھا پھر اچانک مادام ڈیاری کے آدمیوں نے اس بات کا سراغ لگا لیا کہ پائیک نے گاربو کے کلب میں فون کر کے اس سے بات چیت کی ہے ۔ گاربو کلب سے اچانک اٹھ کر چلی گئی تھی ۔ تم جانتے ہو کہ گاربو نے اپنے کلب میں ایسے انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ اس کو ملنے والی ہر کال کا نہ صرف باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے بلکہ جس فون سے کال کی جاتی ہے اس کو چیک بھی کر لیا جاتا ہے چنانچہ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اس فون کا پتہ چل گیا جہاں سے پائیک نے کال کی تھی ۔ یہ ایک کوٹھی تھی ۔ جب وہاں چیکنگ کی گئی تو وہاں سے پائیک کی لاش ملی ۔ وہاں کے فون ڈائل پر خصوصی چیکنگ کے بعد ایک اور نمبر سامنے آیا جہاں اس فون سے کال کی گئی تھی جب اسے چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ گاربو کی کوئی خفیہ رہائش گاہ ہے گاربو وہاں موجود تھی اور پھر گاربو نے میری کال پر سب کچھ بتا دیا کہ پائیک نے اسے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اسے اغوا کرنے کلب آرہے ہیں اس لئے وہ اس کے کہنے پر یہاں آ گئی تھی اور پھر پائیک نے اسے بتایا کہ یہ لوگ روجر کو تلاش کر رہے ہیں اور اس نے گاربو کی ہمدردیاں حاصل کر کے اس سے تمہاری یہاں ریلکس ہاؤس میں موجودگی اور ریلکس ہاؤس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی تھیں تاکہ وہ خود جا کر تم سے مل کر تمہیں خطرے سے آگاہ کر سکے لیکن پائیک کی لاش اس کوٹھی سے دستیاب ہوئی تھی اس سے ظاہر تھا کہ

پائیک کو ان لوگوں نے مجبور کر کے یہ ساری معلومات حاصل کی ہوں گی اور اس کے بعد مزید چیکنگ کے بعد یہ بات بھی سامنے آگئی کہ اس کوٹھی سے ایک عورت اور چھ مقامی مرد چارٹرڈ طیارے پر بیٹھ کر روسک گئے ہیں ایئرپورٹ کے ملازمین سے ان کے حلیے معلوم کر لئے گئے۔ روسک ایئرپورٹ پر فون کرنے سے معلوم ہو گیا کہ طیارہ آدھا گھنٹہ پہلے وہاں آ چکا ہے اور وہ لوگ ایئرپورٹ سے چلے گئے ہیں ۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ٹاسکی سے بات کی اور انہیں ان کے حلیے بتا کر فوری ایکشن میں آنے کا کہہ دیا ہے۔ اوور "......... جیکسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ میرا یہاں چھپنا بے کار ثابت ہوا۔ اور وہ لوگ سیدھے یہاں پہنچ جائیں گے یہاں تو ایسے حفاظتی انتظامات بھی نہیں ہیں کہ ان کا مقابلہ کیا جا سکے اوور "......... روجر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا ایک ہی حل ہے روجر کہ تم فوراً ہیلی کاپٹر پر بیٹھو اور واپس ٹاگ آ جاؤ۔ یہ تمہیں نہ پا سکیں گے اور ٹاسکی کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے "......... جیکسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ یہ سب سے اچھا مشورہ ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل "......... روجر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ ریلکس ہاؤس میں صرف چار ملازم تھے۔ روجر نے انہیں طلب کر لیا۔

" سنو مجھے فوری طور پر ٹاگ جانا پڑ گیا ہے۔ اس لئے تم اب ریلکس ہاؤس کا خیال رکھو گے "......... روجر نے کہا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور وہاں ٹو سیٹر تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ روجر اس پر سوار ہوا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا۔ کافی بلندی پر جا کر روجر نے اس کا رخ ٹاگ کی طرف موڑا اور پھر پوری رفتار سے اسے اڑاتا ہوا ٹاگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ اب یہ خوفناک گروپ اس پر حملہ نہ کر سکے گا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد ایڈونچر کہانی

ایڈونچر مشن

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- تبت کے انتہائی دشوار گذار پہاڑی جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایسا مشن جہاں ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جبڑے کھلے ہوتے تھے۔
- مارسیلا۔ جنگل کوئن۔ ایک نیا حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ کردار۔
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان بدھ بھکشوؤں کے روپ میں جب تبت کے جنگلوں میں داخل ہوئے تو ——— انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئشنز۔
- جولیا کو خوفناک جنگل میں جبراً اغوا کر لیا گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان بے پناہ سر پٹکنے کے باوجود جولیا کو تلاش نہ کر سکے ——— جولیا کا کیا حشر ہوا ———؟
- مارسیلا ——— عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان اور خوفناک یوگیوں اور بدھ بھکشوؤں کے درمیان ہونے والی ایک ایسی جنگ جس کا ہر راستہ موت پر ختم ہوتا تھا۔
- جوزف۔ جنگلوں کا بادشاہ۔ ایک نئے اور انوکھے روپ میں ———
- ایک ایسا مشن جس کے مکمل ہوتے ہی عمران نے سیکرٹ سروس سے بغاوت کر دی اور پھر خوفناک جنگلوں میں عمران اور جولیا دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ وہ مشن کیا تھا؟ دلچسپ، حیرت انگیز، تیز رفتار ایکشن اور سنسنی خیز سسپنس۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سیریز میں ایک خوفناک اور دھماکہ خیز ناول

عمران کی موت

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- ماسٹر کلرز ـــ پیشہ ور خوفناک قاتلوں کی بین الاقوامی تنظیم جس کا ہر ممبر قتل کرنے میں بے پناہ مہارت رکھتا تھا۔
- ماسٹر کلرز ـــ جس کے ہر ممبر نے اپنے اپنے انداز میں عمران پر مسلسل اور خوفناک قاتلانہ حملے شروع کر دیئے۔
- ماسٹر کلرز ـــ جنہوں نے عمران کے فلیٹ۔ رانا ہاؤس اور زیرو ہاؤس کے پرخچے اڑا دیئے ——— کیسے ———؟
- پے در پے اور خوفناک حملوں کے سامنے اکیلا عمران کب تک ٹھہر سکتا تھا ———؟
- ماسٹر کلرز اور عمران کے درمیان خوفناک اور اعصاب شکن تصادم۔
- کیا عمران خوفناک قاتلوں کی اس تنظیم کے ہاتھوں بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ——— یا موت عمران کی مقدر بن چکی تھی؟
- خوفناک اور مسلسل ایکشن سے بھرپور کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک منفرد اور انتہائی دلچسپ ناول

ریڈ ڈاٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- ریڈ ڈاٹ ___ ایک ایسی تنظیم، جس نے سر رحمان کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا ___ کیوں ___؟
- ریڈ ڈاٹ ___ ایک ایسی تنظیم جس نے پاکیشیا کو مرکز بنا کر پوری دنیا کے کروڑوں عوام کو جیتے جی موت کے گھاٹ اتار دینے کا پلان بنایا۔ لیکن اس کے باوجود ایکسٹو اس خوفناک پلان سے بے خبر رہا ___ کیوں؟
- ریڈ ڈاٹ ___ روسیاہ کے خوفناک ایجنٹوں پر مشتمل تنظیم ___ جو بظاہر منشیات کی سمگلنگ کرتی تھی مگر ___؟
- ریڈ ڈاٹ ___ جس نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر بے بس کر کے رکھ دیا ___ اور پھر عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران زندہ لاشوں میں تبدیل ہوتے گئے ___ انتہائی حیرت انگیز واقعات۔
- ریڈ ڈاٹ ___ جس کی وجہ سے جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے غداری پر آمادہ ہو گئی ___ کیا واقعی جولیا نے غداری کرتے ہوئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انجام تک پہنچا دیا ___؟

- وہ لمحہ ___ جب عمران سمیت ساری سیکرٹ سروس زندہ لاشوں میں تبدیل ہو چکی تھی اور جولیا روسیاہی ایجنٹ کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی تھی ___ کیا واقعی جولیا اس حد تک چلی گئی تھی ___؟
- وہ لمحہ ___ جب عمران اور پوری سیکرٹ سروس کے سامنے ایکسٹو نے جولیا کے سر پر سہرا باندھ دیا ___ جی ہاں! سہرا ___ انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین لمحہ ___؟
- کیا ریڈ ڈاٹ اپنے خوفناک مشن میں کامیاب ہو گئی یا ___؟ انتہائی حیرت انگیز انجام۔

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات

روح کو منجمد کر دینے والا سسپنس

ناقابل یقین ایکشن سے بھرپور

ایک ایسی منفرد کہانی، جو آپ کو یقیناً چونکا دے گی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
ہاٹ فیلڈ
مظہر کلیم ایم اے
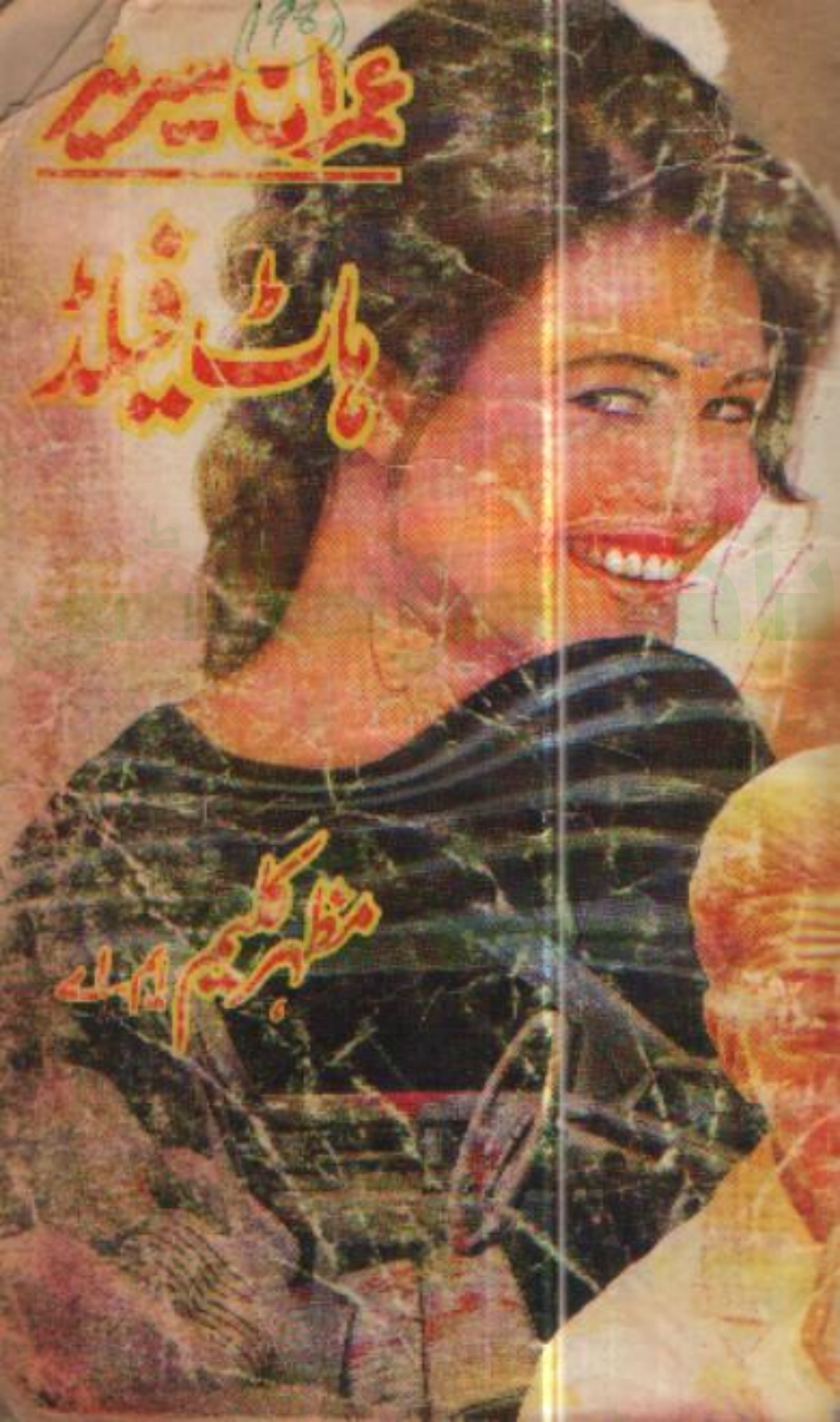
اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ـــــ اشرف قریشی
ـــــ یوسف قریشی
پرنٹر ـــــ محمد یونس
طابع ـــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــ ۳۰/۰۰ روپے

چند باتیں

محترم قارئین ـ سلام مسنون ـ "ہاٹ فیلڈ" کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ پہلے حصے کے اختتام کے بعد آپ اس حصے کے مطالعہ کے لئے انتہائی بے چین ہوں گے اور میں بھی اس دلچسپ اور ناقابل فراموش کہانی اور آپ کے درمیان زیادہ دیر تک نہیں رہنا چاہتا ـ لیکن اس کے باوجود اگر آپ پہلے اپنے چند خطوط ملاحظہ کر لیجئے تو یقیناً اس حصے کے مطالعہ کا لطف دوبالا ہو جائے گا ـ

کراچی ـ حٹ لائن سے جناب شمون صاحب لکھتے ہیں "آپ کا ناول "سنیک سرکل" انتہائی اچھوتا ـ دلچسپ اور شاندار ثابت ہوا ہے ـ لیکن اس ناول کے حصہ دوم میں یک غلطی ہے اور اس غلطی کی نشاندہی کے لئے میں یہ خط پہلی بار لکھ رہا ہوں ـ ہم آپ کے ناولوں کے اس قدر پرستار ہیں کہ ہمارے ـ لئے آپ کے ناولوں میں پائی جانے والی چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے ـ "سنیک سرکل" حصہ اول صفحہ نمبر ۷۰ پر گرین وڈ کلب کے مالک جارج شمیر کو اسرائیل کے پریذیڈنٹ کا بھتیجا بتایا گیا ہے ـ لیکن اس حصے کے صفحہ نمبر ۲۷ پر جارج شمیر کو پرائم منسٹر کا بھتیجا لکھا گیا ہے ـ حالانکہ پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کے درمیان اتنا فرق ہے کہ جسے کاتب کی غلطی بھی نہیں کہا جا سکتا ـ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ ایسی غلطیوں

کے بارے میں محتاط رہیں گے"۔

محترم شمون صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ آپ نے میرے ناولوں کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے دلی طور پر آپ کا مشکور ہوں جہاں تک غلطی کا تعلق ہے حقیقتاً یہ واقعی غلطی ہے جسے انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں درست کر دیا جائے گا۔ لیکن بھتیجا چاہئے اسرائیل کے پریذیڈنٹ کا ہو یا پرائم منسٹر کا بھتیجا تو بہرحال ہے۔ وہ ایک مشہور محاورہ ہے کہ ننھا سنگھ یا پریم سنگھ۔ ون اینڈ دی سیم تھنگ۔ یعنی اسرائیل کا صدر ہو یا پرائم منسٹر دراصل دونوں ایک ہی ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فیصل آباد۔ ستیانہ روڈ سے محمد عثمان حنیف صاحب لکھتے ہیں۔
"آپ کے ناول پڑھ کر بے اختیار منہ سے کلمات تحسین نکل جاتے ہیں آپ کا ہر ناول اپنی جگہ شاہکار کہلائے جانے کا مستحق ہے اور ہر ناول پڑھنے کے بعد مجھے تو یہی خیال آتا ہے کہ آپ کے قلم میں واقعی کوئی جادو موجود ہے۔ خط لکھنے کا مقصد ایک چھوٹی سی درخواست ہے کہ آپ اپنے ناولوں کے آخری صفحات میں مطبوعہ ناولوں کی لسٹ شائع کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ لسٹ ادھوری ہوتی ہے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ اپنے ناولوں کی مکمل لسٹ ہر ناول کے آخری صفحات میں شائع کر دیا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا کرنے سے بے شمار قارئین کا بھلا ہو گا"۔

محترم محمد عثمان حنیف صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میرے قلم کا جادو دراصل آپ کی پسندیدگی ہے۔ جہاں تک ہر ناول کے آخری صفحات میں مکمل لسٹ شائع کرنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ لسٹ اس قدر طویل ہے کہ اگر مکمل لسٹ شائع کی جائے تو جانے یہ کتنے صفحات پر پھیل جائے۔ اس طرح کتاب کی ضخامت بڑھ جائے گی اور آپ جانتے ہیں کہ موجودہ دور میں کاغذ اور پرنٹنگ کس قدر مہنگی ہو گئی ہے۔ نتیجہ یہ کہ صرف لسٹ شائع کرنے کی بنا پر ہر کتاب کی قیمت بڑھ جائے گی اس لئے مجبوراً ہر ناول کے آخری صفحات پر صرف ایک صفحہ کی لسٹ شائع کی جاتی ہے۔ جن قارئین کو مکمل لسٹ کی ضرورت ہو وہ ادارے کے مینجر صاحب کو جوابی لفافہ ارسال کر کے مکمل لسٹ بغیر کسی قیمت کے منگوا سکتے ہیں۔

بھیر کنڈ (مانسہرہ) سے محمد سعید احمد اعوان صاحب لکھتے ہیں "آپ کے ناولوں نے پاکستان کے نوجوانوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے اور یہ ہے بھی حقیقت کہ آپ کا طرز تحریر انتہائی مسحور کن شاندار اور دلکش ہوتا ہے پھر آپ کا ناول ہر قسم کی فحاشی، عامیانہ پن اور فضولیات سے یکسر پاک ہوتا ہے۔ البتہ ایک شکایت آپ سے ضرور ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ارکان نہ ہی کبھی اپنے گھروں کو گئے ہیں نہ ہی ان کا کوئی عزیز رشتہ دار ان سے کبھی ملنے آیا ہے۔ نہ ہی کبھی راستے میں ان کی کسی عزیز سے ملاقات ہوتی ہے۔ حالانکہ عمران اور بلیک زیرو کے والدین بھی موجود ہیں اور گھر بھی۔

سلیمان بھی اکثر چھٹی کر کے گاؤں چلا جاتا ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان آسمان سے گرے ہیں یا خودرو جھاڑیوں کی طرح زمین سے پیدا ہوئے ہیں۔ امید ہے آپ اس سلسلے میں ضرور وضاحت کریں گے

محترم محمد سعید اعوان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میری تحریر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں۔ جہاں تک سیکرٹ سروس کے ارکان کے عزیز، رشتہ دار، والدین اور ان کے گھروں کا تعلق ہے تو ظاہر ہے وہ سب یقیناً موجود ہیں اور سچوئیشن کے مطابق کسی نہ کسی کہانی میں ان میں سے کسی کا حوالہ بھی آجاتا ہے۔ لیکن ناول ان کے فرائض کی بجاآوری کی روئیداد ہوتی ہے۔ ان کے فرصت کے دنوں کی داستان نہیں ہوتی اگر فرائض کی بجاآوری کے دوران سیکرٹ سروس کے ارکان عزیزداریاں اور رشتہ داریاں نبھانا شروع کر دیں تو پھر آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ سیکرٹ سروس کا انجام کیا ہوگا۔ امید ہے کہ اس وضاحت کے بعد آپ کی یہ الجھن ضرور دور ہو جائے گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اور اس کے ساتھی ریلکس ہاؤس کے گرد گھوم کر ابھی اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھے۔ اندر سے ہیلی کاپٹر کے سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک چھوٹا ٹو سیٹر ہیلی کاپٹر اس عمارت کے اندر سے اٹھ کر فضا میں بلند ہوا اور کافی بلندی پر پہنچ کر اس کا رخ مڑا اور وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اوہ یہ یقیناً روجر ہو گا۔ ہیلی کاپٹر ٹاگ کی طرف جا رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جلدی سے اپنی پشت پر موجود ایک سیاہ رنگ کے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر اس نے جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو گاربو کالنگ روجر اوور"...... عمران کے حلق سے گاربو جیسی میٹھی مدھر اور مترنم آواز سنائی دی اور اس کے سارے ساتھی

چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"روجر اٹنڈنگ یو گاربو تم نے کیسے یہاں کال کیا ہے اوور"۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیوں ڈیئر۔ میں تمہیں کال نہیں کر سکتی اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یہ بات نہیں ابھی جیکسن نے مجھے کال کر کے سارے حالات بتائے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے کس طرح پائیک کو استعمال کر کے تم سے یہاں ریلکس ہاؤس کا پتہ معلوم کر لیا ہے اور پھر پائیک کو ہلاک کر کے وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں روسک پہنچ گئے ہیں۔ گو اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے یہاں ٹاسکی گروپ کو ان کے حلیے بتا کر ان کے خاتمے کا کہہ دیا ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ٹاسکی کے بس کا روگ نہیں ہیں اور یہ لوگ مجھے یقیناً مار ڈالیں گے اس لئے جیکسن کے مشورے پر میں فوری طور پر اپنے ہیلی کاپٹر پر واپس ٹاگ آ رہا ہوں۔ تمہاری کال بھی میں نے ہیلی کاپٹر میں رسیو کی ہے اور اسی لئے میں حیران ہو رہا تھا کہ تم نے یہاں کیسے کال کی ہے۔ اوور"...... روجر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے آنکھیں بند کر کے روجر کی بات پر یقین کر لیا ہے۔ سنو تمہارے خلاف جیکسن نے زبردست سازش تیار کی ہے وہ اب تمہاری

جگہ گرانڈ ماسٹر بننا چاہتا ہے۔ پائیک مرا نہیں ہے وہ زندہ ہے اور یہاں میرے پاس موجود ہے اور اس نے اس سازش کا سراغ لگایا ہے اور اس نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں تمہیں کال کر کے اس خوفناک سازش سے آگاہ کر دوں اور تم ہو کہ جیکسن کی سازش مکمل کرانے کے لئے ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر واپس آ رہے ہو تاکہ یہاں آتے ہی تمہارا خاتمہ کر کے تمہاری لاش غائب کر دی جائے اور جیکسن گرانڈ ماسٹر بن جائے اوور"۔ عمران نے گاربو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گاربو یہ کیسے ممکن ہے۔ جیکسن تو میرا گہرا دوست ہے۔ اس نے تو ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ پائیک زندہ ہے مگر جیکسن نے تو مجھے بتایا ہے کہ وہ مر چکا ہے یہ سب کیا کہہ رہی ہو تم اوور"...... روجر کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہیلو باس میں پائیک بول رہا ہوں۔ مادام گاربو نے آپ کو درست بتایا ہے آپ کے خلاف انتہائی منظم اور گہری سازش تیار کی گئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ میری وجہ سے گرفتار ہو چکا ہے۔ وہ اس وقت جیکسن کی قید میں ہیں"...... عمران نے فوراً ہی پائیک کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی پائیک تو بول رہا ہے۔ میں اس کی آواز پہچانتا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ جیکسن نے واقعی سازش کی ہے۔ گاربو میں واپس ریلکس ہاؤس جا رہا ہوں۔ تاکہ اس سازش کا کوئی توڑ کر سکوں۔ تمہارا

شکریہ کہ تم نے بروقت مجھے کال کر لیا ورنہ میں تو احمقوں کی طرح
سیدھا جیکسن کی اس سازش کے جال میں جا کر پھنس جاتا اوور "۔ روجر
کی آواز سنائی دی۔

" ڈیئر تم وہیں رہو........ میں پائیک کے ساتھ مل کر اس سازش کا
توڑ کرتی ہوں۔ میں جلد ہی تمہیں دوبارہ کال کروں گی........ اوور اینڈ
آل "........ عمران نے اس بار گارلو کے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر
دیا۔

" چلو اب اندر۔ روجر جب تک واپس آئے ہمیں اس عمارت پر
قبضہ کر لینا چاہیئے سبے ہوش کر دینے والی گیس کے فائر کرو جلدی کرو"
عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا اور صفدر
اور تنویر نے جلدی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی گیس فائر گنوں کو اتارا
اور تیزی سے عمارت کی طرف دوڑ پڑے سچند لمحوں بعد بے ہوش کر
دینے والی گیس کے کئی کیپسول گنوں سے فائر ہو کر اڑتے ہوئے
عمارت کے اندر جا گرے اور پھر وہ سب تیزی سے عمارت کے
دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمارت کا پھاٹک عام زرعی فارم کے
پھاٹکوں کی طرح لکڑی کی پٹیوں کا بنا ہوا تھا اور زیادہ اونچا نہ تھا۔
گیس کے اثرات چونکہ کھلے حصے میں فوراً ہی غائب ہو جاتے تھے۔ اس
لئے پھاٹک کے قریب پہنچتے ہی ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک پر
چڑھا اور اندر کود گیا۔ دوسرے لمحے پھاٹک کھل گیا اور وہ سب اندر
داخل ہو گئے۔ صفدر سب سے آخر میں اندر آیا اور اس نے پھاٹک بند

کر دیا۔ اصل عمارت ذرا دور تھی عمارت کے چاروں طرف کافی وسیع
رقبہ لان کی صورت میں پھیلا ہوا تھا۔ اور اندر داخل ہوتے ہی انہیں
ایک طرف بنا ہوا ہیلی پیڈ نظر آگیا۔ اور وہ سب تیزی سے اس طرف کو
بڑھنے لگے۔ ابھی وہ ہیلی پیڈ کے قریب پہنچے ہی تھے کہ انہیں دور سے
ہیلی کاپٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" جھاڑیوں کی اوٹ لے لو۔ روجر کو معلوم نہیں ہونا چاہیئے کہ
یہاں کوئی گڑبڑ ہے"........ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور وہ سب
بجلی کی سی تیزی سے ہیلی پیڈ کے گرد پھیلی ہوئی اونچی گھاس اور
جھاڑیوں میں دبک گئے۔ سچند لمحوں بعد چھوٹا ٹو سیٹر ہیلی کاپٹر آسمان پر
نظر آیا اور پھر تیزی سے وہ ہیلی پیڈ پر اترنے لگا وہ سب اس وقت تک
گھاس اور جھاڑیوں میں دبکے رہے جب تک کہ ہیلی کاپٹر باقاعدہ ہیلی
پیڈ پر اتر نہ گیا۔ ہیلی کاپٹر کے لینڈ کرتے ہی ایک آدمی کود کر نیچے اترا
اور عمران نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہی روجر ہے۔ کیونکہ پائیک
سے وہ اس کا حلیہ معلوم کر چکا تھا۔ روجر ہیلی کاپٹر سے اتر کر ادھر ادھر
دیکھے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے
ساتھ موجود تنویر کو اشارہ کیا اور دوسرے لمحے تنویر جھاڑی کی اوٹ سے
نکل کر اس طرح عمارت کی طرف جاتے ہوئے روجر پر حملہ آور ہوا
جیسے بھوکا چیتا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ روجر کے حلق سے بے اختیار
ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ فضا میں بلند ہو کر ایک
دھماکے سے گھاس پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی

اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ویل ڈن تنویر"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔ تنویر نے واقعی انتہائی چابکدستی کا مظاہرہ کیا تھا کہ پہلے ہی حملے میں اس نے روجر کو بے ہوش کر دیا تھا اور تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ تم سے ہی سیکھا ہوا داؤ ہے۔ یاد ہے تم نے ایک مشن کے دوران کرنل فریدی کی زیرو فورس کے نمبر نائن کو اسی طرح گردن سے پکڑ کر اٹھا کر زمین پر پھینکا تھا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس وقت میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کیونکہ ایک ہاتھ سے کسی کو اس طرح اٹھا کر فضا میں الٹ کر پھینکنا کہ وہ صرف بے ہوش ہو ہلاک نہ ہو۔ واقعی ناقابل یقین بات تھی لیکن پھر میں نے اس کی باقاعدہ مشق کی اور آج مجھے اس کے مظاہرے کا موقع مل گیا ہے"...... تنویر نے عادت کے مطابق سچی بات کرتے ہوئے کہا۔

"اور یہ مشق ظاہر ہے تم نے سڑک پر سے گزرتے ہوئے بیچارے راہ گیروں پر کی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں میں نے اس کے لئے خصوصی جمنازیم میں داخلہ لیا تھا جہاں مصنوعی انسان اس مقصد کے لئے رکھے ہوئے تھے"۔ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے چلیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ابھی نہیں۔ ابھی اندر گیس کے اثرات موجود ہیں۔ ہمیں چند

منٹ مزید رکنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چند منٹ بعد وہ بے ہوش روجر کو اٹھائے عمارت میں داخل ہوئے۔ وہاں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"اسے کرسی پر باندھ کر ہوش میں لے آؤ ٹائیگر۔ ہنری میک تمہارا ساتھ دے گا۔ باقی ساتھی میرے ساتھ چلیں گے تاکہ اس روجر سے بات چیت کرنے سے پہلے اس عمارت کا تفصیلی جائزہ لیا جا سکے"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ صفدر۔ تنویر کیپٹن شکیل اور جولیا کے ہمراہ اس کمرے سے نکل کر عمارت کے دوسرے حصوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس عمارت کا اوپر والا حصہ تو قطعی عام سی عمارت تھی۔ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی لیکن جلد ہی انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں کام کرتے ہوئے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں کا راستہ تلاش کر لیا اور پھر جب وہ ان تہہ خانوں میں داخل ہوئے تو وہاں عجیب وغریب مشینیں دیکھ کر ہی وہ حیران رہ گئے۔ عمران نے تقریباً ہر مشین کا تفصیلی جائزہ بھی لیا۔

"حیرت ہے۔ یہ تو انتہائی جدید ترین مشینری ہے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس مشینری سے یہاں کیا مقصد حاصل کیا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"کیا آپ اسے چیک نہیں کریں گے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ عمران نے اپنی عادت کے خلاف اسے صرف نظروں سے چیک کیا تھا۔ اسے ہاتھ نہ لگایا تھا۔

"نہیں پہلے روجر سے تفصیلی گفتگو ہو جائے کہیں اس چیکنگ کے چکر میں ہم کسی اور مسئلہ میں نہ پھنس جائیں۔ بڑی مشکل سے تو یہ روجر ہاتھ لگا ہے"........ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ اس مشینری کا تعلق ہاٹ فیلڈ سے ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں ہو تو سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں پہلے روجر سے بات کرنا چاہتا ہوں"........ عمران نے جواب دیا اور پھر وہ سب تہہ خانوں سے نکل کر اوپر عمارت میں آ گئے۔ ابھی عمران راہداری میں ہی تھا کہ اس کے کانوں میں ایک کمرے سے آتی ہوئی ٹرانسمیٹر کال کی مخصوص آواز پڑی اور وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف مڑ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز اور اس کے عقب میں ایک کرسی پڑی ہوئی تھی۔ میز پر ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا جس میں سے کال کاشن آ رہا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو جیکسن کالنگ اوور"...... جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"یس روجر اٹنڈنگ یو اوور"........ عمران نے روجر کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے تم ابھی تک ریلکس ہاؤس میں ہو جب کہ میں یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ تم نے کہا تھا کہ تم ہیلی کاپٹر پر سوار ہو رہے ہو پھر کیا ہوا اوور"........ دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی اس کا لہجہ انتہائی بے تکلفانہ تھا اور عمران اس لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ جیکسن

اور روجر کے درمیان تعلقات باس اور ماتحت والے نہیں ہیں بلکہ دوستانہ ہیں۔ اس طرح روجر کی بات کی تصدیق ہو گئی تھی کہ جیکسن اس کا گہرا دوست ہے۔

"ہاں کہا تو تھا لیکن ہیلی کاپٹر اچانک آؤٹ آف آرڈر ہو گیا ہے۔ میں نے اسے درست کرنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن وہ فوری طور پر درست نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نے روانگی صبح تک ملتوی کر دی ہے تم سناؤ کیا پوزیشن ہے اوور"...... عمران نے بھی اس بار بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے ابھی ٹاسکی سے پھر بات کی ہے اس نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں کا گروپ ایئرپورٹ سے ٹیکسیوں کے ذریعے رابرٹ روڈ پہنچے وہاں وہ جسیکا سپر سٹور میں کافی دیر تک رہے اس کے بعد باہر چلے گئے اور پھر اس کے بعد وہ کہاں گئے۔ اس کا علم نہیں ہو رہا۔ ٹاسکی نے سب ٹیکسی ڈرائیوروں سے بات کی ہے۔ لیکن جسیکا سپر سٹور سے نکل کر انہوں نے ٹیکسی ہائر نہیں کی۔ شاید وہ پیدل ہی کہیں نکل گئے ہیں ٹاسکی نے روسک کے تمام ہوٹل چیک کر لئے ہیں لیکن وہ کسی ہوٹل میں نہیں پہنچے اب صبح اس کا پروگرام ہے کہ وہ یہاں کے دوسرے ایسے گروپس کو چیک کرے گا جو خفیہ طور پر رہائش گاہیں کرائے پر دیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کل ہر صورت میں ان کا سراغ مل جائے گا اوور"۔ جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈونٹ وری جیکسن ۔ میں پوری طرح ہوشیار ہوں اوور اینڈ آل" ۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ اب اطمینان سے اس روجر صاحب کا انٹرویو کر لیں" ۔ عمران نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ضروری ہے کہ یہ ہاٹ فیلڈ کے بارے میں جانتا ہو" ۔ صفدر نے کہا۔

"اگر یہ بھی نہیں جانتا ہو گا۔ تب بھی اتنا تو بہر حال معلوم ہو جائے گا کہ ہاٹ فیلڈ نام کی کوئی تنظیم ہے بھی سہی یا نہیں اگر نہ ہوئی تو پھر اس گرانڈ ماسٹر کے خاتمے پر اکتفا کر کے ہم واپس چلے جائیں گے" ...... عمران نے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں روجر۔ ٹائیگر اور ہنری میک موجود تھے روجر کو ایک کرسی پر باندھا جا چکا تھا۔ لیکن وہ بدستور بے ہوش تھا۔

"باس یہ کسی طرح ہوش میں ہی نہیں آ رہا میں نے اور ہنری میک دونوں نے کوشش کر دیکھی ہے" ...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے اوہ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا تنویر نے اس کی گردن کو مخصوص انداز میں موڑ کر اسے بے ہوش کیا ہے۔ اب اسے اس وقت تک ہوش نہیں آ سکتا جب تک اس کی گردن کا وہ مخصوص بل نہ سیدھا کر دیا جائے" ۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تنویر کی طرف مڑا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ تنویر" ...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جو ہونٹ سکیڑے ۔ خاموش کھڑا کرسی سے بندھے ہوئے روجر کو دیکھ رہا تھا۔

"گردن تو اس کی سیدھی کر دی گئی ہے پھر یہ ہوش میں کیوں نہیں آ رہا" ...... تنویر نے آگے بڑھنے کی بجائے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ جائے استاد خالی است ...... تم نے بے ہوش کرنے والی مشق تو کر لی لیکن ہوش دلانے والی مشق نہیں کی" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ روجر کے سر پر رکھا اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے روجر کے سر کو ایک جھٹکے سے مخصوص انداز میں بائیں طرف کو موڑ کر سیدھا کر دیا۔

"اب دیکھو یہاں دائیں طرف پہلے یہ جگہ قدرے ابھری ہوئی تھی اب نارمل ہے" ...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس کا ناک اور منہ بند کرو ٹائیگر اب یہ ہوش میں آ جائے گا" ۔ عمران نے پیچھے ہٹ کر سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا روجر کی طرف بڑھ گیا۔

"صرف جولیا اور ہنری میک یہاں رہیں گے باقی تم سب باہر پہرہ دو گے اور باہر موجود اپنی جیپ کو بھی اندر لے آؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ

تا گلی برگ مین تک پہنچ جائے اور پھر اس جیپ کا سراغ لگاتا ہوا یہاں آ پہنچے ۔ عمران نے کہا اور سارے ساتھی سر ہلاتے ہوئے مڑے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔ صرف جولیا اور ہنری میک کرسیوں پر بیٹھے رہے ۔ ٹائیگر بھی اس وقت پیچھے ہٹ گیا جب روجر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تھے اور پھر وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا ۔ چند لمحوں بعد روجر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔ پہلے چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا ۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا ۔

" کک کک کون ہو تم " ...... اس نے اٹھنے سے معذوری کا احساس ہوتے ہی سامنے بیٹھے ہوئے عمران ۔ جولیا اور ہنری میک کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا ۔

" میرا نام علی عمران ہے " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کا رد عمل روجر پر بے حد شدید ہوا ۔ اس کے جسم نے اس طرح جھٹکا کھایا تھا کہ جس کرسی پر وہ بیٹھا تھا وہ پیچھے الٹ کر گرتے گرتے بچی ۔ روجر کے چہرے کے عضلات بری طرح پھڑکنے لگے تھے اور آنکھیں پھٹ کر کانوں سے جا لگی تھیں ۔

" مم ۔ مم ۔ مگر گاربو نے تو کہا تھا کہ ...... " ۔ روجر نے ہکلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بات کرتے کرتے رک گیا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی

ہو کہ وہ مزید کیا کہے اور عمران ہنس پڑا ۔

" وہ کال جو تم نے ہیلی کاپٹر میں اٹنڈ کی تھی وہ گاربو کی طرف سے نہیں تھی بلکہ میں نے کی تھی ۔ کیونکہ تم ہمارے یہاں پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر پر ہماری نظروں کے سامنے سوار ہو کر ٹاگ کی طرف چلے گئے تھے اور ہم نے پاکیشیا سے یہاں تک پہنچنے کی جو جدوجہد کی تھی وہ ساری بیکار جا رہی تھی اس لئے مجبوراً تمہیں واپس بلوانے کے لئے مجھے گاربو جیسی مدھر ترنم اور لاڈ سے بھری آواز اپنے حلق سے نکالنی پڑی ۔ ویسے یہ آواز کی کشش تھی کہ تم واپس اس طرح کھنچے چلے آئے جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" تم ۔ تم نے آواز نکالی تھی یہ کیسے ممکن ہے ۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی مرد ایسی نسوانی آواز بنا سکے اور پھر مجھ سے زیادہ گاربو کی آواز اور لہجے کو کون پہچانتا ہو گا ۔ نہیں تم یہ سب غلط کہہ رہے ہو " ۔ روجر نے بڑے زور شور سے کہا اور عمران مسکرا دیا ۔

" چلو اس کا فیصلہ بعد میں کر لیں گے فی الحال تم سے ضروری باتیں ہو جانی چاہئیں " ...... عمران نے کہا ۔

" ضروری باتیں ۔ کیسی ضروری باتیں " ...... روجر نے چونک کر کہا ۔

" تمہاری تنظیم گرانڈ ماسٹر نے پاکیشیا میں خوفناک تخریب کاری کی ہے ۔ ہمارے ایک وزیر کو قتل کیا ۔ انتہائی اہم سائنس پر تباہی

لیانی اور ہمارے ڈیفنس سسٹم کی نقل حاصل کر کے تم نے پاکیشیا
کے ڈیفنس کو مفلوج کر دینے کی انتہائی ہولناک کوشش کی ایسی
کوشش کہ جس سے پاکیشیا کی سلامتی اور آزادی کو شدید خطرات
لاحق ہو سکتے تھے "...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا اس
کے چہرے پر ایسی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی کہ جیسے وہ گوشت پوست
کی بجائے پتھر کا بنا ہوا ہو۔

"یہ سب کچھ مجھ سے پہلے گرانڈ ماسٹر لارین نے کیا تھا اور لارین کو
اس کی سزا دے دی گئی ہے۔ اسے اس جرم میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔
اس میں گرانڈ ماسٹر تنظیم کا کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ لارین کی ذاتی سازش
تھی۔ گرانڈ ماسٹر تو اسلحے کی سمگلنگ کرتا ہے اور اس نے کبھی پاکیشیا
میں کام ہی نہیں کیا"...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے دی ہے لارین کو سزا"...... عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے اسی پتھریلے لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر نے بگ باس نے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں لارین نے
تنظیم سے ہٹ کر یہ کام بک کیا تھا اسے اس کی سزا مل گئی ہے"۔ روجر
نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو کیا ضرورت تھی اسے سزا دینے کی۔ جب لارین نے
مشن پرائیویٹ طور پر حاصل کیا تھا تو اس کی ناکامی کا ذمہ دار بھی وہ
خود تھا۔ ہیڈ کوارٹر کا کوئی مشن ناکام ہوتا تو اسے سزا دی جا سکتی تھی۔
دیکھو روجر اس وقت یہاں دور دور تک تمہارا کوئی حمایتی موجود نہیں

ہے اور نہ کوئی یہاں تمہاری مدد کے لئے آسکتا ہے۔ کیونکہ جیکسن نے
بھی ٹرانسمیٹر کال کی تھی میں نے تمہاری آواز میں اسے مطمئن کر دیا
ہے کہ ہیلی کاپٹر میں پیدا ہونے والی اچانک خرابی کی وجہ سے تم آج
ولٹ ٹاگ نہیں آسکتے اور اگر کوئی آ بھی جائے تو باہر موجود میرے
ساتھی ان سے نمٹنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں اور تم ایک
بہت بڑی تنظیم کے چیف ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ
میں وہ سلوک کروں جو عام مجرموں اور ایجنٹوں سے کیا جاتا ہے اس
لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم مجھے سچ سچ بتا دو کہ کیا واقعی
گرانڈ ماسٹر نے میرے ملک میں یہ تخریب کاری کی تھی یا پھر کسی اور
کے اشارے پر کی گئی تھی۔ اس بات کا مجھے بھی علم ہے کہ گرانڈ ماسٹر کا
پہلے چیف لارین تھا۔ اس کی موت کے بعد تم چیف بنے ہو لیکن میں
اصل بات جاننا چاہتا ہوں کہ لارین کو کیوں ہلاک کیا گیا ہے"۔
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران میں ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق رہا
ہوں۔ جیکسن بھی میرے ساتھ رہا ہے اس لئے میں اور جیکسن
تمہارے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم دنیا کے انتہائی ذہین۔
انتہائی فعال اور خطرناک ایجنٹ ہو اور یہی وجہ تھی کہ جب ہمیں
تمہاری ٹاگ آمد کا پتہ چلا تو ہم نے فوری طور پر تم پر حملہ کرنے کی
پلاننگ کی ہم اس پلاننگ پر مطمئن تھے۔ لیکن بعد میں جو حالات
سامنے آئے اس سے ہمیں تمہارے بارے میں سنی ہوئی اور پڑھی ہوئی

باتوں پر اور زیادہ یقین آگیا میں یہاں آکر چھپا بھی اسی لئے تھا تاکہ تم سے ٹکراؤ نہ ہوسکے۔ لیکن اس کے باوجود تم حیرت انگیز طور پر یہاں پہنچ گئے ہو۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ تم سے جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یقین کرو کہ میں نے تمہیں جو کچھ بھی بتایا ہے وہی درست ہے"....... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے میرے سوال کا جواب نہیں ملتا کہ جب میرے ملک کے خلاف مشن لارین کا پرائیویٹ تھا تو پھر اس کی ناکامی کی سزا اسے ہیڈ کوارٹر نے کیوں دی"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس نے ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس نے ہیڈ کوارٹر کو اوپن کر دیا ہے۔ اسی لئے اسے سزا دی گئی ہے"۔ روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے اوپن کرا دیا تھا۔ ذرا تفصیل سے سمجھاؤ"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا ورنہ وہی سزا مجھے بھی مل جائے گی جو لارین کو ملی ہے"....... روجر نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اوپن کرنے سے تمہارا مطلب اگر ہاٹ فیلڈ کا نام اوپن کرنے سے ہے تو اس سے ایسا کون سا فرق پڑتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر اپنی تنظیم کے چیف کو اتنی بڑی سزا دے دے۔ دیکھو روجر آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو سچ ہے وہ بتا دو"....... عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"فرق پڑتا ہے تم نہیں سمجھتے۔ بہت فرق پڑتا ہے۔ پوری دنیا میں کوئی اس نام کو نہیں جانتا"....... روجر نے کہا۔

"کیسے نہیں جانتا جو لوگ وہاں پاکیشیا میں کام کرنے گئے تھے وہ سب یہ نام جانتے تھے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی تو لارین سے غلطی ہوئی تھی اس نے پی ون سیکشن کو اس مشن پر استعمال کیا تھا اور پی ون سیکشن براہ راست ہاٹ فیلڈ کا ہی خفیہ سیکشن تھا۔ اسی سے تو ساری بات بگڑی تھی اگر وہ گرانڈ ماسٹر کا کوئی سیکشن استعمال کرتا تو مشن ناکام ہو جانے کے باوجود یہ نام سامنے نہ آتا۔ میں نے لارین کو بہت سمجھایا تھا لیکن وہ [illegible] انتہائی ضدی تھا اپنی بات پر اڑ گیا اور اس [illegible] بھی اسے بھگتنا پڑا"۔ روجر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"چلو اب مزید کھل کر مذاکرات کر لیتے ہیں۔ اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ ہاٹ فیلڈ بہرحال ایک تنظیم ہے جس کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور اس کا بگ باس بھی ہے۔ اور یہ تنظیم اپنے آپ کو فی الحال پوری دنیا میں خفیہ رکھ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی ایسے کام میں مصروف ہے جس کے مکمل ہونے سے پہلے وہ اپنے آپ کو اوپن نہیں کرنا چاہتی۔ بتاؤ کون سا کام ہے وہ"....... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اور یقین جانو مجھے کیا کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے"....... روجر نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اب تم کہو گے کہ تمہیں اس کے ہیڈ کوارٹر کا بھی علم نہیں ہے"۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی درست ہے۔ واقعی مجھے تو کیا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ لارین کو بھی نہ تھا۔ گرانڈ ماسٹر تنظیم ہاٹ فیلڈ نے ہی قائم کی ہے اور نجانے ایسی کتنی اور تنظیمیں اس نے قائم کی ہوں گی۔ ہمارا اس سے تعلق صرف اتنا ہے کہ چیف کو وہ تعینات کرتے ہیں اور بس۔ گرانڈ ماسٹر کاروبار کرنے اور اپنی تنظیم کی حد تک مکمل طور پر آزاد ہے صرف کاروبار میں جو منافع ہوتا ہے اس کا بیس فیصد حصہ ہاٹ فیلڈ کو چلا جاتا ہے اور [illegible] کے [illegible] سوئٹزرلینڈ کے ایک بینک میں خفیہ اکاؤنٹ موجود [illegible] ہیں اور اس رقم کے ساتھ ہی سالانہ [illegible] جمع ہو جاتی ہے۔ البتہ ضروری مشینری کے لئے ہمیں ہاٹ فیلڈ سے کہنا پڑتا ہے اور مشینری خود بخود ہمارے پاس پہنچ جاتی ہے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ کاروبار کر کے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکیں"...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر سے کیسے رابطہ کرتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ٹاگ میں گرانڈ ماسٹر کے ہیڈ کوارٹر میں ایک ایسی مشین موجود ہے جسے مخصوص انداز میں آپریٹ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد نیلے رنگ کا ایک فون ہے۔ جس کے ساتھ کوئی تار نہیں ہے اور نہ کوئی [illegible] ہیں۔ اس مشین کو آپریٹ کیا جائے تو اس فون پر چوبیس

گھنٹوں تک ہیڈ کوارٹر بات ہو سکتی ہے۔ اس لئے فون کے نیچے ایک بٹن دبا دیا جاتا ہے اور رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ یہ مشین اور فون ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہی بھجوائی گئی تھی۔ ویسے ہیڈ کوارٹر چاہے تو کسی بھی عام فون پر ہم سے رابطہ قائم کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی مشین یا خصوصی فون کی ضرورت نہیں ہے"...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مشین کوئی مخصوص قسم کا ٹرانسمیٹر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں انتہائی پیچیدہ مشین ہے۔ اس کی ساخت سے میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس سے رابطہ کسی خاص سٹیلائٹ سے ہو جاتا ہے ایسے سٹیلائٹ سے جس کا علم شاید ابھی دنیا میں کسی کو نہیں ہے"۔ روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ کسی کو یہ علم نہیں ہے کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ وہ کیا کر رہی ہے۔ اس کا بگ باس کون ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں"...... روجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو کیا تم میرے ساتھ ٹاگ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر مجھے وہ مشین دکھا سکتے ہو جس سے ہاٹ فیلڈ سے رابطہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں کہ اس سے تمہیں کچھ پتہ نہ چلے گا اور [illegible]

میں تمہیں وہاں لے گیا تو ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع مل جائے گی۔ نتیجہ پھر بھی وہی نکلے گا کہ میں ہلاک کر دیا جاؤں گا"....... روجر نے جواب دیا۔

"یہاں اس عمارت کے نیچے جو مشینری موجود ہے وہ کس کام کے لئے ہے"...... عمران نے پوچھا تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔

"تو تم تہہ خانوں تک بھی پہنچ گئے ہو۔ بہرحال یہ مشینری بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جاننے کے لئے تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی ان میں سے ایک مشین ایک خفیہ تنظیم ورلڈ سکریننگ سنٹر سے رابطہ کے لئے ہے ایک مشین گرانڈ ماسٹر کے اسلحہ کی سپلائی کو چیک کرنے کے لئے ہے۔ تیسری مشین ان سٹورز کو چیک کرتی ہے جہاں گرانڈ ماسٹر کا اسلحہ سٹور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح چوتھی مشین گرانڈ ماسٹر کی پوری تنظیم کی سرگرمیوں کا ریکارڈ خود بخود رکھتی رہتی ہے۔ یہ ہے ان مشینوں کی اصلیت۔ ان میں سے اس مشین کو بوقت ضرورت چلانا پڑتا ہے۔ جس کا تعلق ورلڈ سکریننگ سنٹر سے ہے۔ باقی خود بخود کام کرتی رہتی ہیں"...... روجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر یہی نتیجہ نکلا کہ پاکیشیا کے خلاف تخریب کاری کے لئے گرانڈ ماسٹر استعمال ہوئی ہے۔ اس لئے گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ بالخیر کر دیا جائے۔ میں اس لئے تم سے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ اگر ہاٹ فیلڈ اس میں ملوث ہے تو پھر ہمیں گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہم براہ راست ہاٹ فیلڈ کے خلاف کام

کریں۔ لیکن اب چونکہ کوئی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اس لئے اس کے پیچھے بھاگنا فضول ہے اور گرانڈ ماسٹر کی تباہی کا آغاز اس کے چیف سے شروع کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بھاری ریوالور نکال لیا۔ اس کے چہرے پر اور آنکھوں میں انتہا درجے کی سرد مہری عود کر آئی تھی۔

"تمہارے خاتمے کے بعد یہ عمارت مع اس تمام مشینری کے تباہ کر دی جائے گی اس کے بعد ہم ناگ واپس جائیں گے پھر گاربو۔ جیکسن۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر سب ختم کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد گرانڈ ماسٹر سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کا خاتمہ اور آخر میں اس کے اسلحہ کے تمام سٹور ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے جائیں گے"......... عمران نے ریوالور کا میگزین کھول کر لاشعوری انداز میں اسے چیک کرتے ہوئے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے میگزین بند کیا اور ریوالور کا رخ کرسی پر بندھے بیٹھے روجر کی پیشانی کی طرف کر دیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ"....... مجھے معلوم ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو ویسا کر بھی لو گے۔ رک جاؤ۔ سنو اگر تمہیں ہاٹ فیلڈ کے بارے میں ایک خاص ٹپ دے دی جائے تو کیا تم مجھے اور گرانڈ ماسٹر تنظیم کو معاف کر سکتے ہو"....... روجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بشرطیکہ ٹپ واقعی ایسی ہو کہ جسے خاص کہا جا سکے"....... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے وعدہ کرو" .... روجر نے کہا۔

"کیا تم میرے وعدے پر یقین کر لوگے" .... عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ تم جو وعدہ کرتے ہو اسے پورا کرتے ہو"۔ روجر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ کہ اگر تمہاری ٹپ خاص ہوئی اور اس سے ہاٹ فیلڈ کے خلاف کام کا کوئی درست کلیو مل گیا تو گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ میرے ہاتھوں نہیں ہوگا" .... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے۔ میں تمہیں ہاٹ فیلڈ کے بارے میں ایک خاص راز بتاتا ہوں۔ یہ راز اس دنیا میں سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا اور اگر ہاٹ فیلڈ کو اس کا پتہ چل جائے کہ میں اس راز سے واقف ہوں تو وہ مجھے دوسرا سانس لینے کی بھی مہلت نہ دے اور میں یہ راز مجبور ہو کر تمہیں بتا رہا ہوں"۔ روجر نے کہنا شروع کیا۔

"تمہید مت باندھو روجر صاف اور سیدھی بات کرو" .... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر بحیرہ ناروے میں واقع شیٹ لینڈ کے جزیروں میں سے کسی ایک پر ہے اور ہاٹ فیلڈ پوری دنیا کو فتح کرنے کی غرض سے اپنے ہیڈ کوارٹر میں ایسی ایجاد کرنے میں مصروف ہے جس کا تعلق سورج کی شعاعوں سے ہے۔ بس میں یہی کچھ بتا سکتا ہوں"

.... روجر نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ کے جزیروں میں سے کسی ایک پر ہے" ..... عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ لارین جب گرانڈ ماسٹر تھا اور میں مین لیبارٹری انچارج تھا تو ایک بار ہیڈ کوارٹر سے ڈیمانڈ بھیجی گئی کہ ناڈا کے ایک انتہائی مشہور سائنسدان ڈاکٹر رولف کو اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوایا جائے۔ اس کے لئے ہیڈ کوارٹر نے ایک خصوصی پلاننگ کی تھی ڈاکٹر رولف کو بے ہوش کر کے اس کے چہرے پر ایسا میک اپ کیا گیا تھا کہ جس سے وہ لاش محسوس ہو اور پھر اس لاش کو ایک عام سے تابوت میں ڈال کر ہوائی جہاز کے ذریعے سویڈن بھیجنے کا کہا گیا۔ جہاں سے ہیڈ کوارٹر کے آدمی اسے وصول کر لیں گے چنانچہ لارین نے یہ مشن میرے اور جیکسن کے سپرد کر دیا۔ ہم نے ڈاکٹر رولف کو اغوا کیا اور پھر ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کے مطابق انہیں اسی طرح لاش ظاہر کر کے خصوصی تابوت میں ڈال کر عام فلائٹ پر سویڈن روانہ کر دیا گیا۔ لیکن میرے دل میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جاننے کے لئے تجسس موجود تھا اور یہ انتہائی نادر موقع تھا اس لئے میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور سویڈن میں اپنے ایک دوست کو خاص طور پر اس کام پر تعینات کیا کہ وہ اس تابوت کے سویڈن پہنچنے پر اس بات کی نگرانی کرے کہ انہیں کون لوگ وصول کرتے ہیں اور کہاں لے جاتے ہیں۔ اس دوست نے مجھے جو اطلاع دی اس کے

مطابق اس تابوت کو سویڈن ایئرپورٹ سے وصول کرنے والے
سویڈن کی ایک مشہور گورکن کمپنی کے نمائندے تھے ۔ جنہوں نے
باقاعدہ اسے سویڈن کے ساحلی شہر کولا کے قبرستان میں دفن کر دیا
وہاں اس لاش کے باقاعدہ وارثان اور کولا شہر کے چند معززین بھی
تدفین میں شامل ہوئے یہی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ لاش کولا کے رہنے
والے ایک بزنس مین کی ہے جو ناڈا میں بزنس کرتا تھا لیکن چونکہ میں
اپنے اس دوست کو یہ بتا چکا تھا کہ تابوت میں وصل لاش نہیں ہے بلکہ
زندہ آدمی ہے ۔ اس لئے اس نے نگرانی جاری رکھی اور پھر اس نے
چیک کر لیا کہ رات کو ساتھ والی قبر کھود کر اندر سے یہی تابوت نکالا گیا
اور اسے ایک بند باڈی کی ویگن میں لاد کر ساحل پر موجود ایک مال
بردار جہاز تک پہنچا دیا گیا میرے دوست نے اس جہاز کی منزل کا پتہ
چلایا تو اسے معلوم ہوا کہ اس جہاز کی منزل گریٹ لینڈ ہے ۔ جہاز
تابوت پہنچتے ہی فوراً روانہ ہو گیا مگر اسی رات یہ اطلاع بھی مل گئی کہ
جہاز بھٹک کر شیٹ لینڈ کے طوفانی جزیروں کی طرف چلا گیا تھا ۔ جس
کی وجہ سے وہ تباہ ہو گیا اور پھر اس کا تباہ شدہ ڈھانچہ بھی تلاش کر لیا گیا
اس جہاز پر فولاد لوڈ تھا ۔ یہ فولاد بھی سمندر کی تہہ میں موجود تھا لیکن نہ
ہی اس تابوت کا پتہ چل سکا اور نہ ہی اس کا کوئی ٹوٹا ہوا حصہ مل سکا
اس اطلاع کے بعد میں سمجھ گیا کہ تابوت کو شیٹ لینڈ کے ان
خطرناک اور طوفانی جزیروں میں سے کسی جگہ اتارا گیا ہو گا اور پھر اسے
خفیہ رکھنے کے لئے جہاز کو تباہ کر دیا گیا ۔ بعد میں یہ بھی پتہ چلا تو

تابوت کو قبر سے نکالنے اور جہاز تک پہنچانے والے مقامی گروہ کے
تمام ممبرز بھی فائرنگ کے ذریعے ہلاک کر دیئے گئے اور سب سے اہم
بات یہ کہ چند روز بعد ہیڈ کوارٹر سے لارین کا باقاعدہ شکریہ ادا کیا گیا
کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کے مطابق ڈاکٹر رولف کو ہیڈ کوارٹر
صحیح سلامت بھجوایا ہے ۔ اس طرح یہ بات طے ہو گئی کہ یہ سب کچھ
ایک خصوصی پلاننگ کے تحت کیا گیا اور یہ ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ کے
جزیروں میں سے کسی ایک پر موجود ہے اس کے علاوہ ڈاکٹر رولف کے
بارے میں سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر رولف سورج کی شعاعوں پر کی
جانے والی تحقیق پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے تھے اور ان کی اس طرح
پراسرار گمشدگی پر یہاں ناڈا میں کافی عرصے تک بھونچال سا پیدا ہوتا رہا
لیکن بہرحال پھر یہ سب کچھ ختم ہو گیا اور تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میں
نے اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں سویڈن میں موجود میرے اس
دوست کی وجہ سے کسی طرح ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع نہ مل جائے کہ
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جاسوسی کی گئی ہے میں نے اپنے دوست کو
یہاں دعوت دے کر بلایا اور پھر اسے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک
کر دیا اس طرح آج تک کسی کو یہ بات معلوم نہ ہو سکی کہ میں نے کیا
معلوم کرایا ہے آج تم پہلے آدمی ہو جسے میں یہ سب کچھ اس لئے بتا رہا
ہوں کہ اگر میری زندگی نہ رہی تو پھر مجھے کسی ہاٹ فیلڈ یا اس کے ہیڈ
کوارٹر سے کیا دلچسپی باقی رہ سکتی ہے "...... روجر نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا ۔

"گڈ۔ تم نے خاصا کلیو دیا ہے۔ بشرطیکہ یہ تمہارے ذہن کی اختراع نہ ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ذہن کی اختراع کیا مطلب میں نے صحیح بات کی ہے"...... روجر نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"روجر تم نے واقعی اپنی زندگی بچانے کے لئے ایک قابل قبول کہانی گھڑی ہے اور پھر خود ہی اس کے سب کرداروں کو بھی ختم کر دیا ہے تاکہ تمہاری اس کہانی کی چیکنگ نہ کی جا سکے۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تمہاری اس کہانی میں چند ایسے پوائنٹ موجود ہیں جو اس ساری کہانی کو واضح طور پر من گھڑت ظاہر کر رہے ہیں۔ پہلا پوائنٹ تو یہ ہے شیٹ لینڈ کے جزیرے کسی زمانے میں طوفانی اور غیر آباد سمجھے جاتے تھے۔ آج سے تقریباً بیس پچیس سال پہلے کی بات ہے۔ لیکن اب شیٹ لینڈ کے ان جزیروں پر گریٹ لینڈ نے اپنی فوج کے مراکز قائم کئے ہوئے ہیں اور اب گریٹ لینڈ سے فوج وہاں آتی جاتی رہتی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ شیٹ لینڈ پرانا نام تھا۔ اب ان جزیروں کو جارج آئی لینڈ کہا جاتا ہے۔ یقیناً تم جس زمانے میں ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی سے متعلق رہے ہو۔ اس دور میں شیٹ لینڈ کے بارے میں تمہیں علم ہوا ہوگا۔ اس لئے تم نے وہی نام لے دیا۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ سویڈن میں فولاد بنانے کی صنعت سرے سے ہے ہی نہیں۔ نہ آج اور نہ پہلے کبھی تھی۔ سویڈن فولاد کے لئے ہمیشہ سے گریٹ لینڈ کا محتاج رہا ہے۔ اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ سویڈن سے فولاد بردار

جہاز گریٹ لینڈ جائے۔ ہاں تم یہ کہتے کہ گریٹ لینڈ سے مال بردار جہاز فولاد لے کر سویڈن جا رہا تھا تو تمہاری بات درست ہو سکتی تھی۔ تیسری بات یہ کہ عام فلائٹ سے اگر تابوت ناڈا سے سویڈن بھجوایا جائے تو راستے میں تقریباً ایک سو پوائنٹ پر اسے منشیات چیک کرنے کے لئے خصوصی مشینوں سے چیک کیا جائے گا۔ کیونکہ منشیات فروشوں کا کسی زمانے میں یہ کاروبار رہا تھا کہ وہ انسانی لاشوں کے اندر منشیات بھر کر اسی طرح اسے سمگل کرتے تھے۔ تب سے لاشوں اور تابوتوں کو خاص طور پر چیک کرنے کا بین الاقوامی قانون بنایا گیا تھا اور یہ قانون آج کا نہیں۔ بیس سال پہلے کا ہے اور بھی بتاؤں یا اتنے ہی پوائنٹ کافی ہیں"...... عمران نے پوائنٹس بتاتے ہوئے جواب دیا تو روجر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ ہونقوں جیسا ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے بالکل درست کہا ہے۔ سو فیصد درست کہا ہے"...... روجر نے اٹک اٹک کر کہا۔

"تو پھر میرے پوائنٹس کو غلط ثابت کر دو"...... عمران نے جواب دیا۔

"مم۔ مم کیا کہہ سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ ہلاک کر دو مجھے اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... روجر نے یکلخت انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن جھکا لی۔

"ایسی اداکاری سے مجھے متاثر نہ کرو روجر میں خود اس سے بھی اچھی اور متاثر کن اداکاری کر لیتا ہوں ۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اصل بات اگل دو ۔ اب بھی وقت ہے ۔ پھر یہ وقت تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا" .... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"تم ۔ تم سے جیتنا ناممکن ہے ۔ قطعی ناممکن ۔ آئی ۔ ایم ۔ سوری عمران میں نے واقعی تمہیں ڈاج دینے کی کوشش کی تھی لیکن میں کامیاب نہیں ہو سکا ۔ اصل بات یہی ہے کہ مجھے ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے ۔ ہاں ایک آدمی کو پوری دنیا میں اس کا علم ہو سکتا ہے اور وہ ہے ڈاکٹر رولف ۔ اگر تم اسے تلاش کر سکو ۔ کیونکہ ڈاکٹر رولف کو واقعی اغوا کیا گیا تھا اور اسے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں سے ایکریمیا روانہ کیا گیا تھا ۔ بس ۔ اس کے بعد کیا ہوا ۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے" .... روجر نے کہا۔

"اب تم نے سچ بولا ہے روجر کیونکہ ڈاکٹر رولف بین الاقوامی شہرت کا مالک سائنسدان تھا اور آج سے چار پانچ سال قبل اسے واقعی اغوا کیا گیا تھا اور پھر بین الاقوامی طور پر بھی اس کی تلاش کی گئی تھی لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکا تھا اور آج تک دستیاب نہیں ہو سکا ۔ تمہارے اس سچ پر میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں ۔ لیکن تمہاری تنظیم گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ بہرحال ضرور ہو گا" .... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

گاربو کے حسین و جمیل چہرے پر اس وقت شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ وہ ایک خوبصورت اور دلکش انداز میں سجائے گئے کمرے میں انتہائی ۔ بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی ۔ اس کی نظریں بار بار میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی طرف جاتیں اور ایک بار پھر وہ بے چینی کے عالم میں ٹہلنا شروع کر دیتی ۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتی اور بار بار کھولتی تھی ۔ پھر اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گاربو نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر اسے رسیور اٹھانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس گاربو سپیکنگ" .... گاربو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہنیز بول رہا ہوں مادام" .... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو۔ جلدی بتاؤ کیا رپورٹ ہے"...... گاربو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کام ہو گیا ہے۔ مادام آپ کے دشمنوں کے جسم لاکھوں ٹکڑوں کی صورت میں سمندر پر تیر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ گڈ۔ لیکن کیا اس کی فلم تیار کی گئی ہے"...... گاربو نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام ابھی تھوڑی دیر بعد وہ آپ کے کاؤنٹر پر پہنچ جائے گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے باقی باتیں فلم دیکھ کر ہوں گی"...... گاربو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس مادام"...... دوسرا طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل کاؤنٹر پر کہہ دو کہ جیسے ہی ہنیز کا آدمی فلم وہاں دے جائے فلم فوری طور پر مجھے پہنچا دی جائے فوری بغیر ایک لمحہ ضائع کیے"۔ گاربو نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ میز کے پیچھے موجود آرام کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گئی جیسے میلوں کا سفر طے کر کے اب منزل پر پہنچی ہو۔ اس نے کرسی کی پشت سے سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں اور اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے ذہنی اور جسمانی طور پر بے حد تھک گئی ہو۔ تقریباً دس منٹ بعد کمرے کے

دروازے پر دستک ہوئی تو گاربو چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"یس کم ان"...... گاربو نے سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بند پیکٹ تھا۔ اس نے پیکٹ گاربو کے سامنے میز پر رکھا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔ جیسے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہوا گاربو نے جھپٹ کر وہ پیکٹ اٹھایا اور اسے کھولنا شروع کر دیا۔ پیکٹ کے اندر مائیکرو فلم رول موجود تھا۔ اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس کے اندر سے ایک جدید ساخت کا مائیکرو فلم پروجیکٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر پیکٹ سے نکلنے والی فلم اس نے اس پروجیکٹر میں فیڈ کی اور پھر پروجیکٹر کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ پروجیکٹر پر ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔ گاربو نے ایک اور بٹن دبایا تو سامنے دیوار پر بیس انچ چوڑائی کی سکرین روشن ہوئی اور گاربو کی نظریں اس سکرین پر جیسے جم سی گئیں۔ سکرین پر پہلے تو مختلف جھماکے سے ہوتے رہے۔ پھر ایک پرائیویٹ ایئرپورٹ کا منظر ابھر آیا وہاں ایک بڑا طیارہ موجود تھا۔ پھر ایک ویگن طیارے کے قریب آ کر رکی اور اس میں سے پانچ مرد اور ایک عورت باہر نکلے اور تیزی سے طیارے میں سوار ہو گئے۔ گاربو نے ہاتھ بڑھا کر پروجیکٹر کا ایک بٹن دبایا تو منظر ساکت ہو گیا۔ منظر میں طیارے کی سیڑھیوں پر ایک قطار کی صورت میں ایک عورت اور پانچ مرد اوپر جا رہے تھے گاربو نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر ان افراد کا کلوز اپ دکھائی دینے لگا۔ یہ

عورت اور مرد سب مقامی تھے گاربو نے میز کی سب سے اوپر والی دراز کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ نکال کر اس نے اس میں سے ایک تصویر باہر نکال لی ۔ یہ تصویر ایک ہوٹل کے ہال کی تھی جس میں ایک میز کے گرد ایک عورت اور پانچ مرد بیٹھے ہوئے کھانا کھانے میں مصروف تھے گاربو نے ان چہروں کو غور سے دیکھا اور پھر اس نے سکرین پر نظر آنے والے منظر میں موجود افراد کو اس تصویر کے چہروں کی مدد سے شناخت کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ میز کے گرد بیٹھے ہوئے افراد اور طیارے پر چڑھنے والے افراد ایک ہی تھے .... گاربو نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر پروجیکٹر کے دو تین بٹن یکے بعد دیگرے پریس کیے تو سکرین پر نظر آنے والے افراد تیزی سے طیارے میں سوار ہو گئے ۔ سیڑھی ہٹالی گئی اور طیارے کا دروازہ بند ہو گیا۔ طیارے کی سائیڈ پر موجود کمپنی کا نام اور طیارے کا نمبر وغیرہ پوری وضاحت سے نظر آ رہا تھا۔ طیارہ حرکت میں آیا اور پھر رن وے پر دوڑتا ہوا چند لمحوں بعد ہی فضا میں بلند ہو گیا۔ گو وہ چھوٹا نظر آنے لگ گیا تھا لیکن بہرحال سکرین پر موجود تھا۔ وہ مزید چھوٹا ہوتا گیا اور چند لمحوں بعد سکرین پر ایک نقطے جیسا نظر آنے لگا لیکن پھر یکلخت طیارہ بڑا نظر آنے لگ گیا اور گاربو سمجھ گئی کہ فلم بنانے والے نے زیادہ پاور فل زوم لنیز کیمرے پر لگا دیا ہے طیارہ ایک بار پھر چھوٹا نظر آنے لگ گیا تھا اب نیچے پھیلا ہوا سمندر واضح طور پر نظر آ رہا تھا پھر اچانک طیارے میں

شعلہ نظر آیا اور پلک جھپکنے میں پورا طیارہ شعلے کا روپ دھار گیا اور اس کے پرزے فضا میں پھیلتے نظر آئے ۔ شعلہ بجلی کی سی تیزی سے سمندر میں گرنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے طیارے کا ڈھانچہ سمندر کے اندر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سپاٹ ہو گئی ۔ گاربو نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پروجیکٹر کو آف کر کے اس نے اسے میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھا اور پھر میز پر پڑی ہوئی تصویر کو اٹھا کر اس نے واپس لفافے میں ڈالا اور لفافہ میز کی سب سے اوپر والی دراز میں رکھ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس ہیڈ کوارٹر" .... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"جی ون کالنگ بگ باس اوور" .... گاربو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ہولڈ آن کریں" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی ۔

"یس اوور" ۔ بولنے والے کا لہجہ کرخت اور آواز چیختی ہوئی تھی۔

"جی ون بول رہی ہوں باس" .... گاربو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے" ۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وکٹری باس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چارٹرڈ طیارے سمیت فضا

میں تباہ کر دیا گیا ہے۔ میں نے فلم چیک کر لی ہے۔ یہ واقعی ہلاک ہو گئے ہیں"۔ گاربو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح اطمینان کر لیا ہے"...... بگ باس نے پوچھا۔

"یس باس"...... گاربو نے جواب دیا۔

"او۔کے اب روجر کو بھی تم نے سزا دینی ہے۔ موت کی سزا"۔ دوسری طرف سے بگ باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس کیا اسے معاف نہیں کیا جا سکتا"...... گاربو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اس نے صرف اپنی زندگی بچانے کے لئے ان لوگوں کا ساتھ دیا ہے اور پوری تنظیم گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ کرا دیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس سے ہیڈ کوارٹر کو کتنا نقصان پہنچا ہے۔ یہ سزا تو اس کے بدلے میں کچھ بھی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔

"باس میں نے اسے چیک کیا ہے وہ ہپناٹزم کے زیر اثر ہے۔ اس کے ذہن کو کنٹرول کر لیا گیا تھا"...... گاربو نے جواب دیا۔

"اوہ اسی لیے اس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ ویری سٹرینج پلاننگ۔ بہرحال روجر کو موت کی سزا دی جا چکی ہے اور اس پر عمل درآمد تم نے کرنا ہے۔ ویٹس آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ گاربو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہارا مقدر روجر اب میں مزید کیا کر سکتی ہوں۔ کاش تم ایسا نہ کرتے"...... گاربو نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باہر ایک راہداری سے گزر کر وہ نیچے راہداری کے اختتام پر موجود سیڑھیاں اترتی ہوئی ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئی جہاں دو مسلح افراد دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے گاربو کے اندر آتے ہی انہوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔ ان کے سینے پر بیج لگے ہوئے تھے جن پر سنہرے رنگ میں صرف جی لکھا ہوا تھا اور نیچے نمبرز تھے۔ سامنے ایک لوہے کے راڈز والی کرسی پر روجر راڈز میں جکڑا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔

"میرا نقاب لے آؤ"..... گاربو نے مڑ کر ایک مسلح آدمی سے کہا اور وہ تیزی سے ایک دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ واپس آیا اور اس نے پیکٹ گاربو کی طرف بڑھا دیا۔ گاربو نے پیکٹ کھولا اور اس کے اندر سے ایک سنہرے رنگ کا گون اور اس سے منسلک ایک سنہرا نقاب نکالا اور نقاب کو اس نے سر اور چہرے پر چڑھایا اور پھر گون کو لپیٹ، جسم کے گرد لپیٹ کر وہ روجر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔ اب وہ سنہرے ریشمی گون میں لپٹی ہوئی تھی اور چہرے اور سر پر سنہرے رنگ کا نقاب تھا۔ چہرے پر موجود نقاب پر صرف "جی" واضح طور پر نظر رہا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... کرسی پر بیٹھتے ہی گاربو نے کہا اور

ایک مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ روجر کی ناک سے لگا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔گاربو نقاب میں بنے ہوئے آنکھوں کے سوراخوں میں سے غور سے روجر کو دیکھ رہی تھی۔ان سوراخوں پر ایسے شیشے لگے ہوئے تھے کہ جو باہر سے تو سیاہ تھے لیکن اندر سے سب کچھ صاف اور واضح نظر آ رہا تھا۔چند لمحوں بعد روجر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کی آنکھیں کھلیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی گاربو اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے مسلح افراد پر جم گئیں۔

"جی .... کیا مطلب۔وہ۔وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں گئے۔یہ میں کہاں آ گیا ہوں"........ روجر کے منہ سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں الفاظ نکلے۔

"تم جی ون کے سامنے بیٹھے ہو گرانڈ ماسٹر روجر"......... گاربو کا لہجہ یکسر بدلا ہوا تھا۔

"جی ون۔اوہ۔اوہ مگر میں تو ریلکس ہاؤس میں تھا جہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران موجود تھا۔یہ سب کیسے ہو گیا۔میں یہاں کب آیا ہوں۔کون لایا ہے۔وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا؟"

.... روجر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"گرانڈ ماسٹر روجر تم نے ہیڈ کوارٹر سے غداری کرتے ہوئے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر ریلکس ہاؤس کو اس کی مشینری سمیت تباہ کر دیا۔پھر تم ان کے ساتھ اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچے۔تم نے ان کے ساتھ مل کر اپنا ہی ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا۔اس کے بعد تم نے جیکسن کو ہلاک کیا۔اس کا کبن ہاؤس تباہ کر دیا۔پھر ٹاگ میں موجود گرانڈ ماسٹر کے سارے کارکنوں کو تم نے گریٹ ہال میں کال کیا اور ان سب کا خاتمہ کر دیا۔اس کے بعد تم نے اسلحے کے سارے سٹور تباہ کرا دیئے۔اس طرح تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا اور یہ سب کام تم نے صرف دو روز میں مکمل کر دیا۔اس کے خلاف کوئی جدوجہد اسی لئے نہ ہو سکی کہ گرانڈ ماسٹر خود اس عظیم تباہی میں شامل تھا۔ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع ملی تو ہیڈ کوارٹر نے جی ون کو تمہیں گرفتار کرنے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا حکم دیا۔جی ون فوری طور پر حرکت میں آئی اور تمہیں اس ہوٹل سے اغوا کر لیا گیا جہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ تمہیں چھوڑ کر ایئر پورٹ گئے تھے اور پھر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے چارٹرڈ طیارے کو فضا میں تباہ کر دیا گیا۔اس طرح ان خوفناک پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا گیا"....... گاربو نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"میں نے یہ سب کچھ کیا۔میں نے یعنی گرانڈ ماسٹر نے یہ کیسے

ممکن ہے ۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے ۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں
ہے ۔ مجھے تو اتنا یاد ہے کہ میں ریلکس ہاؤس میں تھا کہ مجھے جیکسن کی
کال ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ روسک پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے گاربو
کے ذریعے ریلکس ہاؤس کا پتہ چلا لیا ہے اور پائیک کی لاش ملی ہے ۔
اس لئے میں ریلکس ہاؤس چھوڑ کر واپس ٹاگ پہنچ جاؤں ۔ میں ہیلی کاپٹر
پر سوار ہو کر ٹاگ کی طرف روانہ ہوا کہ راستے میں ٹرانسمیٹر پر مجھے گاربو
کی کال ملی ۔ گاربو نے مجھے بتایا کہ جیکسن نے میرے خلاف غداری
کرتے ہوئے کوئی بھیانک سازش کی ہے ۔ پاکیشیائی ایجنٹ جیکسن
کے قبضے میں ہیں اور پائیک بھی زندہ ہے ۔ پھر پائیک نے اسی
ٹرانسمیٹر پر مجھ سے بات کی ۔ گاربو نے بتایا کہ جیکسن مجھے ہلاک کروا کر
خود گرانڈ ماسٹر بننا چاہتا ہے ۔ اس لئے اگر میں ٹاگ آیا تو مارا جاؤں گا ۔
چونکہ مجھے گاربو پر مکمل اعتماد تھا اور اس کے ساتھ ہی میں نے پائیک
کی آواز بھی سنی ہوئی تھی اس لئے مجھے یقین آگیا کہ گاربو درست کہہ
رہی ہے ۔ میں واپس ریلکس ہاؤس چلا گیا ۔ لیکن وہاں وہ پاکیشیائی
ایجنٹ چھپے ہوئے تھے ۔ انہوں نے اچانک مجھے چھاپ لیا ۔ پھر ان کا
لیڈر علی عمران سامنے آیا ۔ اس نے مجھ سے ہاٹ فیلڈ اور اس کے
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ میں
نے اسے من گھڑت کہانیاں سنا کر ڈاج دینے کی کوشش کی لیکن وہ
انتہائی چالاک آدمی تھا ۔ بہرحال چونکہ مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں
علم نہ تھا ۔ اس لئے میں اسے کیا بتاتا ۔ اس کے بعد اچانک میں بے

ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو میں یہاں تمہارے سامنے
موجود ہوں ۔ یہ ہے ساری بات "...... روجر نے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے کہ گاربو کی کال غلط تھی ۔ کیا یہ غلط کال گاربو
نے کی تھی ۔ کیا وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے ملی ہوئی تھی "...... گاربو
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا ۔

" نہیں اس علی عمران نے ۔ مجھے خود بتایا تھا کہ اس نے گاربو کی آواز
اور لہجے میں مجھ سے بات کی تھی ۔ مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا تھا
کیونکہ میں گاربو کی آواز اور لہجہ کو پہچانتا ہوں ۔ لیکن اس نے جو کچھ
بتایا وہ درست ثابت ہوا "...... روجر نے کہا ۔

" مجھے معلوم ہے کہ تمہارا ذہن ہپناٹزم کے تحت کنٹرول کر لیا گیا
تھا اور تم نے اسی کنٹرول کی وجہ سے گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خود خاتمہ کر دیا
تمہاری وجہ سے یہ خاتمہ تیزی سے اور مکمل طور پر ہوا ۔ ورنہ وہ خود
شاید اسے کئی سالوں میں بھی ختم نہ کر سکتے تھے ۔ جب تمہیں اغوا کیا
گیا تو تم ان کے کنٹرول میں تھے ۔ میں نے چونکہ اس موضوع پر کافی
کچھ پڑھا ہوا ہے ۔ اس لئے مجھے تمہاری آنکھوں کی پتلیوں کی مخصوص
کیفیت کو دیکھتے ہی شک پڑ گیا تھا ۔ میں نے فوری طور پر ہپناٹزم کے
ایک ماہر کو طلب کیا اور اس نے میری بات کی تصدیق کر دی اور پھر
اسی ماہر نے تمہارے ذہن کو ان کے کنٹرول سے نکالنے کی بے حد
کوشش کی لیکن نجانے وہ لوگ اس علم میں کس قدر آگے تھے کہ وہ بڑا
ماہر بھی اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور اس نے اپنی ناکامی کا اعتراف کر

لیا۔ اس پر میں سمجھ گئی کہ اب جب تک ان لوگوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ تم صحیح طور پر ہوش میں نہیں آسکتے۔ چنانچہ میں نے پہلے ان کا خاتمہ کیا اور پھر تمہارے پاس آئی۔ گو میں نے ان کے خاتمے کی باقاعدہ فلم دیکھ لی تھی اور ہر طرح سے اطمینان کر لیا تھا لیکن آخری چیکنگ تم پر ہوئی تھی۔ تم اب جس طرح ہوش میں آکر بات کر رہے ہو۔ اس سے یہ بات فائنل ہو گئی ہے کہ وہ لوگ واقعی ختم ہو چکے ہیں۔ ورنہ تمہارا ذہن ابھی تک کنٹرول میں ہوتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے"........ گاربو نے کہا۔

"ویری بیڈ مجھے یہ سن کر بے حد رنج پہنچا ہے کہ میرے ہی ہاتھوں سب کچھ تباہ ہو گیا ہے۔ لیکن جب تمہیں معلوم تھا کہ میرا ذہن کنٹرولڈ تھا تو پھر تم نے مجھے ایسے باندھ کیوں رکھا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ میں بے گناہ ہوں"........ روجر نے کہا۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر سے تمہارے لئے معافی کی درخواست کی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر نے میری درخواست مسترد کر دی ہے اور تمہیں موت کی سزا سنا دی ہے جس پر اب میں نے عمل درآمد کرنا ہے"۔ گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا تم یہاں ٹاگ میں رہتی ہو۔ مجھے تو معلوم نہیں کہ یہاں کوئی جی ون گروپ بھی ہے"........ روجر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاٹ فیلڈ تمہارے تصور سے بھی بڑی تنظیم ہے روجر۔ گرانڈ ماسٹر تو اس کی ایک معمولی سی سائیڈ آرگنائزیشن تھی۔ اس ہاٹ فیلڈ کے

گروپس پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ گرانڈ ماسٹر جیسی تنظیمیں تو ہیڈ کوارٹر نے صرف رقم اکٹھی کرنے کے لئے بنائی ہوئی ہیں۔ بہرحال اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ویسے ذاتی طور پر مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا۔ کیونکہ ذاتی طور پر میں تمہیں بے حد پسند کرتی ہوں"........ گاربو نے کہا تو روجر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا تم مجھے ذاتی طور پر جانتی ہو۔ مگر۔ مگر"........ روجر نے حیران ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی گاربو نے یکلخت اپنے چہرے سے نقاب اتارا اور گاؤن ہٹا کر ایک طرف پھینک دیا اور روجر کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔

"کیا۔ کیا۔ تم۔ تم گارو۔ تم۔ تم"۔ روجر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں گاربو ہوں۔ جی ون"........ گاربو نے جواب دیا۔

"مگر۔ مگر آج سے پہلے تو میں نے کبھی تمہارا یہ روپ نہ دیکھا تھا۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے"........ روجر کے لہجے میں اب بھی شدید ترین حیرت تھی۔

"میں واقعی جی ون ہوں۔ روجر۔ یہ انتہائی خفیہ گروپ ہے۔ دراصل میرا گروپ گرانڈ ماسٹر کی کارکردگی کو چیک کرنے کے لئے بنایا گیا ہے میں نے اپنے آپ کو تم پر اس لئے ظاہر کر دیا ہے کہ آخری لمحات میں تمہارے دل میں یہ تجسس باقی نہ جائے کہ تم کس کے ہاتھوں مرے ہو۔ میں مجبور ہوں۔ روجر۔ گڈ بائی"۔ گاربو نے کہا اور

کرسی سے اٹھ کر پیچھے ہٹتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ روجر کچھ کہتا۔ دونوں مشین گن برداروں نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی مشین گنوں کا رخ روجر کی طرف کر دیا۔

"مم۔مم۔مجھے"۔روجر نے اٹک اٹک کر کچھ کہنا چاہا۔

"فائر"۔گاربو نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور روجر کی چیخ سے گونج اٹھا۔ایک لمحے بعد جب مشین گنیں بند ہوئیں تو روجر کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا"۔ گاربو نے ایک طویل سانس لیا۔

"سوری روجر میں مجبور تھی"......... گاربو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو"۔گاربو نے مڑ کر مشین گن برداروں سے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آئی۔اس کے چہرے پر شدید افسردگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ تم نے واقعی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے کہ اس روجر کے ذہن کو کنٹرول کر کے پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تم کسی کے ذہن کو اس طرح آسانی سے کنٹرول کر سکتے ہو تو پھر تم اس قدر جدوجہد کیوں کرتے ہو۔ مجرم یا ایجنٹ پکڑا۔اس کے ذہن کو کنٹرول کیا اور اپنی مرضی کا سارا کام اس سے مکمل کرا لیا"......... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔وہ سب اس وقت ٹاگ کے چارٹرڈ طیارہ کمپنی کے پرائیویٹ ایئرپورٹ کے ایک ریستوران میں موجود تھے۔ریستوران گو چھوٹا سا تھا لیکن اس میں موجود میزیں مختلف قومیتوں کے لوگوں سے بھری ہوئی تھیں یہ کمپنی بین الاقوامی روٹس پر طیارے چارٹرڈ کرتی تھی اور اس نے اپنا علیحدہ ایئرپورٹ بنایا ہوا تھا۔چونکہ خاصی بڑی کمپنی تھی اس لئے اس کے پاس کافی تعداد میں طیارے تھے۔یہی وجہ تھی کہ اس چھوٹے سے

ایئرپورٹ پر بھی کافی تعداد میں لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھی ایک چارٹرڈ طیارہ ایکریمیا کے دارالحکومت کے لئے بک کرایا تھا اور وہ اس مقصد کے پیش نظر اس وقت ایئرپورٹ پر موجود تھے ان کا طیارہ پرواز کے لئے تیاری کے مراحل میں تھا اس لئے وہ ریستوران میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہنری میک کو عمران نے پہلے ہی ایکریمیا واپس بھجوا دیا تھا اس لئے اس وقت وہاں صرف عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے۔

"اگر مجھ میں یہ طاقت ہوتی کہ میں ہر قسم کے ذہنوں کو کنٹرول کر سکتا تو پھر رونا ہی کیا تھا۔ پھر مجھے کیا ضرورت تھی کہ میں تنویر سے مسلسل جھاڑیں کھاتا رہتا۔ اور تمہارے ناز نخرے اٹھاتا رہتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا تو صرف چونک پڑی جب کہ صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ جب کہ کیپٹن شکیل کی صرف آنکھوں میں مسکراہٹ کا تاثر ابھرا تھا۔ جب کہ تنویر جیسا شخص بھی مسکرانے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"میں نے تمہیں کیا جھاڑا ہے"........ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم سوا روپیہ کس بات کا لیتے رہے ہو"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوا روپیہ کیا مطلب کیسا سوا روپیہ"........ تنویر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جھاڑ پھونک کرنے والے ہدیے کے طور پر سوا روپیہ ہی لیتے ہیں۔ یہ سوایا پتہ نہیں کیوں لیتے ہیں۔ پورا ایک روپیہ کیوں نہیں لیتے"........ عمران نے جواب دیا اور ہال کا یہ کونا قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم نے پھر وہی بک بک شروع کر دی۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں جھاڑ پھونک کرنے والوں میں سے ہوں"۔ تنویر نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"چلو مہذب لفظ بول دیتا ہوں۔ پھر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ سوئپر کہہ لو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ میں ایسا مذاق قطعی پسند نہیں کرتا"........ تنویر کو اس بار واقعی غصہ آ گیا۔

"ارے ارے پھر وہی جھاڑ۔ مم۔ میرا مطلب ہے۔ جھاڑ پھونک کرنا صفائی کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اور سوئپر بھی یہی کام کرتا ہے۔ اس لئے اس میں اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب چلو جھاڑ تو جھاڑنے صفائی کرنے کے معنوں میں آ سکتا ہے۔ یہ اس کے ساتھ پھونک کو شامل کرنے کی کیا تک ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید تنویر کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ کر موضوع بدلنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے عمران کی طبیعت کا اندازہ تھا کہ جتنا تنویر غصہ کرے گا، عمران اتنا ہی اسے چھیڑتا چلا جائے گا۔

" بعض چیزیں اس قدر نازک ہوتی ہیں کہ ان کی صفائی جھاڑو سے
نہیں پھونکوں سے کی جاتی ہے۔جیسے مثال کے طور پر جولیا کے چہرے
پر اگر گرد پڑ جائے تو اب جھاڑو سے تو تنویر صاف نہیں کر سکتا۔لا محالہ
اسے .... " عمران نے کہا مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھ کر ایک
طرف کو ہٹ گیا۔کیونکہ جولیا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔

" ارے ارے تنویر سے تو پوچھو وہ تو اسے عین سعادت سمجھے گا
کیوں تنویر" .... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور تنویر
بے اختیار ہنس پڑا۔

" چارٹرڈ فلائٹ نمبر تھری ون تھری ولنگٹن جانے کے لئے پرواز کے
لئے تیار ہے۔اس پرواز کے معزز مسافروں سے درخواست ہے کہ وہ
سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئیں "۔اسی لمحے مائیک سے اعلان ہونا
شروع ہوا اور عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے
کیونکہ یہی نمبر ان کی پرواز کا تھا۔اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سپیشل لاؤنج
میں پہنچ گئے۔جہاں ان کے کاغذات چیک کئے گئے اور پھر انہیں باہر
کھڑی لگژری کوچ میں پہنچا دیا گیا۔عمران کے چہرے پر یکلخت گہری
سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا
تھا۔

" کیا ہوا۔یہ تمہاری کیا کیفیت ہو رہی ہے" .... کوچ میں اس
کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"خاموش رہو " .... عمران نے اسے یکلخت جھڑک دیا اور جولیا اور

زیادہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔کوچ تیزی سے رن وے پر موجود
ایک طیارے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔کوچ سے اتر کر وہ
سیڑھیاں چڑھتے جہاز میں داخل ہوئے اور پھر دروازہ بند کر دیا گیا۔
جہاز میں ان کے علاوہ ایک سٹیوارڈ تھا۔دوسرے لمحے جہاز نے حرکت
کی اور آہستہ آہستہ رینگتے رینگتے اس کی رفتار تیز ہوتی گئی۔عمران اور
اس کے ساتھیوں نے بیلٹس باندھ لی تھیں۔چند لمحوں بعد جہاز ہوا
میں بلند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے
بیلٹ کھولی اور سیٹ سے اٹھ کر کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا۔سب
ساتھی حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

" تنویر اور ٹائیگر میرے ساتھ آؤ" .... عمران نے کاک پٹ کے
دروازے کے پاس رک کر مڑتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو
تنویر اور ٹائیگر دونوں تیزی سے اٹھ کر اس کے قریب پہنچ گئے۔سٹیوارڈ
عقبی طرف بنے ہوئے کچن میں تھا تاکہ مسافروں کو مشروب تیار کر
کے دے سکے۔

" میرا خیال ہے کہ ہمارے طیارے میں بلاسٹنگ بم رکھا ہوا ہے
اس کی تلاشی لینا چاہتا ہوں لیکن تم نے پائلٹ اور کو پائلٹ کو بتانا
نہیں کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں" .... عمران نے ان دونوں کو
سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو ان دونوں کے چہروں پر یکلخت حیرت کے
تاثرات ابھرے۔شاید ان کے ذہن کے کسی بعید ترین گوشے میں بھی
یہ خیال نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔عمران نے کاک پٹ کا دروازہ

کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ پائلٹ اور کو پائلٹ نے مڑ کر حیرت سے انہیں اندر آتے دیکھا۔

"آپ یہاں کیوں آگئے ہیں"...... پائلٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ جیٹ انجن کا کنٹرول روم کیسا ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر بھی ایسی معصومیت ابھر آئی تھی جیسے کسی دیہاتی بچے کے چہرے پر اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ شہر میں آکر کسی میلے میں موت کے کنویں میں چلتے ہوئے موٹر سائیکل کو دیکھتا ہے۔ پائلٹ اور کو پائلٹ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر وہ دونوں بے اختیار مسکرا کر سیدھے ہو گئے۔

"یہ خانہ کیسا ہے"...... عمران نے ایک خانے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے پلیز ہاتھ مت لگائیے"...... پائلٹ نے چونک کر کہا۔ لیکن عمران کا ہاتھ اندر پہنچ چکا تھا۔ مگر اس نے ہاتھ باہر نکال لیا۔ اس کی تیز نظریں پورے کاک پٹ کا جائزہ لے رہی تھیں جیسے اس کی آنکھوں میں ایکسرے مشین فٹ ہو گئی ہو۔

"آؤ بس دیکھ لیا ہے"...... چند لمحوں بعد عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں خاموشی سے باہر آگئے۔ یہاں سٹیوارڈ باقی ساتھیوں کو مشروب دے رہا تھا۔

"میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے ٹائیگر اور تنویر سے کہا اور تیزی

سے عقبی طرف کو بڑھتا چلا گیا اس کے قدموں میں بے پناہ تیزی تھی۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم ڈاگ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ عقبی طرف پہنچ کر عمران بجائے کچن میں جانے کے طیارے کی ٹیل میں بنے ہوئے باتھ میں گھستا چلا گیا باتھ چونکہ بے حد چھوٹا تھا اس لئے تنویر اور ٹائیگر دونوں باہر ہی رک گئے تھے۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ"...... اچانک عمران کے منہ سے تیز آواز نکلی۔

"کیا۔ کیا ہوا"...... تنویر اور ٹائیگر نے بے اختیار اندر جھانکتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو۔ لائف جیکٹس تم بھی پہن لو اور سب ساتھیوں کو بھی پہنا دو۔ جلدی کرو جہاز بلاسٹ ہونے والا ہے۔ اس میں زیرو ایس ٹی سسٹم ہے۔ یہ فوری َف نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور بجلی کی سی تیزی سے ٹائیگر اور تنویر کو دھکیلتا ہوا باہر آگیا۔

"سب لوگ لائف جیکٹس پہن لیں۔ فوراً"...... عمران نے جھپٹ کر اپنی سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور سیٹ کے عقب میں موجود لائف جیکٹ کھینچ کر اس نے پہننی شروع کر دی۔

"کیا ہوا جناب کیا ہوا"...... سٹیوارڈ نے عمران کی آواز سن کر اور عمران کے سب ساتھیوں کو مشروب چھوڑ کر تیزی سے لائف جیکٹس پہنتے دیکھ کر کہا۔

"تم بھی لائف جیکٹ پہن لو مسٹر۔ جہاز تباہ ہونے والا ہے۔

جلدی کرو اور آؤ نیچے سامان والے حصے میں آجاؤ جلدی کرو"..........
عمران نے چیختے ہوئے کہا اور سٹیوارڈ بوکھلائے ہوئے انداز میں پہلے تو
بت بنا کھڑا رہا پھر کاک پٹ کی طرف دوڑنے لگا۔ عمران کے سارے
ساتھی چونکہ تربیت یافتہ تھے اس لئے ان میں سے کسی نے بھی سوال
جواب کرنے میں وقت ضائع کرنے کی کوشش نہ کی اور لائف جیکٹس
پہن کر وہ سب عمران کے پیچھے دوڑتے ہوئے عقبی طرف اس حصے کی
طرف بڑھ گئے جہاں سے سیڑھیاں نچلے سامان والے حصے میں جا رہی
تھیں۔

"لیٹ جاؤ فرش پر لیٹ جاؤ"........ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر جس
طرح چھپکلی دیوار سے چمٹ جاتی ہے۔ اس طرح وہ سب اس خالی حصے
میں فرش سے چمٹ گئے۔

"مسٹر کیا تم پاگل ہو۔ یہ تم نے سٹیوارڈ کو کیا کہہ دیا ہے"۔
اچانک سیڑھیوں سے کو پائلٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن اس
سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اوپر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور
اس دھماکہ سے کو پائلٹ اور سٹیوارڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخیں
دب کر رہ گئیں۔ دوسرے لمحے پہلے سے بھی زیادہ خوفناک اور اس قدر
زبردست دھماکہ ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس
ہوا جیسے ان کے کان پھٹ گئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسم
یوں تڑپے اور وہ ایک دوسرے سے اس طرح ٹکرائے جیسے بھینسے
آپس میں لڑتے ہوئے دھماکے سے ٹکراتے ہیں اور ان سب کے حلق

بے اختیار چیخیں نکلیں اور اس کے ساتھ ہی ان کی حسیات اور ذہن
جیسے منجمد سے ہوتے چلے گئے۔ وہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر اور ایک
دوسرے کے ساتھ رول ہوتے ہوئے پہلے جہاز کے ایک کونے میں جا
لگے اور پھر رول ہوتے دوسرے کونے میں ایک دھماکے سے ٹکرائے
اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ کونا جس سے
اب جا کر وہ ٹکرائے تھے اس کے پرخچے اڑ گئے اور اس کے ساتھ ہی وہ
سب سر کے بل ایک دوسرے کے پیچھے سمندر کے اندر گرتے چلے گئے
جس وقت یہ کونا ٹوٹا تھا اس وقت جہاز کا ڈھانچہ سمندر سے بس تھوڑا
ہی اونچا تھا۔ اسی لئے ان کے سمندر میں گرتے ہی جہاز کا باقی بچا ہوا
ڈھانچہ پانی کی سطح سے آ کر ٹکرایا اور پھر اس کے پرزے تیزی سے پھیلتے
چلے گئے اور ڈھانچے کا بھاری حصہ پانی کے اندر تہہ کی طرف اترتا چلا گیا
لائف جیکٹس کی وجہ سے وہ ڈوبنے سے بچ گئے لیکن انہیں بہر حال
سنبھلتے سنبھلتے کچھ دیر لگ گئی اور چند لمحوں بعد جب وہ پانی کی سطح پر
ابھرے تو انہیں اپنے سے کچھ دور پانی کے اوپر ہر طرف آگ کی چادر سی
پھیلی ہوئی نظر آئی یہ وہ پٹرول تھا جو جہاز کے ٹینک ٹوٹنے کی وجہ سے
پانی کی سطح پر پھیل گیا تھا اور اب اسے آگ لگ گئی تھی۔

"سب دائیں ہاتھ پر تیرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ جاؤ۔ ابھی
کوسٹ گارڈز عملہ یہاں پہنچ گا لیکن ہم نے ان سے بچ کر آگے جانا ہے"۔
عمران نے سر باہر نکالتے ہی چیخ کر کہا اور پھر تیزی سے اس نے دائیں
ہاتھ پر تیرنا شروع کر دیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور ابھی وہ

تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ انہوں نے دو ہیلی کاپٹروں کو نمودار ہوتے
ہوئے دیکھا جو ان کے سروں کے اوپر سے گزرتے ہوئے تیزی سے
سمندر کے اس حصے کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے جہاں جہاز بلاسٹ
ہو کر گرا تھا۔ عمران کو دور دور تک صرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا لیکن
وہ مسلسل اور تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی
خاموشی سے اس کے پیچھے تھے۔ وہ زخمی تو تھے لیکن پانی میں گرنے اور
اعصابی طور پر اچانک اس خوفناک حادثے کی وجہ سے وہ اس طرح
خاموش تھے جیسے ان کے بولنے کی طاقت ہی کسی نے سلب کر لی ہو۔
وہ روبوٹ کی طرح ہاتھ پیر چلاتے ڈبکیاں کھاتے بس عمران کے پیچھے
تیرتے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ لائف جیکٹس کی وجہ سے انہیں اس
طرح تیرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آ رہی تھی اب انہیں ہیلی کاپٹر اس
جگہ غوطے لگاتے نظر آ رہے تھے۔ جہاں جہاز گرا تھا لیکن عمران اور اس
کے ساتھی اب وہاں سے اتنی دور پہنچ چکے تھے کہ اب ہیلی کاپٹر والوں کو
عام طور پر نظر نہ آ سکتے تھے۔ جب تک کہ وہ خاص طور پر ادھر متوجہ نہ
ہوتے۔ اسی لمحے انہیں دور سے دو لانچیں تیز رفتاری سے آتی ہوئی
دکھائی دیں وہ اسی طرف آ رہی تھیں جدھر عمران اور اس کے ساتھی تیر
رہے تھے۔

"غوطہ لگا جاؤ"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ
سب یکے بعد دیگرے پانی کے اندر غوطہ لگا گئے۔ اور چند لمحوں بعد یہ
لانچیں ان کے اوپر سے گزرتی ہوئی آگے بڑھ گئیں اور پھر وہ سب

دوبارہ سطح پر آ گئے۔

"آخر ہم کب تک اس طرح کھلے سمندر میں تیرتے رہیں گے"......
اچانک صفدر نے کہا۔

"ہمیں کنارے تک خود پہنچنا پڑے گا۔ تاکہ ہاٹ فیلڈ کو یہی
رپورٹ ملے کہ ہم بھی جہاز کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہیں ورنہ وہ لوگ
قیامت تک ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے"...... عمران نے زور سے چیختے
ہوئے کہا۔

"ہاٹ فیلڈ کا کیا مطلب یہ حملہ ہاٹ فیلڈ کی طرف سے تھا"......
تنویر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ظاہر ہے۔ وہی ایسا کر سکتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کا تو مکمل طور پر
خاتمہ ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے اس خطرے کا علم ہو گیا تھا۔ وہاں ایئرپورٹ پر تو تم
پوری طرح مطمئن تھے"۔ جولیا نے قریب آ کر تیرتے ہوئے پوچھا۔

"میں جب کوچ میں بیٹھنے لگا تو میں نے ایک آدمی کو خصوصی
ساخت کا کیمرہ اٹھائے ہوئے دیکھا اور یہ آدمی وہ تھا جسے میں پائیک
کے کلب میں دیکھ چکا تھا۔ وہ کیمرے سے ہماری فلم بنا رہا تھا پھر میں
اسے چیک کرتا رہا۔ جب ہم جہاز کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے تب بھی
وہ آدمی ہماری ہی فلم بنا رہا تھا۔ اس سے مجھے خطرہ کا صحیح احساس ہوا کہ
یہ لوگ یقیناً ہماری موت کی پلاننگ بنا چکے ہیں اور اپنے ہیڈ کوارٹر کو
دکھانے کے لئے باقاعدہ فلم تیار کر رہے ہیں اس خصوصی ساخت کے

کیمرے کا استعمال یہ بتا رہا تھا کہ یہ سب کچھ انتہائی اعلیٰ پیمانے پر ہو رہا ہے "۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم بعض اوقات اس طرح آنے والے خطرے کا ادراک کر لیتے ہو کہ یوں لگتا ہے جیسے مستقبل کو تم پہلے ہی دیکھ لیتے ہو "........ جولیا نے کہا۔

" ایسی بات نہیں ہے۔ چھٹی حس تو ہر شخص میں کام کر رہی ہوتی ہے۔ خطرے کا ادراک تو سب کر لیتے ہیں لیکن اس خطرے کا ادراک کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے منطقی نتیجے تک پہنچ جانے کے لئے ذہن کو باقاعدہ تربیت دینی پڑتی ہے "........ عمران نے جواب دیا۔

" لانچیں واپس آ رہی ہیں باس "........ اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور عمران نے مڑ کر دیکھا۔

" غوطہ لگا جاؤ "........ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سمندر میں غوطہ لگایا اور گہرائی میں اترتا چلا گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی ظاہر ہے اس کی پیروی کی۔ اس بار لانچیں ان سے کچھ فاصلے پر گزریں اور تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ سطح پر ابھرے تو تیز رفتار لانچیں بہت دور جا چکی تھیں لیکن ان لانچوں کے رخ کی وجہ سے انہیں یہ اطمینان ضرور ہو گیا تھا کہ وہ صحیح سمت پر تیر رہے ہیں۔ تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل تیرنے کے بعد انہیں دور سے کنارہ نظر آنے لگ گیا اور انہوں نے کچھ دیر وہیں پانی میں تیر کر اپنے تھکے ہوئے اور

درماندہ اعصاب کو آرام دیا اور ایک بار پھر تیرنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ کنارہ نزدیک آتا چلا گیا۔ عمران نے اپنا رخ بدل لیا۔ تاکہ عین گھاٹ پر وہ نہ جا پہنچیں۔ اس طرح وہ نظروں میں آ سکتے تھے۔ اور ان کی ساری محنت برباد ہو سکتی تھی۔ جہاز کے بلاسٹ ہونے سے تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد وہ کنارے پر پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گئے۔ یہ کٹی پھٹی اور ویران سی ساحلی پٹی تھی۔ جس پر دور دور تک درختوں کے گھنے جھنڈ پھیلے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی تھکاوٹ کی وجہ سے انتہائی بری حالت ہو رہی تھی وہ زخمی بھی تھے۔ اس لئے ساحل پر پہنچ کر وہ درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان اس طرح بے سدھ ہو کر پڑ گئے کہ جیسے ان میں معمولی سی حرکت کرنے کی بھی سکت باقی نہ رہی ہو اور پھر جب انہیں واقعی دوبارہ ہوش آیا تو شام گہری ہو چکی تھی۔ عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے لائف جیکٹ اتار دی۔ ان کے لباس اب سوکھ چکے تھے۔ عمران نے جیبوں میں موجود اپنا سامان چیک کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر یہ دیکھ کر اسے خاصا اطمینان ہو گیا کہ اس کی جیبوں میں خاصی مالیت کی کرنسی موجود تھی۔ کاغذات موجود تھے لیکن پانی میں رہنے کی وجہ سے وہ عامے خراب ہو چکے تھے۔ اسلحہ ویسے ہی ان کے پاس نہ تھا کیونکہ چ رٹرڈ کمپنی کا پرائیویٹ ایئرپورٹ ہو یا سرکاری ایئرپورٹ۔ ہر جگہ پرواز کے دوران کسی قسم کا اسلحہ ساتھ لے جانے کی سختی سے ممانعت تھی۔ اسلحہ اور منشیات ان دو چیزوں کی چیکنگ انتہائی سختی سے اور جدید ترین مشینری سے کی جاتی تھی۔ آہستہ

آہستہ باقی ساتھی بھی اٹھ کر بیٹھ گئے اور ان سب نے لائف جیکٹس اتار دیں۔ چوٹیں بھی معمولی تھیں۔ رگڑ۔ خراشیں اور زخم تو تھے۔ لیکن کوئی فریکچر نہ ہوا تھا۔

"ہاٹ فیلڈ کے آدمی وہیں ایئرپورٹ پر ہی تو ہم پر گولیاں چلا سکتے تھے انہیں اتنی لمبی چوڑی پلاننگ کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔ جولیا نے سب سے پہلے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاٹ فیلڈ کیا مطلب یہ حملہ ہاٹ فیلڈ کی طرف سے تھا"۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔ کیونکہ انہیں تیرنے کے دوران عمران اور جولیا کے درمیان ہونے والی گفتگو کا علم ہی نہ تھا۔

"ظاہر ہے گرانڈ ماسٹر کا تو مکمل طور پر خاتمہ ہو چکا ہے اسی لئے اس کا انتقام ہاٹ فیلڈ ہی لے سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مگر آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ حملہ ہو رہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے جو بات پہلے جولیا کو بتائی تھی وہی دوبارہ دوہرا دی۔

"اس پلاننگ کو تم نے چیک تو کر لیا تھا کیا اسے آف نہ کیا جا سکتا تھا"...... تنویر نے پوچھا۔

"نہیں یہ وائرلیس کنٹرول سسٹم ہوتا ہے۔ اور اسے جس انداز میں فٹ کیا گیا تھا اسے کھولنے میں کافی دیر لگ جاتی پھر ایسا ہو سکتا تھا کہ اسے جہاز سے نیچے سمندر میں پھینک دیا جاتا۔ اس سے پہلے کچھ ہونا ممکن نہ تھا اور مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ جلد از جلد اسے بلاسٹ کر دیں

گے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم اب خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں پہلے تو میں اس لئے واپس جا رہا تھا کہ کسی طرح ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو رہا تھا۔ صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ یہ تنظیم اور اس کا ہیڈ کوارٹر بہر حال موجود ہے اور پھر یہ بین الاقوامی سطح کی خفیہ تنظیم ہے اور یقیناً اس کے مقاصد پوری دنیا کے خلاف ہوں گے۔ لیکن اسے اس انداز میں خفیہ رکھا گیا ہے کہ اسے ٹریس کرنا ناممکن ہو رہا تھا اور چونکہ ہمارے ملک کے خلاف تخریب کاری درحقیقت گرانڈ ماسٹر۔ ہی کی تھی۔ اس لئے گرانڈ ماسٹر کا خاتمہ کر کے کم از کم یہ مشن مکمل ہو گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ گرانڈ ماسٹر کو تباہ میں نے روجر کے ذہن کو کنٹرول کر کے کیا ہے۔ ورنہ تو شاید ہمیں یہاں کئی ہفتے جدوجہد کرنی پڑتی اور اس ذہنی کنٹرول کے درمیان میں نے اس کے ذہن کو اچھی طرح کھنگالا تھا۔ اس کے لاشعور میں بھی ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر اور بگ باس کے صرف نام موجود تھے لیکن اس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور جب روجر کے ذہن میں کچھ نہ تھا تو ظاہر ہے اور کسی سے کیا معلوم ہو سکتا تھا۔ اسی لئے میرا یہی خیال تھا کہ واپس جا کر چیف کو اس بارے میں تفصیلی رپورٹ دے دوں گا اگر چیف نے اس کو ٹریس کرنے کا حکم دے دیا تو نئے سرے سے اس پر کام کا آغاز کیا جائے گا ورنہ نہیں۔ لیکن اب اس حملے نے ساری صورتحال

تبدیل کر دی ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ ہاٹ فیلڈ کا کوئی ایسا گروپ یہاں موجود ہے جس کا براہ راست رابطہ ہاٹ فیلڈ سے ہے اور اسی نے یہ حملہ ہم پر کیا ہے ۔اب اس گروپ کے ذریعے ہاٹ فیلڈ کے خلاف ہمیں حتمی معلومات مل سکتی ہیں "....... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ اس فلم بنانے والے کو پہچان لیں گے "........ صفدر نے پوچھا۔

" اسے میں نے پائیک کے کلب میں دیکھا تھا ۔اس کا حلیہ میرے ذہن میں ہے ۔اس کلب سے اس بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں "....... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" ٹاگ تو ساحل سمندر پر نہیں ہے ۔ پھر ہم کہاں پہنچ چکے ہیں "۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے پوچھا باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے

" ساحل سمندر سے ٹاگ کا فاصلہ صرف پچاس کلو میٹر ہے ۔ اور ہم کسی بھی بس کے ذریعے آسانی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہمارا سامان ۔ ہمارے لباس بھی خراب ہو چکے ہیں ۔ سمندری نمک کی تہہ اس پر چڑھ گئی ہے اور ویسے بھی ہمارے ظاہری حالات نارمل نہیں ہیں ۔اس لئے یہاں کی پولیس ہمیں پوچھ گچھ کے لئے روک سکتی ہے "....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ٹائیگر تم مجھ سے کرنسی لے جاؤ اور اس ساحلی شہر سے ہمارے

لئے نئے لباس بھی لے آؤ اور میک اپ کا سامان بھی ۔ کچھ کھانے پینے کے لئے بھی لے آنا۔ کیپٹن شکیل کی بات درست ہے ۔ان حلیوں میں واقعی پولیس ہمیں روک لے گی "....... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور جیب میں ہاتھ ڈالا تاکہ کرنسی نکال سکے ۔

" میرے پاس کرنسی موجود ہے باس "۔ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کمال ہے ۔ کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب ٹائیگر بھی کرنسی رکھنے لگ گئے ہیں "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" کچھ کھانے پینے کے لئے بھی لیتے آنا۔ بھوک سے برا حال ہو رہا ہے "۔ جولیا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جھنڈ سے باہر نکل گیا۔

" ویسے عمران صاحب ، یہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہو سکتا ہے اور اس نے اپنے آپ کو جس انداز میں خفیہ رکھا ہوا ہے اس سے اس کا مقصد کیا ہو گا "....... ٹائیگر کے جانے کے بعد صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ ہاٹ فیلڈ دراصل مافیا اور گاڈ فادر کی طرز پر بین الاقوامی تنظیم ہے جو پوری دنیا میں اسلحے کی سمگلنگ کو کنٹرول کرتی ہے اور اس نے اپنے آپ کو خفیہ اسی لئے رکھا ہوا ہے کہ ابھی یہ پوری دنیا میں اپنا جال پھیلانے میں مصروف ہو گی اور اسے خطرہ ہو گا کہ اسلحے کا کاروبار کرنے والی بڑی تنظیمیں اس کے خلاف کام کرنا نہ شروع کر دیں "....... تنویر نے کہا۔

"گرانڈ ماسٹر کے اسلحہ سمگل کرنے سے تمہیں یہ خیال آیا ہو گا۔ حالانکہ ایکریمیا کا گروپ پی ون جس نے پاکیشیا میں تخریب کاری کی ہے۔ وہ اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث نہ تھا اور جس انداز میں انہوں نے وہاں باقاعدہ پیچیدہ ترین مشینری کا استعمال کیا ہے اور پھر جس طرح یہاں گرانڈ ماسٹر کے ہیڈ کوارٹر میں زیر زمین انتہائی پیچیدہ مشینری نصب تھی اور ریلکس ہاؤس کے تہہ خانوں میں جس قسم کی مشینری ہماری نظروں کے سامنے سے گزری ہے اس سے یہ تنظیم کسی طور پر بھی صرف ایک مجرم تنظیم کے طور پر سامنے نہیں آتی۔ کیونکہ مجرم تنظیموں کے کام کرنے کا ایک اپنا انداز ہوتا ہے۔ جب کہ یہ لوگ اس طرح کام کرتے ہیں جیسے کسی ملک کی سرکاری تنظیمیں کام کرتی ہیں اس لئے میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ تنظیم یقیناً کسی سپر پاور کی طرف سے قائم کی گئی ہے اور ہیڈ کوارٹر جہاں بھی ہو گا وہاں کوئی ایسا کام ہو رہا ہے جو یہ سپر پاور دوسری سپر پاورز اور دوسرے ہر ممالک کی نظروں سے ہر صورت میں خفیہ رکھنا چاہتی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر رولف کے اغوا کی بات روجر نے کی تھی اور واقعی ڈاکٹر رولف کو اغوا کیا گیا تھا۔ اس کی تلاش اقوام متحدہ کے تحت بھی کی گئی تھی لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکا تھا اور روجر کی اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر رولف کو اس ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر ہی لے جایا گیا ہو گا اور ڈاکٹر رولف واقعی سورج کی شعاعوں پر اتھارٹی سمجھا جاتا تھا اس کا

مطلب ہے کہ ہاٹ فیلڈ یقیناً کسی لیبارٹری میں کسی ایسے ہتھیار پر ریسرچ کر رہی ہے جس میں سورج کی شعاعوں کا کسی نہ کسی انداز سے تعلق ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے اس کے نام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ ہاٹ فیلڈ کا مطلب گرم علاقہ ہے اور اس نظام شمسی کا سب سے گرم علاقہ تو خود سورج ہی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاٹ فیلڈ کا مطلب محاورے کے لحاظ سے تو قیامت بھی بنتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پھر اس طرح کی باتوں میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا جب ٹائیگر دوبارہ اس جھنڈ میں داخل ہوا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے دو بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کا اپنا لباس تبدیل ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے پر بھی میک اپ تبدیل کیا ہوا تھا۔ گو پہلے کی طرح اس کا چہرہ اس نئے میک اپ میں بھی مقامی ہی تھا لیکن پہلے سے یکسر بدلا ہوا تھا۔ چونکہ ٹائیگر کھانے پینے کا سامان اور پانی کی بوتلیں بھی لے آیا تھا۔ اس لئے سب سے پہلے تو انہوں نے اپنی بھوک مٹانے کا بندوبست شروع کر دیا۔ سمندر میں مسلسل تیرنے اور بے پناہ تھکن کی وجہ سے چونکہ ان سب کی بھوک بے پناہ چمک اٹھی تھی اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے کھانے کے سب پیکٹ خالی ہو گئے۔ اب وہاں پڑے ان پیکٹس اور پانی کی خالی بوتلوں کو دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا تھا جیسے کوئی گروپ یہاں باقاعدہ پکنک منانے کے لئے آیا

ہو۔

"اب لباس تبدیل کر لو"........ عمران نے کہا اور اپنا لباس لے کر
وہ اس جھنڈ سے باہر آ گیا ساتھ ہی ایک دوسرا جھنڈ تھا وہاں پہنچ کر
عمران نے اپنا لباس اتارا اور نیا لباس پہننا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد
واپس آیا تو پرانے لباس کا پیکٹ اس کے ہاتھوں میں تھا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ سب لباس تبدیل کر چکے تھے۔ سب سے آخر میں جولیا نے جا کر لباس
تبدیل کیا اور پھر عمران نے باری باری سب کے چہروں پر میک اپ
کے ایسے ٹچز لگانے شروع کر دیئے کہ جس سے چہرے کے خدوخال کسی
حد تک تبدیل ہو جائیں کیونکہ نئے میک اپ میں کافی وقت لگ جاتا
تھوڑی دیر بعد جب وہ تیار ہو کر اور اپنے پہنے ہوئے لباسوں کے بنڈل
اٹھائے اس جھنڈ سے نکلے اور ٹائیگر کی رہنمائی میں آگے بڑھتے ہوئے
چلے گئے۔ تھوڑی دور موجود کوڑے کے ایک ڈرم میں انہوں نے
پرانے لباس کے بنڈل پھینکے اور اس بوجھ سے بھی چھٹکارا پا لیا وہاں
سے گھاٹ نزدیک تھا اور ساحلی قصبہ بھی۔

اس ساحلی قصبے سے بس نے انہیں ایک گھنٹے میں ٹاگ پہنچا دیا
ٹاگ میں اس وقت رونقیں عروج پر تھیں۔ عمران نے بس اڈے کے
قریب ہی ایک ہوٹل میں کمرے بک کرائے اور پھر وہ تنویر اور ٹائیگر
کو ہمراہ لے کر ایک بار پھر پائیک کے کلب تھری سٹار کی طرف روانہ
ہو گیا۔

گاربو اپنے خاص کمرے میں آرام کرسی پر شراب کا نفیس سا جام ہاتھ
میں پکڑے نیم دراز تھی۔ اس کے ذہن میں بار بار روجر کی صورت
گھوم جاتی۔ گو روجر سے اس نے شادی نہ کی تھی لیکن یہ حقیقت تھی
کہ روجر کو وہ دل سے پسند کرتی تھی۔ اس لئے روجر کی اپنی آنکھوں کے
سامنے موت نے اس کے ذہن و قلب کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا تھا۔
لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر ایسا ہی حکم روجر کو ملتا تو وہ بھی ان
حالات میں گاربو کو ختم کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ گاربو گو جرائم کی دنیا
سے براہ راست ملوث نہ تھی لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اس کی اس
تمام دولت مندی کے پیچھے جرائم کی دنیا کا ہی ہاتھ تھا۔ بہت کم لوگ
جانتے تھے کہ گاربو کا باپ ایکریمیا کی ایک مشہور جرائم پیشہ تنظیم کا
چیف تھا۔ اس نے گاربو کو بھی اپنی راہ پر چلانے کی کوشش کی لیکن
گاربو جرائم کی دنیا میں بہت اعلیٰ ترین شخصیت کے روپ میں اپنے آپ

کو دیکھنا چاہتی تھی جب کہ اس کے باپ کا گروپ عام غنڈوں اور بدمعاشوں کا گروپ تھا۔ اسے اس قسم کے عامیانہ مجرموں سے شدید نفرت تھی۔ وہ جرائم کی دنیا میں کوئی ایسی حیثیت اختیار کرنا چاہتی تھی جس سے وہ ملکہ جیسے اختیارات حاصل کر سکے اور اس کے ابرو کے اشارے پر حکومتیں بدلی جا سکیں۔ چنانچہ باپ کے اچانک قتل ہو جانے کے بعد گاربو نے ایکریمیا چھوڑ کر ناڈا شفٹ ہو جانے کا فیصلہ کر لیا تاکہ وہاں نئے سرے سے اپنی قسمت آزمائی کر سکے۔ اس نے وہاں اپنے باپ کی تمام دولت فروخت کر کے یہاں ٹاگ میں ایک شاندار کلب کھول لیا تھا جسے اس نے بالکل اس انداز میں بنایا تھا جیسے کسی بہت بڑی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہو۔ اور پھر اس کی ملاقات ایک بار ایک ایسے آدمی سے ہو گئی جو دنیا کی خفیہ ترین تنظیم ہاٹ فیلڈ کا رکن تھا اس کا نام بروس تھا۔ بروس نے جب گاربو کو اس تنظیم کے بارے میں [illegible] کے ذہن میں فوراً یہی بات آئی کہ کسی طرح وہ اس تنظیم [illegible] بن جائے۔ یا کم از کم سربراہ کی بیوی تو ضرور بن جائے اور بروس نے اس سے وعدہ بھی کیا کہ وہ ہیڈ کوارٹر کو اس کے بارے میں قائل کرنے کی کوشش کرے گا اور واقعی بروس نے اس بارے میں کافی کوششیں بھی کیں کہ گاربو کو ہیڈ کوارٹر میں کوئی اچھا عہدہ یا پوزیشن مل جائے۔ لیکن ہیڈ کوارٹر نے بروس کی اس تجویز سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا۔ البتہ بروس کی کوششوں سے یہ ہوا کہ اسے ایک ایسا گروپ قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی جو انتہائی خفیہ

رہے گی اور گاربو کو اس کا چیف بنا دیا گیا۔ اس گروپ کا نام گاربو کے نام کے پہلے حرف کی بنا پر "جی" گروپ رکھا گیا تھا اور یہ اس کے لئے بہت بڑا اعزاز تھا۔ اس کے ساتھ ہی ہاٹ فیلڈ کی طرف سے اسے بے پناہ دولت بھی دی گئی۔ اس طرح گاربو شہزادیوں کی طرح رہنے لگی۔ اور یہ سب کچھ بروس کی وجہ سے ہوا تھا۔ بروس [illegible] آتا جاتا رہتا تھا لیکن پھر اچانک پتہ چلا کہ بروس کو [illegible] ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے قتل کا انتقام جی گروپ کے ذمے ڈالا گیا اور گاربو کے لئے یہ پہلا مشن بھی تھا چنانچہ گاربو نے اپنے گروپ کی مدد سے نہ صرف اس قاتل کو ٹریس کیا بلکہ یہ بھی معلوم کر لیا کہ بروس کو قتل کرنے کی اصل وجہ کیا تھی۔ تو اسے معلوم ہوا کہ بروس نے ایکریمیا میں کسی عورت کے ساتھ شادی کی تھی اور پھر اسے [illegible] غائب ہو گیا تھا۔ وہ عورت جس کا نام ایزان تھا ایک [illegible] کر انتہائی کسمپرسی کے عالم میں مر گئی۔ جبکہ بچہ نیم سرکاری یتیم خانوں میں پلتا رہا۔ ایزان کی لاش کے پاس سے اسے صرف وہ خطوط ملے تھے جو ایزان نے بروس کے نام لکھے تھے لیکن انہیں پوسٹ اس لئے نہ کر سکی تھی کہ اسے یہ معلوم ہی نہ تھا کہ بروس کہاں چلا گیا ہے۔ جس یتیم خانے میں بروس کا بچہ پلتا رہا تھا۔ اسی یتیم خانے میں یہ خطوط بھی موجود رہے تھے تاکہ جب بروس کا بیٹا بڑا ہو جائے تو اس کی ماں کی امانت اسے دے دی جائے۔ اور پھر جب وہ پڑھنے کے قابل ہوا تو خطوط اسے دے دیئے گئے اور ان خطوط کے پڑھنے کے بعد بروس کا بیٹا

مائیکل جرائم کی راہوں پر نکل گیا۔ اسے اپنے باپ بروس سے اس قدر
شدید نفرت ہو گئی کہ اس نے اسے قتل کر کے اپنی ماں کا بدلہ لینے کی
قسم کھالی اور پھر آخر کار اس نے اسے تلاش کر لیا اور اپنے ہاتھوں اسے
گولی سے اڑا دیا۔ گو مائیکل کی کہانی بے حد درد بھری تھی اور گاربو کو
اس [illegible] لیکن چونکہ گاربو کا پہلا مشن تھا جو ہیڈ کوارٹر کی
[illegible] تھا اس لئے گاربو نے ساری کہانی سن کر بھی اسے
ہلاک کر دیا تھا اور اس کے اس انداز کو کہ وہ ہر حالت میں حکم کی
تعمیل کرتی ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں بے حد پسند کیا گیا اور اسے گرانڈ ماسٹر
کے منافع پر ایک چوتھائی کا حق دار بنا دیا گیا۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی کہ
جس کا تصور بھی گاربو نہ کر سکتی تھی لیکن یہ رقم ہر ماہ خود بخود ہیڈ
کوارٹر کی طرف سے اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی تھی اس طرح
گاربو کی دولت بڑھتی چلی گئی پھر اس کے بعد اس کی زندگی میں روجر
داخل ہوا۔ اور پھر ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اسے جو دوسرا مشن ملا وہ
روجر کو ہلاک کرنے کا تھا اور گو اس نے بروس کے بیٹے مائیکل کی طرح
روجر کو بھی نہ چاہتے ہوئے صرف ہیڈ کوارٹر کے حکم پر ہلاک کر دیا تھا
لیکن اس ہلاکت کا جذباتی طور پر اسے بے حد صدمہ پہنچا تھا اور اس
وقت وہ اسی افسردگی کے عالم میں بیٹھی شراب نوشی میں مصروف تھی
کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گاربو کے چہرے
پر شدید ناگواری کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ اس نے اپنی سیکرٹری
کو خصوصی طور پر منع کر دیا تھا کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ اس کے

باوجود فون کال آ گئی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"........ گاربو کے لہجے میں شدید بیزاری تھی۔

"جی تھری بول رہا ہوں مادام"......... دوسری طرف سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی اور گاربو چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے"........ گاربو نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"مادام وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوائی جہاز کی تباہی کے باوجود ہلاک
نہیں ہوئے ہیں"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور گاربو کو یوں
محسوس ہوا جیسے جی تھری نے بات کرنے کی بجائے اس کے جسم پر کوڑا
مار دیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا۔ میں
نے خود اس کی فلم دیکھی ہے۔ میں نے خود انہیں جہاز میں سوار ہوتے
اور پھر جہاز کو فضا میں بلند ہوتے اور پھر فضا میں ہی تباہ ہوتے ہوئے
دیکھا ہے۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے"
.... گاربو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"فلم بھی درست ہے مادام اور میں بھی درست کہہ رہا ہوں"۔
دوسری طرف سے جی تھری نے جواب دیا

"وہ کیسے"........ گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا تعلق پولیس ڈیپارٹمنٹ سے

ہے۔میری میز پر اس حادثے کی رپورٹ پہنچی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رپورٹ کے مطابق اس حادثے میں صرف تین افراد کی لاشیں ملی ہیں۔پائلٹ۔کو پائلٹ اور سٹیوارڈ کی پولیس ڈیپارٹمنٹ کے مطابق چھ مسافروں میں سے کسی ایک کی بھی لاش یا اس کا کوئی ٹکڑا دستیاب نہیں ہوا۔میں یہ رپورٹ پڑھ کر بے حد حیران ہوا کیونکہ یہ سب کچھ میرے ذریعے ہی ہوا تھا۔میں نے اس آپریشن کی بذات خود نگرانی کی تھی جہاز میں بلاسٹنگ نظام بھی میں نے خود ہی فٹ کرایا تھا جہاز کی رسمی پولیس چیکنگ کی وجہ سے کسی کو اس کا شک تک نہ ہوا تھا اور جہاز میرے سامنے فضا میں دھماکوں سے پھٹا تھا اس کے باوجود چھ کے چھ مسافروں کی لاشیں دستیاب نہ ہوئیں بے حد اچنبھے کی بات تھی۔چنانچہ میں نے اس کی تفصیلی تحقیق کا حکم دے دیا اور پولیس کے خصوصی غوطہ خور اس کام پر لگا دیئے لیکن مادام کافی تلاش کے باوجود سمندر میں سے کچھ نہ مل سکا۔اس پر میں نے ساحلی قصبے پر تحقیقات کا آغاز کیا کہ اگر یہ لوگ کسی طرح بچ نکلے ہوں گے تو بہرحال اس قصبے میں ہی آئے ہوں گے اور پھر وہاں سے شواہد ملنے لگ گئے ایک عورت اور پانچ مردوں کے ایک گروپ کو ساحل کے ساتھ درختوں کے ایک جھنڈ میں لیٹے ہوئے دیکھا گیا تھا۔انہوں نے لائف جیکٹس پہنی ہوئی تھیں اس وقت میں سمجھا کہ یہ لوگ غوطہ خور ہوں گے اور تھک کر یہاں لیٹے رہے ہونگے لیکن جب میں نے اس جھنڈ کو چیک کیا تو وہاں خوراک کے خالی ڈبے اور پانی کی خالی بوتلیں پڑی

دکھائی دیں پھر ایک سٹور سے پتہ چلا کہ ایک آدمی یہ سامان یہاں سے خرید کر لے گیا تھا اس سٹور سے ایک زنانہ اور پانچ مردانہ لباس بھی اس آدمی نے خریدے تھے ان لباسوں کے ڈیزائن کی تفصیلات حاصل کی گئیں تو یہ معلوم ہو گیا کہ ان لباسوں میں ملبوس افراد کا ایک گروپ جو ایک عورت، اور پانچ مردوں پر مشتمل تھا بس پر بیٹھ کر ٹاگ روانہ ہوا ہے لیکن ان کے حلیے ہمارے مطلوبہ افراد سے مختلف تھے اور پھر ان بدلے ہوئے حلیوں کی وجہ بھی معلوم ہو گئی اس آدمی جس نے لباس اور کھانے پینے کا سامان خریدا تھا اس نے اس سٹور سے ایسا سامان بھی خریدا تھا جو میک اپ کے کام آتا ہے اور پھر کوڑے کے ایک بڑے ڈرم سے لائف جیکٹس اور وہ لباس بھی مل گئے جو انہوں نے وہاں ڈالے تھے اس طرح یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی کہ اس خوفناک حادثے کے باوجود یہ لوگ نہ صرف حیرت انگیز طور پر بچ نکلے ہیں بلکہ ساحل پر پہنچ کر انہوں نے میک اپ تبدیل کر لیا ہے اور لباس بدل کر یہ بس کے ذریعے ٹاگ بھی پہنچ گئے ہیں"........جی تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور گاربو جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے پوری تفصیل سن رہی تھی۔۔بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"ویری بیڈ نیوز جی۔تھری۔ریئلی ویری بیڈ نیوز میں نے تو پارٹی کو کامیابی کی اطلاع بھجوا دی تھی"........گاربو نے کہا

"مادام چونکہ ان کے لباسوں اور حلیوں کے بارے میں تفصیلات مل چکی ہیں۔اس لئے ٹاگ میں اب انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا

ہے اور ٹریس ہونے کے بعد انہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو "........جی تھری نے کہا

" تم نے ٹاگ میں مزید تحقیقات نہیں کرائی ان کے متعلق "۔ گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ابھی نہیں کیونکہ آپ کو رپورٹ دے کر آپ سے احکامات لینے تھے۔ پہلے بھی آپ نے ان پر فائر کھولنے کی بجائے حکم دیا تھا کہ انہیں اس طرح پلاننگ کے تحت ختم کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان لوگوں کو کس نے ہلاک کرایا ہے اس لئے چارٹرڈ طیارہ فضا میں تباہ کرنے کی باقاعدہ پلاننگ کی گئی تھی۔ ورنہ تو ایئرپورٹ پر جب وہ اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے ان پر آسانی سے فائر کھولا جا سکتا تھا"۔ جی تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پارٹی کی یہی ہدایت تھی۔ لیکن اب پارٹی کی ہدایت باقی نہیں رہی۔ اب ہم آزاد ہیں اور اب ہم نے اپنے گروپ کی ساکھ بچانے کے لئے انہیں ہر صورت میں ختم کرنا ہے۔ تم انہیں فوری طور پر ٹریس کرو۔ پورے گروپ کو حرکت میں لے آؤ اور پھر جہاں یہ لوگ نظر آئیں ان پر فائر کھول دو۔ بغیر کسی جھجک اور تکلف کے۔ اگر ان کے ساتھ اور لوگ بھی مرتے ہوں تو بے شک مار ڈالو۔ مجھے حتمی طور پر ان کی موت چاہئے۔ ورنہ اگر پارٹی تک یہ بات پہنچ گئی کہ یہ لوگ زندہ ہیں اور ہم نے انہیں غلط رپورٹ دی ہے تو تم جانتے ہو کہ گروپ کی ساکھ کس طرح متاثر ہو سکتی ہے "........ گاربو نے کہا۔

" یس مادام بس آپ کی طرف سے اجازت کی ضرورت تھی ورنہ ان لوگوں کو ٹریس اور ان کا خاتمہ کرنا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آپ کو جلد ہی اس کی رپورٹ مل جائے گی "........جی تھری نے کہا۔

" اس بار اس طرح کام کرنا کہ پھر بعد میں یہ رپورٹ مجھے نہ ملے کہ یہ لوگ زندہ ہیں "........ گاربو نے کہا۔

" نو مادام۔ جی تھری کچھ کام نہیں کیا کرتا "........جی تھری نے جواب دیا اور گاربو نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے پوری رپورٹ سن لینے کے باوجود ابھی تک کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ فضا میں طیارہ دھماکے سے تباہ ہونے کے باوجود یہ سارے کے سارے لوگ بچ گئے اور نہ صرف بچ گئے بلکہ باقاعدہ لائف جیکٹس پہن کر سمندر میں تیرتے ہوئے کنارے پر بھی پہنچ گئے۔ یہ سب کچھ اس قدر ناقابل یقین تھا کہ اسے جی تھری کی باتوں پر یقین نہ آ رہا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ جی تھری کبھی غلط رپورٹ نہیں دیا کرتا وہ پولیس میں ایک اعلیٰ عہدے دار تھا اور انتہائی ذہین اور فعال آدمی تھا اس نے اس کے سامنے پارٹی کا نام اس لئے لیا تھا کہ اس نے اپنے گروپ کا سارا ڈھانچہ ہی اس طرح قائم کیا ہوا تھا کہ گروپ کے ارکان اسے ایک آزاد گروپ سمجھتا تھا۔ گروپ کے ہر رکن کو انتہائی بھاری تنخواہیں ہر ماہ ملتی تھیں۔ اس کے علاوہ ہر ماہ انہیں اخراجات کے نام پر بھاری رقومات بھی دی جاتی تھیں

اور گاربو صرف انہیں فعال اور حرکت میں رکھنے کے لئے کبھی کبھی
ایسے کام ان سے کروالیتی تھی جس سے اسے ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہ
ہوتا تھا لیکن گروپ یہی سمجھتا تھا کہ یہ کام ان کی چیف مادام نے انتہائی
بھاری معاوضے پر بک کیا ہوگا۔ اس لئے گاربو نے جی تھری کے سامنے
ہاٹ فیلڈ یا ہیڈ کوارٹر کا نام لینے کی بجائے پارٹی کا ہی نام لیا تھا کیونکہ
ہاٹ فیلڈ یا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں صرف وہی جانتی تھی۔ پہلے بھی
پائیک کے فون پر وہ اسی لئے گھبرا کر خفیہ ٹھکانے پر چلی گئی تھی کہ
پائیک نے اسے فون پر بتایا تھا کہ پاکیشیائی گروپ اسے اغوا کرنے
کے لئے پہنچ رہا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اگر وہ اس گروپ کے ہاتھ لگ
گئی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اس پر تشدد کر کے اس سے ہاٹ فیلڈ کے
بارے میں معلومات حاصل کریں لیکن جب پائیک کی لاش دستیاب
ہوئی اور جیکسن سے اسے معلوم ہوا کہ گروپ روجر کے پیچھے روسک
گیا ہے تو وہ مطمئن ہو گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ریلکس ہاؤس میں
ایسی مشینری موجود ہے کہ گروپ روجر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور روجر کے
ہاتھوں ان کی موت یقینی ہے لیکن پھر جب اسے گرانڈ ماسٹر کی تباہی کی
رپورٹ ملی اور وہ بھی روجر کے ہاتھوں تو اسے یقین نہ آیا اور اس نے
اپنے گروپ کے ذریعے روجر کو اپنے خاص اڈے میں اغوا کرا لیا۔ وہاں
اسے معلوم ہوا کہ روجر کا ذہن کنٹرولڈ ہے اور پھر اس نے ہی ہیڈ کوارٹر
کو گرانڈ ماسٹر کی اس مکمل تباہی کی اطلاع دی جس پر اسے ہدایت کی
گئی تھی کہ اس پاکیشیائی گروپ کو اس طرح ہلاک کیا جائے کہ کسی

کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کس کا کام ہے۔ چنانچہ گاربو نے یہ مشن جی
تھری کے ذمہ ڈال دیا اور جی تھری نے فوری طور پر حرکت میں آ کر ان
کا طیارہ فضا میں تباہ کرا دیا۔ اور گاربو کے لئے اس کی باقاعدہ فلم تیار کی
گئی تھی۔ کیونکہ گاربو نے جی تھری کو اس کا حکم دیا تھا کہ وہ اس گروپ
کی ہلاکت کا حتمی ثبوت چاہتی ہے۔ اس لئے فلم دیکھ کر اس نے ہیڈ
کوارٹر کو حتمی طور پر یہ رپورٹ دی تھی کہ گروپ ختم ہو چکا ہے لیکن
اب اسی جی تھری نے اسے خود ہی اطلاع دی تھی کہ یہ رپورٹ غلط
ثابت ہوئی ہے۔ رسیور رکھ کر وہ بیٹھی یہی سوچتی رہی کہ آخر یہ لوگ
کس قسم کے ایجنٹ ہیں کہ ان کے یہاں آنے کے بعد گرانڈ ماسٹر جیسی
انتہائی منظم، باوسائل اور طاقتور تنظیم مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔
جیکسن اور روجر دونوں ختم ہو گئے اور اس کے باوجود یہ لوگ اس
خوفناک حادثے میں بھی ہلاک نہیں ہوئے۔ آج جی تھری کی رپورٹ
ملنے کے بعد اسے روجر اور جیکسن کی ان باتوں کی سمجھ آ رہی تھی کہ وہ
دونوں اس گروپ اور خاص طور پر اس علی عمران سے ذہنی طور پر اس
قدر خوفزدہ کیوں رہتے تھے۔ اس وقت گاربو درحقیقت ان کے اس
رویے کا دل ہی دل میں مضحکہ اڑاتی رہی تھی لیکن آج اسے احساس ہو
رہا تھا کہ وہ دونوں صحیح تھے۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ اگر ہیڈ کوارٹر
کو یہ رپورٹ مل جائے کہ گاربو نے اسے جو رپورٹ دی ہے وہ غلط ہے
تو ہیڈ کوارٹر کا رویہ اس کے ساتھ کیا ہوگا۔ اسے یہ سوچ کر ہی بے
اختیار جھرجھریاں سی آ رہی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر ایسے

معاملات میں کس قدر بے رحم اور سفاک ثابت ہوتا ہے ۔ روجر کی
موت اس کے سامنے تھی ۔ حالانکہ اسی نے ہیڈ کوارٹر کو بتایا تھا کہ
روجر کا ذہن کنٹرولڈ تھا لیکن اس کے باوجود ہیڈ کوارٹر نے اپنا فیصلہ نہ
بدلا تھا اسی لئے حقیقت یہی تھی کہ وہ جی تھری کی رپورٹ ملنے کے بعد
بے حد خوفزدہ سی ہو گئی تھی اب اسے اس لمحے کا انتظار تھا جب جی تھری
اسے حتمی طور پر رپورٹ دیتا کہ اس گروپ کا واقعی خاتمہ کر دیا گیا ہے
پھر جا کر اسے چین آسکتا تھا لیکن اتنی بات وہ بھی سمجھتی تھی کہ ناگ
بہر حال اس ساحلی قصبے کی طرح نہیں ہے کہ فوراً ہی ساری معلومات
حاصل ہو جاتیں ۔ یہ ناڈا کا دارالحکومت تھا اور ایک بین الاقوامی شہر تھا
یہاں ان کی تلاش اور ان کے خاتمے میں بہر حال وقت لگے گا لیکن
نجانے کیا بات تھی کہ اس سارے خوف کے باوجود اس کے دل کو یہ
یقین تھا کہ آخر کار جی ۔ تھری کے ہاتھوں اس گروپ کا خاتمہ ہو ہی
جائے گا اور اس انجانے یقین کی وجہ سے ہی وہ بری طرح پریشان نہ
ہوئی تھی ۔

عمران ٹائیگر اور تنویر کے جانے کے بعد صفدر کیپٹن شکیل اور
جولیا اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ۔ جولیا اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھی
مقامی اخبار دیکھنے میں مصروف ہو گئی جو اس کے کمرے میں پہلے سے
موجود تھا کہ اچانک اخبار میں درج ایک خبر پر اس کی نظریں جم گئیں
اور وہ بے اختیار اسے پڑھنے لگی ۔ خبر کے مطابق ناڈا کے مشہور بزنس
مین انٹرنیشنل شیرز کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر روجر کو ہوٹل سے
جبراً اغوا کر لیا گیا اور اس کے بعد ان کا کہیں بھی پتہ نہ چل سکا ۔ پولیس
اس سلسلے میں اپنی ناکامی کا اعتراف کر چکی ہے ۔ خبر عام سی تھی لیکن
جولیا کے ذہن میں فوراً وہ روجر آگیا جسے وہ لوگ ہوٹل میں چھوڑ کر
دوسرے ہوٹل میں شفٹ ہو گئے تھے اور پھر وہاں سے انہوں نے طیارہ
چارٹرڈ کرایا تھا ۔ وہ روجر بھی انٹرنیشنل شیرز کارپوریشن کا چیئرمین تھا ۔
اس روجر کے اغوا کا مطلب یہی تھا کہ اس اغوا سے ضرور ہاٹ فیلڈ کا

تعلق ہوگا۔ جولیا نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل کے آپریٹر کو اس نے پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر ملانے کے لئے کہہ دیا۔

"یس پولیس ہیڈ کوارٹر"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مشہور بزنس مین اور انٹر نیشنل شیئرز کارپوریشن کے چیئرمین کے اغوا کا کیس کون صاحب ڈیل کر رہے ہیں"۔ جولیا نے پوچھا۔

"کیپٹن وریننگ۔ فرسٹ گریڈ ڈیٹکٹو"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا آپ ان سے میری بات کرا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"یس میڈم ہولڈ آن کیجئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مختلف آواز سنائی دی۔

"کیپٹن وریننگ بول رہا ہوں"...... بولنے والے کے لہجے میں نرمی تھی۔

"روزین بول رہی ہوں، ہوٹل رین بو کے کمرہ نمبر اٹھائیس دوسری منزل۔ اگر آپ مسٹر روجر کے بارے میں مزید کچھ جاننا چاہتے ہیں تو پلیز فوراً تشریف لے آیئے"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"کون ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"صفدر ہوں"...... باہر سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ کم ان صفدر"۔ جولیا نے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور

صفدر اندر داخل ہوا اس کے پیچھے کیپٹن شکیل بھی تھا۔

"مس جولیا سخت بوریت ہو رہی تھی۔ ہم نے سوچا کہ آپ کے پاس چل کر بیٹھا جائے تا کہ کچھ گپ شپ ہی ہو جائے"۔ صفدر نے کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس بوریت سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہی تو میں نے فرسٹ گریڈ ڈیٹکٹو کیپٹن وریننگ کو یہاں بلایا ہے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں آپ"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور جولیا نے اسے اخبار میں موجود خبر کے متعلق بتایا۔

"مگر آپ کو معلوم ہے کہ پولیس والے انتہائی شکی مزاج لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس کاغذات بھی نہیں ہیں اور ہم انتہائی اہم مشن پر بھی ہیں۔ ایسی صورت میں کہیں ہمارے لئے مشکلات نہ کھڑی ہو جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں صفدر۔ یہاں کی پولیس ہمارے پاکیشیا کی پولیس جیسی نہیں ہوتی۔ دراصل میں اس فرسٹ گریڈ ڈیٹکٹو سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں کہ جو انہوں نے روجر کے اغوا کے بارے میں حاصل کی ہوں گی۔ کیونکہ یہ بات تو بہرحال طے ہے کہ روجر کو اغوا ہلٹ فیڈ نے ہی کرایا ہو گا۔ انہوں نے یہی سمجھا ہو گا کہ روجر نے گرانڈ ماسٹر سے غداری کرتے ہوئے گرانڈ ماسٹر تنظیم کو مکمل

طور پر تباہ کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے ہمیں ہاٹ فیلڈ تک پہنچنے میں سہولت ہو جائے" .... جولیا نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں صفدر۔ پولیس نے لازماً کوئی نہ کوئی کام کیا ہو گا اس سے آگے بڑھنے میں ہمیں خاصی سہولت مل سکتی ہے۔ عمران صاحب جس آدمی کے پیچھے گئے ہیں ہو سکتا ہے وہ دستیاب نہ ہو سکے" .... کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان" .... جولیا نے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور پولیس کے چار آفیسر اندر داخل ہوئے۔ وہ چاروں باوردی تھے اور ان کے کاندھوں پر بیجز اور سائیڈ ہولسٹروں میں ریوالور نظر آ رہے تھے۔ جولیا اور اس کے ساتھی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"مجھے کیپٹن وریننگل کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ رابرٹ۔ موزو اور انتھونی" .... سب سے پہلے داخل ہونے والے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے پولیس آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے صفدر نے دیکھا تھا کہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ ایسی چمک جیسے اسے کوئی خاص چیز نظر آ گئی ہو۔

"میرا نام روزین ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور جون۔" جولیا نے کہا پھر رسمی کلمات کی ادائیگی کے بعد سب کرسیوں پر بیٹھ گئے

"آپ نے مجھے فون کیا تھا۔ روجر کے بارے میں کچھ بتانے کے لئے" وریننگل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں میرے پاس آپ کے لئے چند خاص پوائنٹس موجود ہیں لیکن اس سے پہلے میں یہ جاننا چاہوں گی کہ روجر کے بارے میں آپ کی تفتیش کا اب تک کیا نتیجہ رہا ہے" .... جولیا نے کہا۔

"مس روزین آپ روجر کو کیسے جانتی ہیں" .... وریننگل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"آپ کا یہ سوال بتا رہا ہے کہ آپ مجھ سے پہلے تفصیلی تعارف چاہتے ہیں تو میں مختصر طور پر آپ کو بتا دوں کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے ہے اور سرکاری طور پر روجر کے اغوا کے بارے میں تفتیش کر رہے ہیں حکومت ایکریمیا کو بھی ان کے اغوا سے کسی وجہ سے بے حد دلچسپی ہے" .... جولیا نے کہا۔

"کیا آپ صرف تین میں یا آپ کے گروپ کی تعداد زیادہ ہے"۔ وریننگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے تین ساتھی اور ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب آپ میرے سوال کے جواب میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"مس روزین یہ ناڈا ہے۔ ایکریمیا نہیں ہے۔ وہاں ایکریمیا میں آپ کی اعلیٰ سرکاری حیثیت ہو گی مگر یہاں آپ ایک عام آدمی کی سی

حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے آپ کے پاس جو پوائنٹ اس اغوا کے
سلسلے میں ہوں وہ مجھے بتا کر آپ پولیس سے تعاون کیجئے۔ باقی رہی یہ
بات کہ پولیس نے اس سلسلے میں کیا انکوائری کی ہے تو ناڈا کا یہ
قانون ہے کہ جب تک انکوائری مکمل نہ ہو جائے تب تک اسے اوپن
کرنا جرم ہے اور روجر کے اغوا کی انکوائری ابھی مکمل نہیں ہوئی"
.... کیپٹن ورینگل نے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ نے درست کہا ہے۔ ٹھیک ہے میں آپ کو اس بارے میں
پوائنٹس بتا دیتی ہوں۔ مزید انکوائری کرنا آپ کا اپنا کام ہے۔ ویسے
ناڈا کے چیف پولیس آفیسر سے حکومت ایکریمیا کی بات ہو چکی ہے
انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس انکوائری میں مکمل
تعاون کریں گے۔ اب آپ سے ملاقات کے بعد ان سے ملاقات ہونے
والی ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گی کہ وہ آپ کی انکوائری
رپورٹ ہمیں بھجوا دیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ جو حکم کریں گے ہم اس کی تعمیل کرنے کے بہرحال پابند ہیں
آپ پوائنٹس بتا رہی تھیں"...... کیپٹن ورینگل نے اسی طرح خشک
لہجے میں کہا۔

"ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا
گیا ہے۔ اس کا نام ہاٹ فیلڈ ہے۔ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر بھی خفیہ ہے
گرانڈ ماسٹر اس ہاٹ فیلڈ کی ایک ذیلی تنظیم تھی اور روجر گرانڈ ماسٹر کا
چیف تھا۔ اس کا شاید ہاٹ فیلڈ سے کوئی جھگڑا ہو گیا ہو گا اس نے

بغاوت کر دی اور گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خود اپنے ہاتھوں خاتمہ کر دیا۔
چنانچہ ہاٹ فیلڈ نے اسے اغوا کر لیا اب ہم اس گروپ کی تلاش میں ہیں
جس نے اسے اغوا کیا ہے کیونکہ اس گروپ سے اس ہاٹ فیلڈ کے
بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ نام ہم نے پہلے تو کبھی نہیں سنا۔ آپ نے کہاں سے سن
لیا ہے"...... کیپٹن ورینگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہماری حکمانہ تحقیقات تو یہی کہتی ہیں"...... جولیا نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کچھ"...... کیپٹن ورینگل نے کہا۔

"یہ بہت بڑی ٹپ ہے اگر آپ اس ٹپ پر کام کریں تو یقیناً مثبت
نتائج نکل سکتے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بالکل۔ واقعی ایک نئی ٹپ ہے ہم اس پر ضرور کام کریں گے۔
آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے ہم سے تعاون کیا"...... کیپٹن
ورینگل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے
ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ جولیا صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کھڑے
ہو گئے اور ایک دوسرے سے مصافحہ کر کے کیپٹن ورینگل اور اس کے
ساتھی کمرے سے باہر چلے گئے۔

"میرا خیال ہے۔ یہ کیپٹن آپ کی بتائی ہوئی لائن پر ضرور کام
کرے گا۔ خاصا ذہین اور تیز لگ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے اس طرح کوئی نئی
لائن آف ایکشن سامنے آ جائے"۔ کیپٹن شکیل نے دروازہ بند کرتے

ہی کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر اسے یہ لائن دی ہے۔ یہ یہاں کا مقامی آدمی ہے اس کے پاس جو معلومات ہو سکتی ہیں وہ ہمارے پاس نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے لامحالہ یہ کوئی نہ کوئی کلیو تلاش کرے گا۔ اور چونکہ یہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس لئے پولیس چیف کو لازماً تفصیلی رپورٹ بھی کرے گا اور عمران ایسی رپورٹس حاصل کرنے میں ماہر ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیپٹن ورینگل کی آنکھوں میں ہمیں دیکھ کر ایک عجیب سی چمک ابھر آئی تھی۔ مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اسے ہماری تلاش تھی لیکن ہم اسے مل نہ رہے تھے اور کمرے میں داخل ہوتے وقت اچانک ہم اسے نظر آگئے ہو۔ کچھ ایسی چمک میں نے دیکھی تھی اس کی آنکھوں میں"۔ صفدر نے اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب اسے ہماری تلاش کیسے ہو سکتی ہے۔ پھر ہمارے میک اپ بھی نئے ہیں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ ہمیں دیکھنے کے بعد اس کی آنکھوں میں ایسی چمک کیوں ابھری تھی"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے۔ مجھے بھی لاشعوری طور پر اس کا ادراک ہوا تھا لیکن یہ ادراک صرف لاشعوری تھا لیکن اب صفدر کی بات پر مجھے شعوری طور پر خیال آرہا ہے کہ واقعی اس کی آنکھوں میں کمرے

میں داخل ہوتے ہی تیز چمک ابھری تھی"...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس موضوع پر مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی سفید دھوئیں کا بھپکا سا کمرے میں داخل ہوا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا پلکیں جھپکاتی اس کا ذہن اس طرح تاریکی میں ڈوب گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی سے اس کے دماغ میں موجود روشنی کو یکلخت تاریکی میں بدل دیا ہو۔ پھر اس کے ذہن میں روشنی خود بخود نمودار ہوئی اور آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور اسے اپنے اردگرد کا شعور ہوا تو اس نے بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھنچ گئے اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح وہ منظر ابھرا۔ جب وہ ہوٹل کے کمرے میں بیٹھی صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی کہ یکلخت دروازہ کھلا اور پھر سفید رنگ کے دھوئیں کا بھپکا سا کمرے میں داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک پڑ گیا مگر اب وہ جس جگہ اور جس حالت میں موجود تھی یہ جگہ وہ ہوٹل کا کمرہ نہ تھی بلکہ کوئی وسیع و عریض ہال نما کمرہ تھا جس کی سنگی دیوار کے ساتھ لوہے کے مضبوط کڑوں میں اس کے پیر اور دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے تھے اس کے ساتھ ہی صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اسی طرح فولادی کڑوں میں جکڑے کھڑے ہوئے تھے اور ان کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ۔یہ سب کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔ کس نے کیا ہے"........ جولیا نے
بے اختیار بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"ارے یہ کیا۔یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"........ اسی لمحے صفدر کی
حیرت بھری آواز سنائی دی۔
"میرا خیال ہے یہ کارستانی اسی پولیس آفیسر کی ہے"........ کیپٹن
شکیل نے کہا۔وہ دونوں بھی ہوش میں آچکے تھے۔
"پولیس آفیسر کی۔پولیس آفیسر کو کیا ضرورت ہے کہ اس طرح کی
غیر قانونی حرکت کرے"........ جولیا نے حیران ہو کر کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔اس کمرے کا دروازہ
جو ان تینوں کے بالکل سامنے دیوار میں تھا۔دھماکے سے کھلا اور ان
تینوں کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا کیونکہ دروازے
سے وہی پولیس آفیسر وریننگل اندر داخل ہو رہا تھا۔البتہ اب وہ
یونیفارم میں نہ تھا بلکہ اس کے جسم پر عام سا سوٹ تھا۔اس کے
عقب میں مشین گن سے مسلح ایک آدمی تھا۔
"گیس کا اثر ختم ہو چکا ہے اس لئے تمہیں خود بخود ہوش آگیا۔میں
اس انتظار میں تھا کہ تمہیں ہوش آجائے تب میں یہاں آؤں"۔
پولیس آفیسر نے قریب آکر غور سے جولیا۔صفدر اور کیپٹن شکیل کو
دیکھتے ہوئے کہا۔
"آپ کو ہمیں یہاں لے آنے کے لئے اتنی تکلیف اٹھانے کی کیا
ضرورت تھی آفیسر۔آپ با اختیار تھے حکم کرتے تو ہم ویسے ہی آپ کے

ساتھ آجاتے"........ صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔
"یہ پولیس ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔میرا ذاتی اڈہ ہے۔مجھے تم لوگوں
کی تلاش تھی۔میرے آدمی تقریباً تمام ہوٹلوں میں تمہیں تلاش کرتے
پھر رہے ہیں لیکن ٹاگ میں اس کثرت سے ہوٹل ہیں کہ ان سب میں
چیکنگ کرتے کرتے کئی دن لگ سکتے تھے اب یہ میری خوش قسمتی ہے
کہ تم لوگوں نے خود فون کر کے مجھے اپنے پاس بلوا لیا۔اس طرح
ٹاگ چھاننے سے ہم بچ گئے"........ وریننگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کس سلسلے میں تمہیں ہماری تلاش تھی"........ جولیا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ اس نے از خود ایک
فیصلہ کر کے اقدام کیا اور وہی اس کے اور اس کے ساتھیوں کے لئے
نئی مصیبت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔
"آپ لوگوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔آپ کا میک
اپ میں نے اس لئے صاف نہیں کروایا کہ آپ کے تین ساتھیوں کی
ابھی تلاش جاری ہے۔جیسے ہی وہ ہاتھ لگیں گے انہیں بھی یہاں لے آیا
جائے گا اور پھر ایک ہی بار یہ کام کر لیا جائے گا بہر حال آپ کو مختصر طور
پر حالات بتا دوں تاکہ آپ اور میں فضول قسم کے سوال جواب سے بچ
جائیں۔جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ
سروس سے ہے۔آپ کے لیڈر کا نام علی عمران ہے۔آپ کا گروپ
ایک عورت اور چھ مردوں پر مشتمل تھا۔لیکن وہ چھٹا آدمی اچانک ہی
غائب ہو گیا ہے۔شاید واپس چلا گیا ہو۔بہر حال آپ لوگوں نے رودجر

کے ذہن کو کنٹرول کر کے گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ کیا۔ اور پھر آپ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا واپس جا رہے تھے کہ طیارہ فضا میں پھٹ گیا۔ اس کے باوجود آپ لوگ بچ گئے اور لائف جیکٹس کی وجہ سے تیرتے ہوئے ساحل پر آ گئے۔ جہاں درختوں کے جھنڈ میں آپ کو دیکھا گیا۔ آپ کے ایک ساتھی نے قصبے میں جا کر کھانے پینے کا سامان نئے لباس اور میک اپ کا سامان خریدا اور پھر آپ نے لباس تبدیل کئے میک اپ نیا کیا اور بس میں بیٹھ کر اس ساحلی قصبے سے ٹاگ پہنچ گئے ہمیں اطلاعات ملتی رہیں لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ٹاگ میں آپ لوگ کہاں موجود ہیں"....... ورینگل نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا تعلق گرانڈ ماسٹر سے ہے"....... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں میرا تعلق ایک اور گروپ سے ہے سی گروپ سے۔ گرانڈ ماسٹر کی تباہی کے بعد جی گروپ نے آپ لوگوں کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا کام بک کیا۔ لیکن پارٹی نے یہ شرط عائد کر دی کہ آپ کو اس طرح ہلاک کیا جائے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آپ کو کس نے ہلاک کرایا ہے۔ چنانچہ اس طیارے کو فضا میں بلاسٹ کرنے کی پلاننگ کی گئی پلاننگ کامیاب ہو گئی اور اس پارٹی کو مشن کی کامیابی کی اطلاع دے دی گئی لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ آپ لوگ بچ گئے ہیں۔ اب آپ کو ہلاک کرنا ہمارے گروپ کی ساکھ کا مسئلہ بن گیا۔ آپ کے نئے حلیوں کے بارے میں تفصیلات اس بس کے ڈرائیور سے

ہمیں مل گئی تھیں جس بس میں آپ لوگ سوار ہو کر ٹاگ پہنچے تھے"....... ورینگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جی گروپ کیا یہ ہاٹ فیلڈ کا گروپ ہے"....... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں یہ آزاد گروپ ہے۔ جہاں تک ہاٹ فیلڈ کا تعلق ہے۔ یہ نام پہلی بار میں نے تمہارے منہ سے سنا ہے اور میں نے اس سلسلے میں اپنی چیف سی۔ ون سے بھی بات کی ہے۔ اسے بھی اس کے متعلق کوئی علم نہیں ہے"....... ورینگل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے برا سا منہ بنا لیا۔

"مسٹر ورینگل تم پولیس کے ایک اعلیٰ عہدے دار ہو۔ تمہیں اس جرائم پیشہ گروپ کے ساتھ منسلک ہونے کی کیا ضرورت ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ تمہیں اس بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے"....... ورینگل نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا جی۔ ون کوئی عورت ہے"....... اچانک جولیا نے پوچھا۔

"ہاں وہ عورت ہے۔ ہم اسے مادام کہتے ہیں"۔ ورینگل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم اب صرف اس پارٹی کے سامنے اپنی ساکھ قائم رکھنے کے لئے ہمیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ براہ راست تمہیں

ہماری ہلاکت سے کوئی مطلب نہیں ہے "۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں یہی بات ہے ۔ مادام نے تو حکم دے دیا ہے کہ تم تینوں کو پہلے ختم کر دیا جائے اور پھر جب تمہارے باقی تین ساتھی ملیں تو انہیں بھی ختم کر دیا جائے لیکن میں نے ذاتی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم چھ کے چھ کو اکٹھا کر کے ایک ہی وقت میں ہلاک کیا جائے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم لوگ انہیں ٹریس نہ بھی کر سکے تو وہ لازماً کسی نہ کسی طرح تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ رابطہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب تم زندہ ہو ۔ اسی لئے میں نے تمہیں زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے "...... ورینگل نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اس کے پیچھے وہ مسلح آدمی بھی باہر چلا گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔

"اس کی حماقت کی وجہ سے ہمیں سنہری موقع ملا ہے مس جولیا۔ ورنہ جس طرح ہمیں بے ہوش کیا گیا تھا یہ اسی حالت میں ہم پر فائر کھول سکتے تھے ۔ اسی لئے ہمیں اس موقع سے فوری فائدہ اٹھانا چاہئے" دروازہ بند ہوتے ہی صفدر نے کہا۔

"لیکن کس طرح ان فولادی کڑوں سے کسی طرح رہائی حاصل کی جائے "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لئے یہ انتہائی آسان کام ہے مس جولیا ۔ آپ صرف اتنا کیجئے کہ اپنے ہاتھوں کو اس طرح اکٹھا کر کے ان کڑوں سے کھینچنے کی کوشش کیجئے جیسے عورتیں چوڑیاں پہنتے وقت ہاتھ کو اکٹھا کر لیتی ہیں آپ کے ہاتھ کی ہڈی قدرتی طور پر لچک دار ہوتی ہے ۔ آپ مسلسل

کوشش کریں گی تو آپ کے ہاتھ پر پسینہ آ جائے گا اور اس طرح آپ بہر حال کامیاب ہو جائیں گی ۔ ایک ہاتھ بھی باہر آ گیا تو پھر اتنی مشکل نہیں ہو گی "...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ پسینے والی بات شاید درست ثابت ہو جائے ورنہ میں نے پہلے کوشش کی تھی لیکن کڑے خاصے تنگ ہیں "...... جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے دائیں ہاتھ کو کڑے سے باہر نکالنے کی بھرپور کوشش شروع کر دی صفدر اور کیپٹن شکیل کی نظریں اس جدوجہد پر جمی ہوئی تھیں لیکن کافی کوشش کے باوجود ہاتھ باہر نہ آ رہا تھا شاید جولیا کی کلائی کے گرد موجود کڑا خصوصی طور پر تنگ رکھا گیا تھا لیکن جولیا مسلسل کوشش کرتی چلی جا رہی تھی ۔ اب اس کا ہاتھ پسینے سے تر ہو چکا تھا اور پھر اچانک اس کی کوشش جزوی طور پر کامیاب ہو گئی ۔ جب اس کے ہاتھ کا کافی حصہ پھسل کر اس کڑے سے باہر آ گیا۔

"کوشش جاری رکھیئے مس جولیا "...... صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور جولیا ہونٹ بھینچے ہاتھ کو روک کر کڑے سے باہر کھینچنے کی کوشش کرتی رہی اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے تھے ۔ لیکن وہ ہونٹ بھینچے جدوجہد میں مصروف تھی اور پھر اچانک ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ کڑے سے باہر آ گیا اور جولیا کے منہ سے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔

"گڈ "...... صفدر اور کیپٹن شکیل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا

جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ موڑا اور اپنے دوسرے ہاتھ کے

کڑے کے آخری حصے پر ہاتھ مار کر اس نے وہاں موجود بٹن پریس کیا تو کڑا کٹاک کی آواز سے کھل گیا اور جولیا کا دوسرا ہاتھ بھی آزاد ہو گیا جولیا تیزی سے اپنے پیروں پر جھکی اور چند لمحوں بعد کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے دونوں پیر بھی آزاد ہو چکے تھے جولیا کا چہرہ اطمینان بھری مسکراہٹ سے جگمگا رہا تھا ۔ اپنے آپ کو آزاد کرنے کے بعد وہ صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھی اور چند ہی لمحوں بعد وہ دونوں بھی ان فولادی کڑوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے ۔ آزاد ہوتے ہی انہوں نے سب سے پہلے اپنے لباس کی جیبیں چیک کیں لیکن جیبیں خالی تھیں ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یکلخت باہر سے ایک آدمی کے قدموں کی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دی اور وہ تینوں بغیر ایک لمحے کے توقف کے روبوٹ کی طرح دروازے کے دونوں سائیڈوں پر دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے ۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن بردار اندر داخل ہوا ۔

"ارے" اس کے منہ سے بے اختیار نکلا ہی تھا کہ اچانک صفدر بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ اسے گھسیٹتا ہوا دیوار کے ساتھ جا لگا اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گرتی ہوئی مشین گن کو ہوا میں ہی جھپٹا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے وہ مشین گن سمیت کھلتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا ۔ صفدر اس آدمی کو اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا اس کا ایک بازو

اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد اتنی سختی سے جما ہوا تھا کہ وہ آدمی جو باوجود کوشش کے زیادہ حرکت کرنے سے معذور ہو چکا تھا ۔ کیپٹن شکیل کے باہر نکلتے ہی جولیا تیزی سے صفدر کی طرف بڑھی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے صفدر کے بازوؤں میں جکڑے ہوئے اس آدمی کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل موجود تھا ۔

"اسے بے ہوش کر دو صفدر" .... جولیا نے مشین پسٹل نکال کر دروازے کی طرف مڑتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور دروازے سے باہر غائب ہو گئی ۔ صفدر نے یکلخت دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر گھمایا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم صفدر کے ہاتھوں میں ہی جھول گیا ۔ صفدر نے اسے نیچے دھکیلا اور پھر تیزی سے مڑ کر کھلے دروازے سے باہر راہداری میں آگیا ۔ ابھی وہ راہداری کے آخر میں موجود سیڑھیوں تک پہنچا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں اوپر دروازے پر نمودار ہوئے ۔

"کوٹھی خالی ہے اور کوئی آدمی نہیں ہے ۔ اسے اٹھا کر اوپر لے آؤ" .... جولیا نے کہا اور صفدر وہیں سے ہی واپس مڑ گیا اس نے کمرے میں پہنچ کر اس آدمی کو اٹھایا اور اوپر لے آیا ۔ وہاں صرف جولیا موجود تھی ۔

"کیپٹن شکیل کوٹھی کی تفصیلی تلاشی لے رہا ہے ۔ جب تک تم

اسے باندھ کر ہوش میں لے آؤ"....... جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر نے کاندھے پر لدے ہوئے اس آدمی کو فرش پر ڈالا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل کسی کو کاندھے پر لادے اندر داخل ہوا۔

"یہ ورینگل ہے۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ ایک کمرے کے بیڈ پر پڑا ہوا تھا"....... کیپٹن شکیل نے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو فرش پر پھینکتے ہوئے کہا اور جولیا اور صفدر کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا کیونکہ واقعی یہ وہی پولیس کیپٹن ورینگل تھا اس کے سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جب اسے گولیاں ماری گئیں وہ گہری نیند سویا ہوا تھا۔

"یہ گولیاں اس مشین پسٹل سے ماری گئی ہیں جو اس آدمی کی جیب سے نکالا ہے"....... جولیا نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کوئی نیا چکر چل گیا ہے۔ اب یہ آدمی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اسے ہوش میں لے آنا ہوگا۔ میں رسی تلاش کر آؤں"۔ صفدر نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ بیلٹ سے کام چل جائے گا۔ یہاں ہم شدید خطرے میں ہیں کسی بھی لمحے کچھ ہو سکتا ہے اس لئے جلد از جلد اس سے صورتحال معلوم کر کے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیئے"۔ کیپٹن شکیل نے اپنی بیلٹ کھولتے ہوئے کہا اور صفدر نے اس بار

اثبات میں سر ہلا دیا اور بیلٹ کھولنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس بیلٹ سے اس آدمی کے ہاتھ اس کے پشت پر کر کے باندھ دیئے گئے جب کہ دوسری بیلٹ سے اس کے دونوں پیر جکڑ دیئے گئے اور پھر صفدر نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور ایک ہاتھ اس کے سر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے پہلے تو اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر گھمایا اور پھر ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور صفدر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوتے اور اس کے عقب میں بندھے ہوئے بازوؤں میں ایسے حرکت ہوئی جیسے لاشعوری طور پر وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اس سے اپنی گردن مسلنا چاہتا ہو لیکن ظاہر ہے ہاتھ جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا لیکن اس رد عمل نے اسے لاشعور کی دنیا سے فوراً شعور کی وادی میں پہنچا دیا۔

"تم۔ تم تو کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ تم کیسے آزاد ہو گئے"۔ اس آدمی کے منہ سے رک رک کر اور انتہائی حیرت بھرے انداز میں الفاظ نکلنے لگے۔ اس کے چہرے پر اب تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی نمودار ہو گئے تھے اور اس کی نظریں اس طرح ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں جیسے اسے اپنی بینائی پر اعتماد نہ رہا ہو۔

"تم نے پولیس کیپٹن ورینگل کو کیوں ہلاک کیا ہے"۔ جولیا نے

اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔م۔نے۔نہیں۔میں نے اسے ہلاک نہیں کیا۔میں تو۔" اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"یہ فضول آدمی ہے۔اس پر وقت ضائع کرنے کی بجائے اسے ہلاک کر دینا زیادہ بہتر ہے"....... جولیا نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے۔مس جولیا کہ اس آدمی نے یہ کام مادام کے کہنے پر کیا ہو گا۔ویسے بھی ورینگل ہمارا دوست تو نہ تھا۔اگر اس نے اسے ہلاک کر دیا ہے تو ہمارا فائدہ ہی کیا ہے اس لئے اسے مارنے کی بجائے اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جائے تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔بشرطیکہ یہ ہمیں بتا دے کہ کیا واقعی اس نے ہی ایسا کیا ہے"۔صفدر نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔مادام کے حکم پر میں نے جی تھری کو ہلاک کر دیا ہے۔مادام نے جی تھری کو حکم دیا تھا کہ تم تینوں کو فوری طور پر ختم کر دے لیکن جی تھری نے ضد کی کہ تمہارے تین باقی ساتھی بھی ہاتھ آ جائیں تو پھر تم سب کو اکٹھا ختم کیا جائے گا۔لیکن اس نے مادام کو کہہ دیا کہ اس نے تم تینوں کو ختم کر دیا ہے۔جی تھری کو تمہارے ساتھیوں کی گرفتاری کی اطلاع کا انتظار تھا۔اس انتظار میں وہ سو گیا۔میں یہاں ڈیوٹی پر تھا کہ مادام کی کال آ گئی۔مادام نے مجھ سے پوچھا کہ جی تھری کہاں ہے تو میں نے اسے بتایا کہ وہ تم تینوں کے ساتھیوں کی گرفتاری کی اطلاع کا انتظار کرتے کرتے سو گیا ہے۔اس پر مادام نے

مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے تینوں قیدیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو میں نے اسے بتایا کہ تم تینوں نیچے تہہ خانے میں کڑوں میں جکڑے ہوئے زندہ ہو۔اس پر مادام کو غصہ آ گیا۔اس نے فوری طور پر مجھے حکم دیا کہ میں جی تھری کو بھی ہلاک کر دوں اور تم تینوں کو بھی اور اگر میں نے ایسا کر دیا تو مجھے انعام دیا جائے گا۔چنانچہ میں نے جی تھری کو سوتے ہوئے ہلاک کر دیا اور پھر تمہیں ہلاک کرنے کے لئے تہہ خانے میں گیا تو تم نے مجھ پر حملہ کر دیا گیا"۔اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام اور نمبر کیا ہے"....... جولیا نے پوچھا۔

"میرا نام جارج ہے۔اور میں جی تھری کے اس خفیہ اڈے کا محافظ ہوں"۔اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم نے اپنا نمبر نہیں بتایا"....... جولیا نے پوچھا۔

"میرا نمبر جی۔تھرٹین ہے"۔جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مادام کون ہے"....... جولیا نے پوچھا۔

"کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔وہ مادام جی ون ہے۔اور بس"۔جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس سے مزید بات چیت ہوتی۔ساتھ والے کمرے سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ تینوں چونک پڑے۔

"مادام کا فون ہو گا۔انہوں نے کہا تھا کہ وہ فون کر کے رپورٹ طلب کریں گی"....... جارج نے چونک کر کہا۔

"اس کا خیال رکھنا کیپٹن شکیل میں بات کرتا ہوں"....... صفدر

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جولیا بھی اس کے پیچھے باہر آ گئی۔ ساتھ والے کمرے میں موجود فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صفدر نے حتی الوسع کوشش کرتے ہوئے جارج جیسی آواز بناتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لیکن لہجے میں بے حد غصہ تھا اور صفدر تو صفدر اس کے ساتھ کھڑی ہوئی جولیا بھی یہ آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ وہ یہ آواز اچھی طرح پہچانتے تھے۔ یہ گاربو کی آواز تھی۔ عمران نے پائیک کے لہجے میں اس سے بات کی تھی تب انہوں نے یہ آواز سنی تھی۔

"جی تھرٹین مادام"...... صفدر نے کہا۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ حتی الوسع کم سے کم الفاظ ادا کرے۔

"کیا رپورٹ ہے۔ حکم کی تعمیل ہوئی یا نہیں"...... دوسری طرف سے گاربو نے پوچھا۔

"یس مادام جی۔ تھری اور ان تینوں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے"۔ صفدر نے اس بار زیادہ اعتماد بھرے لہجے میں کہا کیونکہ گاربو نے اب تک اس کے لہجے میں فرق کی نشاندہی نہ کی تھی اس کا مطلب تھا کہ صفدر جارج کی آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"گڈ۔ اب تم نے وہیں رہنا ہے۔ جی تھری کے آدمی باقی تین

ایجنٹوں کو لے کر وہیں پہنچیں گے جیسے ہی وہ لوگ پہنچیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے۔ اور پھر مجھے فوری رپورٹ کرنی ہے اور سنو جب تک ان ایجنٹوں کے باقی تین ساتھی گرفتار ہو کر تمہارے اڈے پر نہ پہنچ جائیں اور تم انہیں ہلاک نہ کر دو تب تک تم نے جی تھری کے کسی ماتحت کو جی تھری اور ان ایجنٹوں کی ہلاکت کی اطلاع نہیں دینی۔ سمجھ گئے ہو"۔ دوسری طرف سے مادام کی تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس مادام"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب باقی تین ایجنٹ ہلاک ہو جائیں تو تم نے آر سٹار کلب کا نمبر ملا کر انہیں کہنا کہ تم جی تھرٹین بول رہے ہو۔ مجھ سے بات ہو جائے گی"...... مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ گاربو جی ون ہے۔ حیرت ہے۔ اس کی اس حیثیت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور اگر ہم نے پہلے اس کی آواز نہ سنی ہوتی تو ہم کبھی نہ پہچان سکتے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں دروازے کی طرف مڑے ہی تھے کہ اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور صفدر نے جلدی سے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس صفدر نے جارج کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی

دی۔

"جی۔ تھرٹین"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"جی تھری سے بات کراؤ"۔ دوسری طرف سے تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کا نمبر کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"جی ٹو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہولڈ کریں"۔ صفدر نے کہا اور فون کے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر اس نے جولیا کی طرف دیکھا۔

"اب کیا کریں کیا اسے بتا دیا جائے کہ جی تھری ہلاک ہو گیا ہے۔ مادام نے بھی یہی کہا تھا کہ جی تھری کے کسی ماتحت کو نہ بتایا جائے جب کہ یہ تو جی تھری کا باس ہے۔ مادام کا نمبر ٹو"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اسے تو بتایا جا سکتا ہے۔ لیکن، ہو سکتا ہے کہ یہ جی تھری سے عمران اور دوسرے ساتھیوں کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتا ہو یا اس نے انہیں پکڑ لیا ہو اور اب وہ انہیں یہاں بھجوانا چاہتا ہو۔ اس لئے اگر یہ ہمارے بارے میں پوچھے تو اسے ہلاکت کے بارے میں نہ بتانا ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ہماری یہاں ہلاکت کی بات سن کر انہیں وہیں ختم کر دے۔ اگر ایسی بات ہو تو تم اسے یہی کہنا کہ ہم بے ہوش ہیں"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر اس نے مادام سے بات کی تو پھر۔ مادام کو تو ہم بتا چکے ہیں کہ تینوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"جو ہوگا بعد میں دیکھ جائے گا۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے جولیا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو" صفدر نے مائیک سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے جی تھرٹین کے لہجے میں کہا۔

"یس"...... دوسری طرف سے وہی اجنبی آواز سنائی دی۔

"مادام جی۔ ون کے حکم پر جی تھری کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس نے مادام کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ یہ کیسے ممکن ہے"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مادام کے حکم پر ہر بات ممکن ہو جاتی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"پہلے جو تین ایجنٹ یہاں آئے تھے ایک عورت اور دو مرد ان کا کیا ہوا"۔ دوسری طرف سے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"وہ فی الحال بے ہوش ہیں جب ان کے باقی تین ساتھی یہاں پہنچ جائیں گے پھر ان کے ساتھ ان کو بھی گولی مار دی جائے گی"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میں نے ان تینوں کو گرفتار کر لیا ہے اور میں انہیں ساتھ لے کر خود آ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ شکر ہے کہ وہ عمران اور دوسرے ساتھیوں کو لے کر

یہاں خود آرہا ہے تمہارا خیال درست تھا مس جولیا۔ واقعی اگر میں اسے اپنی ہلاکت کے متعلق بتا دیتا تو ہو سکتا تھا کہ وہ انہیں وہیں ختم کرنے کی کوشش کرتا"۔ صفدر نے رسیور رکھتے ہوئے جولیا کی طرف دیکھ کر تحسین آمیز لہجے میں کہا اور جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اس جی ٹو نے تو کہا تھا کہ وہ خود آرہا ہے۔ نجانے اس کے ساتھ کتنے افراد ہوں اور عمران اور دوسرے ساتھی کس حالت میں ہوں اس لئے ہمیں اس سلسلے میں باقاعدہ فوری پلاننگ کرنی پڑے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں چونک پڑے اور ان دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

ٹیکسی رکتے ہی عمران ٹائیگر اور تنویر تینوں ٹیکسی سے اترے۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ تینوں تیزی سے قدم اٹھاتے تھری سٹار کلب کی طرف بڑھ گئے۔ کلب میں بالکل پہلے کی طرح شور اور رونق تھی۔ وہ تینوں ہال میں داخل ہوئے اور ایک کونے میں موجود خالی میز کی طرف بڑھ گئے۔ دوسرے ہی لمحے ایک ویٹر ان کے قریب پہنچ گیا۔ ویٹر شکل وصورت سے ہی بدمعاش اور غنڈہ لگ رہا تھا۔

"تین بوتل بلیک ہارس ...." عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ایسے کلبوں میں بل وغیرہ دینے کا رواج نہ تھا بلکہ آرڈر کے ساتھ ہی اس کی پیمنٹ بھی کرنی پڑتی تھی۔ ویٹر خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ عمران کی تیز نظریں ہال میں موجود افراد کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"وہ آدمی نظر تو نہیں آ رہا۔ اس کا نام معلوم ہو جاتا تو خاصی آسانی ہو جاتی"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد ویٹر واپس آیا تو اس نے ٹرے میں بلیک ہارس کی تین بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے بوتلیں میز پر رکھیں اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے بہت سے نوٹ اس نے عمران کی طرف بڑھا دیئے۔ یہ بقایا رقم تھی کیونکہ عمران نے کافی بڑی مالیت کا نوٹ اسے دیا تھا۔

"یہ تم رکھ لو۔ ٹپ کے طور پر لیکن ایک کام کرنا ہو گا تمہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے حیرت سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوٹوں کو دیکھا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس کا وہ ہاتھ اپنی جیب میں چلا گیا اور اس کے کرخت چہرے پر یکلخت انتہائی نرمی کے آثار نمودار ہو گئے۔

"بتاؤ۔ بتاؤ ضرور کروں گا کام"۔ .... ویٹر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ہم لبریڈا سے آئے ہیں۔ ہم نے ایک آدمی سے ملنا ہے۔ اس کا نام ہمیں بھول گیا ہے۔ وہ بہرحال یہاں آتا جاتا رہتا ہے۔ اس کا حلیہ ... دیتا ہوں"۔ .... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے حلیہ بتا دیا۔

"اوہ اوہ موزر سے ملنا ہے۔ مگر وہ تو کبھی کبھار آتا ہے"۔ ویٹر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی دوسرا ٹھکانہ جہاں وہ فوراً مل سکے"۔ عمران جیب ... ایک اور بڑا نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور ویٹر ...

آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔ فرط مسرت سے اس کے چہرے کے عضلات کپکپانے لگے تھے شاید اتنی رقم اکٹھی اسے آج تک کسی گاہک سے نہ ملی تھی۔

"اس سے نہ ملو تو اچھا ہے۔ کسی اور سے کام کرا لو۔ وہ پولیس میں سارجنٹ ہے۔ فرسٹ گریڈ ڈیشکو کیپٹن ورینگل کا خاص آدمی ہے۔ تم اجنبی ہو۔ اس لئے بتا رہا ہوں"۔ .... ویٹر نے جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"پولیس میں سارجنٹ مگر ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ وہ زیرزمین دنیا کا خاص آدمی ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہے تو ایسا ہی خود کیپٹن ورینگل بھی زیرزمین دنیا کا آدمی ہے۔ ... گروپ کا خاص آدمی ہے۔ بہرحال یہاں وہ نہیں ہے"۔ .... ویٹر نے کہا اور پھر تیزی سے سیدھا ہو کر واپس مڑنے لگا۔

"کیا یہاں کوئی علیحدہ جگہ نہیں ہے۔ جہاں تفصیل سے بات ہو سکے۔ ایسے دو نوٹ اور بھی مل سکتے ہیں تمہیں"۔ .... عمران نے آہستہ سے کہا۔

"بوتلیں اٹھا کر باہر چلے جاؤ اور دائیں طرف آگے گلی ہے۔ اس میں ... جاؤ میں پہنچ جاتا ہوں"۔ .... ویٹر نے مڑتے مڑتے آہستہ سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ اس کلب میں بیٹھ کر پینا شرط نہیں ہے۔ بوتلیں خرید لی گئی ہیں اس لئے چاہے یہاں بیٹھ کر پیو یا اٹھا کر چلے جاؤ۔ کلب کے منتظمین کو اس سے کوئی غرض نہ ہو گی

چنانچہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اور اس کے ساتھ ہی تنویر اور ٹائیگر بھی
اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تینوں ایک ایک بوتل اٹھائے بیرونی
گیٹ کی طرف بڑھ گئے اور واقعی باہر آجانے کے باوجود کسی نے انہیں
نہ روکا اور نہ ٹوکا۔دائیں ہاتھ پر کچھ فاصلے پر ایک گلی تھی۔وہ گلی آگے جا
کر بند ہو جاتی تھی۔وہ اس گلی میں مڑ کر آگے بڑھے ہی تھے کہ گلی کے
آخری حصے میں موجود دروازہ کھلا اور وہی ویٹر باہر آگیا۔

"اندر آجاؤ۔یہ محفوظ جگہ ہے"........ اس نے انہیں دیکھ کر واپس
اندر جاتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے اندر
داخل ہو گئے۔یہاں ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں شراب کا سٹاک کیا گیا
تھا۔

"اب بولو کیا چاہتے ہو"........ ویٹر نے دروازہ بند کر کے انہیں
ایک کونے کی طرف لے جاتے ہوئے پوچھا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ کیپٹن وریننگل اور سارجنٹ موزر وغیرہ کا
کیا دھندہ ہے"........ عمران نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر اسے
دینے کی بجائے اپنی مٹھی میں دباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔مجھے بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمہیں کسی ایسی
پارٹی کی ٹپ دے دوں جو اس سے بھی بہتر ہو"........ ویٹر نے او[illegible]
[illegible] پھیلتے ہوئے کہا۔

"جو تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ اور اپنا انعام حاصل کر کے
خاموشی سے چلے جاؤ۔لمبے چکروں میں پڑ کر خواہ مخواہ اپنی جان سے

ہاتھ دھو بیٹھو گے"........ عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک مشہور گروپ ہے جسے جی گروپ کہتے ہیں۔کوئی مادام
اس کی چیف ہے۔کیپٹن وریننگل جی۔تھری ہے سارجنٹ موزر اس کا
ساتھی ہے۔اس کا زیادہ تر اٹھنا بیٹھنا پولیس ہیڈ کوارٹر کے بعد سن
رائز کلب میں ہے۔کیونکہ سن رائز کلب کی سپروائزر مارگریٹ اس کی
گرل فرینڈ ہے"۔ویٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جی ون اور جی ٹو کون ہیں"........ عمران نے پوچھا۔

"ان کا کسی کو پتہ نہیں۔ویسے جی۔ون تو کوئی مادام ہے جی ٹو کا
نام بھی کسی نے نہیں سنا۔سارا کام جی تھری ہی کرتا ہے"........ ویٹر
نے جواب دیا۔

"یہ جی۔تھری کہاں مل سکے گا"........ عمران نے پوچھا۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر۔ویسے وہ کلبوں وغیرہ میں نہیں بیٹھتا۔کسی
اونچے کلب میں بیٹھتا ہو تو مجھے معلوم نہیں ہے"........ ویٹر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پھر اس کے متعلق کیسے اس قدر تفصیل معلوم ہوئی"۔
عمران نے پوچھا۔

"یہاں کلب کا پہلے مالک پائنیک تھا۔وہ قتل ہو چکا ہے۔اب اس
کا بھائی کلب چلاتا ہے۔کیپٹن وریننگل پائنیک کا گہرا دوست تھا۔اس
کے پاس یہاں بہت زیادہ آنا جانا تھا۔اس لئے مجھے معلوم ہے کیونکہ
مجھے اس کلب میں کام کرتے ہوئے اٹھارہ سال ہو گئے ہیں۔میں

پائیک کے باپ کے زمانے سے یہاں کام کرتا ہوں"۔ ویٹر نے جواب دیا اور عمران نے اس کے ہاتھ میں دونوں نوٹ دے دیئے۔ ویٹر کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"یہ بوتلیں بھی تمہاری ہو گئیں لیکن ایک بات بتا دوں جس طرح میں نوٹ دینے کے معاملے میں فیاض ہوں اسی طرح جان لینے میں بھی فیاض ہوں۔ اگر ہمارے جانے کے بعد تم نے ہمارے متعلق اطلاع ان کو دی تو پھر تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا سینہ تو رازوں کا مدفن ہے جناب آپ بے فکر رہیں میری تو آپ سے ملاقات تک نہیں ہوئی"....... ویٹر نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں گلی میں پہنچ چکے تھے۔

"یہ جی گروپ اور پولیس کے آدمیوں کا اس گروپ کا ممبر ہونا دونوں ہی نئی باتیں ہیں۔ ویسے مجھے یاد آرہا ہے کہ ایک پولیس کیپٹن ایئر پورٹ پر ہمارے آگے پیچھے پھرتا رہا تھا۔ شاید وہی کیپٹن ورننگ نہ ہو"....... عمران نے سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہمارے جہاز پر دھماکہ پولیس والوں نے کرایا ہے"....... تنویر نے کہا۔

"ہاں یہ کام پولیس والے آسانی سے کر سکتے ہیں۔ بہر حال اب ہمیں ان میں سے کسی ایک کو پکڑنا ہو گا۔ پہلے میں اس کیپٹن کا

معلوم کر لوں۔ شاید پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہو"....... عمران نے کہا اور سڑک پر لگے ہوئے ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

"میرے پاس سکے ہیں، باس"۔ ٹائیگر نے کہا اور جیب سے دو سکے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے جو اپنی جیبیں اس طرح ٹٹول رہا تھا جیسے فون کرنے کے لئے سکے تلاش کر رہا ہو۔

"اوہ گڈ"۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے سکے لے کر بجائے فون پیس میں ڈالنے کے پہلے رسیور اٹھا کر انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔ انکوائری کے نمبر کے لئے سکے ڈالنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

"یس انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر کے نمبر دیں"۔ عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر فون پیس میں سکے ڈال کر اس نے پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس پولیس ہیڈ کوارٹر"....... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیپٹن ورننگ سے بات کرنی ہے"۔ عمران نے اسی طرح مقامی لہجے میں کہا۔

"وہ موجود نہیں ہے۔ کہیں گئے ہوئے ہیں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"وہ گہری نیند سونے کی عادی ہیں۔ اچھا آپ ایسا کریں۔ روم نمبر اڑتیس میں مسٹر پیٹر سے بات کرا دیں اور اگر وہ نہ ہوں تو پھر کمرہ نمبر اٹھائیس میں مسٹر جوزف سے فون ملوا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"مجھے کوئی گڑبڑ لگ رہی ہے"...... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہ دونوں کمرے بھی بند ہیں۔ فون رسیو نہیں کیا جا رہا"۔ آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"واقعی کوئی گڑبڑ ہے۔ ہمیں فوراً واپس جانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور ادھر ادھر ٹیکسی کے لئے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک خالی ٹیکسی ان کے قریب آ کر رک گئی۔

"ہوٹل رین بو"۔ عمران نے ٹیکسی کا فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے غور سے عمران اور عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے تنویر اور ٹائیگر کی طرف دیکھا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"کیا بات ہے۔ تم کچھ کہنا چاہتے ہو"۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحب اگر آپ انعام دینے کا وعدہ کریں تو آپ کے لئے ایک قیمتی اطلاع ہے میرے پاس"...... ڈرائیور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ تنویر اور ٹائیگر بھی ڈرائیور کی بات سن کر آگے کی طرف جھک آئے۔

"کیسی اطلاع"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ تو وعدہ ہی نہیں کر رہے"...... ڈرائیور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا۔ تمہاری توقع سے زیادہ انعام دوں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اطلاع درست ہو۔ ورنہ......" عمران نے سرد لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے علاقوں میں ٹیکسی ڈرائیور اس طرح مختلف چکر دے کر مسافروں کی جیبیں خالی کرانے کا دھندہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

"آپ پولیس کو مطلوب ہیں۔ کیپٹن ورینگل فرسٹ ڈیٹیکٹو نے آپ کے حلیے اور لباس کی تفصیل تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کے لئے نشر کی ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ کیپٹن ورینگل کا حوالہ بتا رہا تھا کہ ڈرائیور درست کہہ رہا ہے

"کب کی بات ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے آدھا گھنٹہ پہلے ٹیکسی روڈ پر نکالی ہے۔ اس وقت ٹیکسی ریڈیو پر آپ کے حلیے دہرائے جا رہے تھے۔ آپ تین ہیں۔ جب کہ آپ

کے علاوہ ایک خاتون اور دو افراد کے حلیے بھی بتائے گئے ہیں پولیس انعام تو دیتی ہے لیکن اتنا نہیں ۔ اسی لئے ہم اکثر دوسری طرف کو اطلاع دے کر بھاری انعام حاصل کر لیتے ہیں "...... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ بہت شکریہ جناب۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مدد چاہیں تو میں حاضر ہوں "...... ڈرائیور نے نوٹ لے کر جیب میں ڈالتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹیکسی سپر مارکیٹ لے چلو "...... عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی سپر مارکیٹ کے پہلے سٹاپ کے قریب پہنچ کر رک گئی ۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور پھر ڈرائیور کا شکریہ ادا کر کے وہ ٹیکسی سے اترے اور مارکیٹ میں موجود لوگوں کے بے پناہ ہجوم میں شامل ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔

"ہمیں فوری طور پر لباس اور میک اپ تبدیل کرنے ہوں گے۔ تم دونوں لباس اور میک اپ تبدیل کر کے ہوٹل رین بو کے سی فوڈ ریسٹوران پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا "...... عمران نے چلتے چلتے تنویر اور ٹائیگر سے کہا اور ان دونوں کے سر ہلانے پر اس نے تیزی سے اپنا رخ بدلا اور پھر ہجوم میں سے گزرتا ہوا ایک سپر سٹور میں داخل ہو گیا اس نے وہاں سے اپنا مطلوبہ سامان خریدا اور پھر سپر مارکیٹ کے

اندر بنے ہوئے ریسٹوران کے باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ سب سے پہلے اس نے لباس بدلا۔ پہلے والے لباس کی جیبوں سے تمام سامان نکال کر نئے لباس کی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر میک اپ باکس سے اس نے سامان نکال کر چہرے اور بالوں پر میک اپ کرنا شروع کر دیا چند لمحوں بعد وہ اپنے آپ کو یکسر تبدیل کر چکا تھا۔ اس نے میک اپ کا بقیہ سامان اور پہلے والا لباس نئے لباس والے شاپر میں ڈالا اور باتھ روم سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا سپر مارکیٹ سے باہر آ گیا قریب ہی موجود کوڑے کے ڈرم میں اس نے شاپر اچھالا اور پھر آگے بڑھ کر وہ ایک اور سٹور میں داخل ہو گیا۔ یہاں اسلحے کا سیکشن بھی موجود تھا۔ اس نے وہاں سے ایک مشین پسٹل اور میگزین خریدا اور سٹور سے باہر آ کر اس نے ایک خالی ٹیکسی حاصل کی اور اسے رین بو ہوٹل چلنے کا کہہ کر وہ اطمینان سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ایک نظر عقبی مرر میں اسے دیکھا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ اس نے جس انداز سے عمران کو دیکھا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ پولیس نشریات کی وجہ سے وہ اس کا حلیہ چیک کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے اب عمران کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی رین بو ہوٹل کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا۔ اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ اور ساتھ ہی رواج کے مطابق ٹپ دی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا رین بو ہوٹل کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کے ہال میں لوگ کھانے پینے اور خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ البتہ عمران نے کاؤنٹر

کے قریب کھڑے ایک آدمی کو دیکھ لیا جو اپنے انداز اور اطوار سے پولیس کا آدمی لگ رہا تھا لیکن وہ تھا عام لباس میں ۔ عمران لفٹ کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد ہی لفٹ نے اسے دوسری منزل پر پہنچا دیا۔ دوسری منزل میں خاصے لوگ آجا رہے تھے ۔ مگر یہاں بھی عمران نے دو ایسے افراد کو چیک کر لیا جو پولیس مین لگتے تھے ۔ جولیا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں کے کمرے بند تھے ۔ عمران خاموشی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر دوسری طرف موجود سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے ہال میں پہنچ گیا۔ ہال کے ایک کونے میں پبلک فون بوتھ کی ایک قطار موجود تھی عمران پہلے کاؤنٹر پر گیا اس نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھا۔

"اس کے سکے دے دیں میں نے پبلک بوتھ سے فارن کال کرنی ہے "...... عمران نے کاؤنٹر مین سے کہا۔

"یس سر "...... کاؤنٹر مین نے کہا اور نوٹ کے بدلے اس نے سکے عمران کو دے دیئے ۔ عمران سکے لے کر فون بوتھ کی طرف مڑ گیا کاؤنٹر کے قریب کھڑا ہوا پولیس کا آدمی اسے غور سے دیکھ رہا تھا لیکن عمران اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور سکے ڈال کر اس نے اسی ہوٹل کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس رین بو ہوٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں نے پہلے بھی آپ کو کال کیا تھا مس روزین کو فون کے لئے

لیکن آپ نے بتایا تھا کہ وہ کہیں گئی ہوئی ہیں ۔ کمرہ نمبر پچیس دوسری منزل ۔ کیا وہ واپس آگئی ہیں "۔ عمران نے اسی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی ۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں "...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی ۔

"یس "...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں ابھی تک وہاں سے فون رسیور نہیں کیا جا رہا "۔ آپریٹر نے جواب دیا۔

"او ۔ کے شکریہ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ باہر آکر وہ برآمدے سے گزر کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سی فوڈ ریستوران علیحدہ بنا ہوا تھا ۔ جیسے ہی وہ ریستوران میں داخل ہوا ۔ اس کی نظریں کونے میں موجود ایک میز پر جم گئیں جہاں تنویر اور ٹائیگر بدلے ہوئے لباسوں اور حلیوں میں موجود تھے ۔ لیکن دونوں کی مخصوص قد و قامت اور بیٹھنے کے انداز سے وہ انہیں پہچان گیا تھا ۔ اس لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا چلا گیا ان دونوں نے چونک کر عمران کو دیکھا اور پھر ان کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی ۔

"تم نے مجھے کیسے پہچانا لیا اس میک اپ میں "۔ عمران نے کرسی

گھسیٹ کر ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
"آپ نے سب کچھ بدل لیا لیکن ٹائی پن وہی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا
اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"گڈ۔ اس کا مطلب ہے نظر بازی میں خاصے تیز ہو"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"فضول باتوں میں وقت مت ضائع کرو جولیا اور دوسرے
ساتھیوں کے بارے میں ہمیں معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ کس پوزیشن
میں ہیں"۔ تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔
"میں نے معلوم کر لیا ہے وہ اس کیپٹن ورینگل کے ہاتھ لگ چکے
ہیں۔ ان کے کمرے بند ہیں اور ہال میں اور اوپر دوسری منزل پر پولیس
کے آدمی سادہ لباس میں نگرانی پر مامور ہیں"...... عمران نے جواب
دیا۔ اسی لمحے ویٹر ان کے قریب پہنچا تو عمران نے اسے آرڈر دے کر بھیج
دیا۔
"کیا وہ کیپٹن گروپ کے سارے کام پولیس کے ذریعے کراتا ہے۔
یہ عجیب سی بات ہے"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔
"وہ اپنے مطلب کے لئے پولیس کی حیثیت کو استعمال کرتا ہے۔
ویسے ہو سکتا ہے اس نے اپنے گروپ کے ساتھیوں کو باقاعدہ پولیس
میں بھرتی کرا رکھا ہو۔ بہرحال اب ہمیں فوری طور پر اس کیپٹن یا
اس کے ساتھی سارجنٹ موزر کو تلاش کرنا ہے تاکہ اس سے جولیا اور
دوسرے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں اور اب

موزر کو کسی جگہ پر جا کر تلاش کرنے کا بھی وقت نہیں رہا۔ اس
ب یہی ہو سکتا ہے کہ ہوٹل میں موجود ان کے کسی آدمی کو اغوا
جائے اور اس سے فوری نوعیت کی معلومات حاصل کی جائیں"۔
ران نے خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے
یان مزید کوئی بات ہوتی۔ ویٹر آرڈر کی تعمیل میں آ گیا۔ جب ویٹر
گیا تو عمران نے دوبارہ اپنی بات شروع کر دی۔
"کھانا کھاتے رہو تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے۔ میں نئے نام سے
لیتا ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ دوسری منزل میں ہی کوئی کمرہ
جائے تمام کمرے ساؤنڈ پروف ہیں۔ ان دونوں کو اغوا کر کے اس
ے میں لے جائیں گے اور اس کے بعد فوری نوعیت کی معلومات
صل کر کے ہمیں فوری ایکشن میں آنا ہو گا"...... عمران نے کھانا
تے ہوئے بات جاری رکھی۔
"ان کے حلیئے بتا دو تم نے تو دیکھا ہو گا"...... تنویر نے کہا اور
ران نے دوسری منزل کی گیلری میں موجود ان دونوں افراد کے حلیئے
یئے جن پر اسے شک تھا کہ وہ پولیس کے آدمی ہو سکتے ہیں۔
"او۔ کے اب ہمیں صرف اتنا معلوم ہونا چاہیئے کہ تم نے کون سا
لیا ہے"...... تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"تم میرے پیچھے ہوٹل میں داخل ہو گے۔ جب میں کمرہ بک کرا کر
پر جاؤں گا تو تم پانچ منٹ تک ہال میں ٹھہر کر اوپر آنا۔ میں اس
ے کمرے کے دروازے پر کھڑا تمہیں ملوں گا"...... عمران نے کہا

اور پھر نیپکن سے ہاتھ اور منہ صاف کرتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"پیمنٹ کر دینا ٹائیگر میں جا رہا ہوں"...... عمران نے ٹائیگر
کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر
کر وہ برآمدہ کراس کرتے ہوئے ایک بار پھر ہال میں داخل ہوا
سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پولیس والا جو پہلے کاؤنٹر کے پاس
تھا وہ اب وہاں نظر نہ آ رہا تھا۔

"دوسری منزل پر ایک کمرہ چاہیئے"...... عمران نے ایک نو
نکال کر کاؤنٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"دوسری منزل پر تو......" کاؤنٹر مین نے کہنا شروع ہی کیا تھا۔

"ایک روز کا کرایہ کاٹ کر باقی تم رکھ لینا۔ کمرہ دوسری منزل پر
چاہیئے"...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر بالکل ملے گا سر"...... کاؤنٹر مین نے بوکھلائے ہو
لہجے میں کہا اور جلدی سے نوٹ اس نے نیچے کاؤنٹر پر رکھا اور پھر
اس نے بورڈ پر لگی ہوئی ایک چابی اتار کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"یہ کمرہ بک ہو چکا تھا مگر آپ کے لئے حاضر ہے"...... کاؤنٹر
نے جواز بنانے کی غرض سے کہا۔ عمران کچھ کہے بغیر لفٹ کی طرف بڑ
گیا۔ اسی لمحے اس نے تنویر اور ٹائیگر کو بھی ہال میں داخل ہوتے دیکھ
عمران لفٹ پر سوار ہو کر دوسری منزل پر پہنچا تو اس وقت وہاں ا
صرف ایک آدمی نظر آیا۔ دوسرا موجود نہ تھا۔ عمران خاموشی سے آ
بڑھ گیا اور پھر اس نے چابی سے لاک کھولا اور دروازہ کھول کر ان

ے کی بجائے وہ مڑا۔ جھک

مسٹر پلیز"...... عمران نے پولیس والے سے مخاطب ہو کر کہا دونوں
طرح گیلری کے اس حصے میں ریلنگ کے ساتھ کھڑا باہر سڑک ہی کے
ف بھی دیکھ رہا تھا جیسے اس منزل کا رہائشی ہو لیکن بوریت سے بچنے
لئے یہاں ریلنگ پر آ کر کھڑا ہو گیا ہو۔

آپ نے مجھ سے کچھ کہا ہے"...... اس آدمی نے چونک کر عمران
رف دیکھتے ہوئے کہا۔

جی ہاں ذرا ایک منٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
ی حیرت بھرے انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔

کیا بات ہے"...... اس نے کھلے دروازے کے اندر جھانکنے کے
مران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کمرہ باہر سے لاکڈ ہے۔ لیکن غسل خانے میں کوئی آدمی موجود ہے
پ کو گواہ کے طور پر یہ دکھانا چاہتا تھا کیونکہ آپ معزز آدمی ہیں"۔
مران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بڑے محبت بھرے انداز میں
بازو پکڑے کمرے میں داخل ہو گیا۔

غسل خانے میں مگر"...... وہ آدمی عمران کے ساتھ رواداری
چلتا ہوا اندر تو داخل ہو گیا لیکن اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت

اگر مگر نہیں غسل خانے میں واقعی کوئی ہے"...... عمران نے
ر اس کے ساتھ ہی اس نے لات ماری اور ایک پٹ کا دروازہ کھلتے

دھماکے سے بند ہو گیا۔

کہا او' کیا مطلب آپ ...... ' اس آدمی نے اس طرح دروازے کو
کھولتے دیکھ کر چونک کر کہا ہی تھا کہ عمران یکلخت دو قدم تیزی سے
ہٹا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے
اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس آدمی کی کنپٹی پر اس بھرپور ا
میں پڑا کہ وہ یکلخت اچھل کر چیختا ہوا نیچے گرا لیکن چونکہ جسمانی طور
خاصا جاندار تھا اور پھر پولیس کا تربیت یافتہ بھی تھا اس لئے نیچے گ
اس نے لاشعوری طور پر اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی ہی
کہ عمران کی لات گھومی اور دوسرے لمحے ایک جھٹکا کھا کر وہ دھڑام
نیچے گرا اور پھر اس کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا۔ وہ ساکت ہو چکا تھا عمر
نے جھک کر اس کا بازو پکڑا اور اسے تیزی سے گھسیٹ کر ایک کو
میں کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آ
اس نے تنویر اور ٹائیگر دونوں کو پریشان سے انداز میں دوسری
کی راہداری کا چکر کاٹتے ہوئے دیکھا۔

' آجاؤ ' .... عمران نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے مڑ کر اس
طرف بڑھنے لگے۔

' وہ ایک تھا اس لئے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں پڑی ' ۔ عمر
نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی
نے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔

' دوسرا کہاں چلا گیا ' .... تنویر نے کہا۔

' خوش قسمت تھا تشدد سے بچ گیا ' .... عمران نے کہا اور جھک
اس نے فرش پر بے ہوش پڑے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں
وں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے
ار نمودار ہوئے تو عمران سیدھا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے
اہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر اٹھا کر
س کی گردن پر رکھا اور پھر اسے مخصوص انداز میں گھما دیا۔ اس آدمی
کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے
ٹھ کر عمران کی ٹانگوں کی طرف بڑھے لیکن پھر راستے میں ہی بے جان
و کر نیچے گرے اور اس آدمی کا چہرہ تکلیف کی شدت سے اس بری طرح
خ ہو گیا کہ پہلی نظر میں اسے پہچانا بھی نہ جا سکتا تھا۔

' کیا نام ہے تمہارا ' .... عمران نے پیر کو آہستہ سے واپس لے
اتے ہوئے کہا۔

' ڈ۔ ڈ۔ ڈ۔ ڈین ۔ ڈین ' ۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ نما آواز
لی اور عمران نے پیر کو اور پیچھے موڑ لیا۔ ڈین کا چہرہ جس تیزی سے مسخ
وا تھا۔ اتنی تیزی سے ہی نارمل ہوتا گیا۔ وہ بے اختیار لمبے لمبے سانس
ینے لگا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور ان سے بے پناہ تکلیف
کے ساتھ دہشت جھلکتی نمایاں نظر آ رہی تھی۔

' کیپٹن ورینگل کہاں ہے۔ بتاؤ ورنہ .... ' عمران نے غراتے
ہوئے کہا اور پیر کو ایک بار پھر ذرا سا واپس موڑا۔

' وہ ۔ وہ ۔ وہ کہاں ہو گا ۔ مم ۔ مم ۔ مجھے نہیں معلوم ۔ وہ ۔ وہ

کیپٹن ہے"۔ ڈین نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر کو واپس موڑ لیا۔

"سنو اگر تم نے میرے سوالوں کے درست جواب دے دیئے تو چھوڑ دوں گا ورنہ یہ عذاب تمہیں نہ مرنے اور نہ جینے دے گا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پپ پپ پلیز۔ پیر ہٹا لو۔ یہ۔ یہ عذاب۔ یہ انتہائی درد۔ درد ناک ہے۔ یہ یہ۔ عذاب تو......" ڈین نے رک رک کر کہنا شروع کیا

"جو میں پوچھوں اسی کا جواب دو۔ فالتو بات مت کرو۔ اس منزل کے کمرہ نمبر پچیس میں جو عورت رہ رہی تھی وہ کہاں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ اسے کیپٹن لے گیا۔ اس کے دو ساتھی دوسرے کمروں میں تھے۔ انہیں بھی لے گیا ہے۔ بب بب بے ہوش کر کے۔ عقبی طرف سے۔ پولیس وے کی طرف سے"...... ڈین نے جواب دیا۔

"کہاں لے گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہیڈ کوارٹر لے گیا ہوگا۔ مم۔ مم۔ میں تو تھرڈ گریڈ کا کانسٹیبل ہوں"...... ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہاری یہاں ڈیوٹی لگائی تھی۔ تمہاری اور دوسرے ساتھیوں کی جلدی بتاؤ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سارجنٹ موزر نے"۔ ڈین نے فوراً ہی جواب دیا۔

"کیا کہا تھا اس نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"سارجنٹ موزر نے ہم تین کی ڈیوٹی لگائی تھی۔ ایک کی نیچے اور ہم دونوں کی اوپر۔ میرے ساتھ جیکی تھا۔ اب وہ کھانا کھانے گیا ہوا ہے۔ سارجنٹ نے کہا تھا کہ ان تینوں کے تین ساتھی یہاں آئیں تو ہم فوراً اسے اطلاع دیں اور پھر ان کی نگرانی کریں۔ اس نے ہمیں ان تینوں کے حلیے بتائے تھے"...... ڈین نے جواب دیا۔

"کہاں اطلاع دینی تھی تم نے سارجنٹ موزر کو"...... عمران نے پوچھا۔

"فون پر۔ اس کی فلیٹ پر۔ اس کی گرل فرینڈ ایکریمیا سے آئی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ ہماری ڈیوٹی لگا کر فلیٹ پر چلا گیا ہے۔

"اس نے کہا تھا کہ کیپٹن کو نہ بتایا جائے"...... ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون نمبر بھی بتاؤ اور فلیٹ کا پتہ بھی"...... عمران نے پوچھا۔

"گرین پلازہ فلیٹ نمبر تینتیس آٹھویں منزل۔ وہ اس کا ذاتی فلیٹ ہے"۔ ڈین نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"موزر کا حلیہ بتاؤ"۔ عمران نے کہا اور ڈین نے اس کا حلیہ بھی بتا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ دیا۔ ڈین کی شہ رگ ایک لمحے میں کچلی گئی۔ اس کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا۔ حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا

"میں اشارہ کروں گا۔ ہو سکتا ہے وہ دوسرا موجود ہو"........ عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور باہر راہداری میں آگیا۔

"نہیں ہے آجاؤ۔ دروازہ بند کر دینا"........ عمران نے مڑ کر کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہی ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ہوٹل سے باہر آگئے۔ کافی دور تک پیدل چلنے کے بعد عمران نے ایک ٹیکسی رکوائی اور پھر اسے گرین پلازہ چلنے کا کہہ دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ گرین پلازہ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ یہ بہت بڑا دس منزلہ رہائشی پلازہ تھا اور یہاں اندر آنے جانے والوں کا اتنا رش تھا کہ جیسے میلہ لگا ہوا ہو۔ چار لفٹیں مسلسل کام کر رہی تھیں یہاں ہر طبقے کے لوگ تھے۔ عورتیں بھی اور مرد بھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے آٹھویں منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر تینتیس کا دروازہ بند تھا۔ لیکن باہر سارجنٹ موزر کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ نیم پلیٹ کے نیچے ڈور فون موجود تھا۔ عمران نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"کون ہے"۔ ڈور فون کے رسیور سے ایک کرخت اور جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈین جناب میں ڈین ہوں۔ جلدی دروازہ کھولیئے"........ عمران نے ڈین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم یہاں کیوں آئے ہو"........ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد جیسے ہی دروازہ کھلا۔

دروازے پر ایک لمبا تڑنگا نوجوان صرف پتلون پہنے کھڑا تھا اس کا اوپری جسم عریاں تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرے ہی تھے کہ یکلخت عمران اسے تیزی سے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"کیا۔ کیا کون ہو تم"........ موزر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کی گرل فرینڈ کو سنبھالو"........ عمران نے غراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور موزر چیختا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک نوجوان ایکریمین لڑکی اندرونی دروازے پر نمودار ہوئی ہی تھی کہ تنویر نے یکلخت اس کا بازو پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے اچھال کر نیچے پھینکا۔ اس کے حلق سے چیخ نکلی ہی تھی کہ ٹائیگر کی لات گھومی اور وہ ایک اور چیخ مار کر بری طرح فرش پر تڑپنے لگی۔ جبکہ اس دوران عمران نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے موزر کی گردن پر پیر رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر گھما دیا۔ موزر کا اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور ایک بار پھر اچھل کر وہ پھر دھماکے سے فرش پر گرا۔ اس کے حلق سے عجیب سی آوازیں رک رک کر نکلنے لگیں جب کہ اس کی گرل فرینڈ ٹائیگر کے بعد تنویر کی لات کھا کر ساکت ہو چکی تھی۔ عمران کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ اس نے موزر کے سینے کو جھٹکے کھاتے دیکھ کر پیر کو

تیزی سے واپس بھی موڑ لیا اور پیر کا دباؤ اس کی گردن سے ہٹا کر قدرے ایڑی پر ڈال دیا تو سارجنٹ موزر کا انتہائی حد تک مسخ ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔ اس نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کی باہر نکل آنے والی آنکھیں دوبارہ اندر کو ہونے لگ گئیں۔ لیکن چہرے سے بہنے والا پسینہ اسی طرح بہہ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ قدرے نارمل ہوا۔ عمران نے پیر کا دباؤ بڑھا دیا اور ساتھ ہی پیر کو موڑ بھی دیا۔

"سارجنٹ موزر اگر تم اپنی اور اپنی گرل فرینڈ کی زندگی کو اس دردناک عذاب سے بچانا چاہتے ہو تو بتا دو کہ ہوٹل رین بو سے اغوا کئے جانے والے افراد کو کیپٹن ورینگل کہاں لے گیا ہے"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ۔ وہ۔ وہ مگر......" سارجنٹ موزر کے لہجے میں تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران نے پیر کو ذرا سا اور موڑ دیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ پیر ہٹاؤ۔ فار گاڈ سیک یہ یہ روح کو کچلنے والا عذاب ہے۔ رک جاؤ"...... سارجنٹ موزر نے یکلخت پوری قوت صرف کر کے اپنی طرف سے چیختے ہوئے کہا لیکن اس کے حلق سے آواز زیادہ بلند نہ نکلی تھی۔

"بتاؤ ورنہ"........ عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ اسے اپنے اڈے پر لے گیا ہے"۔ سارجنٹ موزر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ کیپٹن وہاں کیسے پہنچا اور کس طرح اغوا کیا گیا بولو ورنہ"....... عمران نے کہا۔

"کیپٹن کو جی ون نے حکم دیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا طیارہ تباہ کرنا ہے۔ کیپٹن جی تھری ہے اس نے فوراً انتظامات کئے۔ طیارہ تباہ ہو گیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ بچ گئے ہیں اور حلیے اور لباس بدل کر ناٹاگ واپس پہنچ گئے ہیں کیپٹن نے جی ون کو اطلاع دی تو اس نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔ کیپٹن نے پورے گروپ کو ان کی تلاش پر لگا دیا لیکن ان کا پتہ نہ چل رہا تھا۔ کیپٹن نے ٹیکسی ڈرائیورز سے بھی ان کے حلیوں اور لباس کی تفصیلات ٹرانسمیٹر پر نشر کرائی۔ پھر اچانک ایک عورت کا فون کیپٹن کو ملا۔ کیپٹن اس وقت ہیڈ کوارٹر میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع کا منتظر تھا۔ اس عورت نے کہا کہ اس کا نام روزین ہے اور وہ روجر کے بارے میں کچھ بتانا چاہتی ہے۔ روجر گرانڈ ماسٹر کا چیف تھا اور بظاہر اس کا کیس کیپٹن کے پاس تھا۔ حالانکہ کیپٹن نے خود اسے ہوٹل سے اغوا کرا کے جی ون کے پاس بھجوایا تھا اس لئے وہ اس فون پر چونک پڑا اور پھر وہ مجھے۔ سارجنٹ رابرٹ اور سارجنٹ انتھونی کو ساتھ لے کر وہاں گیا اس کمرے میں اس عورت کے ساتھ دو مرد بھی تھے۔ ان کو دیکھتے ہی ہم سمجھ گئے کہ یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن کو ہم تلاش کر رہے تھے۔ اس عورت نے یہ بھی بتا دیا کہ ان کے تین اور ساتھی ہیں کیپٹن نے کچھ دیر ان سے باتیں کیں اور پھر ہم

باہر آ گئے کیپٹن نے باہر آتے ہی کاؤنٹر سے فون کر کے جی گروپ کے سپیشل افراد کو بلوایا اور ان تینوں کو بے ہوش کر کے اپنے اڈے پر لے جانے کا حکم دیا چنانچہ انہیں بے ہوش کر کے اغوا کر لیا گیا اور کیپٹن پولیس ویگن میں انہیں ڈلوا کر اڈے پر لے گیا اور میری اور میرے ساتھیوں کی ڈیوٹی لگا گیا کہ ہم وہیں پہرہ دیں تاکہ جیسے ہی ان کے باقی ساتھی آئیں انہیں بھی اغوا کر کے کیپٹن تک پہنچا دیا جائے۔ میں اپنے ساتھیوں کو وہاں چھوڑ کر یہاں آ گیا کیونکہ میری گرل فرینڈ مائرہ ایکریمیا سے آئی ہوئی تھی اور اس نے رات کو ہی واپس چلے جانا تھا"۔ سارجنٹ موزر نے اس بار شرافت سے ساری تفصیل بتا دی۔

"اس کا اڈہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا اور سارجنٹ موزر نے پتہ بتا دیا۔

"اڈے میں کتنے آدمی ہوتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں مستقل طور پر تو ایک ہی آدمی رہتا ہے جارج۔ اس کا نمبر جی تھرٹین ہے"۔ سارجنٹ موزر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر"...... عمران نے پوچھا اور سارجنٹ موزر نے فون نمبر بتا دیا۔

"جی ون کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی مادام ہے۔ مجھے نہیں معلوم کیپٹن کو معلوم ہو گا"۔ سارجنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کو رسی سے باندھ دو تاکہ میں چیک کر لوں کہ اس

نے سچ بولا ہے یا نہیں"...... عمران نے بغیر نام لئے ٹائیگر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"تمہارا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی سکس"...... سارجنٹ موزر نے جواب دیا۔

"جی۔ ٹو کون ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیپٹن کو معلوم ہو گا۔ وہ جی تھری ہے۔ ویسے سارا کام کیپٹن ہی کرتا ہے"...... سارجنٹ نے جواب دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر اور تنویر واپس آئے تو انہوں نے پردے اتار کر ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے۔

"رسی تو نہیں ملی۔ پردے اتار کر لائے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان پردوں کی مدد سے موزر اور اس کی گرل فرینڈ جو ابھی تک بے ہوش تھی کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے۔

"فون کہاں ہے"۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اندرونی کمرے میں ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ان دونوں کو اٹھا کر اندرونی کمرے میں لے آؤ"...... عمران نے اندرونی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اندر ایک سٹنگ روم تھا جس کی میز پر فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی تھرٹین"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ دوسری طرف سے بولنے والا ایسے لگتا تھا جیسے بولنے کے معاملے میں انتہائی محتاط رویے کا عادی ہو۔

"جی تھری سے بات کراؤ"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا نمبر کیا ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جی۔ ٹو"...... عمران نے مجبوراً جی۔ ٹو کا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سارجنٹ موزر کا نمبر بتایا تو ہو سکتا ہے کہ یہ جی تھرٹین کیپٹن سے بات کرانا ہی گوارا نہ کرے اور فون بند کر دے۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ جی تھرٹین کسی سے باتیں کر رہا ہو۔ لیکن نہ ہی آواز واضح تھی اور نہ الفاظ۔ بس احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی سے بات کر رہا ہے۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔

"ہیلو"...... کافی دیر بعد جی تھرٹین کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام جی۔ ون کے حکم پر جی۔ تھری کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس نے مادام کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مادام کے حکم پر ہر بات ممکن ہو جاتی ہے"...... جی تھرٹین نے جواب دیا۔

"پہلے جو تین ایجنٹ یہاں لائے گئے تھے۔ ایک عورت اور دو مرد ان کا کیا ہوا"...... عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ کیپٹن کی ہلاکت کی خبر سن کر اپنے ساتھیوں کے بارے میں عمران کا ذہن واقعی زلزلے کی زد میں آگیا تھا کیونکہ اگر کیپٹن کو ہلاک کیا جا سکتا ہے تو پھر جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل کے زندہ رہنے کا سکوپ تو بالکل ہی ختم ہو جاتا تھا۔ اسی لئے عمران نے براہ راست بات کر دی تھی۔

"وہ فی الحال بے ہوش ہیں۔ جب ان کے باقی تین ساتھی یہاں پہنچ جائیں گے پھر ان کے ساتھ ان کو بھی گولی مار دی جائے گی"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔ اس کا خدشے اور خطرات سے بری طرح بگڑ جانے والا چہرہ خود بخود کھل اٹھا تھا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے جی۔ تھرٹین کے اس فقرے نے اس کی روح کی گہرائیوں تک طمانیت بھر دی ہو۔

"اوہ اچھا میں نے ان تینوں کو گرفتار کر لیا ہے اور میں انہیں ساتھ لے کر خود آرہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ تم پہلے بری طرح پریشان ہو گئے تھے"...... تنویر نے پوچھا۔ کیونکہ فون پر لاؤڈر نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے ہونے والی

گفتگو تنویر نہ سن سکا تھا اور عمران نے اسے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیل بتا دی اور تنویر کا چہرہ بھی اپنے ساتھیوں کے زندہ ہونے کی خبر سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیپٹن کو وہ جی تھرٹین نہیں مار سکتا وہ بکواس کر رہا ہے۔ جھوٹ بول رہا ہے"...... بندھے بیٹھے سارجنٹ موزر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"کیا جی۔ون کے حکم پر بھی نہیں مار سکتا"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی۔جی ون کے حکم پر تو وہ اپنے آپ کو بھی مار سکتا ہے۔ لیکن مادام جی ون کیسے حکم دے سکتی ہے۔ کیپٹن کے بغیر گروپ کسی کام کا نہیں رہے گا کیپٹن تو اس کا روح رواں ہے"۔ سارجنٹ موزر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ سارجنٹ موزو نے بتایا ہے کہ وہاں صرف ایک آدمی رہتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ابھی آپ نے کہا ہے کہ وہ کسی سے بات کر رہا تھا اگر جی تھری کو واقعی مارا گیا ہے تو پھر وہ کس سے باتیں کر رہا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ تنویر کے چہرے پر بھی تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ اوہ ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا

"یقیناً وہ اس جی۔ تھری سے بات کر رہا ہو گا۔ اسی جی تھری سے"۔ تنویر نے کہنا شروع کیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ اوہ اب مجھے یاد آ رہا ہے۔ دوسری آواز نسوانی تھی۔ ہاں بالکل نسوانی تھی تو کیا وہ مادام وہاں موجود تھی۔ مگر کیوں۔ پھر تو اسے خود مجھ سے بات کرنا چاہئے تھی"...... عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر عجیب و غریب تاثرات ابھر آئے تھے۔ تنویر اور ٹائیگر حیرت سے اس کی یہ بدلتی ہوئی کیفیت دیکھ ہی رہے تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر فون پر جھپٹا اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جی تھرٹین کی آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے"۔ اس بار عمران نے بدلے ہوئے لہجے اور آواز میں کہا۔

"جی تھرٹین بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"نام کیا ہے تمہارا"...... عمران نے پوچھا۔

"جارج۔ آپ کون ہیں"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت کا تاثر موجود تھا۔

"مگر یہاں تھرٹین کا ہندسہ تو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ صفدر"۔ اس بار عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا اور عمران کے اس طرح اپنے اصل آواز میں بولنے اور صفدر کا نام لینے سے تنویر اور ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا۔ کیا۔ یہ۔ یہ۔ آپ۔ آپ عمران صاحب۔ کیا واقعی آپ بول

رہے ہیں "...... دوسری طرف سے صفدر کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو۔

" تم نے واقعی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے صفدر۔ میں تمہاری بدلی ہوئی آواز بالکل نہیں پہچان سکا تھا۔ تم نے فون کے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر جب جولیا سے بات کی تو اس وقت بھی میرا شعور واضح نہ ہو سکا تھا۔ لیکن اب اچانک مجھے خیال آیا کہ تم نے جس سے بات کی تھی وہ آواز نسوانی تھی اور پھر اس پر مزید غور کرنے سے میرے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ میں نے جولیا کی آواز بھی پہچان لی اور تمہاری بھی کیونکہ تم نے جولیا سے اپنی اصل آواز میں باتیں کی تھیں۔ بہرحال اب بتاؤ کہ کیا واقعی وہ جی تھری ہلاک ہو چکا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوری وضاحت کر دی۔

" اس کے ساتھی جارج نے اسے سوتے میں ہلاک کر دیا تھا "۔ صفدر نے جواب دیا۔

" اوکے ہم وہیں آرہے ہیں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی "۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا۔ دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس میں میگزین فل کرنے میں مصروف ہو گیا۔

" یہ۔ یہ۔ تم کیا کر رہے ہو۔ پلیز پلیز مجھے مت مارو "...... یکلخت موزر نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو پھر جی۔ ون کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ اس کا اڈہ۔ سب کچھ بتا دو۔ سنو انکار مت کرنا مجھے معلوم ہے کہ تم اس کیپٹن کے دست

راست ہو اور تمہیں سب کچھ معلوم ہے "۔ عمران نے میگزین فل کر کے اسے بند کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ مادام گاربو ہیں۔ آرسٹار کلب کی مالکہ مادام گاربو ہیں۔ آرسٹار کلب ہی ان کا اڈہ ہے "...... یکلخت سارجنٹ موزر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" کیا تمہیں یقین ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ جی۔ ون کوئی ایسی عورت ہے جس کا تعلق بین الاقوامی تنظیم ہاٹ فیلڈ سے ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے خود پاکیشیائی ایجنٹوں کے طیارے کی تباہی کی فلم کیپٹن سے لے کر آرسٹار کے سپیشل کاؤنٹر تک پہنچائی تھی۔ ہاٹ فیلڈ کا مجھے معلوم نہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں "۔ سارجنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سپیشل کاؤنٹر کیا مطلب "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" یہ آرسٹار کا ایک خصوصی حصہ ہے۔ اسے سپیشل کاؤنٹر کہا جاتا ہے۔ وہاں مادام کا خاص آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے "...... سارجنٹ نے جواب دیا۔

" تم نے تعاون کیا ہے۔ اس لئے تمہارے ساتھ یہی رعایت کی جا سکتی ہے کہ تمہاری اس گرل فرینڈ کو زندہ رہنے دیا جائے تمہیں بہر حال معافی نہیں مل سکتی کیونکہ تم اس طیارے کی تباہی میں شامل تھے جس میں ہم سوار تھے اگر ہم قسمت سے نہ بچ نکلتے تو تم نے بہرحال

ہمارا خاتمہ کر ہی دیا تھا"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے
لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر مشین پسٹل کی نال اس کی
پیشانی پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی
موزر کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔

"آؤ اب نکل چلیں"........ عمران نے مشین پسٹل کو واپس جیب
میں ڈالتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اس بے ہوش پڑی عورت کو بھی ختم کر دو ورنہ یہ پولیس کو
ہمارے حلیے وغیرہ بتا دے گی"........ تنویر نے کہا۔

"یہ بے گناہ عورت ہے۔ ہم میک اپ تبدیل کر لیں گے آؤ"۔
عمران نے کہا اور سٹنگ روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں
[illegible] کے باہر بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچ چکے تھے۔

مادام گاربو اپنے خاص کمرے میں موجود تھی اس کے ہاتھ میں رسیور
تھا اور چہرے پر غصے اور جلال کا تاثر نمایاں تھا جبکہ اس نے دوسرا ہاتھ
کریڈل پر رکھا ہوا تھا۔

"نانسنس۔ اس کی یہ جرأت کہ میرے حکم کی خلاف ورزی کرے
اس نے یہ جرأت کی کیسے۔ آج اگر یہ اس طرح گستاخی کر سکتا ہے تو
کل یہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی حرکت کر سکتا ہے"........ مادام گاربو
نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کریڈل سے ہاتھ
اٹھا کر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسیور کریڈل پر پٹخا اور کرسی سے اٹھ
کر کمرے میں ٹہلنے لگی۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچ رہی تھی۔ کافی دیر تک
اس طرح کمرے میں ٹہلنے کے بعد وہ ایک بار پھر فون کی طرف جھپٹی
اس نے رسیور اٹھایا اور ایک نظر فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن پر
ڈالی جو پریس ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا اور پھر تیزی سے اس نے نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔نیچے والے بٹن کے پریس ہونے سے فون ڈائریکٹ ہو کر سیکرٹری سے رابطہ ختم ہو جاتا تھا اور اس وقت وہ جن حالات سے گزر رہی تھی ان میں وہ سیکرٹری کو درمیان میں نہ ڈال سکتی تھی ۔ورنہ وہ ڈائریکٹ فون شاذو نادر ہی کیا کرتی تھی ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن فون کوئی اٹنڈ نہ کر رہا تھا۔

" کہاں مر گیا ہے ۔ یہ جی تھرٹین "........ مادام نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کرنے گیا ہو گا "........ ایک لمحے بعد مادام نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا اور اس کے غصے سے شعلے کی طرح بھڑکتے ہوئے چہرے پر خود بخود قدرے نرمی کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

" یس "....... اس کے ساتھ ہی ایک آواز سنائی دی ۔

" کون بول رہا ہے "۔گاربو نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

" جی تھرٹین مادام "۔دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" کیا رپورٹ ہے ۔ حکم کی تعمیل ہوئی ہے یا نہیں "۔ گاربو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" یس ۔مادام ۔جی تھری اور ان تینوں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے " دوسری طرف سے جی تھرٹین نے جواب دیا اور مادام نے بے اختیار

ایک طویل سانس لیا۔

" گڈ ۔ اب تم نے وہیں رہنا ہے ۔جی تھری کے آدمی باقی تین ایجنٹوں کو لے کر وہیں پہنچیں گے ۔ جیسے ہی وہ لوگ پہنچیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے اور پھر مجھے فوری رپورٹ کرنا ہے اور سنو جب تک ان ایجنٹوں کے باقی تین ساتھی گرفتار ہو کر تمہارے اڈے پر نہ پہنچ جائیں اور تم انہیں ہلاک نہ کر دو ایجنٹوں کی ہلاکت کی اطلاع نہیں دینی سمجھ گئے ہو"۔گاربو نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام "........جی تھرٹین کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" جب باقی تین ایجنٹ ہلاک ہو جائیں تو تم نے آر سٹار کلب کا نمبر ملا کر انہیں کہنا کہ تم جی تھرٹین بول رہے ہو ۔مجھ سے بات ہو جائے گی "........ گاربو نے اسے رپورٹ دینے کا طریقہ بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" تم نے حکم عدولی کر کے اپنی موت کو خود آواز دی تھی کیپٹن وریننگ ۔ میں اگر تمہیں فوری ہلاک نہ کراتی تو تمہارے اندر پیدا ہونے والا یہ گستاخی کا زہر مزید پھیل سکتا تھا "........ گاربو نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس سپیشل پیلس "........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" لارڈ سے بات کراؤ۔ گاربو بول رہی ہوں آر سٹار سے "۔ گاربو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام "........ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو لارڈ بول رہا ہوں "......... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔ آواز اور لہجے سے یوں لگتا تھا جیسے وہ خاصا بوڑھا آدمی ہو۔

" گاربو بول رہی ہوں لارڈ "۔ گاربو نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

" اوہ گاربو تم۔ خیریت آج میری یاد کیسے آ گئی "۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" تم۔جی تو ہو لارڈ "........ گاربو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے زبردستی مجھے یہ عہدہ دے رکھا ہے۔ ویسے مجھے اس پر فخر ہے کہ چلو اس بہانے کبھی کبھی تمہاری مدھر اور پیاری سی آواز تو سننے کو مل جاتی ہے "۔ لارڈ نے ہنستے ہوئے کہا اور گاربو ہنس پڑی۔

" تم بوڑھے ضرور ہو لارڈ لیکن تمہاری ذہانت اور تجربے کا کوئی جواب نہیں ہے اور تمہیں یہ عہدہ دیا بھی اسی لئے گیا ہے تاکہ تمہاری ذہانت اور تجربہ میرے ساتھ شامل رہے "........ گاربو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیسی ذہانت اور کیسا تجربہ۔ اب تو سب کچھ ماضی میں دفن ہو چکا ہے۔ ورنہ کسی زمانے میں واقعی مجھے اس پر فخر تھا۔ بہرحال تمہاری مہربانی ہے کہ تم پھر بھی مجھے یاد رکھتی ہو۔ اب کیا مسئلہ پیش آ گیا ہے "

لارڈ نے جواب دیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران سے واقف ہو "۔ گاربو نے پوچھا۔

" ہاں بہت اچھی طرح واقف ہوں۔ کیوں کیا اس نے تمہیں شادی کا پیغام تو نہیں دے دیا "۔ لارڈ نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس نے مجھے شادی کا کیا پیغام دینا ہے۔ میں نے اسے موت کا پیغام دے دیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق ہاٹ فیلڈ سے ہے۔ علم ہے ناں "....... گاربو نے کہا۔

" ہاں علم ہے۔ تو کیا وہ علی عمران ہاٹ فیلڈ کے پیچھے پڑ گیا ہے "۔ اس بار لارڈ کے لہجے میں تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

" یوں ہی سمجھ لو۔ مختصر طور پر بتا دیتی ہوں۔ گرانڈ ماسٹر لارین نے پاکیشیا کے خلاف ایک مشن بھاری معاوضے پر بک کیا ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر سے اس نے اس کی اجازت لی تو اسے اس شرط پر اجازت ملی کہ اس مشن کے دوران ہاٹ فیلڈ کا نام اوپن نہ ہو۔ لارین کا یہ مشن ناکام ہو گیا۔ اور ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع مل گئی کہ وہاں ہاٹ فیلڈ کا نام لیا گیا ہے چنانچہ لارین کو موت کی سزا دی گئی اور اس کی جگہ روجر گرانڈ ماسٹر بن گیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس ایجنٹ علی عمران کے بارے میں اطلاعات ملیں کہ وہ گرانڈ ماسٹر کے خلاف کام کرنے ناڈا آ رہے ہیں روجر اور اس کا دوست جیکسن اس علی عمران سے بری طرح خوفزدہ تھے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچی۔ روجر نے جیکسن کی مدد سے انہیں ایئر پورٹ پر ہلاک کرا دیا۔ پھر پتہ چلا

کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے کوئی ڈرامہ کھیلا تھا مختصر یہ کہ روجر خوف زدہ ہو کر روسک میں ریلکس ہاؤس میں جا چھپا پھر اچانک روجر نے بطور گرانڈ ماسٹر۔ گرانڈ ماسٹر تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اپنے ساتھی جیکسن اور تنظیم کے دوسرے تمام افراد کے ساتھ ساتھ اسلحے کے سٹور سب کچھ خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کرا دیئے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل گئی اس نے مجھے مشن سونپ دیا کہ میں روجر کو ہلاک کر دوں اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی۔ میں نے یہ کام جی تھری کیپٹن ورینگل کے ذمے لگایا۔ اس نے وہ طیارہ فضا میں تباہ کرا دیا جس پر یہ پاکیشیائی ایجنٹ واپس جا رہے تھے میں مطمئن ہو گئی میں نے ہاٹ فیلڈ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دی کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں پھر جی تھری نے اطلاع دی کہ یہ لوگ بچ گئے ہیں۔ میں نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے کہا اس نے ان میں سے ایک عورت اور دو آدمیوں کو اغوا کرا لیا۔ میں نے ان تینوں کی فوری طور پر ہلاکت کا حکم دیا۔ لیکن اس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی اور مجھے کہا کہ وہ ان سب کو اکٹھا ختم کرانا چاہتا ہے۔ اس کے آدمی جلد ہی باقی تین کو بھی اغوا کر کے لئے آئیں گے۔ مجھے اس حکم عدولی پر بے حد غصہ آیا میں نے اس کے اڈے کے محافظ جی تھرٹین کو حکم دیا کہ جی تھری کو بھی ہلاک کر دے اور ان تینوں کو بھی۔ ابھی میری اس سے بات ہوئی ہے اس نے جی تھری کو بھی ختم کر دیا ہے اور ان تینوں ایجنٹوں کو بھی۔ باقی تین ایجنٹ بھی جلد ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون

کیا ہے کہ تم مجھے مشورہ دو کہ کیا میں ہیڈ کوارٹر کو یہ سارے حالات کی رپورٹ دوں یا خاموش ہو جاؤں۔ میرا ذاتی خیال تو یہی ہے کہ میں خاموش ہو جاؤں۔ مقصد تو ان ایجنٹوں کا خاتمہ تھا وہ ہو گیا لیکن پھر مجھے خیال آتا ہے کہ اگر ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح ان حالات کا علم ہو گیا تو پھر وہ مجھے ہلاک کر دیں گے۔ اس لئے تم مشورہ دو کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"........ گاربو نے کہا۔

"لیکن جب یہ عمران اور اس کے ساتھی واپس جا رہے تھے تو پھر ان پر حملہ کرنے کی کیا تک تھی۔ کیا تم نے ہیڈ کوارٹر کو بتایا تھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں"........ لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس وقت تو وہ واپس نہ جا رہے تھے۔ یہیں ٹاگ میں ہی تھے۔ وہ تو جب ان کے خلاف جی تھری نے کام شروع کیا تو پتہ چلا کہ وہ ایک چارٹرڈ طیارے سے واپس جا رہے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا حکم تھا کہ انہیں اس طرح ہلاک کیا جائے کہ کسی کو یہ پتہ نہ چلے کہ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے۔ اس لئے ان کے طیارے کو ایک مخصوص وائرلیس کنٹرول مادے سے اڑوانے کی پلاننگ کی گئی تھی"........ گاربو نے جواب دیا۔

"روجر کا کیا ہوا"........ لارڈ نے پوچھا۔

"اسے میں نے ہیڈ کوارٹر کے حکم پر گولی مار دی ہے۔ حالانکہ اس نے یہ ساری تباہی کنٹرولڈ ذہن کے ساتھ کی تھی"۔ گاربو نے جواب دیا

"کنٹرولڈ ذہن کیا مطلب" ۔لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"اس کے ذہن کو اس عمران نے ہپناٹزم کے ذریعے کنٹرول کیا ہوا تھا" ۔گاربو نے جواب دیا۔

"کیا عمران یہاں صرف گرانڈ ماسٹر کی تباہی کے لئے آیا تھا" ۔لارڈ نے پوچھا۔

"ہاں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو بھی ٹریس کر رہا تھا۔لیکن یہ روجر کو بھی معلوم نہیں تھا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ۔روجر نے مجھے خود بتایا ہے کہ اس نے عمران کو الٹی سیدھی کہانیاں سنا کر بہکانے کی کوشش کی لیکن وہ بے حد تیز آدمی ثابت ہوا" .... گاربو نے کہا۔

"تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتی ہو" ۔چند لمحوں کی خاموشی کے بعد لارڈ نے پوچھا۔

"مجھے اتنا معلوم ہے کہ کہیں ہیڈ کوارٹر ہے اور بس ۔کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو" ۔گاربو نے چونک کر پوچھا۔

"لیکن تمہارا رابطہ بہرحال ہیڈ کوارٹر سے ہے" ۔لارڈ نے پوچھا۔

"ہاں ہے" .... گاربو نے جواب دیا۔

"فون پر رابطہ ہے ۔لیکن کیا تم نے کبھی وہ نمبر ٹریس کرنے کی کوشش کی جس پر تمہارا رابطہ ہوتا ہے" .... لارڈ نے پوچھا۔

"ہاں کوشش کی تھی لیکن یہ نمبر ایکس چینج میں بھی نہیں ہے ۔اس لئے میں خاموش ہو گئی" .... گاربو نے جواب دیا۔

"تمہارے علاوہ اور کس کس کو یہ نمبر معلوم ہے" .... لارڈ نے پوچھا۔

"صرف مجھے اور کسی کو بھی نہیں معلوم ۔کیونکہ میں نے آج تک کسی کو بتایا ہی نہیں حتیٰ کہ روجر میرے بے حد قریب رہا ہے لیکن اسے بھی میں نے نہیں بتایا کیونکہ مجھے ہیڈ کوارٹر نے سختی سے حکم دیا تھا کہ میں یہ نمبر صرف اپنی ذات تک محدود رکھوں" .... گاربو نے جواب دیا۔

"وہ عمران ابھی تک زندہ ہے" .... لارڈ نے پوچھا۔

"پتہ نہیں ۔ایک عورت اور دو مرد ہلاک ہو چکے ہیں ۔تین مرد باقی رہتے ہیں ۔وہ بھی اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے ۔کیونکہ جی ۔تھری کو ان کے حلیے اور لباس کی پوری تفصیل معلوم ہو گئی تھی اور اس نے اپنے پورے گروپ کو بھی اور پولیس گروپ کو بھی ان حلیوں اور لباس کی مدد سے ان کی تلاش پر لگایا ہوا ہے ۔اب یہ مجھے علم نہیں ہے کہ جو لوگ ہلاک ہو گئے ہیں ان میں عمران شامل ہے یا جو اب ہونے والے ہیں ان میں شامل ہے ۔لیکن تم نے تو مجھ پر وکیلوں کی طرح باقاعدہ جرح شروع کر دی ہے" .... گاربو نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا مشورہ یہ ہے گاربو کہ تم ان حالات میں خاموش رہو ۔ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دینے کا مطلب اب یہی لیا جائے گا کہ تم نے پہلے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہے اور بغیر تحقیق کے ہیڈ کوارٹر کو کامیابی کی

رپورٹ دے دی ہے "...... لارڈ نے کہا۔

" بہت مناسب مشورہ ہے ۔ میرا بھی یہی خیال تھا ۔ لیکن اگر بعد میں انہیں معلوم ہو گیا تو "...... گاربو نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو ہیڈ کوارٹر کو یقیناً ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دینے کی فرصت ہی نہ ہو گی ۔ ویسے وہ تمہارا پی ۔ اے آرتھر موجود ہے "۔ لارڈ نے پوچھا۔

"ہاں کیوں "...... گاربو نے چونک کر پوچھا۔

" ایک دفعہ ایک کلب میں اس سے ملاقات ہوئی تھی ۔ بڑا دلیر اور ذہین نوجوان ہے ۔ میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ اب روجر تو ختم ہو گیا ۔ اب تم شادی کے لئے اس آرتھر کو منتخب کر لو ۔ ہمیشہ تمہارا غلام رہے گا "۔ دوسری طرف سے لارڈ نے کہا تو گاربو کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" شادی کا تو میں نے روجر سے بھی نہ سوچا تھا صرف دوستی تھی ۔ بہرحال آرتھر بھی اچھا دوست بن سکتا ہے ۔ شکریہ گڈ بائی "...... گاربو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" گڈ بائی "...... دوسری طرف سے لارڈ کی آواز سنائی دی اور گاربو نے رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ۔ وہ لارڈ کی ذہانت کی بے حد مداح تھی ۔ لارڈ ایکریمیا کی ایک سپر ایجنسی کا چیف رہا تھا اور اب ریٹائر ہو کر وہ ٹاگ میں ایک عظیم الشان محل میں رہتا تھا اور اس نے ٹاگ کے نواح میں ایک وسیع جاگیر خریدلی تھی اور عیش وآرام کی زندگی گزارتا تھا ۔ ویسے

بروس نے ایک بار اسے بتایا تھا کہ لارڈ کا ہیڈ کوارٹر سے قریبی تعلق ہے لیکن وہ اسے ظاہر نہیں کرتا اور اب یہ ساری بات لارڈ سے کرنے کا مطلب بھی یہی تھا کہ اگر کل ہیڈ کوارٹر نے اس کی غلط رپورٹ پر باز پرس کی تو لارڈ کا حوالہ دے کر کہ اس نے خاموش رہنے کا مشورہ دیا تھا وہ صاف بچ جائے گی اور اسی لئے وہ پوری طرح مطمئن تھی اور اب اسے صرف جی ۔ تھرٹین کی طرف سے کال کا انتظار تھا تاکہ باقی تین افراد کی ہلاکت کی رپورٹ ملنے کے بعد وہ اس معاملے کو ہمیشہ کے لئے ختم سمجھ کر دوسرے اہم کاموں میں معروف ہو سکے ۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی یہ تینوں ایجنٹ اڈے پر پہنچیں گے ۔ جی تھرٹین حکم کی تعمیل کر کے ان کا خاتمہ کر دے گا ۔ ویسے گاربو نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جی ۔ تھرٹین کی اس فرمانبرداری کا اسے ضرور انعام دے گی ۔ لیکن دوسرے لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور گاربو بے اختیار چونک پڑی ۔ اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا تو دروازہ کھل گیا ۔ دروازے پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان نظر آرہا تھا۔

" آرتھر تم ۔ کیوں آئے ہو "...... گاربو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ آج سے پہلے آرتھر کبھی اس طرح بغیر بلائے نہ آیا تھا۔

" آپ نے جناب لارڈ کو فون کیا تھا "...... آرتھر نے اندر آکر دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں مگر میں نے تو ڈائریکٹ کال کی تھی۔ تمہیں کیسے علم ہوا ہے؟" گاربو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جناب لارڈ نے مجھے ابھی کال کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ آپ نے انہیں کال کیا تھا"...... آرتھر نے میز کے قریب آتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"تمہیں لارڈ نے فون کیا تھا۔ مگر کیوں اور تم یہاں کیوں آئے ہو؟" گاربو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ جناب لارڈ جی ٹو نہیں ہیں دراصل میں جی ٹو ہوں انہوں نے یہ عہدہ مجھے دیا ہوا ہے اور اب انہوں نے مجھے جی ون بنا دیا ہے"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"تمہیں بنا دیا ہے جی ون۔ کیا تم پاگل ہو۔ جی ون تو میں ہوں اور لارڈ کو تو میں نے ویسے ہی اعزازی طور پر جی ٹو کا عہدہ دیا ہوا ہے۔ یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو"...... گاربو کے لہجے میں بے پناہ حیرت اور الجھن تھی۔

"مادام گاربو۔ آپ جناب لارڈ کو نہیں جانتیں وہ ہیڈ کوارٹر سے متعلق ہیں اور بروس کے کہنے پر انہوں نے ہی آپ کو جی ون بنایا تھا آپ جو ہیڈ کوارٹر کو فون کرتی ہیں وہ بھی لارڈ ہی اٹنڈ کرتے ہیں لیکن ان کے پاس ایسی مشینری ہے کہ آپ کو کبھی معلوم ہی نہیں ہو سکا۔ وہ ایکریمیا اور ناڈا دونوں ملکوں میں ہاٹ فیلڈ کی طرف سے انچارج ہیں اور میں ان کا نائب ہوں۔ مجھے انہوں نے آپ کے گروپ کی نگرانی

کے لئے رکھا ہوا ہے۔ میں آپ کی کارکردگی کے بارے میں انہیں خفیہ رپورٹیں پہنچاتا رہتا ہوں۔ طیارے کے حادثے کے باوجود جب جی۔ تھری نے آپ کو اطلاع دی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہوئے تو میں نے صرف اس لئے جناب لارڈ کو اطلاع نہ دی تھی کہ روجر کی موت کے بعد شاید آپ مجھ سے شادی کر لیں جس طرح آپ روجر کو پسند کرتی تھیں اسی طرح میں آپ کو پسند کرتا تھا لیکن آپ کی بدبختی کہ آپ نے خود جناب لارڈ کو فون کر کے انہیں پوری تفصیل بتا دی۔ جناب لارڈ نے آپ سے پوچھا بھی کہ روجر کے بعد کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ میں جناب لارڈ کا سوتیلا بیٹا ہوں۔ اس پر جناب لارڈ نے فوری طور پر آپ کے خلاف فیصلہ دیا اور جس طرح آپ کو مجبوراً اپنی پسند کے مرد روجر کو موت کے گھاٹ اتارنا پڑا تھا اسی طرح مجبوراً مجھے اپنی پسند کی عورت یعنی آپ کو گولی مارنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ کی طرح میں بھی مجبور ہوں"...... آرتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال لیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو مگر کیوں۔ مجھے کیوں ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے"...... گاربو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں آرتھر پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے آرتھر کے چہرے پر انتہائی سفاکی کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔

"تاکہ وہ عمران اگر زندہ بچ بھی جائے تو آپ کے ذریعے اسے اس فون نمبر کا علم نہ ہو سکے جس سے ہیڈ کوارٹر رابطہ ہو سکتا ہے"........ آرتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی گاربو نے ٹریگر پر اس کی انگلی کو حرکت کرتے دیکھا تو بے اختیار چیخ مارنے کے لئے اس کا منہ کھلا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دہکتا ہوا انگارہ اس کی پیشانی میں داخل ہوا اور نجانے کہاں تک آگے بڑھتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا اور پھر تمام احساسات یکلخت اس طرح فنا ہو گئے جیسے بجلی کے بلب کا بٹن آف ہوتے ہی جلتا ہوا بلب یکلخت تاریک ہو جاتا ہے۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"آر سٹار کلب"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"جی تھرٹین بول رہا ہوں مادام سے بات کرائیں"........ عمران نے جی تھرٹین جارج کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ نہ صرف صفدر اس سے اس لہجے میں بات کر چکا تھا بلکہ اس نے اڈے پر پہنچ کر خود بھی جی تھرٹین سے تفصیلی معلومات حاصل کی تھیں۔

"کیا رپورٹ ہے۔ مجھے بتاؤ میں آرتھر بول رہا ہوں ان کا پی اے۔ مادام کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہو چکی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ جی تھرٹین باقی ماندہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع دے گا۔ وہ میں سن لوں اور پھر ان تک

پہنچادوں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ سارجنٹ موزرجی سکس باقی ماندہ ایجنٹوں کو لے کر آیا تھا اور میرے حوالے کر کے چلا گیا۔ وہ بے ہوش تھے۔ میں نے انہیں مادام کے حکم کے مطابق گولی مار دی ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ان کی لاشیں وہیں اڈے پر ہی ہیں"...... آرتھر نے کہا۔

"جی ہاں ہیں موجود ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"انہیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دو اور پھر اڈہ چھوڑ دو"۔ آرتھر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جو حکم۔ ویسے مادام کس ہسپتال میں ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"تمہیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے"...... آرتھر کا لہجہ یکلخت بے حد سخت ہو گیا۔

"میں ان سے مل کر انہیں ایک خاص اطلاع دینا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا اطلاع مجھے دو میں پہنچا دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن لہجے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس نے چونک کر بات کی ہے

"یہ اطلاع اس پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے بارے میں ہے اور فون پر نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے یا تو آپ مجھے اس ہسپتال کا پتہ بتا دیں جہاں مادام ہیں یا پھر آپ تشریف لائیں تاکہ میں تفصیل سے آپ

کو ساری بات سے آگاہ کر دوں یا پھر مجھے اپنے پاس حاضر ہونے کی اجازت دیں جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ بہر حال یہ انتہائی ضروری اطلاع ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم آرسٹار کلب آجاؤ۔ استقبالیہ پر کہہ دینا کہ تمہارا نمبر جی تھرٹین ہے۔ پھر تمہارا نام پوچھا جائے تو اپنا نام جارج بتا دینا۔ تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا گیا۔

"جیسے آپ کا حکم جناب"...... عمران نے کہا۔

"جلدی آؤ میں تمہارا منتظر ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی گڑبڑ ہے۔ شاید اس مادام گاربو کو بھی کسی وجہ سے راستے سے ہٹا دیا گیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس لئے کہ یقیناً یہ مادام گاربو ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ جانتی ہو گی اور ہمارے طیارے کے حادثے سے بچ نکلنے کے بعد یقیناً ہیڈ کوارٹر نے ہمارا راستہ روکنے کے لئے یہ بندوبست کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہیڈ کوارٹر کو اس کی کیا ضرورت تھی۔ جب کہ ہم ان کے مطابق ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب انہیں ہم سے کیا خطرہ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"خطرہ اس جی تھری کی موت سے پیدا ہوا ہو گا۔ کیپٹن وریننگ واقعی فعال آدمی تھا لیکن اس مادام نے شاید اس کو اسی لئے قتل کروایا کہ بقول جارج کے اس نے مادام کی حکم عدولی کی اور تم لوگوں کو فوری طور پر ہلاک نہ کیا گیا۔ ہو سکتا ہے اسی سلسلے میں کوئی چکر چلا ہو بہر حال اب اس آرتھر سے سب کچھ معلوم کرنا ہو گا۔ اس کے بعد بات آگے بڑھ سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس جارج جیسا قد وقامت تو ہم میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔ اس لئے اب جارج کے روپ میں کون وہاں جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہم سب چلیں گے۔ نئے لباسوں اور نئے میک اپ میں۔ اب ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ میں اب اس چوہے بلی کے کھیل کو بہر حال مکمل اختتام تک پہنچانا چاہتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے لباس بھی بدلے ہوئے ہیں اور میک اپ بھی۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل اور جولیا البتہ پہلے والے میک اپ میں ہیں۔ ہمیں دوبارہ لباس تبدیل کرنے اور میک اپ بدلنے کی کیا ضرورت ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"اس لباس اور میک اپ میں ہم موزر کی عورت کے سامنے آ چکے ہیں اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ یہاں اڈے میں میک اپ کا سامان بھی موجود ہے اور لباس بھی اور ضروری اسلحہ اور کاریں بھی۔ اس لئے ہمیں کام شروع کر دینا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشکوک ہو کر اس اڈے پر ہی چڑھ دوڑیں"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اڈے میں موجود دو کاروں میں سوار ہو کر آرسٹار کلب کے قریب پہنچ گئے۔ عمران کے کہنے پر کاریں کلب سے کچھ پہلے چھوڑ دی گئیں اور وہ کاروں سے اتر کر پیدل چلتے ہوئے کلب کی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ کلب میں خاصی رونق تھی۔ لیکن کلب میں آنے جانے والے سب افراد اپنے لباس اور انداز و اطوار سے اعلیٰ سوسائٹی کے افراد ہی لگتے تھے۔ کلب کا ہال خاصا وسیع تھا اور اسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا عمران نے کلب میں داخل ہوتے ہی ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا اور خود وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں دو خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔

"مسٹر آرتھر سے کہیں کہ ایکریمیا سے پاؤک آیا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر ایک لڑکی سے جی تھرٹین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاؤک کیا مطلب"۔ لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

"ایکریمین زبان میں پاڈک کا مطلب ہے کھلنے والا اور تم ایک نازک سا پھول ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں نے جو کچھ تم سے کہا ہے تم وہی بات آرتھر سے کر دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ لڑکی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرے اس نے جلدی سے کاؤنٹر پر موجود سرخ رنگ کے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور بیک وقت دو نمبر پریس کر دیئے۔

"سر مارتھیا بول رہی ہوں کاؤنٹر سے۔ ایک صاحب آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کو اطلاع کر دوں کہ ایکریمیا سے پاڈک آیا ہے"۔ لڑکی نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر"...... دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ خود بات کر لیجئے جناب"...... لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلو۔ پاڈک بول رہا ہوں"...... عمران نے جی تھرٹین کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاڈک۔ میں تو کسی پاڈک کو نہیں جانتا"۔ دوسری طرف سے آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"پاڈک اور جارج ہم معنی الفاظ ہیں جناب اور میں اپنے ارد گرد خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔ اس لئے ہم معنی لفظ ہی درست ہے۔ ویسے میں نے جان بوجھ کر پہلے تھرٹین ہندسہ نہیں بولا کیونکہ یہ ہندسہ

منحوس سمجھا جاتا ہے۔ چاہے اس کے ساتھ جی ہو یا ڈی"...... عمران نے اس بار قدرے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"خطرہ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ اس بار آرتھر کی چونکتی سی آواز سنائی دی

"جناب وہ خاص خبر ہی ایسی ہے۔ اب کیا کہوں۔ آپ تو سمجھدار ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ رسیور اس لڑکی مارتھیا کو دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر"...... لڑکی نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اکیلے ہیں"...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر عمران کے پیچھے اور ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب"...... لڑکی نے آرتھر کی بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کلب کی عقبی سمت چلے جائیں۔ وہاں ایک گلی ہے۔ اس کے آخری حصے میں دروازہ ہے۔ آپ وہاں بند دروازے پر تین بار دستک دیں گے تو دروازہ کھل جائے گا اور آپ کو جناب آرتھر تک پہنچا دیا جائے گا"...... لڑکی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے عمران سے سرگوشیانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی

اس نے ہاتھ اٹھا کر اس طرح بالوں میں پھیرا جیسے سر کے عقبی حصے
کے بالوں کو درست کرنا چاہتا ہو اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کی
عمارت سے باہر آگیا۔ اس نے یہ مخصوص اشارہ اپنے ساتھیوں کو کیا
تھا جو ایک کونے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے خاص اشارے کا
مطلب وہ اچھی طرح سمجھتے تھے کہ عمران کلب کی عقبی سمت جا رہا ہے
اس لئے عمران مطمئن تھا عمارت کی عقبی طرف واقعی ایک تنگ سی
گلی تھی۔ عمران اس گلی کے کنارے پر پہنچ کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد
اس کے ساتھی بھی چلتے ہوئے اس طرف پہنچ گئے۔

"اب یہاں سے آگے ڈائریکٹ ایکشن شروع ہو رہا ہے"۔ عمران
نے انہیں آرتھر سے ہونے والی بات چیت سنا کر کہا اور سب نے سر ہلا
دیئے۔ گلی کے آخر میں ایک فولادی دروازہ موجود تھا۔ عمران نے
ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب دروازے کی دونوں سائیڈوں میں
دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے تاکہ دروازہ کھولنے والے کو فوری
طور پر نظر نہ آسکیں عمران نے ہاتھ اٹھا کر تین بار دستک دی۔ تیسری
دستک کے بعد دروازہ کھل گیا ایک لمبا تڑنگا مشین گن سے مسلح آدمی
دروازے پر کھڑا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عمران کا بازو
حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی اس طرح اچھل کر گلی میں آ کھڑا
ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے اچانک سرنگ کھل گئی ہوں۔
عمران نے واقعی اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے باہر کھینچ لیا تھا۔
دوسرے لمحے تنویر اس پر جھپٹا اور وہ آدمی پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے

میں تنویر کے سینے سے لگا نظر آیا اور پھر کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس
کی گردن ٹوٹی اور اس کا جسم تنویر کے بازوؤں میں ہی ڈھیلا پڑ گیا۔
عمران اس دوران اندر داخل ہو چکا تھا یہ ایک طویل راہداری تھی اور
کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی اندر آ
گئے۔ تنویر نے اس آدمی کو اٹھایا ہوا تھا جبکہ اس کی مشین گن صفدر
کے ہاتھ میں تھی۔

"اسے یہاں کونے میں لٹا دو اور دروازہ بند کر دو"...... عمران نے
کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی اور پھر
راہداری کے آخر میں ایک اور بند دروازہ آگیا۔ لیکن یہ دروازہ کمرے کا
لگ رہا تھا۔ عمران نے اس پر بھی تین بار دستک دی۔

"یس کم ان"۔ اندر سے آرتھر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ
ہی دروازہ خود بخود کھلنے لگ گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"تم ہی تھرٹین ہو"...... کمرے کے ایک کونے میں موجود میز کے
پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کے نوجوان نے اس سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ تھرٹین کا ہندسہ منحوس سمجھا جاتا ہے"۔
عمران نے بڑے اطمینان سے میز کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے سنجیدہ
لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ تھرٹین والا ہی تھا۔

"تم اس قدر پراسرار کیوں بن رہے ہو"...... یکلخت آرتھر نے
کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے

"میں پوچھ رہا ہوں مادام کہاں ہے"۔ عمران نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"ہسپتال میں"........ آرتھر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت کربناک چیخ نکل گئی۔ عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما تھا اور آرتھر کا دایاں نتھنا آدھے سے بھی زیادہ کٹ گیا تھا۔

"بتاؤ کہاں ہے مادام"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ہاتھ گھوما اور کمرہ آرتھر کی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی گردن بھی ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ عمران نے خنجر بائیں ہاتھ میں لیا اور آرتھر کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ایک بار پھر چیختے ہوئے ہوش میں آ گیا اس کے دونوں نتھنے کٹ چکے تھے اور ان سے خون بہہ کر اس کے گالوں سے ہوتا ہوا اس کی گردن تک پہنچ گیا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"بولو کہاں ہے مادام"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھل کر واپس پہلی والی جگہ پر آ گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک بار پھر آرتھر کی چیخوں سے گونجنے لگا۔ آرتھر نے دراصل اپنے دونوں پیر اٹھا کر عمران کی پنڈلیوں پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی لیکن عمران اس کے پیروں کے حرکت میں آتے ہی اچھل کر ایک طرف ہو گیا تھا اور

پھر جیسے ہی آرتھر کے پیر عمران کے ہٹ جانے کی وجہ سے اوپر اٹھنے کے بعد واپس نیچے آئے۔ عمران اچھل کر دوبارہ اپنی پہلے والی جگہ پر آیا اور اس بار آرتھر کے دونوں پیر عمران کے بوٹوں کے نیچے دب چکے تھے۔ عمران کے پیروں کے پنجے آرتھر کے پنجوں کے اوپر چڑھے ہوئے تھے۔ اس طرح آرتھر اب اپنے پیروں کو حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔

عمران نے خون آلود خنجر ساتھ کھڑے تنویر کی طرف اچھالا اور خود اس نے بائیں ہاتھ سے آرتھر کے سر کو جکڑا اور دائیں ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے آہستہ سے آرتھر کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا۔ آرتھر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا پورا جسم رعشے کے مریض کی طرح لرزنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے اس بری طرح بھیگ گیا تھا جیسے وہ کسی آبشار کے نیچے بیٹھا ہوا ہو۔

"بولو کہاں ہے مادام بولو ورنہ"........ عمران نے دوسری ضرب لگاتے ہوئے غرا کر کہا۔

"وہ۔ وہ مر چکی ہے۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے"۔ آرتھر نے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اس کا لاشعور اب بولنے لگ گیا ہے۔

"کیوں۔ کیوں قتل کیا ہے تم نے کیوں۔ بولو۔ بولو ورنہ"۔ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"لارڈ۔ لارڈ کے کہنے پر۔ لارڈ نے حکم دیا تھا۔ وہ وہ فون نمبر جانتی تھی۔ ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر اور اس نے جی تھری کو ہلاک

کرا دیا تھا۔ اور لارڈ کے کہنے کے مطابق علی عمران ابھی تک آزاد تھا اور لارڈ کے مطابق جی تھری کے بعد اور کوئی ایسا آدمی گروپ میں نہیں رہا تھا جو اس عمران کا مقابلہ کر سکتا تھا اس لیئے لارڈ کو خطرہ تھا کہ وہ عمران لازماً گاربو تک پہنچ جائے گا اور پھر وہ فون نمبر معلوم کر لے گا۔ اس لیئے لارڈ کے حکم پر میں نے گاربو کو ہلاک کر دیا اور اب میں جی ون ہوں۔ میں نے تمہیں یہاں علیحدہ حصے میں اسی لیئے بلایا تھا تاکہ میں تمہیں بھی ہلاک کر سکوں "...... آرتھر جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا ہی چلا گیا کیونکہ وہ عمران کے اس نتھنے کاٹنے والے حربے کی وجہ سے لاشعوری طور پر بول رہا تھا

"کیا فون نمبر ہے وہ "...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں بتایا گیا۔ صرف مادام کو معلوم تھا" آرتھر نے جواب دیا مگر دوسرے لمحے عمران نے زیادہ زور سے ضرب لگائی اور کمرہ ایک بار پھر آرتھر کی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اب اس کے چہرے اور جسم کا ایک ایک عضو اپنی جگہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے پھڑک رہا تھا۔

"بتاؤ فون نمبر "...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں بتایا گیا۔ لارڈ کو معلوم ہو گا۔ آرتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خستہ ہو رہی تھی۔ عمران نے ایک بار پھر اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش شروع کر دی اور ایک بار پھر آرتھر ہوش میں

آگیا۔

"لارڈ کا پورا نام بتاؤ۔ کہاں رہتا ہے وہ۔ کون ہے وہ "۔ عمران نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔

"اس کا نام لارڈ ہے۔ وہ ونڈر سٹیٹ میں رہتا ہے۔ وہاں اس کا عالیشان محل ہے جس کا نام سیمل پیلس ہے۔ وہ ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی کا چیف رہا ہے۔ مم۔ مم۔ میں اس کا سوتیلا بیٹا ہوں" ...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ اب وہ لارڈ کو شناخت کر چکا تھا۔ وہ ایکریمیا کی ایک سرکاری دہشت پسند تنظیم ریڈ گارڈز کا چیف تھا۔ یہ تنظیم ایکریمیا کے مفاد میں دوسرے ممالک میں دہشت گردی کی کارروائیاں کرتی رہتی تھی۔

"ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ لارڈ کا اس سے کیا تعلق ہے "۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کسی کو بھی نہیں معلوم۔ لارڈ کو بھی نہیں معلوم۔ ویسے وہ ایکریمیا اور ناڈا میں ہاٹ فیلڈ کا سپر ایجنٹ ہے "۔ آرتھر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔ عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اس کا اپنا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"اس ہاٹ فیلڈ کا ہر کلیو ختم کیا جا رہا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر لارڈ تک پہنچنا ہو گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی ختم ہو جائے "۔ عمران نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اس آرتھر کا کیا کرنا ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"اس کی حالت بے حد خستہ ہے۔ یہ کچھ دیر بعد خود ہی ختم ہو جائے گا۔ آؤ جلدی کرو وقت مت ضائع کرو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

انتہائی قیمتی فرنیچر سے مزین ایک کمرے میں ایک دفتری میز کے پیچھے ایک طویل القامت چھریرے بدن کا بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح گنجا تھا۔ وہ کلین شیو تھا لیکن بھنویں حتیٰ کہ پلکیں تک سفید تھیں آنکھوں پر ایک موٹے شیشوں اور بھاری فریم کی عینک موجود تھی اس کے چہرے پر ایسا ٹھہراؤ تھا جیسے خاندانی رئیسوں کے چہروں پر اکثر پایا جاتا ہے۔ جسم پر براؤن رنگ اور بڑے بڑے خانوں والا سوٹ تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی کوئی مشین رکھی ہوئی تھی جس پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن تھی اور اس کی نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر آڑی ترچھی لکیریں مسلسل دوڑ رہی تھیں اور پھر ایک جھماکے سے اس پر سو کا ہندسہ ابھرا اور دوسرے لمحے گنتی کم ہونی شروع ہو گئی۔ بوڑھا خاموش بیٹھا کم ہوتی ہوئی گنتی کو دیکھتا رہا اور پھر جیسے ہی گنتی ایک

سو سے کم ہوتے ہوتے زیرو پر پہنچی۔ بوڑھے نے ایک بٹن دبا دیا۔
دوسرے لمحے گنتی بڑھنی شروع ہو گئی۔ جب گنتی اٹھارہ پر پہنچی تو
بوڑھے نے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اٹھارہ کا
ہندسہ سکرین پر مسلسل جلنے بجھنے لگ گیا اور اس مشین کے نچلے حصے
سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔ لارڈ کالنگ"...... بوڑھے نے تیز تیز لہجے میں کہنا
شروع کر دیا۔

"یس۔ ایچ ایف اٹنڈنگ یو"...... چند لمحوں بعد مشین سے ایک
آواز سنائی دی۔ لہجہ قطعی غیر انسانی تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی
ڈولفن مچھلی انسانی آواز میں بول رہی ہو۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا کے مشہور ایجنٹ علی عمران
کے خلاف جنرل کلنگ آرڈر کی سفارش کرنی ہے"...... بوڑھے نے تیز
لہجے میں کہا۔

"وضاحت کرو"...... دوسری طرف سے اسی آواز میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی خطرناک تنظیم سمجھی جاتی
ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا علی عمران نامی شخص
دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ میرے سیکشن کی تنظیم
گرانڈ ماسٹر کے چیف نے ایک مشن پاکیشیا میں مکمل کرانا چاہا۔ میں
نے اسے وارننگ دے دی تھی کہ وہ وہاں اس بات کا خیال رکھے کہ
مرکزی تنظیم کا نام سامنے نہ آئے مگر اس کا مشن بری طرح ناکام رہا اور

مجھے اطلاعات مل گئیں کہ پاکیشیا سے کسی نے مرکزی تنظیم کے
متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوششیں کی ہیں اس کا واضح مطلب
تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک ہاٹ فیلڈ کا نام پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ
میں نے لارین کو موت کی سزا دے دی اور اس کی جگہ ایک دوسرے
آدمی روجر کو چیف بنا دیا۔ روجر کو اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس اور علی عمران پاکیشیا سے لارین کے مشن کا انتقام لینے ناڈا آ
رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے ان کے خاتمے کے مشن پر کام کرنا شروع کر
دیا لیکن پھر اطلاعات ملیں کہ روجر اس عمران کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور
عمران نے اس کا ذہن کنٹرول کر کے پوری گرانڈ ماسٹر تنظیم کا خاتمہ کر
دیا ہے اور وہ اس سے ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات
حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس پر میں نے ایک دوسرے خفیہ گروپ جی کو
آگے بڑھایا۔ روجر کو اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا اور عمران اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس پر تابڑ توڑ حملے کئے جانے لگے۔ جی گروپ کا فعال آدمی
ایک پولیس کیپٹن تھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ اس عمران اور اس کے
ساتھیوں کا مقابلہ بخوبی کر لے گا لیکن پھر جی ون نے معمولی بات پر اس
کیپٹن کو ہلاک کرا دیا۔ مجھے اس کی اطلاع ملی تو میں سمجھ گیا کہ اب یہ
عمران اور اس کے ساتھی اس جی ون کے بس کا روگ نہیں رہے۔ اور
جی ون کو چونکہ وہ فون نمبر معلوم تھا جس سے آر سکس پر مجھ سے رابطہ
قائم ہو سکتا تھا اور مجھے خطرہ تھا کہ اگر عمران جی ون تک پہنچ گیا تو لازماً
وہ اس فون کے سہارے مجھ تک پہنچ جائے گا۔ اس لئے میں نے جی ون

کاخاتمہ کرادیا۔اس طرح اب سیکشن ہیڈ کوارٹر ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا
ہے۔اب عمران اور اس کے ساتھی خود ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں
گے لیکن میں اس عمران کی سرشت سے اچھی طرح واقف ہوں۔وہ ہر
صورت میں ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی کوشش کرتا
رہے گا اور جیسے ہی اسے کوئی کلیو ملا وہ لازماً اس کے خلاف کام کرے گا
اس لئے میں نے سفارش کی ہے کہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سیکشنز
کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا جنرل آرڈر کر دیا جائے
تاکہ کہیں نہ کہیں اس کا بہر حال خاتمہ ہو جائے"...... بوڑھے نے
پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس کے متعلق معلومات کہاں سے مل سکتی ہیں"...... دوسری
طرف سے پوچھا گیا۔

"اسرائیل۔ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز کی خفیہ ایجنسیوں میں
اس کی فائلیں موجود ہیں۔ویسے بھی وہ پاکیشیا میں ایک عام آدمی کے
طور پر رہتا ہے۔اس لئے تمام سیکشنز جنرل آرڈر کے بعد بہر حال اس
کے بارے میں تفصیلات خود بخود حاصل کر لیں گے۔اس کا اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کا خاتمہ اب ہر حالت میں انتہائی ضروری ہے"۔بوڑھے
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے
میں مکمل اور تفصیلی چھان بین کے بعد تمہاری سفارش جنرل میٹنگ
کے ایجنڈے میں شامل کر دی جائے گی اور اگر منظور ہو گئی تو جنرل

کلنگ آرڈر کر دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور
اس کے ساتھ ہی سکرین یکلخت تاریک ہو گئی اور مشین بھی ساکت ہو
گئی۔بوڑھے نے ایک طویل سانس لیا۔

"اب میں دیکھوں گا یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مزید کتنے
دن زندہ رہ سکتی ہے"...... بوڑھے نے اطمینان بھرے انداز میں
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر اس نے میز پر رکھی ہوئی وہ
مشین اٹھائی اور اسے لے کر وہ کمرے کی سائیڈ دیوار میں موجود
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے دروازہ پیر مار کر کھولا اور دوسرے
کمرے میں داخل ہو گیا۔یہ کمرہ بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔
بوڑھے نے مشین کو دونوں ہاتھوں میں اٹھایا ہوا تھا۔بیڈ روم میں پہنچ
کر اس نے مشین کو ایک میز پر رکھا اور پھر دروازے کے ساتھ لگے
ہوئے عام سے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔اس نے اس پر لگے ہوئے
یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کئے اور پھر دوبارہ آکر اس نے وہ مشین
دونوں ہاتھوں سے اٹھا لی۔چند لمحوں بعد گڑگڑاہٹ کی ہلکی سی آواز
سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بیڈ کے عقب میں موجود دیوار درمیان
سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہوتی چلی گئی۔بوڑھا مشین
اٹھائے اس خلا کی طرف بڑھ گیا۔دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی
تھیں۔سیڑھیاں اتر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔کمرہ سٹور
روم نظر آتا تھا۔اس میں جگہ جگہ کاٹھ کباڑ پڑا ہوا تھا۔بوڑھا دیوار میں
موجود ایک الماری کی طرف بڑھا۔اس نے مشین کو نیچے فرش پر رکھا

اور پھر الماری کھول کر اسنے جھک کر مشین اٹھائی اور اسے الماری کے اندر رکھ کر الماری کے پٹ بند کر کے اس پر لگے ہوئے نمبروں والے تالے کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے ۔چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کے ہاتھ رکے ،الماری کے اندر سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی وزنی چیز کسی اتھاہ گہرائی میں گر رہی ہو ۔کچھ دیر بعد آواز بند ہو گئی تو بوڑھے نے دوبارہ نمبر گھمانے شروع کر دیئے اور پھر تالا کھول کر اسنے الماری کے پٹ کھولے تو الماری کے اندر اس مشین کے پرزے اس طرح بکھرے ہوئے پڑے تھے جیسے کسی نے ہتھوڑے مار مار کر مشین کو پرزے پرزے کر دیا ہو ۔بوڑھا واپس مڑا اور ایک طرف پڑا ہوا ایک ڈبہ اٹھا کر وہ الماری کے قریب آیا ۔اس نے تمام پرزے اس ڈبے میں ڈالے اور پھر الماری بند کر کے وہ اس ڈبے کو اٹھائے کمرے کے ایک کونے میں پڑے بڑے سے ڈبے کی طرف بڑھ گیا ۔جس میں اس جیسے کئی ڈبے لئے سیدھے پڑے نظر آرہے تھے اس نے یہ ڈبہ بھی اس بڑے ڈبے میں پھینکا اور پھر دونوں ہاتھ اس طرح ایک دوسرے پر مارے جیسے کہہ رہا ہو خس کم جہاں پاک اور مسکراتا ہوا واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا ۔بیڈ روم میں پہنچ کر وہ ایک بار پھر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا اور اسنے وہی بٹن دوبارہ پریس کر دیئے جو اس نے پہلے پریس کئے تھے ۔ان بٹنوں کے پریس ہوتے ہی دیوار میں بننے والا خلا برابر ہو گیا اور بوڑھا اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا دوبارہ اسی دفتر میں پہنچ گیا جہاں اس نے اس مشین سے کال کیا تھا اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی

فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

"آرسٹار کلب "۔دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"لارڈ بول رہا ہوں ۔آرتھر سے بات کراؤ "........ لارڈ نے نرم لہجے میں کہا ۔

"جی بہتر ہولڈ کریں "۔دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز ابھری ۔

" ہیلو سر میں مینجر جیرٹ بول رہا ہوں ۔جناب آرتھر سپیشل اکاؤنٹ روم میں کسی سے خصوصی ملاقات کے لئے گئے ہوئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی "........ مینجر جیرٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"کس سے ملنے گیا ہے "۔لارڈ نے چونک کر پوچھا ۔

"جی ایکریمیا سے کوئی صاحب آئے تھے ۔انہوں نے کاؤنٹر پر اپنا نام پاڈک بتایا اور آرتھر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی ۔کاؤنٹر گرل نے آرتھر سے بات کی تو آرتھر نے اسے سپیشل اکاؤنٹ روم کا پتہ بتا کر وہاں بلا لیا اور خود بھی افس سے اٹھ کر ادھر چلے گئے ہیں "........ مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اسے آدمی بھیج کر بلاؤ اور اسے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے "۔لارڈ نے کہا ۔

"یس سر "........ دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔

پلاٹک اکیڈیمیا سے لیکن آرتھر نے اسے اس بالکل علیحدہ حصے میں کیوں بلوایا ہے۔ وہ اس سے اپنے دفتر میں بھی مل سکتا تھا"۔ لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس لارڈ بول رہا ہوں"...... لارڈ نے بڑے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"سر میں مینجر جیرٹ بول رہا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو انتہائی افسوسناک خبر سنانے پر مجبور ہوں۔ آرتھر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے مینجر کی انتہائی افسردہ سی آواز سنائی دی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو"...... لارڈ نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لئے واقعی یہ خبر ایک اعصاب شکن دھماکے سے کم حیثیت نہ رکھتی تھی۔ آرتھر اس کا سوتیلا بیٹا ضرور تھا وہ اس کی بیوی کے پہلے شوہر سے تھا لیکن اس نے اسے اپنی اولاد کی طرح ہی پالا تھا اور اب اسے آرسٹار کلب میں اسی لئے رکھا تھا کہ وہ اسے دنیاوی کاروبار کی بھرپور انداز میں ٹریننگ دلانا چاہتا تھا۔ اس کا پروگرام تھا کہ وہ اسے بعد میں ایک بہت بڑا گروپ بنا کر اس کا چیف بنا دے گا اور آرتھر انتہائی ہوشیار۔ ذہین اور تیز طرار لڑکا تھا۔ لیکن اب یہ مینجر کہہ رہا تھا کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔

"واقعی جناب یہ خبر پاگل کر دینے والی ہی ہے۔ لیکن یہ سچ ہے۔ آپ کے حکم پر میں نے آرتھر کو پیغام پہنچانے کے لئے آدمی بھجوایا تو اس

نے واپس آ کر یہ روح فرسا خبر سنائی۔ جس پر میں خود وہاں گیا تو میں نے خود دیکھا کہ آرتھر کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے بیلٹ سے باندھے گئے تھے۔ وہ اوندھے منہ فرش پر گرے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں سیدھا کیا تو وہ ہلاک ہو چکے تھے۔ ان کے دونوں نتھنے اس طرح کٹے ہوئے تھے جیسے کسی نے تیز دھار خنجر سے انہیں کاٹا ہو۔ ان کے چہرے پر بے پناہ تکلیف کے تاثرات جیسے منجمد تھے۔ پیشانی پر بھی ایسے نشانات تھے جیسے پیشانی پر کسی نے ضربیں لگائی ہوں اس کے ساتھ ہی سپیشل اکاؤنٹ روم کے بیرونی دروازے کے پاس ہر وقت موجود محافظ کی لاش بھی دروازے کے ساتھ ہی پڑی ہوئی تھی۔ اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ میں نے پولیس کو اطلاع کر دی ہے اور اب آپ کو اطلاع کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مینجر نے اسی طرح افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ویری سیڈ۔ ویری سیڈ نیوز"...... بوڑھے نے انتہائی غمزدہ ے لہجے میں کہا اور ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے ونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر شدید غم واندوہ کے ثرات نمایاں تھے۔ وہ نجانے کتنی دیر تک دونوں ہاتھوں میں سر ے بیٹھا رہا کہ میز پر پڑے فون کی گھنٹی نے اسے چونکا دیا۔ اس نے تھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ کی آواز قدرے بھرائی ہوئی تھی۔

ر بول رہا ہوں جناب سمتھ اینڈ ریسن صاحب کی کال ہے۔ ان کا

کہتا ہے کہ وہ آپ کے پرانے دوست ہیں "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" سمتھ اینڈریسن "...... لارڈ نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یکلخت جھماکا سا ہوا اور اسے سمتھ اینڈریسن کے بارے میں سب کچھ یاد آ گیا ایکریمیا کا اسسٹنٹ سیکرٹری سپیشل ونگ۔ سمتھ اینڈریسن جس کا ایکریمیا کے صدر سے براہ راست جھگڑا ہو گیا تھا اور صدر نے سمتھ اینڈریسن کو نوکری سے نکلوانے کے لئے اپنی پوری کوششیں کر ڈالیں لیکن وہ سمتھ کو اس کی جگہ سے نہ ہلا سکے اور جب صدر صاحب تھک ہار کر خاموش ہو گئے تو سمتھ اینڈریسن نے ایک روز خود جا کر ان کے سامنے اپنا استعفیٰ رکھا اور بغیر کچھ کہے واپس آ گیا اور اس کے بعد سمتھ اینڈریسن نے ایکریمیا میں ایک ایسی خفیہ مجرم تنظیم تیار کی جس نے اس صدر اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ایسا زہریلا پروپیگنڈہ کیا کہ آخر کار صدر کے خلاف ایکریمیا کے عوام میں زبردست تحریک شروع ہو گئی اور صدر کو مجبوراً نہ صرف حکومت سے استعفیٰ دینا پڑا بلکہ وہ گمنامی کی حالت میں ہلاک ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سمتھ اینڈریسن نے تنظیم ختم کر دی اور خو[د] وہ آسٹریلیا چلا گیا تھا اور پھر طویل عرصے کے بعد آج اس کا نام سامنے آ[یا] تھا اس سے لارڈ کے انتہائی بہترین تعلقات تھے۔ اور سمتھ اینڈریس[ن] سے اس کی بے حد بے تکلفی تھی۔ اس کے آسٹریلیا جانے کے بعد لا[رڈ] نے اپنی ایجنسی ریڈ گارڈ کے ذریعے اس کا پتہ معلوم کرانا چاہا لیک[ن]

باوجود کوشش کے اس کا پتہ نہ چل سکا تھا اور پھر مختلف کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے وہ اسے یکسر بھول گیا تھا۔

" بات کراؤ روم " ۔ لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہیلو ڈی ایلیفنٹ ۔ سمتھ بول رہا ہوں ۔ پہچانتے ہو مجھے یا تمہارے دماغ پر عقل کا پلستر کرنا پڑے گا "...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک انتہائی بے تکلفانہ آواز سنائی دی اور لارڈ بے اختیار مسکرا دیا۔ سمتھ ایسی باتیں کرنے کا عادی تھا اور آج بھی اس کی وہی عادت تھی چونکہ ان دنوں لارڈ ایک مخصوص بیماری کی وجہ سے انتہائی موٹا ہو گیا تھا۔ جب سمتھ سے اس کی دوستی تھی اس لئے سمتھ اسے ڈی ایلیفنٹ یعنی نقلی ہاتھی کہا کرتا تھا۔

" تم چھپکلی کی دم ۔ تم کہاں سے اچانک ٹپک پڑے ۔ کیا قبر سے نکل آئے ہو "...... لارڈ نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔ حقیقت یہی تھی کہ سمتھ کی اس اچانک کال نے اسے اس کیفیت سے یکسر نکال لیا تھا جو آرتھر کی اس طرح اچانک موت کی وجہ سے اس پر طاری ہو گئی تھی۔

" ارے ارے ٹھیک ہے ۔ سمجھ گیا ۔ ابھی پرانا پلستر کام دے رہا ہے ۔ بڑا زبردست اور شاندار محل بنا لیا ہے ۔ سنا ہے بڑی لمبی چوڑی جاگیر بھی بنا ڈالی ہے ۔ وہ ریڈ گارڈ کا سارا بجٹ لے اڑے ہو گے "۔ سمتھ نے اسی طرح بے تکلفانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ارے کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم ناگ آئے ہو " لارڈ نے

بوکھلائے ہوئے انداز میں موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ سمتھ کی اس بات میں کافی حد تک وزن بھی تھا اور وہ اس تذکرے کو ہی گول کر دینا چاہتا تھا۔

"ہاں کل میں تمہارے محل کے سامنے سے گزرا تھا۔ واقعی دیکھ کر لطف آگیا۔ اس وقت تو میں جلدی میں تھا۔ آج فارغ ہوں تو میں نے انکوائری سے تمہارا نمبر معلوم کر کے فون کیا۔ اتنا زبردست اور شاندار محل دیکھنے کے بعد مجھے یقین تو نہ تھا کہ تم مجھے پہچان بھی لو گے لیکن میں نے سوچا چلو فون کر لینے میں آخر حرج ہی کیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو پھر آجاؤ تاکہ کچھ دیر پرانی یادیں ہی تازہ ہو جائیں"۔ لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر لمبے چوڑے تکلفات کے چکر میں نہ پڑو تو آسکتا ہوں"۔ سمتھ نے کہا اور لارڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم آؤ تو ہی جیسا تم کہو گے ویسا ہی ہوگا"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے میں پہنچ رہا ہوں۔ لیکن دوسرے لارڈز کی طرح کہیں محل میں سائنسی یا اصل محافظ تو نہیں پال رکھے تم نے۔ ایسا نہ ہو کہ میں تم تک پہنچنے سے پہلے ہی فنش ہو جاؤں"...... سمتھ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تمہارے پہنچنے تک سارے محافظ ہٹ چکے ہوں گے"۔ لارڈ نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کی آواز کے

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ نے کریڈل کو دو تین بار دبایا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری رومر کی آواز سنائی دی۔

"رومر سمتھ اینڈرسن آرہا ہے۔ اسے عزت و احترام سے سپیشل روم تک پہنچا دینا۔ میں وہیں جا رہا ہوں اور سنو اس کے آنے سے پہلے سپیشل حفاظتی نظام آف کر دو اور جب تک وہ یہاں رہے گا نظام کو آف ہی رکھنا ورنہ وہ ساری عمر میرا مذاق اڑاتا رہے گا۔ وہ میرا بے حد پرانا دوست ہے"...... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا کرسی سے اٹھا اور اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا جس کے ساتھ ملحقہ ڈریسنگ روم تھا اور وہ سمتھ سے ملنے سے پہلے لباس تبدیل کر لینا چاہتا تھا تاکہ سمتھ پر اس کی امارت کا صحیح تاثر پڑ سکے۔

"ہمیں پہلے اڈے پر واپس جانا ہوگا"...... عمران نے آرسٹار ہوٹل
کے عقبی حصے سے نکل کر ساتھیوں سمیت دوبارہ سامنے کے رخ پر آ کر
وہاں موجود کاروں کی طرف بڑھتے ہوئے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر
کہا۔

"کیوں۔ اس لارڈ کی طرف چلیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ اسے بھی
راستے سے نہ ہٹا دیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"لارڈ انتہائی عیار ذہن کا آدمی ہے اور ایک سیکرٹ ایجنسی کا چیف
رہا ہے اور اگر آرتھر کی بات درست ہے تو پھر لارڈ نے اس نے اپنی رہائش
گاہ پر انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے اور
ہو سکتا ہے کہ اسے آرتھر کی موت کی فوری اطلاع مل جائے۔ اس
طرح وہ اور بھی چوکنا ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیں اسے کور کرنے کے
لئے انتہائی سوچ سمجھ کر اقدام کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کاروں میں بیٹھے ایک بار پھر اسی اڈے کی
طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جو جی تھری کیپٹن ورینگل کا خاص اڈہ تھا
اور جہاں سے انہوں نے یہ کاریں حاصل کی تھیں۔

"میں سب سے پہلے لباس اور میک اپ بدل لوں کیونکہ اس
میک اپ میں کاؤنٹر گرل نے مجھے غور سے دیکھا تھا اور مجھے خطرہ
محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں میری نیت نہ بدل جائے۔ اس لئے نیت
بدلنے سے پہلے پہلے میک اپ ہی کیوں نہ بدل لیا جائے"...... عمران
نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا اور صفدر
اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے جب کہ تنویر نے اس
طرح کاندھے اچکائے جیسے اسے عمران کی اس بات کی سرے سے سمجھ
ہی نہ آئی ہو۔

"تم دونوں مسکرا دیئے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے عمران کی
اس بے سروپا بات کا کوئی مطلب اخذ کیا ہے۔ مجھے تو بتاؤ اس نے کیا
کہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی"...... جولیا نے حیران
ہوتے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب کوئی کام کی بات نہ ہو تو اس طرح کی فضول بکواس کرنا
اس کی عادت ہے اور یہ صفدر اور کیپٹن شکیل تو بس پیر کے خلیفوں کی
طرح اس کی ہر بات کا کوئی نہ کوئی مطلب نکال ہی لیتے ہیں"۔ تنویر
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اس کا شاگرد ہے مس جولیا۔ یہ اپنے استاد کی بات کی زیادہ

اچھی طرح وضاحت کر سکتا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب مجھے بھی ان کی بات سمجھ میں نہیں
آئی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب تھا کہ موجودہ میک اپ میں کاؤنٹر گرل نے اسے
اس طرح دلچسپی سے دیکھا تھا کہ جیسے اس میک اپ پر وہ فریفتہ ہو گئی
ہو اور اس کے اس طرح دلچسپی لینے سے ظاہر ہے۔ نیت بدل بھی سکتی
ہے"...... صفدر نے مسکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم نے بتایا ہے۔ وہ تو میں بھی سمجھ گئی تھی۔ نیت کیا بدل
سکتی ہے۔ اس کی وضاحت کرو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے۔ عمران صاحب اپنی سابقہ دلچسپی چھوڑ کر نئی دلچسپی کی
طرف بھی مائل ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا

"سابقہ دلچسپی۔ نئی دلچسپی۔ کیا کہہ رہے ہو تم"۔ جولیا نے اور زیادہ
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ضرور وضاحت کرانی ہے مس جولیا۔ چھوڑیں ایسی اوٹ
پٹانگ باتیں وہ کرتا ہی رہتا ہے"...... تنویر نے فوراً کہا اور صفدر اس
بار بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ تنویر کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ صفدر کی بات
سمجھ چکا ہے۔

"تمہیں کیوں پریشانی ہو رہی ہے۔ نیت بدل جانے سے تمہارے
لئے تو سکوپ بڑھ جائے گا"...... صفدر نے کہا اور اس بار جولیا بے

اختیار چونک پڑی۔

"اوہ یہ تو بات تھی۔ ہونہہ۔ مجھے کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ لاکھ بار
بدل جائے نیت"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور صفدر ہنس پڑا۔

"اسی لئے تو میں وضاحت نہیں کر رہا تھا"۔ صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ارے ارے کیسی وضاحتیں ہو رہی ہیں"...... اچانک عمران کی
مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ ڈریسنگ روم سے باہر آ رہا تھا۔ اس
نے صرف لباس تبدیل کیا تھا لیکن میک اپ کے بغیر تھا وہ اصل
چہرے میں تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ اپنی اصل شکل میں لارڈ سے ملیں گے"۔
صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یار مسلسل میک اپ کر کر کے اب میں اپنی اصل شکل بھی
بھولتا جا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو کچھ دیر اپنی اصل شکل میں بھی رہ
کر دیکھ لوں شاید کہ بہار آ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اور ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ تم نے نیت بدلنے والی بات کیوں کی تھی"۔ جولیا نے غصیلے
لہجے میں کہا۔

"جب شکل بدل جاتی ہے تو بے چاری نیت کا کیا بھروسہ۔ اس
لئے تو اصل شکل میں ہوں تاکہ اصل نیت میں بھی رہوں"......
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور اٹھا

کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور جولیا کچھ کہتے کہتے خاموش
ہو گئی۔

"یس انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"آسٹریلیا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتائیے"۔ عمران نے کہا اور
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا
دیا اور رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے جنرل انکوائری کا نمبر ڈائل
کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"۔ دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"گوام کے دارالحکومت اگانا کا رابطہ نمبر کیا ہے"۔ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں۔ کیا کنبرا سے یا کہیں اور سے"۔
دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں ناڈا کے دارالحکومت ٹاگ سے بات کر رہا ہوں"۔ عمران نے
جواب دیا۔

"اوہ ایک منٹ۔ ناڈا سے گوام کا براہ راست رابطہ نمبر بھی ہے۔
میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا
گیا اور پھر چند لمحوں بعد دوبارہ آواز سنائی دی اور عمران کے یس کہنے پر
اس نے ایک نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور
کنبرا کی انکوائری رپورٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا اور رابطہ
نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر جنرل انکوائری کا نمبر ڈائل

دیا۔

"یس انکوائری پلیز"...... ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔

"اگانا کے کلب پاگو کا نمبر دیجئے"...... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک پھر کریڈل
دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پاگو کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنشاسا سے بات کراؤ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔
عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کہاں سے بات کر رہے ہیں آپ"۔ دوسری طرف سے چونک کر
پوچھا گیا۔

"پاکیشیا سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ شاید بولنے والا اتنے طویل فاصلے کا
سوچ کر ہی گھبرا گیا تھا۔

"ہیلو کنشاسا بول رہا ہوں"۔ اس بار بولنے والے کا لہجہ بے حد
بھاری تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ وہ کتے کی دم سیدھی
ہوئی ہے یا نہیں۔ بارہ سال تو گزر ہی گئے ہوں گے"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاک سیدھی ہوئی ہے۔ خواہ مخواہ بارہ سال انتظار کرنا پڑا۔ لیکن

ایک بات ہے دم کے سارے بال جھڑ گئے ہیں اس تجربے سے
دوسری طرف سے کہا گیا اور چونکہ فون میں لاؤڈر موجود تھا اس لئے
دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں سنائی دے رہی تھی
اور عمران اور کنشاسا کے درمیان ہونے والی اس عجیب و غریب گفتگو
پر ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"اچھا پھر تو نئے بال نکلنے کا انتظار کرنا پڑے گا"...... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

گفتگو تھی
"یہ...... یہ کنشاسا کون ہے"۔ سب سے پہلے جولیا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہ ایک خاص کوڈ تھا۔ ساری بات ہو جائے پھر تفصیل بتاؤں گا"
عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں
کہا۔

"پرنس آف ونڈر لینڈ یا سرنڈر لینڈ"۔ دوسری طرف سے ہنستے
ہوئے کہا گیا۔ "نہ ونڈر لینڈ نہ سرنڈر لینڈ بلکہ کھنڈر لینڈ"۔ عمران نے
جواب دیا اور دوسری طرف سے بے اختیار زور دار قہقہہ سنائی دیا۔

"یہ کوئی نیا ملک نکال لیا ہے۔ کیا مطلب ہے اس کھنڈر کا"۔
دوسری طرف سے ہنستے ہوئے پوچھا گیا۔

"ارے تو کیا ونڈر اور سرنڈر بھی کوئی ملک ہیں"...... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے اور زیادہ زور دار قہقہہ
سنائی دیا۔

"اچھا تو پھر یقیناً کھنڈر کا کوئی دلچسپ مطلب ہو گا"۔ دوسری طرف
سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"ارے ہماری زبان میں کھنڈر اسے کہتے ہیں جہاں تم جیسا دانشور
پرندہ رہتا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں وزڈم برڈلیے ہماری زبان میں اسے الو
کہتے ہیں اور ہم اسے منحوس سمجھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور اس بار دوسری طرف سے اور زیادہ بلند قہقہہ
سنائی دیا۔

"اچھا اچھا سمجھ گیا مگر یہ تم نے مجھ جیسا کیوں کہا میں اس تمہارے
کھنڈر میں نہیں رہتا۔ انتہائی آباد جگہ پر رہتا ہوں بہرحال چھوڑو۔ اتنی
دور سے کال کر رہے ہو۔ اس لئے بتاؤ کیوں فون کیا ہے"...... دوسری
طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی ریڈ گارڈ کا چیف لارڈ یاد ہے۔
تمہاری بڑی دوستی تھی اس سے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں اچھی طرح یاد ہے۔ سنا ہے۔ وہ ریٹائر ہو کر ناڈا میں آباد
ہو گیا ہے اور پہلے صرف نام کا لارڈ تھا اب واقعی لارڈ بن گیا ہے۔ ویسے
میں اسے ہمیشہ ڈمی ایلیفنٹ کہا کرتا تھا۔ اور وہ جواب میں مجھے چھپکلی
کی دم کہتا تھا۔ انتہائی ذہین اور عیار آدمی ہے وہ"...... دوسری طرف

سے کہا گیا۔

"کبھی ملاقات ہوئی ہے اس سے اس کی ریٹائرمنٹ کے بعد"۔ عمران نے پوچھا۔

"ارے نہیں تمہیں معلوم ہے کہ میں نے سب پرانی یادیں کھرچ ڈالی ہیں ذہن سے۔ اب میں کنشا سا ہوں اور کنشا سا بننے سے پہلے میں نے سمتھ اینڈریسن کا گلہ گھونٹ کر اسے مار دیا تھا۔ یہ تو تم پہلے آدمی ہو جس نے اسے قبر سے نکال کر زندہ کیا اور تمہارے لئے وہ آج تک زندہ ہے"۔ دوسری طرف سے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں اس سے تمہارے روپ میں ملنا چاہتا ہوں۔ ایک ایسا کام لینا ہے اس سے کہ وہ تمہارے روپ میں ملنے کے علاوہ نہیں کیا جا سکتا اجازت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سو فیصد اجازت ہے۔ بس اتنا بتا دوں کہ اس سے بڑی بے تکلفی تھی میری۔ باقی تم سمجھ ہی گئے ہو گے لیکن کام کیا ہے۔ مجھے بتاؤ شاید میں ہی وہ کام کر دوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ابھی نہیں ملاقات کے بعد بتاؤں گا۔ اجازت کا شکریہ۔ پھر کال کروں گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر مڑا اور مسکراتی ہوئی نظروں سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے وہ ایک بار پھر ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔

"نجانے کہاں کہاں اس نے کیسے کیسے جانور پالے ہوئے ہیں"۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران کی کامیابی میں ایک اہم پوائنٹ یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف نئے نئے ریفرنس بناتا رہتا ہے بلکہ انہیں موقع محل کے مطابق استعمال بھی کرتا ہے"...... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بعض اوقات تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس پوری دنیا میں رہنے والا ہر شخص کسی نہ کسی انداز میں اس کا واقف ہے۔ اب دیکھو کہاں براعظم آسٹریلیا میں چھوٹا سا ملک گوام ہے۔ اس نے وہاں بھی آدمی ڈھونڈ نکالا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب نے اس لارڈ سے ہاٹ فیلڈ کا راز اگلوانے کے لئے کوئی خاص پلاننگ کی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا ضرورت تھی اس لمبی چوڑی پلاننگ کی۔ اسے شوق ہے وقت ضائع کرنے کا"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں تنویر ہر جگہ تشدد کا حربہ کام نہیں دیتا۔ یہ لارڈ سیکرٹ ایجنسی کا چیف رہا ہے۔ اس وقت یقیناً بوڑھا ہو چکا ہو گا پھر وہ بقول آرتھر ہاٹ فیلڈ کا باڈا اور ایکریمیا کا نمائندہ ہے۔ جاگیردار بھی ہے۔ اور جس انداز کی یہ تنظیم سامنے آ رہی ہے۔ اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اس لارڈ پر تشدد کا نسخہ استعمال نہیں کیا جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور شاید وہ کسی سے ملتا بھی نہ ہو۔ اسی لئے عمران نے یہ سمتھ اور

کنشاسا کا چکر چلایا ہے "........ صفدر نے جواب دیا۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ لازماً کوئی خاص بات ہی ہو گی ۔ فضول باتوں میں عمران وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہے "۔ جولیا نے بھی ان دونوں کی تائید کر دی اور تنویر کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

" تمہارا بھی کچھ پتہ نہیں لگتا کبھی خود ہی کہتی ہو کہ فضول بکواس کرتا ہے اور کبھی اس کی فضول باتوں کی بھی فیور کرنا شروع کر دیتی ہو "۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جب وہ فضول بات کرتا ہے ۔ تب ہی اسے فضول کہتی ہوں ۔ اب تمہاری طرح ہر بات کو فضول کہنے سے تو رہی "........ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر نے اس بار کوئی جواب نہ دیا ۔ وہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران باہر آیا تو وہ سب اسے دیکھ کر چونک پڑے ۔ عمران نے اس بار چہرے پر بڑا عجیب سا میک اپ کیا تھا چہرے پر جھریاں بھی تھیں ۔ اور پلکوں اور بھنوؤں کے بال تک سفید تھے ۔ سر کے بال بھی برف کی طرح سفید کر دیئے گئے تھے اور انہیں ایک خاص انداز میں اس طرح سنوارا گیا تھا کہ دونوں سائیڈوں پر بالوں کی جھالر سی بن گئی تھی ۔ ناک جڑ کے قریب تو پتلا تھا لیکن آگے چل کر وہ حبشیوں کی ناک سے بھی زیادہ موٹا ہو گیا تھا ۔ دائیں گال پر ایک آڑے ترچھے زخم کا مندمل نشان بھی نظر آ رہا تھا۔

" یہ کیا شکل بنا لی ہے تم نے ۔ مسخروں جیسی "۔ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مسخرہ بنے بغیر کام نہیں بنتا مس جولیا۔ بڑے بڑے سنجیدہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور مسخرے سو نمبر جیت کر اکڑتے ہوئے گھر پہنچ جاتے ہیں ۔ اب دیکھو تنویر کس قدر سنجیدہ شکل کا مالک ہے لیکن بے چارہ سنجیدگی کو لیئے ٹکر ٹکر بیٹھا دیکھتا رہ جاتا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" میرے متعلق کوئی بات نہ کیا کرو ورنہ کسی روز قبر میں اتر جاؤ گے "........ تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سنجیدگی کا یہی انجام ہوتا ہے ۔ کیوں صفدر "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسکے ساتھ ہی اسنے نمبر ڈائل کر دیئے

" انکوائری پلیز "........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی ۔

" سیسل پیلس کے نمبر دیں "۔ عمران نے لارڈ کے محل کا نام لیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے فوراً دو نمبر بتا دیئے گئے ۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر آپریٹر کے بتائے ہوئے دو نمبروں میں سے ایک نمبر ڈائل کر دیا۔

" سیسل پیلس "........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" یہ لارڈ کا محل ہی ہے ناں "۔ عمران نے اس بار کنشاسا جیسی آواز

منہ سے نکالتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں لارڈ صاحب کا محل ہے۔آپ کون صاحب ہیں"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لارڈ صاحب کو کہو کہ جناب سمتھ اینڈرلیسن صاحب کا فون ہے۔ کیا سمجھے اگر وہ لارڈ صاحب ہے تو میں بھی جناب اور صاحب دونوں ہوں۔ایک تو نام ایسے رکھ لیتے ہیں جیسے جدی پشتی لارڈ ہوں۔ پتہ نہیں میرے باپ کو کیوں عقل نہیں آئی۔ میرا نام سمتھ رکھنے کی بجائے کنگ کیوں نہیں رکھ دیا"........ عمران نے کنشاسا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں"........ دوسری طرف سے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

"اپنے حلق سے بول رہا ہوں تم کیا لارڈ کے گارڈین ہو۔ سرپرست ہو کہ تم نے لارڈ سے بات کرانے کی بجائے میرا انٹرویو لینا شروع کر دیا ہے۔جانتے ہو میں کون ہوں۔ میں نے ایکریمیا کے صدر کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے"۔ عمران نے بھی اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ دیر لائن پر خاموشی طاری رہی۔ پھر اسی آدمی کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو جناب لارڈ صاحب سے بات کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈمی ایلیفنٹ۔ سمتھ بول رہا ہوں۔ پہچانتے ہو مجھے یا

تمہارے دماغ پر عقل کا پلستر کروانا پڑے گا"۔ عمران نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم چھپکلی کی دم تم کہاں سے اچانک ٹپک پڑے۔ کیا قبر سے نکل آئے ہو"........ دوسری طرف سے ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔ البتہ لہجہ باوقار تھا۔

"ارے ارے ٹھیک ہے پرانا پلستر کام کر رہا ہے"۔ عمران نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان کافی دیر تک انتہائی بے تکلفانہ انداز میں باتیں ہوتی رہیں آخر کار یہ طے ہو گیا کہ عمران وہاں محل میں جائے گا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میرا آئیڈیا درست تھا۔ اس نے اس محل میں یقیناً زبردست حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے۔ لیکن اب یہ سب انتظامات میری وجہ سے آف کر دیئے جائیں گے۔ اس طرح ہمیں صحیح سلامت محل میں داخل ہونے اور لارڈ تک پہنچنے کا کھلا راستہ مل جائے گا۔ اب میری پلاننگ سنو۔ میں اکیلا وہاں جاؤں گا۔ لیکن میرے اندر جانے کے کچھ دیر بعد ہی تم نے عقبی طرف سے اندر داخل ہونا ہے۔ اس اڈے میں سائلنسر لگے مشین پسٹل موجود ہیں۔ تم نے وہی استعمال کرنے ہیں وہ انتہائی عیار اور ذہین آدمی ہے۔ اس لئے یہاں فون پر تو بات بن گئی ہے۔ میری سمتھ کی ملاقات آج سے چھ سال قبل ہوئی تھی۔ میں نے اس لحاظ سے اس کا میک اپ کیا ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ سمتھ اور میرے جسم میں خاصا فرق ہے۔ اس لئے وہ عیار بوڑھا بہت جلد فرق

سمجھ جائے گا لیکن میں اس پر قابو پالوں گا۔ البتہ اسی دوران تم نے اس محل میں داخل ہو کر محل میں موجود ہر آدمی کا خاتمہ کر دینا ہے کمانڈو ایکشن کرنا لیکن انتہائی تیز رفتاری سے اور جب ایکشن مکمل ہو جائے تو مجھے ریڈ کاشن دینا۔ میں باہر آجاؤں گا اور پھر تم سب کو وہیں لے چلوں گا جہاں وہ لارڈ موجود ہو گا۔ اس کے بعد ہم پورے اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کریں گے اور اس کے محل کی تلاشی بھی لیں گے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد اڈے سے دو کاریں باہر نکلیں۔ ایک کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر ٹائیگر اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر اور سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا۔ طے یہ ہوا تھا کہ محل کے قریب پہنچ کر جولیا۔ ٹائیگر اور تنویر بھی صفدر والی کار میں شفٹ ہو جائیں گے اور عمران اکیلا محل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ جائے گا۔ جب کہ صفدر اپنے ساتھیوں سمیت چکر کاٹ کر محل کی عقبی طرف چلا جائے گا۔ یہ انتظام اس لئے کیا گیا تھا کہ یہاں قانوناً چار سے زیادہ افراد کسی کار میں سوار نہ ہو سکتے تھے اور اگر عمران کے علاوہ باقی افراد شروع سے ہی ایک کار میں سوار ہو جاتے تو ان کی تعداد پانچ ہو جاتی۔ اس طرح راستے میں ٹریفک پولیس لازماً انہیں روک لیتی۔ دونوں کاریں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس علاقے میں داخل ہو گئے۔ جہاں لارڈ کا محل تھا۔ عمران نے کار

ایک سائیڈ پر کر کے روکی۔ صفدر نے بھی عقب میں کار روک لی اور جولیا تنویر اور ٹائیگر عمران کی کار سے اتر کر عقبی کار کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ محل کے انتہائی عظیم الشان گیٹ پر پہنچ گیا۔ جیسے ہی اس کی کار گیٹ کے سامنے رکی۔ گیٹ کی سائیڈ پر بنے ہوئے کیبن سے یونیفارم پہنے ایک مسلح آدمی باہر آگیا

"میرا نام سمتھ اینڈرسن ہے"........ عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر۔ یس سر میں پھاٹک کھولتا ہوں سر"........ آنے والے نے نام سنتے ہی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس کیبن کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جہازی سائز کا پھاٹک خودکار انداز میں کھلتا چلا گیا۔ شاید اس کے کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم اسی کیبن میں تھا۔ عمران نے کار کھلے ہوئے پھاٹک کے قریب لا کر روک دی اور پھر اشارے سے اس مسلح باوردی آدمی کو اپنی طرف بلایا۔

"یس سر"........ اس محافظ نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھکتے ہوئے کہا۔

"وہ حفاظتی نظام آف ہو گیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھول گئے ہو اور میں کار سمیت بھک سے اڑ جاؤں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر آف کر دیا گیا ہے۔ لارڈ صاحب نے حکم دیا ہے کہ جب تک آپ محل میں رہیں سسٹم آف رہے گا۔ آپ بے فکر ہو کر جائیں سر

پورچ میں سیکرٹری صاحب آپ کے استقبال کے لئے موجود ہیں
سر .... نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے
مسکراتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض لان طے کرنے کے
بعد ایک بہت بڑے پورچ میں جا کر اس نے کار روک دی اور پھر
دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سرمئی
رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا پورچ
کی طرف بڑھا۔

"اوہ تو آپ ہیں وہ صاحب جنہوں نے میرا انٹرویو لینا شروع کر دیا
تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صاحب" .... رومر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"چلو بھئی چلو ارے ہاں وہ تمہارے لارڈ صاحب کی صحت اب
کیسی ہے۔ ویسے ہی موٹے ہیں یا" .... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"جی وہ تو بیماری کی وجہ سے تھے۔ اب بیماری دور ہو گئی ہے۔
اب وہ دوبارہ سمارٹ ہو گئے ہیں" .... رومر نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مختلف راہداریوں سے
گزرنے کے بعد آخر کار رومر ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔

"تشریف لے جائیے سر۔ لارڈ صاحب اندر آپ کے منتظر ہیں"۔
نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران دروازہ کھول کر اندر
داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں

یا گیا تھا۔ انتہائی قیمتی ترین فرنیچر سے مزین اس کمرے کو انتہائی
بصورت اور دلکش انداز میں سجایا گیا تھا اور سامنے ایک گنجا شخص
ے آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔ اس کا چہرہ باوقار تھا۔ سر انڈے کے
لکے کی طرح صاف تھا۔ کلین شیو تھا لیکن بھنویں اور پلکیں بھی سفید
یں مناسب جسم تھا۔ وہ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی مسکراتا ہوا
کھڑا ہوا۔

"کتنے طویل عرصے بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں چھپکلی کی دم ویسے تم
یں تو بڑی تبدیلیاں آ گئی ہیں۔ تمہارا قد بھی کم ہو گیا ہے اور جسم بھی
ریرا کیا چکر ہے۔ کیا گھس گئے ہو" .... لارڈ کی تیز نظریں عمران کے
رے پر اس طرح جمی ہوئی تھیں کہ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے
س کی نظریں برمے کی طرح اس کے چہرے پر موجود میک اپ کی تہہ
و چھیلتی ہوئیں اس کے اصل چہرے تک پہنچ رہی ہوں۔

"اور تم بھی تو ڈمی ایلیفنٹ کی بجائے ڈمی گوٹ بن گئے ہو۔ میرا
طلب ہے نقلی ہاتھی کی بجائے نقلی بھیڑ" .... عمران نے مسکراتے
وئے کہا۔

"کمال ہے۔ بہرحال بیٹھو" .... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے
ہا اس کی آنکھوں اور چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا بات ہے۔ لارڈ تم میرے آنے پر خوش نہیں ہوئے"۔ عمران
نے بھی قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے سمتھ۔ تم بیٹھو میں ابھی آ رہا

ہوں"۔ لارڈ نے کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا
"کمال ہے۔ میں آیا ہوں اور تم جا رہے ہو بیٹھو"........ عمر
نے اٹھ کر بڑے بے تکلفانہ انداز میں لارڈ کا بازو پکڑا اور دوسرے
لارڈ کا جسم تیزی سے گھومتا ہوا اس کے سینے سے آکر ایک لمحے کے
لگا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازو بجلی کی سی تیزی
حرکت میں آئے اور لارڈ کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور پھر اس
جسم یکلخت اس کے بازوؤں میں ڈھیلا پڑتا گیا۔ عمران نے تیزی
اسے ایک صوفے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی
دروازے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور رومر ایک ٹرے
اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں مشروبات کے دو گلاس
رکھے ہوئے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی جیسے ہی اس کی نظریں سا
صوفے پر بے ہوش پڑے لارڈ پر پڑیں اس کے ہاتھ سے ٹرے ایک
دھماکے سے نیچے گری۔

"ارے ارے کیا ہوا"........ عمران نے قریب پہنچتے ہوئے کہا
پھر اس سے پہلے کہ رومر سنبھلتا۔ عمران کا بازو گھوما اور رومر یکلخت
ہوا اچھل کر ایک طرف قالین پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیز
سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کی لات گھومی اور رومر
کنپٹی پر پڑنے والی بوٹ کی ضرب نے اس کے جسم کو یکلخت ڈھیلا کر
وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی نبض پکڑی ا
جب اسے اطمینان ہو گیا کہ کم از کم ایک گھنٹے سے پہلے اسے ہو

یں آ سکتا تو وہ اسے چھوڑ کر دوبارہ دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن
روازہ کھول کر باہر جانے کی بجائے اس نے دروازہ بند کر کے اسے
ندر سے لاک کر دیا اور اطمینان سے واپس آکر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
سے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی باہر آپریشن میں مصروف ہوں گے اور
ب تک ان کی طرف سے ریڈ کاشن نہ مل جائے۔ اس کے اس طرح
اہر جانے سے معاملہ خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ کرسی پر بیٹھا
یڈ کاشن کا انتظار کرتا رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی کلائی پر
ربیں لگنی شروع ہو گئیں اور وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا
س نے گھڑی کا بٹن کھینچ کر اسے دوبارہ بند کیا تو ضربیں لگنی بند ہو
ئیں اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ
اہر آیا اور پھر ابھی اس نے ایک راہداری پار کی تھی کہ اسے دور سے
وڑ کر آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی چونکہ اسے ریڈ کاشن مل چکا
ھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا کہ آنے والا اس کا ہی ساتھی ہو گا۔ اس لئے
و اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ لیکن جیسے ہی وہ ایک موڑ کے قریب
نچا۔ اچانک ایک لمبا تڑنگا آدمی موڑ پر نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں
یب سی گن تھی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا۔ اچانک ایک
ھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی
رم سلاخ اس کی ناک اور منہ سے ہوتی ہوئی سینے کی گہرائیوں میں
رتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام حواس یکلخت فنا ہو کر رہ
گئے۔

لارڈ کو اپنے جسم میں درد کی ایک تیز لہر کے دوڑنے کا احساس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات یکلخت جیسے گہری نیند سے بیدار ہو گئے۔

"لارڈ۔ لارڈ۔ ہوش میں آیئے۔ میں کاوڈر ہوں "....... اسی لمحے ایک آواز سنائی دی اور لارڈ کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"کیا۔ کیا۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ۔ یہ"۔ لارڈ کے منہ سے لاشعوری انداز میں الفاظ نکلے۔

"لارڈ دشمنوں کا پورا گروپ گرفتار کر لیا گیا ہے"........ سامنے کھڑے ایک لمبے تڑنگے آدمی نے کہا اور لارڈ بے اختیار کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر واپس کرسی پر اس طرح گر گیا جیسے ٹانگوں نے اس کے جسم کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا ہو۔

"کاوڈر۔ کاوڈر تم۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"۔ لارڈ نے ایک بار پھر

جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اس سپیشل سٹنگ روم میں تھا۔

"لارڈ میں نیچے آپریشن روم میں تھا کہ میں اچانک ایک کام کے لئے اوپر آیا تو میں نے ایک عورت اور چار مردوں کو محل میں موجود محافظوں کو ہلاک کرتے ہوئے دیکھا۔ میں یہ دیکھ کر بے حد پریشان ہوا اور فوراً ہی واپس نیچے چلا گیا۔ حفاظتی سسٹم دوبارہ آن کرنے کے لئے آپ کی طرف سے پاس ورڈ کی ضرورت تھی اور آپ تک شاید یہ لوگ مجھے پہنچنے نہ دیتے اور وہاں نیچے کوئی اسلحہ بھی نہ تھا۔ البتہ ایک لازیم گن وہاں موجود تھی۔ میں نے اسے غنیمت سمجھا اور لازیم گن لے کر واپس اوپر آیا تو میں نے ان چار مردوں اور عورت کو ایک جگہ اکٹھے کھڑے دیکھا ان میں سے ایک کلائی کی گھڑی کے بٹن کو مروڑ رہا تھا۔ میں نے ان پر لازیم گن کا فائر کھول دیا۔ چونکہ وہ سب اکٹھے کھڑے تھے اس لئے پہلے ہی فائر نے ان سب کو ڈھیر کر دیا۔ میں وہاں سے نکلا اور دوڑتا ہوا آپ کی طرف آنے لگا۔ جیسے ہی میں تیسری راہداری کا موڑ مڑا اچانک سامنے ایک سفید بالوں والا آدمی آ گیا۔ جو اجنبی تھا میں نے پلک جھپکنے میں اس پر بھی فائر کھول دیا اور وہ بھی شکار ہو کر نیچے گرا تو میں یہاں آیا۔ یہاں رومر بھی بے ہوش پڑا تھا اور آپ بھی۔ میں نے پہلے رومر کو ہوش دلایا اور اسے ساری پوزیشن سمجھا کر باہر بھجوایا اور پھر آپ کو ہوش میں لے آنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اب آپ ہوش میں آئے ہیں"۔ کاوڈر نے تیز تیز لہجے میں تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ کون لوگ تھے۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ سمتھ نہ تھا۔ مجھے پہلے ہی شک پڑ گیا تھا۔ میں اسے چیک کرنے کے لئے تمہیں فون کرنے آرہا تھا کہ یکلخت اس نے مجھے چھاپ لیا۔ کہاں ہیں وہ زندہ ہیں یا مردہ ہیں"...... لارڈ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لازیم گیس اٹیک کی وجہ سے وہ بے ہوش ہیں۔ آپ حکم کریں تو ان کو اب گولیوں سے اڑا دیا جائے"...... کاوڈر نے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں۔ مجھے ان سے پوری تفصیلات معلوم کرنی ہوں گی۔ یہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو پھر یقیناً انہوں نے یہاں کا پتہ آرتھر سے معلوم کیا ہوگا اور آرتھر کے قاتل بھی یہی ہیں۔ میں آرتھر کا ان سے عبرتناک انتقام لوں گا۔ میں ان کے جسموں کے ایک ایک حصے کو علیحدہ علیحدہ بارود سے اڑا دوں گا۔ میں ان کی رگوں میں بارود بھر کر انہیں اڑا دوں گا۔ میں ان کی آنکھیں نکال کر ان میں مرچیں بھر دوں گا"...... لارڈ نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اور انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہو۔ کاوڈر بھی بے اختیار سہم کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"بلاؤ رومر کو بلاؤ۔ وہ مجھے تفصیلی رپورٹ دے۔ پھر میں باہر جاؤں گا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں جلدی بلاؤ اسے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ سمتھ کیسے بن گیا۔ یہ سمتھ کو کیسے جانتا ہے اور اسے کیسے معلوم ہوا کہ سمتھ اور میرے درمیان تعلقات ہیں۔ عجیب چالباز اور

عیار لوگ ہیں یہ۔ ایسے لوگ لارین۔ پی ون۔ روجر۔ جیکسن۔ گاربو اور کیپٹن ورینگل کے بس کا روگ کیسے ہو سکتے ہیں جن لوگوں نے مجھے احمق بنا دیا مجھے جو آج تک ساری دنیا کو احمق بناتا چلا آ رہا ہے۔ آج وہ ان کے ہاتھوں ایسا احمق بن گیا کہ خود اپنے ہاتھوں سے حفاظتی سسٹم آف کر کے انہیں اندر بلا لیا۔ اوہ گاڈ کس قدر خطرناک لوگ ہیں یہ۔ لیکن اب یہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ اب لارڈ انہیں بتائے گا کہ عیاری اور مکاری کیا ہوتی ہے۔ ظلم اور سفاکی کیا ہوتی ہے۔ انتقام کسے کہتے ہیں"...... لارڈ نے اسی طرح مسلسل ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ حالانکہ وہ اس وقت سٹنگ روم میں اکیلا کھڑا تھا۔ کاوڈر باہر چلا گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ رومر تھا جس کی کنپٹی پر نیلے رنگ کے نشانات دور سے نظر آ رہے تھے۔

"کہاں ہیں وہ"...... لارڈ نے چیخ کر رومر سے پوچھا۔

"جناب میں نے انہیں ریڈ روم میں پہنچا دیا ہے۔ آپ حکم فرمائیں تو انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے"...... رومر نے جھک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی ہلاک ہوئے ہیں کس طرح ہلاک ہوئے ہیں۔ کیا کسی نے ان کا مقابلہ نہیں کیا۔ ایک عورت اور چار مردوں کے مقابلے میں بیس پچیس تربیت یافتہ اور مسلح افراد کیوں نہیں لڑ سکے۔ آخر کیسے انہوں نے یہ سب کچھ کر لیا"...... لارڈ نے انتہائی غصے سے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"جناب میں تو مشروب لے کر اندر داخل ہو رہا تھا کہ اچانک میری نظر آپ پر پڑی ۔آپ صوفے پر بے ہوش پڑے تھے اور وہ مہمان دروازے کی طرف آرہا تھا۔ٹرے میرے ہاتھوں سے گر گیا اور پھر اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا۔اس مہمان نے میری کنپٹی پر زور دار ضرب لگائی ۔ میں نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ اس نے دوسری ضرب لگائی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو کاوڈر مجھ پر جھکا ہوا تھا۔اس نے مجھے ساری صورتحال بتائی تو میں اسے آپ کو ہوش میں لے آنے کی ہدایت دے کر باہر گیا۔وہاں راہداری میں آپ کا مہمان بے ہوش پڑا ہوا تھا اور مغربی حصے میں ایک عورت اور چار مرد بے ہوش پڑے تھے چونکہ کاوڈر نے پہلے ساری صورت حال بتا دی تھی اس لئے میں ان کی طرف سے مطمئن تھا۔میں نے اپنے آدمیوں کی صورت حال چیک کرنے کے لئے پورے محل کا راؤنڈ لیا ہے ۔ سارے کے سارے محافظ اور دیگر آدمیوں کو گنوں سے ہلاک کر دیا گیا تھا۔سوائے کاوڈر کے اور ایک آدمی بھی زندہ نہ بچا تھا۔میں نے اس خیال سے کہ یقیناً آپ ان سے پوچھ گچھ کریں گے کہ یہ کون لوگ ہیں ان سب کو سپیشل روم میں منتقل کر کے انہیں لوہے کے تابوتوں میں بند کر دیا ہے "۔رومر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں ۔یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں ۔ انہیں فوراً ہلاک کر دو۔ میں ان سے پوچھ گچھ کرنے کے چکر میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا ۔جاؤ گولیوں سے ان کی کھوپڑیاں اڑا دو جاؤ "۔

لارڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور رومر اور کاوڈر دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گئے ۔ابھی انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے ۔

" رک جاؤ تم نے کیا کہا تھا رومر کہ تم نے انہیں لوہے کے تابوتوں میں بند کر دیا ہے "........ لارڈ کی آواز سنائی دی ۔

"یس لارڈ"........ رومر نے مڑ کر کہا۔

"اوہ پھر وہ یقیناً مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہیں ۔ پھر ان کی طرف سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے ۔ ٹھیک ہیں میں خود اپنے ہاتھوں سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کروں گا ۔اپنے ہاتھوں سے ۔ آؤ میرے ساتھ "۔لارڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس کے چہرے پر غصے اور انتقام کے شعلے بھڑکتے نظر آرہے تھے وہ اس طرح مسلسل دانت پیس رہا تھا جیسے حملہ آوروں کے نرخرے اپنے دانتوں سے کاٹ دینا چاہتا ہو۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کوئی سرد لہر دوڑتی چلی جا رہی ہو۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی سابقہ سچویشن کسی فلم کی طرح گھوم گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ لوہے کے ایک تابوت نما باکس میں وہ اس طرح بند تھا کہ اس کی صرف گردن اور سر اس تابوت سے باہر تھا۔ باقی سارا دھڑ اس لوہے کے باکس میں بند تھا۔ باکس اس قدر تنگ تھا کہ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے لوہے کا تنگ لباس اسے پہنا دیا ہو یہ باکس دیوار کے ساتھ عقبی طرف سے جڑا ہوا تھا۔ اس طرح عمران بھی اس باکس میں بند ہونے کی وجہ سے دیوار کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کے سارے ساتھی اسی طرح لوہے کے

تنگ باکسوں میں بند دیوار کے ساتھ کھڑے تھے اور ایک ایک کر کے ان کی آنکھیں کھلتی جا رہی تھیں۔ کمرہ کافی بڑا تھا اور اس کے اندر ٹارچنگ کی تقریباً تمام اقسام کی مشینری جگہ جگہ پر موجود نظر آ رہی تھی۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں"........ اچانک جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہمیں جیتے جی تابوتوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ تاکہ مرنے کے بعد کم از کم ہمیں یہ حسرت تو نہ رہے کہ نجانے ہماری لاش کو کوئی تابوت میں بھی ڈالے گا یا ویسے ہی برقی بھٹی میں جلا دیا جائے گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب یہ سب ہوا کیسے"......... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہو گا۔ میں تو تمہاری طرف سے ریڈ کاشن ملنے کے بعد اطمینان سے باہر آ رہا تھا کہ ایک آدمی کے دوڑنے کی آواز سنائی دی آواز کیپٹن شکیل کے قدموں جیسی تھی۔ اس لئے میں سمجھا کہ کیپٹن شکیل مجھے تلاش کرنے کے لئے آ رہا ہے پھر اچانک ایک آدمی سامنے آیا اس کے ہاتھ میں عجیب سی ساخت کی گن تھی۔ اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا اس نے فائر کر دیا اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ میری ناک اور منہ سے گزر کر سینے کی گہرائیوں میں اترتی چلی جا رہی ہو اور پھر اب یہاں اس حالت میں ہوش آیا ہے"........ عمران نے کہا۔

"ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ ہم نے انتہائی تیز رفتار ایکشن

کرتے ہوئے محل میں موجود تمام محافظوں کا خاتمہ کر دیا۔ جب ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا کہ اور کوئی آدمی باہر نہیں رہ گیا تو ہم نے آپ کو ریڈ کاشن دیا۔ ابھی ریڈ کاشن دے کر فارغ ہی ہوئے تھے کہ اچانک ہماری بھی وہی کیفیت ہوئی جو ابھی آپ نے بتائی ہے اور اب اس حالت میں ہوش آیا ہے" .... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو کہ ہوش میں آنے کے قابل رہ گئے ہیں۔ بہر حال ابھی وہ لارڈ یہاں آئے گا۔ تم نے اس کے سامنے میرے ساتھ شناسائی کی کوئی بات نہیں کرنی" .... عمران نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور لارڈ اندر داخل ہوا اس کے پیچھے رومر اور وہ آدمی تھا جس نے عمران پر فائر کھولا تھا۔ وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے سیدھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے آکر رک گئے۔

لارڈ کے چہرے پر غصے اور نفرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہونہہ تو تم اپنے ساتھیوں سے کہہ رہے تھے کہ میرے سامنے تمہارے ساتھ شناسائی کا اظہار نہ کریں۔ تمہیں نہیں معلوم کہ میں ملحقہ آپریشن روم میں موجود تھا اور میرے کہنے پر تمہیں ہوش میں لایا گیا اور وہاں بیٹھ کر میں نے تمہارے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سنی مقصد صرف اتنا تھا کہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تم میں سے عمران کون ہے اور اس آدمی نے تمہیں عمران کہہ کر پکارا اور تم نے اس کا جواب دیا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ تمہیں سمتھ اینڈریسن کے بارے میں کہاں سے معلوم ہو گیا اور تمہیں میرے اور اس کے

درمیان گہرے تعلقات اور خصوصی الفاظ کا علم کیسے ہو گیا" ۔ لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران اس کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں عمران کو پہچاننے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی" ۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم اور تمہارا گروپ ٹاگ میں کیا کرتا پھر رہا ہے۔ تم لوگوں سے میرا کوئی واسطہ نہ تھا۔ لیکن تم نے میرے سوتیلے بیٹے آرتھر پر جس انداز میں ہولناک تشدد کیا اور اسے ہلاک کیا۔ اس سے مجھے تم میں دلچسپی پیدا ہوئی تھی اور اب یہ دلچسپی میرے ہاتھوں تمہاری موت پر منتج ہو گی" .... لارڈ نے دانت پیسنے کے سے انداز میں کہا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ آرتھر کو ہم نے ہلاک کیا ہے" ۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو علی عمران میں تمہارے متعلق جتنا کچھ جانتا ہوں۔ اتنا شاید کوئی بھی نہ جانتا ہو گا۔ یہ درست ہے کہ میں کافی عرصے سے سرکاری ایجنسی سے ریٹائر ہو چکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہاری کارکردگی اس دوران پہلے سے بڑھی ہی ہو گی اور مجھے تمہاری اس کارکردگی کا ثبوت بھی مل چکا ہے کہ تم انتہائی حیرت انگیز انداز میں سمتھ اینڈریسن کا روپ دھار کر نہ صرف خود میرے محل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے بلکہ ایک لحاظ سے تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے مجھ پر اور محل پر مکمل کنٹرول بھی حاصل کر لیا تھا اگر تہہ خانے میں

موجود کاوڈر تمہیں چیک نہ کر لیتا تو تم ہم سب کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے ۔ حالانکہ اس محل میں اس قدر زبردست حفاظتی انتظامات تھے کہ اگر تم یہ روپ نہ دھارتے تو تم کیا تمہاری سوچ بھی محل میں داخل نہ ہو سکتی تھی "...... لارڈ نے تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہاٹ فیلڈ کے ایکریمیا اور ناڈا کے ڈائریکٹر لارڈ کے منہ سے اپنی اتنی تعریف کا مجھے تصور نہ تھا۔ میں تمہارا شکر ادا کرتا ہوں لارڈ اور تمہاری اس تعریف کو میں اپنے لئے اعزاز سمجھتا ہوں ۔ اگر تمہیں میری کارکردگی کے بارے میں اتنا ہی علم تھا تو تمہیں گرانڈ ماسٹر کو پاکیشیا میں تخریب کاری سے روکنا چاہئے تھا "...... عمران نے کہا۔

" ہاٹ فیلڈ کیا کہہ رہے ہو ۔ کون ہاٹ فیلڈ۔ کیسی ہاٹ فیلڈ "۔ لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب مجھے تمہاری اس شاندار اور بے داغ اداکاری کی تعریف کرنی پڑے گی ۔ سنو لارڈ تم نے آرتھر کا ہمیں قاتل از خود مان لیا ہے اور تم اس پر اصرار بھی کر رہے ہو اور تم نے جس طرح مجھے اور میرے ساتھیوں کو لوہے کے ان باکسز میں جکڑ رکھا ہے ان باکسز کی وجہ سے ہماری تمہارے خلاف کوئی جدوجہد کامیاب نہیں ہو سکتی اس لئے اس سچویشن میں تمہارا ہاٹ فیلڈ سے انکار کچھ عجیب سا لگتا ہے ۔ تمہاری بات سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ تم ابھی تک اس بات سے خوفزدہ ہو کہ

ہم کسی بھی لمحے سچویشن بدل سکتے ہیں "...... عمران نے [illegible] لہجے میں کہا۔

" سچویشن اور تم بدل سکتے ہو ۔ یہ خیال ہی ذہن سے نکال دو ۔ موت تمہارے لئے مقدر ہو چکی ہے ۔ باقی رہی تمہاری یہ بات کہ میرا کسی ہاٹ فیلڈ سے کوئی تعلق ہے تو یہ بھی غلط ہے "...... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ بات ہے تو پھر تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہے ۔ یہ سب کچھ غلط فہمی میں ہوا ہے اور تم ایک سیکرٹ ایجنسی کے چیف رہ چکے ہو ۔ تمہیں معلوم ہے کہ فیلڈ میں کام کرتے وقت ایسی غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ جہاں تک تمہارے آدمیوں کی ہلاکت کا تعلق ہے ۔ ہم تمہیں اس کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں "۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے آدمیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے ۔ یہ لوگ تو میرے نزدیک ایسے کیڑے ہیں جو دولت کی نالی میں رینگتے رہتے ہیں ۔ تم نے آرتھر کو ہلاک کر کے مجھے جو زخم پہنچایا ہے وہ ناقابل تلافی ہے اور تمہیں اس کے انتقام میں بہرحال مرنا ہی ہوگا "...... لارڈ نے آدمیوں کا ذکر جس حقارت آمیز لہجے میں کیا تھا ۔ اس کا ردعمل عمران نے لارڈ کے پیچھے کھڑے ہوئے اس کے دونوں آدمیوں کے چہروں پر ابھرتا ہوا واضح طور پر دیکھ لیا تھا۔

" جس طرح آرتھر انسان تھا اسی طرح یہ لوگ بھی انسان ہیں ۔ ان

کے اور آرتھر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں آرتھر میرا بیٹا تھا اور میں اسے ایک عظیم مشن کے لئے تربیت دے رہا تھا۔ یہ لوگ مجھ سے بھاری معاوضے حاصل کرتے ہیں اور جو شخص معاوضہ لیتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ بھاری معاوضے مفت نہیں دیئے جاتے۔ بہر حال اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"........ لارڈ نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں لارڈ کہ اگر واقعی تمہارا تعلق ہاٹ فیلڈ سے نہیں ہے تو ہمارے راستے میں نہ آؤ۔ باقی رہی موت اور زندگی کی بات تو اس کی ہمیں پرواہ کبھی نہیں رہی کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ موت اور زندگی کا فیصلہ اللہ تعالٰی کے ہاتھ میں ہے۔ کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتا"....... عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"تم۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ مجھے لارڈ کو تمہاری یہ جرأت"۔ لارڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔

"رومر اور کاوڈر ان سب کی کھوپڑیاں اڑا دو۔ فائر کرو ان پر"........ لارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"مگر سر آپ تو انتقام لینے کی بات کر رہے تھے۔ اس طرح تو یہ فوراً ہی ہلاک ہو جائیں گے"........ کاوڈر نے کہا۔

"تم۔ تم میرے سامنے اگر مگر کر رہے ہو۔ میرے سامنے"۔ غصے

کی شدت سے لارڈ کا چہرہ آگ میں پڑے لوہے کی طرح تپ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی جس طرح بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح لارڈ نے جیب سے چھوٹا سا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دھماکوں کے ساتھ ہی رومر اور کاوڈر دونوں گولیوں کی زد میں آکر بری طرح چیختے ہوئے فرش پر گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

"میرے سامنے مگر کہہ رہے ہو اور حکم کی تعمیل ہی نہیں کر رہے تمہاری یہ جرأت"........ لارڈ پر واقعی پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا۔ وہ مسلسل ان پر فائر کیے چلا جا رہا تھا اور جب کرچ کی آواز مشین پسٹل سے سنائی دی تو وہ اس طرح چونکا جیسے دورے کی حالت سے ہوش میں آگیا ہو۔ اس نے ایک جھٹکے سے خالی مشین پسٹل ایک طرف پھینکا اور پھر رومر کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرنے والی مشین گن اٹھانے کے لئے دوڑ پڑا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ مشین گن تک پہنچ کر اسے اٹھاتا اچانک کڑکڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور لارڈ کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی یہ تیز آواز سن کر چونک پڑے تھے کہ پھر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ انہوں نے جولیا کے جسم کے گرد موجود تابوت کو درمیان سے کھلتے اور جولیا کو آگے بڑھ کر لارڈ پر کسی چیتے کی طرح جھپٹتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ایک ستون سے ٹکرایا اور نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ جولیا کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور لارڈ اس طرح چیخ کر فرش پر تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی تڑپتی ہے۔

"خیال رکھنا مر نہ جائے"...... عمران نے چیخ کر کہا اور جولیا اپنی
تیزی سے گھومی ہوئی لات کو روکنے کی کوشش میں اچھل کر خود ہی
نیچے فرش پر جا گری لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھل کر کھڑی
ہوئی مگر اس دوران لارڈ کا جسم ایک جھٹکا لے کر ساکت ہو چکا تھا۔
اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مرا نہیں بلکہ بے ہوش ہو چکا ہے اور اس کے
ساتھ ہی جولیا تیزی سے عمران اور اپنے ساتھیوں کی طرف مڑی اس
کے چہرے پر کامیابی کی مسرت نمایاں تھی۔

"ویل ڈن جولیا ویل ڈن۔ تم نے واقعی آج اپنے ساتھ ہم سب کی
جانیں بچالی ہیں۔ ورنہ اس بوڑھے نے ہمیں یقیناً مشین گن سے بھون
ڈالنا تھا"...... عمران نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور جولیا
کے چہرے پر جیسے مسرت پوری طرح جگمگا اٹھی۔

"حیرت ہے مس جولیا آپ نے کس طرح اس تابوت کو کھول لیا"۔
صفدر کے لہجے میں بھی حقیقی حیرت تھی۔

"ذہانت میں مس جولیا کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ یونہی تو چیف
نے انہیں اپنا نائب نہیں بنایا"...... تنویر نے اس طرح فخریہ لہجے
میں کہا جیسے یہ کارنامہ جولیا کی بجائے خود تنویر نے سرانجام دیا ہو اور
جولیا کوئی جواب دینے کی بجائے آگے بڑھی اور اس نے عمران کے جسم
کے گرد باکس کے اس حصے پر ہاتھ رکھا جو دیوار میں جڑا ہوا تھا اور پھر
ایک ہک کو جیسے ہی اس نے کھینچا۔ کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی
تابوت سامنے سے دو حصوں میں کھل گیا اور عمران تیزی سے قدم

بڑھاتا اس کھلے تابوت سے باہر آگیا۔

"واہ آج مجھے اس محاورے پر واقعی یقین آگیا ہے کہ وقت پڑنے پر
کھوٹے سکے بھی کام آجاتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو اگر مس جولیا اپنی کارکردگی کا مظاہرہ نہ کرتیں تو
اب تک تمہاری یہ زہریلی زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکی ہوتی"۔
تنویر کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے میں نے تمہیں یا جولیا کو تو کچھ نہیں کہا۔ میں تو
سکوں کی بات کر رہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر کا باکس
کھولتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو تنویر یہ شخص حد سے زیادہ خود پرست واقع ہوا ہے
یہ چاہتا ہے کہ بس اسی کی تعریف ہوتی رہے اور اس کی کارکردگی کے
قصیدے پڑھے جاتے رہیں"...... جولیا نے تنویر کا باکس کھولتے
ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر کا چہرہ اندرونی مسرت سے گلاب کے
پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"ویسے عمران صاحب آپ نے واقعی زیادتی کی ہے۔ مس جولیا نے
اس بار واقعی اپنی ذہانت اور کارکردگی سے ہم سب کی جانیں بچائی ہیں
ورنہ ان باکسز نے واقعی ہمیں مکمل طور پر بے بس کر دیا تھا"۔ صفدر
نے بھی جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ایک تو یہ بڑی مصیبت ہے کہ ہر شخص عورت کی حمایت کرنا
اپنا فرض سمجھ لیتا ہے۔ چاہے بات اس کی سمجھ میں آئی ہو یا نہیں۔

بھائی میں نے کب کہا ہے کہ جولیا نے کارکردگی نہیں دکھائی میں نے تو سب سے پہلے جولیا کی تعریف کی تھی"...... عمران نے کیپٹن شکیل کو باکس کی گرفت سے آزادی دلاتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"پھر تم نے جولیا کو کھوٹے سکے کیوں کہا ہے"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جولیا کو کھوٹا سکہ۔ بھائی اب اتنی گرائمر تو مجھے بھی آتی ہے کہ اگر میں جولیا کو کہتا تو کھوٹا سکہ کی بجائے کھوٹی چونی کہتا۔ میں نے کھوٹے سکے کہا تھا اور جولیا ابھی واحد ہے۔ مم مم میرا مطلب ہے۔ ابھی غیر شادی شدہ ہے۔ اس لئے سکے کا لفظ اس کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا میں نے تو رومر اور کاوڈر کے لئے یہ الفاظ کہے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بات مت بدلو۔ تم نے جو کچھ بھی کہا تھا جولیا کو کہا تھا"۔ تنویر نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ان دونوں آدمیوں سے مجھے توقع تو ہرگز نہ تھی کہ یہ اس طرح حکم کی تعمیل کی بجائے آگے بات کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ایسی توقع لارڈ کو بھی نہ تھی۔ اس لئے لارڈ پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا تھا۔ میں نے جان بوجھ کر لارڈ کے آدمیوں کے بدلے معاوضے کی بات کی تھی۔ کیونکہ میں اس لارڈ کی فطرت جانتا ہوں۔ اس کی نظر میں آدمیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ اس کا بغیر سوچے مجھے

اظہار بھی کر دے گا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ اس نے جب اپنے آدمیوں کو دولت کی نالی میں رینگتے ہوئے حقیر کیڑے کہا تو اس کے عقب میں موجود رومر اور کاوڈر دونوں کے چہرے بگڑ گئے اور اسی لئے انہوں نے لارڈ کا حکم فوری طور پر ماننے کی بجائے بات کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے لارڈ سے اس پھرتی اور تیزی کی توقع نہ تھی جس قدر پھرتی اور تیزی اس نے ان دونوں کے خاتمے میں دکھائی ہے۔ بہرحال اس سے یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ان کی اس ہچکچاہٹ سے ہم پر فوری فائر نہ کھل سکا اور جولیا کو موقع مل گیا کہ وہ اپنی کارکردگی دکھا سکے۔ اس لئے میں نے ان دونوں کے متعلق کہا تھا کہ کھوٹے سکے بھی وقت پڑنے پر کام آ جاتے ہیں۔ ویسے جولیا تم نے کیا کیا تھا۔ مجھے تو واقعی اب تک سمجھ نہیں آ رہی کہ تم نے اندر سے اسے کیسے کھول لیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوری وضاحت کی تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

"باکس میرے جسم سے بڑا تھا۔ اس لئے میں اندر اپنے ہاتھ اور بازوؤں کو آسانی سے حرکت دے سکتی تھی۔ اتنا مجھے معلوم تھا کہ اس کا آپریشنل سسٹم لازماً باہر ہو گا۔ اس لئے جب تم اس لارڈ سے باتیں کر رہے تھے تو میں نے گردن گھما کر باہر کا جائزہ لیا اور پھر مجھے دائیں ہاتھ پر باہر یہ ہک نظر آ گیا۔ اب مسئلہ تھا ہاتھ باہر نکالنے کا۔ دیوار اور اس باکس کے درمیان معمولی سا خلا تھا۔ چنانچہ میں نے اندر اپنے جسم کو ایک سائیڈ پر موڑا اور بڑی مشکل سے انگلیوں کو اس خلا میں گزارا۔

جب وہ لارڈ اپنے آدمیوں پر گولیاں برسا رہا تھا اس وقت میری انگلیاں اس خلا میں رینگ کر ہک کو پکڑنے کی کوشش میں مصروف تھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ اچانک ہک میری انگلیوں کی گرپ میں آگیا اور نتیجہ یہ کہ عین وقت پر میں اس باکس کی گرفت سے رہا ہو گئی"۔ جولیا نے کہا۔

"گڈ۔ آدمی کو واقعی حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے۔ کوشش کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ ضرور کرم کرتا ہے اور ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ کی طرف بڑھ گیا جو فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کی کنپٹی پر نیلے رنگ کا نشان نمایاں نظر آرہا تھا۔

"اس نے ہاٹ فیلڈ سے تعلق کا اظہار نہیں کیا۔ حالانکہ آرتھر تو کہہ رہا تھا کہ یہی سب کچھ ہے"...... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس کا انداز تو ایسا تھا جیسے یہ سچ کہہ رہا ہو۔ لیکن اس کی اپنی باتیں اس کے تعلق کو ظاہر کر رہی تھیں اگر اس کا تعلق ہاٹ فیلڈ سے نہ تھا تو پھر اسے گرانڈ ماسٹر۔ گاربو اور آرتھر کی ہلاکت کی اطلاع کیوں دی گئی۔ اب اس سے اگلوانا پڑے گا۔ کیونکہ اگر واقعی کوئی ہاٹ فیلڈ ہے تو پھر یہ آخری آدمی ہے جو اس بارے میں کچھ بتا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا

"پہلے اس کے محل کی تلاشی نے لے لی جائے شاید کوئی کام کی چیز سامنے آجائے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں یہ محل بہت بڑا ہے۔ تلاشی لیتے لیتے کئی روز گزر جائیں گے

اس لئے اس سے سب کچھ اگلوانا پڑے گا۔ اسے اٹھاؤ اور یہاں سے باہر لے چلو تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جاسکے"...... عمران نے بات کرتے کرتے ٹائیگر کو لارڈ کے اٹھانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس سے پوچھ گچھ کر لو۔ یہاں تو ٹارچر کا تمام سامان موجود ہے"...... تنویر نے کہا۔

"سامان کی کیا ضرورت ہے وہ شہ رگ کچلنے والا حربہ اختیار کرو۔ وہ تو انتہائی کارآمد حربہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں یہ کافی بوڑھا ہے اور بوڑھے آدمی میں اتنی قوت مدافعت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس پر نہ ہی شہ رگ کچلنے والا حربہ استعمال کیا جا سکتا ہے اور نہ نتھنے کاٹ کر پیشانی کی رگ پر ضربیں لگانے والا۔ اس کے ساتھ کوئی اور کھیل کھیلنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی دوران ٹائیگر لارڈ کو کاندھے پر اٹھا چکا تھا۔

"اور پھر وہ اس ٹارچنگ روم سے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اسی سٹنگ روم میں پہنچ گئے جہاں رومر عمران کو لارڈ سے ملوانے لے گیا تھا۔

"کوئی رسی تلاش کر آؤ۔ اسے کرسی سے باندھنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور تنویر اور صفدر سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے جب کہ باقی افراد وہیں بیٹھ گئے۔ لارڈ کو ایک صوفے پر لٹا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور صفدر واپس آئے تو تنویر کے ہاتھ میں نائیلون کی باریک رسی کا بڑا سا بنڈل موجود تھا اور چند لمحوں بعد ہی لارڈ کو ایک کرسی پر بٹھا کر

رسی کی مدد سے اچھی طرح جکڑ دیا گیا۔

"اب اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے مذاکرات کا آغاز کیا جا سکے"...... عمران نے کہا اور صفدر آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا چند لمحوں بعد لارڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور صفدر پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران لارڈ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد لارڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف جھٹکا کھا کر رہ گیا۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ عورت اس تابوت سے کیسے رہا ہو گئی۔ یہ تو ناممکن ہے"...... لارڈ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کو حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عورتوں اور مردوں کے جسمانی تناسب میں فرق ہوتا ہے۔ تمہاری اتنی عمر گزر گئی لارڈ لیکن تم یہ فرق آج تک محسوس نہیں کر سکے۔ جو باکس ہمارے لئے ٹائٹ تھا وہ جولیا کے لئے ٹائٹ نہ تھا اور جولیا کی پتلی انگلیاں اس خلا سے گزر کر اس آپریشنل ہک تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ جس کے نتیجے میں سچویشن بدل گئی۔ میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ اپنے آدمیوں کا معاوضہ لے لو۔ ورنہ سچویشن بدل بھی سکتی ہے۔ لیکن تم تو ہلاکو بنے ہوئے تھے۔ ہماری موت کا اس طرح اعلان کر رہے تھے جیسے موت کا اختیار تمہارے

ہاتھوں میں دے دیا گیا ہو"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور لارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مم۔ مم۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ تم لوگ ان تابوتوں سے اس طرح بھی از خود رہا ہو سکتے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ایسا ہو بھی گیا۔ اب تم کیا چاہتے ہو"...... لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ ہاٹ فیلڈ نامی تنظیم کے قیام کا مقصد کیا ہے اور سنو اگر تم یہ بات درست طور پر بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ کر بھی واپس جا سکتا ہوں۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ اس وقت اس وسیع و عریض محل میں تمہارے علاوہ تمہارا اور کوئی ساتھی زندہ بھی نہیں ہے اور جس قدر جنونی انداز میں تم نے اپنے دو آدمیوں پر مشین پسٹل کی گولیاں برسائی ہیں۔ اس سے زیادہ جنونی انداز میں تمہارے جسم پر مشین گن کی گولیاں بھی برس سکتی ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں اس وقت جب کہ تم موت کے پنجے میں پھنسے ہوئے تھے اور میں آزاد تھا۔ یہی بتایا تھا کہ میں نے یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے۔ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اس وقت نہ بتا دیتا جب میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ سچویشن بدلی بھی جا سکتی ہے"۔ لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم سمتھ اینڈرسن کے گہرے دوست رہے ہو۔ اس لئے تم

جانتے ہی ہو گے کہ جب سمتھ اینڈ ریسن کو کسی ایسے آدمی کا منہ کھلوانے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ جس پر وہ تشدد بھی نہ کر سکتا ہو اور جس کے ذہن کو بڑھاپے کی کمزوری کی وجہ سے ہپناٹائز بھی نہ کیا جا سکتا ہو اور جو بڑھاپے کی وجہ سے یقیناً پیچیدہ بیماریوں کا مریض ہو تو وہ کیا طریقہ اختیار کرتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور سنو میں واقعی درست کہہ رہا ہوں میرا کوئی تعلق کسی ہاٹ فیلڈ سے کسی طرح بھی نہیں ہے۔ تم جو چاہے میرے ساتھ سلوک کر لو۔ جو طریقہ بھی تمہارا جی چاہے استعمال کر لو۔ لیکن آخر کار تم بھی اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہی درست ہے"...... لارڈ نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"آرتھر نے مجھے بتایا تھا اور ویسے بھی حالات اور واقعات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ گرانڈ ماسٹر کو یہ غلط فہمی تھی کہ اس کا رابطہ ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ میں نے وہ مشینری دیکھی ہے جس سے وہ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرتے تھے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس مشینری کی رینج زیادہ بڑی نہیں ہے اس لئے وہ جسے ہیڈ کوارٹر سمجھتے رہے وہ بھی سیسل پیلس ہے اور جسے وہ بگ باس کہتے رہے۔ اس کا نام لارڈ ہے۔ تمہارے محل کے تہہ خانوں میں اس کی رسیونگ مشینیں چیک کی جا چکی ہیں۔ کہو تو تمہیں ساتھ لے چلیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اسی طرح کے ذہنی کھیل میں بے شمار بار کھیل چکا ہوں مسٹر علی

عمران۔ یہ محل میرا ہے۔ میں نے اسے بنایا ہے اس کے ایک ایک چپے سے میں واقف ہوں۔ یہاں تمہیں ایسی کوئی مشینری دستیاب نہیں ہو سکتی ہاں میری بے ہوشی کے دوران تم خود کوئی ایسی مشین یہاں پہنچا چکے ہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... لارڈ نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا۔

"یہ کیا اس کی بک بک سن رہے ہو تم۔ اسے میرے حوالے کرو میں ابھی چند منٹ میں اسے سیدھا کر دیتا ہوں"...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور لارڈ نے مڑ کر تنویر کو ایسی نظروں سے دیکھا کہ جیسے وہ اسے انتہائی حقیر اور گھٹیا آدمی کے روپ میں دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے نظریں گھمائیں اور بے اختیار اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اسے تنویر کی اس بات سے شدید ذہنی اور جذباتی دھچکہ پہنچا ہو۔

"میرا یہ ساتھی ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے لارڈ۔ اگر تمہاری صحت ٹھیک ہوتی تو اس کا ڈائریکٹ ایکشن واقعی تمہاری زبان کھلوا دیتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے درست کہہ رہا ہوں اور سنو۔ اگر تم مجھے کچھ نہ کہو تو میرا وعدہ کہ میں پھر کبھی تمہارے راستے میں نہ آؤں گا"...... لارڈ نے کہا۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کہ تم کچھ نہیں بتاؤ گے"...... اچانک عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آخری یا پہلے فیصلے کا کیا مطلب میں کچھ جانتا ہوتا تو مجھے کیا ضرورت تھی کہ خواہ مخواہ تم لوگوں کی طرف سے ہونے والے متوقع تشدد کو برداشت کرتا"...... لارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر"۔ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"لارڈ کا سر بالوں سے بے نیاز ہے اور مجھے اچھا نہیں لگتا۔ یقیناً اس کے بالوں کی جڑیں اس کی کھوپڑی کے اندر موجود ہوں گی۔ میں چاہتا ہوں کہ لارڈ کے سر پر اس طرح بال نظر آنے لگ جائیں جیسے فصل کھیت میں لہلہاتی ہے۔ کیا خیال ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس جیسے آپ حکم کریں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو جاؤ بندوبست کرو۔ اس ٹارچر روم میں بلو پمپ پڑا میں نے دیکھا ہے اور باغ میں بمبو پلانٹس بھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"۔ ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لارڈ اور عمران کے سارے ساتھی حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ کیا تماشہ شروع کر دیا ہے تم نے"...... جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

"ابھی اس تماشے کا نتیجہ سامنے آجائے گا۔ سمتھ اینڈرسن کا بھی

کمال ہے کہ وہ ایسے ہی حیرت انگیز کمالات دکھایا کرتا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کرنا کیا چاہتے ہو"...... لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں صرف تمہارے سر پر بال اگوانا چاہتا ہوں۔ تمہارے بالوں کی جڑیں تو موجود ہوں گی لیکن مردہ ہو چکی ہوں گی۔ ٹائیگر باری باری ایک ایک کو زندہ کرنا شروع کر دے گا اور تمہارے سر پر بالوں کی فصل لہلہا اٹھے گی۔ اس سے یقیناً تم پہلے سے زیادہ خوبصورت لگنے لگ جاؤ گے"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا تو لارڈ کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مشینی بلو پمپ تھا۔ جس سے انتہائی تیز اور زوردار پریشر سے ہوا نکلتی تھی اور دوسرے ہاتھ میں اس نے بانس کی ایک بالکل چھوٹی سی تازہ نکلی ہوئی کونپل پکڑی ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ تم آخر کرنا کیا چاہتے ہو"...... لارڈ کے چہرے پر اس بار قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بقول جولیا ابھی تماشہ شروع ہو جائے گا تم بھی دیکھ لینا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

"چلو شروع ہو جاؤ ٹائیگر۔ گنجے لارڈ کے سر پر بال دیکھ کر مجھے یقیناً خوشی ہو گی"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران کے سارے ساتھی بھی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ان میں کسی

کی سمجھ میں بھی یہ بات نہ آ رہی تھی کہ آخر عمران اور ٹائیگر کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نظریں ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں جب کہ لارڈ بھی حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر نے بلو پمپ کا کنکشن بجلی کے ساکٹ سے لگایا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھوٹی سی بانس کی کونپل اس نے بلو پمپ کے پائپ کے سرے میں اس طرح ڈال دی کہ کونپل کا تیز سرا اوپر کی طرف تھا۔ کونپل پمپ کے پائپ کے اندر غائب ہو چکی تھی۔

"صفدر صاحب ذرا میری مدد کیجئے"...... ٹائیگر نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو میں تمہاری مدد کرتا ہوں میں سمجھ گیا ہوں کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر لارڈ کی طرف بڑھ گیا۔ لارڈ کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جب کہ عمران بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر اس بچے جیسی مسکراہٹ تھی جسے یقین ہو کہ چند لمحوں بعد اسے انتہائی دلچسپ تماشہ دیکھنے کو ملے گا۔

"تم۔ تم۔ کیا کر رہے ہو"۔ لارڈ نے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر نے کوئی جواب نہ دیا اور بلو پمپ اٹھا کر اس نے اس کے لمبے پائپ کا سرا لارڈ کی ناک کے ایک نتھنے سے لگا دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل نے اس کے سر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر قدرے پیچھے کی طرف ہٹایا۔

"کچھ اور پیچھے کیجئے کیپٹن"...... ٹائیگر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایت کے مطابق لارڈ کے سر کو اور کچھ پیچھے کر دیا۔

"اب اس کے سر کے عقبی حصے کو ذرا سا اوپر اٹھایئے ذرا سا"۔ ٹائیگر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے ایسا ہی کیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم پاگل ہو۔ کیا کر رہے ہو"...... لارڈ نے ہذیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے اس کی سننے والا وہاں کون تھا۔ کسی کو لارڈ سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ سب حیرت بھرے انداز میں یہ دلچسپ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"اب سر کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں"...... ٹائیگر نے کیپٹن شکیل سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بلو پمپ کا ٹریگر دبا دیا سرر کی تیز آواز ایک لمحے کے لئے گونجی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ ٹائیگر نے بلو پمپ ہٹا دیا تھا جب کہ کیپٹن شکیل نے بھی دونوں ہاتھ لارڈ کے سر سے دور کر لیے تھے۔ لارڈ کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اور ناک کے ایک نتھنے سے خون کی ایک پتلی سی لکیر باہر نکل کر بہہ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی تکلیف اور بے چینی کے تاثرات تھے۔ لیکن ویسے وہ قطعی نارمل تھا۔

"یہ۔ یہ کیا کیا ہے تم نے۔ کیا تم پاگل ہو"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر میں تمہارے گنجے سر پر پہلا بال نمودار ہوگا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر بلو پمپ ایک طرف رکھ کر اطمینان

سے دوبارہ کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا وہ بانس کی کونپل اس کے دماغ میں چلی گئی ہے لیکن پھر تو اسے مر جانا چاہئے تھا"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"قدرت نے دماغ کو انتہائی مضبوط غلاف میں بند کر رکھا ہے۔ اس لئے دماغ باوجود زبردست ایکسیڈنٹ کے بھی اکثر محفوظ رہتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے ارے یہ کیا۔ یہ میرے دماغ میں سرسراہٹ کیوں ہو رہی ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے کوئی کیڑا رینگ رہا ہو"...... لارڈ نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور پھر اس کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے گئے۔ وہ بار بار ہونٹ بھینچتا۔ آنکھیں بند کر کے کھولتا۔ سر کو دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھٹکے دیتا۔ لیکن بے چینی میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہوتا چلا گیا اور پھر اچانک اس نے چیخنا شروع کر دیا اور پھر یہ چیخیں لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ بے چینی اور اضطراب کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ تکلیف اس قدر شدید تھی کہ اس کا سرخ و سفید چہرہ تکلیف کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں۔ اس نے اب ہذیانی انداز میں چیخنا اور سر مارنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی حالت واقعی قابل رحم حد تک خراب ہو چکی تھی۔ پورا جسم اس طرح بھیگ گیا تھا جیسے کسی نے اسے لباس سمیت آبشار کے نیچے بٹھا دیا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اوہ گاڈ یہ کیا ہو رہا ہے۔ روکو اسے روکو"...... لارڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے اور سر مارتے ہوئے کہا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور چند لمحوں بعد جب اچانک لارڈ کے انڈے کے چھلکے کی طرح صاف سر میں پیشانی کے قریب بانس کی کونپل کا سرا باہر کو نکلتا نظر آنے لگا تو صفدر۔ تنویر اور جولیا تینوں کے چہرے حیرت اور خوف سے بگڑ گئے۔

"وہ دیکھو پہلا بال نمودار ہو رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن لارڈ نے شاید اس کی بات تک نہ سنی تھی۔ اس کی حالت اب واقعی انتہائی حد تک خراب ہو چکی تھی۔ ادھر عمران اور اس کے ساتھی کونپل کو تیزی سے باہر نکلتے دیکھ رہے تھے۔ کونپل کا رنگ ہلکا سرخ ہو گیا تھا اور پھر اچانک کونپل کافی سے زیادہ باہر آ گئی اور پھر ایک جھٹکے سے وہ سوئی جتنی کونپل سالم باہر آ کر لارڈ کی پیشانی پر گری اور پھسلتی ہوئی نیچے فرش پر جا گری اور اس کے ساتھ ہی جیسے لارڈ کو محسوس ہونے والی بے پناہ تکلیف یکلخت ختم ہو گئی۔ اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کا مسخ شدہ اور بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا اور پھر اچانک ایک جھٹکے سے اس کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"کمال ہے۔ یہ سب تو جادو ہے۔ یہ کونپل تم نے ناک میں ڈالی اور یہ سر سے باہر آ گئی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور یہ شخص اس وقت تو بے

ہوش نہیں ہوا جب اس کی تکلیف اور بے چینی عروج پر پہنچی ہوئی تھی
لیکن اب جبکہ اس کی تکلیف بظاہر دور ہو گئی ہے تو یہ بے ہوش ہو گیا
ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا
دیا۔

"کھوپڑی کے اندرونی غلاف میں مسلسل رینگتی ہوئی بانس کی اس
نوزائیدہ کونپل کی موجودگی میں یہ بے ہوش کیسے ہو سکتا تھا اور اب
جب کہ اس کی تکلیف دور ہوئی ہے یہ بے ہوش ہو گیا ہے یہ طریقہ
دراصل اس سمتھ اینڈریسن کی ایجاد ہے۔ اصل طریقہ تو افریقہ کے
ایک آدم خور قبیلے کا ہے۔ لیکن وہ اسے ہلاکت کے لئے دوسرے انداز
میں استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے جس مجرم کو سزا دینی ہو۔ اسے
بانس کی نئی پیدا ہونے والی کونپل کے اوپر پشت کے بل لٹا کر اس
طرح باندھ دیتے ہیں کہ وہ معمولی سی حرکت نہ کر سکے اور پھر وہ چلے
جاتے ہیں۔ بانس کی یہ کونپل اس قدر تیزی سے اوپر کو اٹھتی ہے کہ
اس کی نوک آہستہ آہستہ اس آدمی کی پشت میں سوراخ کرتی چلی جاتی
ہے اور وہ آدمی تکلیف کی شدت سے بری طرح چیختا رہتا ہے، لیکن وہ نہ
ہی بے ہوش ہو سکتا ہے اور نہ ہلاک ہو سکتا ہے کیونکہ یہ کونپل نہ ہی
اس کے دوران خون کو روکتی ہے اور نہ ہی اس کے ذہن اور اعصاب
کو کاٹتی ہے لیکن چونکہ قبیلے والے اس آدمی کو موت کی سزا دینا چاہتے
ہیں اس لئے یہ پشت کے نیچے کونپل کو ایسی جگہ پر رکھتے ہیں کہ وہ
بڑھتے بڑھتے آخر کار اس کے دل میں گھس جاتی ہے اور وہ آدمی اس وقت

تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاتا ہے اور جب دن کے وقت قبیلہ واپس آتا
ہے تو بانس کا یہ ننھا سا پودا اس آدمی کے سینے سے نکل کر فضا میں لہرا
رہا ہوتا ہے۔ بانس کی کونپل میں یہ خاصیت ہے کہ جب تک اسے
تازہ ہوا نہ ملے وہ انتہائی تیزی سے اوپر کو اٹھتی ہے۔ اس طرح راتوں
رات وہ انسانی پشت سے صبح تک انسانی سینے کو پھاڑ کر باہر آ جاتی ہے
لیکن اس کو اس انداز میں استعمال کرنے کی ترکیب سمتھ اینڈریسن
کی ہے۔ یہ باریک کونپل بالکل اسی طرح سفر کرتی ہے جس طرح اگر
کسی کی پتلون کے پائنچے میں گندم کی بالی کو الٹا کر کے ڈال دیا جائے تو
جیسے جیسے وہ اسے نکالنے کی کوشش کرے گا وہ اوپر کو چڑھتی چلی جائے
گی یا جس طرح جسم میں اگر سوئی گھس جائے اور وہ خون کے دوران
میں شامل ہو جائے تو وہ تیزی سے سفر کرتی ہوئی کسی بھی جگہ سے نکل
سکتی ہے۔ اس کونپل میں بھی یہی خصوصیت ہے اسے ناک کے نتھنے
کے اندر پریشر سے اس طرح ایک مخصوص زاویے سے پھینکا جاتا ہے
کہ یہ تیز سوئی کی طرح سفر کرتی ہوئی دماغ کو ٹچ کئے بغیر پیشانی کے
پیچھے سفر کرتی ہوئی کھوپڑی سے باہر نکل جاتی ہے"۔ عمران نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ لیکن تم نے آج پہلی بار یہ طریقہ لارڈ پر آزمایا ہے۔
جب کہ ٹائیگر کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس کام میں مکمل ٹرینڈ ہے"۔
صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کافی عرصہ پہلے ایک مشن کے دوران میں نے یہ طریقہ لارڈ جیسے

ایک آدمی پر آزمایا گیا تھا اور یہ تجربہ رانا ہاؤس میں کیا گیا تھا اور اس کے لئے میں نے ٹائیگر کو خاص طور پر بلا کر ٹرینڈ کیا تھا۔ وہی ٹریننگ اب ایک طویل عرصے بعد کام آئی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سارے تماشے سے فائدہ کیا ہوا۔ لارڈ نے کچھ بتایا تو نہیں "۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ واقعی اس تماشے کا کوئی نتیجہ بھی سامنے آجائے اور یہ کونپل مجھے اٹھا کر دے دو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اٹھ کر پہلے فرش پر پڑی ہوئی وہ کونپل اٹھائی اور اسے عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے اسے نیچے سے چٹکی میں پکڑ لیا۔ سب حیرت سے اس سوئی نما کونپل کو دیکھ رہے تھے جو اوپر سے کسی کانٹے کی نوک کی طرح باریک اور نیچے سے قدرے پھیلی ہوئی تھی جب کہ ٹائیگر نے بے ہوش لارڈ کا ناک اور منہ بند کر دیا اور چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ ہٹ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی لارڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"مجھے معلوم ہے لارڈ کہ بے پناہ تربیت کی وجہ سے تمہاری قوت مدافعت عام انسانوں سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور ہو چکی ہے اور یقیناً بڑھاپا اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ لیکن ابھی تو ایک بال نکلا ہے اور انسانی سر پر تو لاکھوں کی تعداد میں بال ہوتے ہیں۔ دیکھو یہ ہے وہ

بال جو تمہارے سر سے نکل کر ٹوٹ کر نیچے گر گیا ہے۔ ابھی ابتدا ہے ناں۔ آہستہ آہستہ یہ جڑ پکڑ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا تھا۔ اوہ گاڈ۔ اس قدر عجیب و غریب بے چینی اور تکلیف کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ سب کیا تھا۔ یہ تو غیر انسانی سی تکلیف تھی۔ میرے جسم اور اعصاب میں کوئی تکلیف محسوس نہ ہو رہی تھی لیکن سر کے اندر مسلسل سرسراہٹ اور اس کے ساتھ ہی عجیب سی بے چینی نامعلوم بے چینی۔ ایسی بے چینی جسے میں بیان نہیں کر سکتا یہ سب کیا ہے"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ٹائیگر بلو پمپ اٹھاؤ اور دوسرا بال پیدا کرو۔ ابھی تو ابتدا ہے۔ تم نے لاکھوں بال پیدا کرنے ہیں۔ اس لئے جلدی کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چٹکی میں پکڑی ہوئی کونپل ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کرنا چاہتے ہو۔ تم"...... لارڈ نے یکلخت انتہائی ہراساں لہجے میں کہا۔

"اس بار پہلے تجربے سے تمہیں مختلف تجربہ حاصل ہو گا لارڈ اور ہر بار مختلف تجربہ ہو گا۔ ٹائیگر کام شروع کرو"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس کے ہاتھ سے کونپل لی اور اسے بلو پمپ کے پائپ میں پہلے کی طرح ڈالا اور بلو پمپ اٹھا کر اس نے اس بار لارڈ کے دوسرے

نتھنے سے لگا دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل خود بخود اٹھ کر آگے آیا اور اس نے لارڈ کا سر ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔

"نہیں نہیں۔ نہیں رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں سب کچھ بتاتا ہوں رک جاؤ۔ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میں بتاتا ہوں۔ یہ یہ ناقابل برداشت ہے۔ یہ غیر انسانی تکلیف ناقابل برداشت ہے"۔ لارڈ نے یکلخت بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"جب تک بتاتے رہو گے ٹائیگر کی انگلی بلو پمپ کے ٹریگر پر ساکت رہے گی۔ جیسے ہی تم خاموش ہو گے یہ ٹریگر دبا دے گا۔ بولو۔ کیا مقاصد ہیں ہاٹ فیلڈ کے بولو"...... عمران نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہٹا دو اسے ہٹا دو میں بتا دیتا ہوں ہٹا دو اسے میرا وعدہ میں سب کچھ بتا دوں گا"...... لارڈ نے ہذیانی انداز میں کہا اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے بلو پمپ ہٹا دیا اور لارڈ نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کے چہرے کی کیفیت بتا رہی تھی جیسے وہ کسی بہت بڑے عذاب سے بچ نکلا ہو۔

"اب میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے لارڈ کہ میں تمہارے سانسوں کی طوالت بیٹھا ناپتا رہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے آج زندگی میں پہلی بار مجھے میری مرضی کے بغیر بولنے پر مجبور کر دیا ہے ورنہ میری زندگی میں سینکڑوں موقعے ایسے آئے ہیں کہ

مجھ پر دس دس دن مسلسل تشدد کیا جاتا رہا۔ دنیا کا بھیانک ترین تشدد۔ لیکن میری زبان نہ کھل سکی تھی لیکن نجانے یہ کیسی تکلیف تھی یہ کیسا احساس تھا جس کا صرف تصور کر کے ہی میری سوچ فنا ہو جاتی ہے۔ اب میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تمہاری مرضی چاہے مجھے گولی مار دینا۔ چاہے زندہ چھوڑ دینا۔ سنو ہاٹ فیلڈ ایک ایسی تنظیم ہے۔ جسے قائم ہوئے آٹھ سال گزر چکے ہیں۔ اس تنظیم کا قیام ایکریمیا کے ایک یہودی تاجر ٹسکی کے ذہن میں آیا۔ ٹسکی بہت متعصب یہودی بھی ہے اور بہت بڑا صنعتکار اور تاجر بھی۔ قانونی تجارت کے لحاظ سے بھی اور غیر قانونی تجارت کے لحاظ سے بھی۔ تمہیں شاید یقین نہ آئے کہ مافیا۔ گاڈ فادر اور ایسی ہی بڑی بڑی تنظیموں میں اس کا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ بہرحال اس نے یہ تنظیم قائم کرنے کی پلاننگ کی۔ اس تنظیم کا مقصد تو وہی پرانا ہے۔ یعنی پوری دنیا پر بلا روک ٹوک کنٹرول۔ لیکن اس کنٹرول کے لئے ٹسکی نے ایک نیا انداز قائم کیا ہے۔ اس کے ہاتھ ویسٹرن کارمن کا ایک ایسا سائنس دان لگ گیا۔ جو اپنی عجیب وغریب ایجادات کی وجہ سے پاگل تصور کیا جا سکتا تھا اور ایسی سائنسی ایجادات کی باتیں کرتا تھا جو کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھیں۔ لیکن ٹسکی اس سے مل کر بے حد متاثر ہوا تھا اور اس نے اس کے ایک فارمولے کو مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس نے اس سائنسدان جس کا نام لیونارڈ پیٹرک ہے۔ سے مل کر اس سائنسی موضوع پر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے انتہائی قابل سائنسدانوں سے رابطہ

کیا جو لوگ اپنی خوشی سے اس کے ساتھ شامل ہو گئے انہیں انتہائی
بھاری معاوضے دیئے گئے اور جو رضامند نہ ہوئے انہیں اس طرح اغوا
کرا لیا گیا کہ پھر کسی کو ان کا پتہ نہ چلا اور ٹسکی نے دنیا کے کسی
نامعلوم مقام پر اس سائنسی ایجاد کی انتہائی جدید ترین اور وسیع
وعریض لیبارٹری قائم کی۔ اس ایجاد کا نام ہاٹ فیلڈ ہے اور اس کی بنا پر
اس تنظیم کا نام بھی ہاٹ فیلڈر رکھا گیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس
لیبارٹری کی تیاری میں چار سال کا عرصہ لگ گیا اور اس کے بعد ہاٹ
فیلڈ پر کام شروع کر دیا گیا۔ چنانچہ اس کے لئے بے پناہ دولت کی
مسلسل ضرورت تھی اس لئے ہاٹ فیلڈ کے تحت دنیا کے تمام ممالک
میں بے شمار جرائم پیشہ تنظیمیں قائم کی گئیں۔ ان کی سرپرستی کی
جاتی تھی اور ان سے باقاعدہ منافع حاصل کیا جاتا تھا۔ بے شمار گروپ
قائم کیے گئے ہیں۔ بس یوں سمجھو کہ پوری دنیا میں ہاٹ فیلڈ نے جرائم
کا ایک ایسا جال پھیلایا ہوا ہے کہ دولت کھنچ کھنچ کر ہاٹ فیلڈ تک
پہنچتی رہتی ہے۔ لیکن ہاٹ فیلڈ کو اس قدر خفیہ رکھا گیا کہ سوائے
خاص خاص افراد اور گروپس کے کسی کو اس کا علم تک نہ تھا۔ صرف
چند ایسے گروپوں کو جو براہ راست ٹسکی کے تحت تھے۔ انہیں معلوم
تھا اور ان میں ایکریمیا کا پی۔ ون گروپ بھی تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ پی
ون دراصل ٹسکی کا بھائی تھا۔ میرے ٹسکی سے دوستانہ تعلقات رہے
تھے اس لئے جب میں ریٹائر ہوا تو ٹسکی نے مجھے اپنے تحت رکھ لیا اور پھر
ایکریمیا اور ناڈا کا نگران مقرر کر دیا۔ یہ سب شان و شوکت، یہ محل یہ

جاگیر سب ٹسکی کی بدولت ہیں ٹسکی کو دو سال ہو گئے فوت ہو چکا ہے
اور اس کی وصیت کے مطابق ہاٹ فیلڈ کا کنٹرول اس کے مقرر کردہ چار
آدمیوں کے پاس ہے۔ جنہیں ڈائریکٹر کہا جاتا ہے جن کے متعلق کوئی
نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔ البتہ چیئرمین وہی سائنسدان لیونارڈ ہے۔
یہ ڈائریکٹر اپنے اپنے طور پر دنیا کے مختلف ملکوں میں موجود تنظیموں کو
کنٹرول کرتے ہیں۔ لیکن اہم فیصلے مشترکہ اجلاس میں ہوتے ہیں"۔
لارڈ جب بولنے پر آیا تو واقعی مسلسل بولتا چلا گیا اور عمران اور اس کے
ساتھی حیرت سے یہ سب کچھ سنتے رہے۔
"کیا ایجاد ہے وہ جس پر اتنے طویل عرصے سے کام ہو رہا ہے"۔
عمران نے پوچھا۔
"مجھے تفصیل معلوم نہیں ایک بار ٹسکی نے بتایا تھا کہ جب یہ
ایجاد مکمل ہو جائے گی تو پھر دنیا اس کی مٹھی میں ہو گی۔ وہ جس ملک کا
چاہے گا پانی ایک لمحے میں غائب کر کے اس ملک کو صحرا میں بدل
دے گا اور جس سمندر کا پانی چاہے گا۔ بھاپ بنا کر اڑا دے گا اور جہاں
چاہے گا ہاٹ فیلڈ قائم کر دے گا۔ ایسا فیلڈ جو دنیا کا گرم ترین خطہ ہو گا
جہاں پانی غائب ہو جائے گا اور تمام جاندار کوئلے میں تبدیل ہو
جائیں گے چاہے ان کی تعداد لاکھوں کروڑوں ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے
زیادہ نہ اس نے بتایا نہ مجھ میں پوچھنے کی ہمت تھی اور نہ مجھے معلوم
ہے"۔ لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر تشویش
کے اثرات گہرے پڑتے چلے گئے۔

"اب اس ایجاد کی کیا پوزیشن ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہ مکمل ہونے کے قریب ہے۔اس کے تجربات کیے جا رہے ہیں میں نے آخری بار یہی سنا تھا"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ لیبارٹری اس کا محل وقوع کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بس یہی ایک ایسی بات ہے جس کا علم سوائے اس سائنسدان لیونارڈ اور اس کے چار ڈائریکٹروں کے اور کسی کو نہیں ہے۔ ٹسکی خود ایکریمیا میں رہتا تھا اور وہیں فوت ہوا"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"رابطہ کس طرح ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک ایسی مشین جو شاید اس لیونارڈ کی ایجاد ہے جس سے کسی طرح بھی اس کا محل وقوع معلوم نہیں کیا جا سکتا"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ مشین"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس محل میں ہے۔لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے کھولنا ہوگا کیونکہ یہ پرزوں کی صورت میں ہے۔اسے ایک مشین ہی جوڑ سکتی ہے"۔ لارڈ نے کہا۔

"ٹائیگر لارڈ کو کھول دو"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد لارڈ رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔

"چلو مجھے وہ مشین دکھاؤ اور سنو لارڈ تم نے جو معلومات مجھے دی

ہیں ان کی تصدیق اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ اس مشین سے واقعی ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر رابطہ ہو سکے اور تم مجھے یقین دلا دو کہ تم نے ہاٹ فیلڈ سے رابطہ کیا ہے اور اس کے علاوہ اگر تم نے راستے میں کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر چشم زدن میں تمہاری موت واقع ہو جائے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں کچھ نہیں کروں گا"...... لارڈ نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر اپنے دفتر اور بیڈ روم سے ہوتا ہوا نیچے اس سٹور میں پہنچ گیا۔یہاں کاٹھ کباڑ موجود تھا۔اس نے بڑے ڈبے میں سے وہ چھوٹا ڈبہ اٹھایا جس میں واقعی عجیب وغریب پرزوں کا ڈھیر موجود تھا۔

"یہ ہے وہ مشین جس سے ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم ہوتا ہے"...... لارڈ نے کہا اور پھر ایک طرف دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر یہ ڈبہ رکھ کر اس نے الماری بند کی اور اس کے باہر موجود نمبروں والے تالے کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔عمران خاموش کھڑا اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا چند لمحوں بعد لارڈ نے ہاتھ اٹھائے تو الماری کے اندر سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کسی نرم چیز کو کسی سخت چیز سے پیٹا جا رہا ہو۔جیسے فوم کے گدے پر فولادی راڈ مارا جا رہا ہو۔چند لمحوں بعد آوازیں سنائی دینی بند ہو گئیں اور لارڈ نے ایک طویل سانس لیا اور ایک بار پھر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔اس بار اس نے الماری کھولی

تو وہاں موجود سارے افراد جن میں عمران بھی شامل تھا۔ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ڈبہ جس میں پرزے تھے وہ خالی ہو چکا تھا اور اس سے نچلے خانے میں مستطیل شکل کی عجیب وغریب پیچیدہ قسم کی مشین موجود تھی۔ لارڈ نے وہ مشین اٹھائی اور واپس مڑ گیا۔

"آؤ میرے ساتھ اب دفتر میں بیٹھ کر رابطہ کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک طویل پروسیجر ہے"....... لارڈ نے کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اوپر بیڈ روم سے ہوتے ہوئے دفتر میں پہنچ گئے۔ عمران نے اسے بڑی میز پر نہ بیٹھنے دیا بلکہ علیحدہ میز پر مشین رکھوا کر علیحدہ کرسی پر بٹھایا کیونکہ لارڈ سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ کسی بھی وقت کوئی خفیہ بٹن دبا کر ان کے لئے مشکل پیدا کر دیتا۔ لارڈ نے مشین کو میز پر رکھا اور پھر اس کے کئی بٹن دبا دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس پر موجود چھوٹے چھوٹے کئی بلب جلنے بجھنے کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹی سی سکرین بھی روشن ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نظریں اس مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر مسلسل آڑی ترچھی لکیریں دوڑتی رہیں اور کافی دیر بعد اچانک جھماکے کے ساتھ سو کا ہندسہ سکرین پر نمودار ہوا اور پھر گنتی کم ہونی شروع ہو گئی۔ عمران ہونٹ بھینچے اس عجیب وغریب مشین کو دیکھتا رہا۔ پھر جیسے ہی گنتی سو سے کم ہوتے ہوتے زیرو پر پہنچی۔ لارڈ نے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے گنتی پھر بڑھنی شروع ہو گئی۔ جب گنتی اٹھارہ پر پہنچی تو لارڈ نے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اٹھارہ کا ہندسہ

سکرین پر مسلسل جلنے بجھنے لگ گیا اور اس مشین کے نچلے حصے سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو لارڈ کالنگ"....... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ ایچ۔ ایف اٹنڈنگ یو"....... چند لمحوں بعد مشین سے ایک آواز سنائی دی لہجہ قطعی غیر انسانی تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی ڈولفن مچھلی انسانی آواز میں بول رہی ہو۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے خلاف میں نے جنرل کلنگ آرڈر کی سفارش کی تھی۔ کیا میری سفارش قبول کر لی گئی ہے"۔ لارڈ نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی لارڈ کی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہیں بتا دیا گیا تھا کہ اس کے بارے میں پوری دنیا سے معلومات اکٹھی کر کے تفصیلی رپورٹ تمہاری سفارش کے ساتھ جنرل میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل کر دی جائے گی اور اگر منظور ہو گئی تو جنرل آرڈر کر دیا جائے گا۔ پھر فوری طور پر رابطہ کرنے اور یہ بات پوچھنے کی تمہیں کیوں ضرورت پیش آئی ہے"....... اس بار انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا گیا۔

"اس لئے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے گرد موجود ہے"....... لارڈ نے یکلخت تیز لہجے میں کہا اور عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لارڈ کو گردن سے پکڑ کر پیچھے اچھال دیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس مشین کی اوپر والی سطح سے تیز روشنی نکلی اور پورے دفتر میں پھیل گئی

"ہا۔ہا۔ہا۔اب تم بچ کر نہ جاسکو گے علی عمران ہا۔ہا۔ہا"......... لارڈ نے ہذیانی انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور مگر دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ایک زور دار دھماکے کے ساتھ ہی مشین کے پرزے بکھر گئے۔یہ فائرنگ صفدر نے کی تھی۔اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"ویل ڈن صفدر تم نے بروقت اقدام کیا ہے"........ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور پھر وہ لارڈ کی طرف مڑا جو اب اٹھ کر بیٹھا حیرت سے آنکھیں پھاڑے پرزے پرزے ہوئی پڑی مشین کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

"اوہ اوہ ہیڈ کوارٹر لائٹ چیکنگ کے چکر میں پڑ گیا اگر وہ ریڈ ریز فوراً آن کر دیتے تو اس کمرے میں موجود ہر چیز بھسم ہو کر رہ جاتی بہرحال اب انہیں میری سفارش پر یقین آگیا ہو گا اور اب تمہارے خلاف جنرل کلنگ آرڈر جاری ہو جائے گا اور اس کے بعد چاروں طرف سے موت تم پر جھپٹ پڑے گی۔ بھوکے عقابوں کی طرح۔ شکاری کتوں کی طرح۔ غضب ناک چیتوں کی طرح اور تمہیں دنیا بھر میں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی۔ کہیں بھی۔ہاٹ فیلڈ کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سینکڑوں ہزاروں لاکھوں خوفناک قاتل۔ انتہائی منظم اور طاقتور گروپ۔ منظم تنظیمیں سب تمہاری تلاش میں نکل کھڑی ہوں گی۔ تم چاہے کوئی بھی میک اپ کر لو۔ کوئی بھی روپ دھار لو۔ کہیں بھی چھپ جاؤ۔ہاٹ فیلڈ کی طرف سے بھیجی ہوئی موت تمہیں

بہرحال تلاش کر لے گی"........ لارڈ نے ایسے لہجے میں بولنا شروع کیا تھا جیسے وہ لاشعوری طور پر مسلسل بولتا چلا جا رہا ہو۔

"اب تم بتاؤ گے لارڈ کہ ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑ کر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ہا کوئی نہیں بتا سکتا۔ کسی کو علم نہیں کہ کہاں ہے وہ اور ہو سکتا ہے کہ تھوڑی دیر بعد تمہیں اس کی ضرورت ہی نہ پڑے"...... لارڈ نے ہذیانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما اور لارڈ کی کنپٹی پر ایک زوردار ضرب پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"یہ تو مر گیا ہے"........ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ ویری بیڈ مجھے اس کا خیال بھی نہ رہا تھا کہ اس پر بانس کی کونپل والا تجربہ کیا جا چکا ہے۔اور اس کے دماغ پر لگنے والی چوٹ اسے فوراً ہلاک کر دے گی۔بہرحال آؤ اب ہمیں فوری یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ہو سکتا ہے یہاں ٹاگ میں موجود ہاٹ فیلڈ کا کوئی گروپ اس محل پر چڑھ دوڑے"......... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب پہلے کی طرح دو کاروں میں بیٹھے شہر کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔

"اب اسی اڈے پر واپس جانا ہو گا"........ عمران کے ساتھ فرنٹ

سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"نہیں ہمیں فوری طور پر ٹاگ سے نکلنا ہوگا۔ ورنہ واقعی ہاٹ فیلڈ کے قاتل بھوکے کتوں کی طرح ہماری تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے اس کال کی وجہ سے انہیں معلوم ہو گیا ہے ہم ٹاگ میں اور لارڈ کے محل میں ہیں اس لئے ٹاگ سے فوری نکل جانے کے بعد ہم محفوظ ہو جائیں گے۔ ہمیں چارٹرڈ طیارے سے فوری یہاں سے روانہ ہونا ہوگا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ تمہیں لارڈ کی اس بات پر یقین ہے کہ پوری دنیا میں ہاٹ فیلڈ کے قاتل پھیلے ہوئے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے متعلق معلومات کہاں سے حاصل کریں گے"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں جانتا ہوں کہ ایسی پاگل تنظیمیں جو پوری دنیا پر اقتدار جمانے کا خواب دیکھ کر قائم کی جاتی ہیں ان معاملات میں انتہائی حساس ہوتی ہیں۔ وہ اپنی بقا کے خلاف ایک تنظیم تو کیا ایک پورے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجانے سے دریغ نہیں کرتیں اور ہاٹ فیلڈ بھی ایسی ہی تنظیم ہے اور اتنا تو ہم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ کس قدر منظم باوسائل اور وسیع تنظیم ہے۔ اگر مجھے ذرا سا بھی خیال ہوتا کہ لارڈ رابطہ قائم کر کے ایسی بات کر دے گا تو میں کبھی اس کا رابطہ نہ کراتا۔ بہرحال اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ لارڈ نے جو کچھ کہا تھا وہ

درست تھا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اب آپ اس ہاٹ فیلڈ کے خلاف کام کریں گے"۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"اس کا فیصلہ تو تمہارا چیف کرے گا۔ میں تفصیلی رپورٹ اسے دے دوں گا۔ اس کے بعد وہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔ یہ اس کی مرضی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"چیف یقیناً اس تنظیم کے خاتمے کے مشن پر فوری کام کرے گا۔ وہ ویسے بھی ایسی تنظیموں کے سخت خلاف ہے"...... جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اگر اس نے نہ بھی کیا تو مجھے تو بہرحال اپنے طور پر کام کرنا ہی ہوگا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف جنرل کلنگ آرڈر جاری ہونے کے بعد ہاٹ فیلڈ کیا کرتی ہے۔ کیا نہیں۔ اس بارے میں سوچنا تمہارے چیف کا کام ہے۔ لیکن مجھے تو اپنی زندگی بچانے کا حق حاصل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چیف کو مجبور کر دوں گی تم فکر نہ کرو"۔ جولیا نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"کس بات پر مجبور کر دو گی۔ شادی پر۔ اگر واقعی اس نے مجبور ہو کر شادی کر لی تو پھر میرے لئے باقی فکر کے لئے کیا رہ جائے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ ان حالات میں تمہیں شادی کہاں سے یاد آ گئی"۔

جولیانے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"شادی بھی تو جنرل کلنگ آرڈر کا ہی دوسرا نام ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جب کہ جولیا بھی مسکرانے پر مجبور ہو گئی۔

ختم شد

ہاٹ فیلڈ کے سلسلے کی انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ہاٹ سپاٹ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

ہاٹ فیلڈ ___ جس کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری ٹریس کرنے کیلئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی صبر آزما جدوجہد کرنا پڑی۔

ہاٹ فیلڈ ___ جس کے قاتلوں نے عمران پر کامیاب قاتلانہ حملہ کیا اور عمران لاش میں تبدیل ہو گیا ___ کیا واقعی ___؟

کوری ___ جوانا کی سابقہ دوست۔ جس پر کسی زمانے میں جوانا جان دیتا تھا، ایک بار پھر جوانا کے سامنے آگئی ___ پھر کیا ہوا ___؟ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئشن۔

وارک ___ ایک ایسا آدمی جس نے جوانا اور جوزف دونوں کو بے بس کر دیا۔ کیسے ___؟ کیا وہ ان دونوں سے زیادہ طاقتور اور شہ زور تھا۔؟

مادام لوشی ___ ہاٹ فیلڈ کے چیئرمین لارڈ نامیری کی اکلوتی بیٹی جس نے عمران کے سامنے کلمہ پڑھ کر اقرار کیا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہے اور عمران نے اس پر اعتماد کر لیا ___ مگر ___؟

مادام لوشی ___ جو عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت سینکڑوں فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں موجود تھی کہ اچانک اس

نے نیچے چھلانگ لگا دی اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر عمران اور اس کے
ساتھیوں سمیت ایک خوفناک دھماکے سے فضا میں ہی پھٹ گیا۔ کیا
عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ——؟ یوشی نے ایسا کیوں کیا
تھا ——؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن۔

مادام یوشی —— ایک حیرت انگیز اور دلچسپ کردار —— جس نے مسلمان ہونے
کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف انتہائی خوفناک سازش
کی —— کیوں ——؟ کیا مادام یوشی اپنی سازش میں کامیاب ہو گئی ——؟
کیا عمران اور اس کے ساتھی مادام یوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو گئے ——؟

ہاٹ سپاٹ —— وہ جگہ جہاں دراصل ہاٹ فیلڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ کیا
عمران ہاٹ سپاٹ کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا —— یا ——؟
بین الاقوامی تنظیم ہاٹ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کیلئے عمران اور اس
کے ساتھیوں ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کی ایسی جان لیوا جدوجہد جس میں
قدم قدم پر انہیں یقینی موت کا سامنا کرنا پڑا۔

● لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے خونی واقعات۔ تیز سے تیز تر ہوتا ہوا جان لیوا ایکشن۔
مضبوط سے مضبوط اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس۔
ایک ایسی کہانی جو یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک قطعی منفرد انداز کا ناول

وڈ کنگ

مصنف
مظہر کلیم ایم۔ اے

وڈ کنگ۔ ایک ایسا مجرم جس کی تنظیم انسانوں کی بجائے جنگلات کی
دشمن تھی۔ انتہائی حیرت انگیز تنظیم۔

وڈ کنگ۔ جس نے پاکیشیا کے سب سے بڑے جنگل کو انتہائی پراسرار
بیماری میں مبتلا کر کے ناکارہ اور تباہ کر دیا؟۔

وڈ کنگ۔ جس نے پاکیشیا کا سب سے بڑا جنگل تباہ کر کے پاکیشیا کے دس
کروڑ عوام کو معاشی بحران میں مبتلا کر دیا۔ کیسے؟

وڈ کنگ۔ جس کے جرم کو دنیا کا کوئی شخص بھی جرم سمجھنے کے لئے تیار نہ تھا۔
سب آخر تک لکڑی کی بیماری ہی سمجھتے رہے۔

عمران جو جنگل کو تباہی سے بچانے کیلئے اپنی جان پر کھیل گیا۔ کیوں؟

وڈ کنگ۔ دنیا کا سب سے زیادہ محتاط مجرم جسے عمران پہچان لینے کے
باوجود تلاش نہ کر سکا تھا۔ کیوں؟

وڈ کنگ جس نے عمران کو ایک ایسا حیرت انگیز تحفہ دیا کہ عمران کا رواں
رواں مسرت سے ناچ اٹھا۔ یہ تحفہ کیا تھا.....؟

انتہائی منفرد۔ دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی۔ ایک ایسی کہانی جو جاسوسی
ادب میں پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

موت کے بھیب سائے میں کھیلے جانے والا عظیم ایڈونچر عمران کا ناقابل فراموش کارنامہ۔

انگانا

مصنف :۔ مظہر کلیم۔ ایم اے

- افریقہ کے گھنے جنگلوں میں کھیلا جانے والا موت کا ہولناک کھیل۔
- عمران اور سیکرٹ سروس افریقہ کے گھنے جنگلوں میں موت کے خونی جبڑوں میں پھنس گئے۔
- انگانا دیوی کے وحشی اور آدم خور پجاریوں نے عمران کو انگانا دیوی کی بھینٹ چڑھانے کا فیصلہ کر لیا۔
- عمران۔ افریقہ کے اس ہولناک جنگل میں آخر کیا لینے گیا تھا۔ کیا یہ کوئی خفیہ مشن تھا۔
- قدم قدم پر موت کے واضح قدموں کی چاپ۔ گھنے درختوں سے جھانکتی ہوئی قیامت خیز تباہی۔
- ایسی جگہیں۔ جہاں موجود گھاس کا ایک ایک پتہ عمران اور سیکرٹ سروس کا دشمن تھا۔
- ایک ایسی خوفناک تنظیم جس نے افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ڈیرے جمائے ہوئے تھے
- عمران سیکرٹ سروس اور اس خوفناک تنظیم کے درمیان دل ہلا دینے والی کش مکش
- جوزف۔ جنگلوں کا شہزادہ۔ انتہائی منفرد کردار میں۔

ایڈونچر سسپنس اور ایکشن سے بھرپور انتہائی منفرد کہانی

عمران کی ایک دلچسپ اور یادگار کہانی

ڈیتھ گروپ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ڈیتھ گروپ۔ جس کی دہشت پورے شہر پر چھائی ہوئی تھی۔
عمران اور ساتھی ڈیتھ گروپ کے فرضی مہمان بن کر ایک ہوٹل میں پہنچ گئے۔
پھر کیا ہوا۔؟ انتہائی دلچسپ صورت حال۔؟
ایڈورڈ ہاور۔ ڈیتھ گروپ کا لیڈر جس نے جولیا کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے بھرے مجمع میں اغوا کر لیا اور تنویر کو گولی مار دی۔؟
ڈیتھ گروپ۔ جس کے مقابلے میں آکر عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر موت اور تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔
ڈیتھ گروپ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی میں ان کی رہائش گاہ کو خوفناک بموں سے اڑا دیا۔
ڈیتھ گروپ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کا عزم کر رکھا تھا۔
کیا عمران اور اس کے ساتھی ڈیتھ گروپ کے مقابلے میں بے بس ہو گئے۔؟

تیز رفتار ایکشن اور جان لیوا سسپنس سے بھرپور

ناشران:۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان
ناشران۔ یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ سنسنی خیز اور یادگار ایڈونچر

سپر مشن

مصنف ۔ مظہر کلیم ایم اے

سپر مشن ـــــ بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کا ایک ایسا مشن جسے اس نے خود سپر مشن کا نام دیا تھا۔

سپر مشن ـــــ جس کے تحت عمران کے ملک سے ایک سائنسدان کو اس کے اہم ترین فارمولے سمیت اغوا کر لیا گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم تک نہ ہو سکا۔

سپر مشن ـــــ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی یہ سپر مشن ہی ثابت ہوا کیونکہ عمران جانتا ہی نہ تھا کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور سائنسدان کو کہاں لے جایا گیا ہو گا۔؟

سپر مشن ـــــ عمران نے بلیک تھنڈر سے سائنسدان اور فارمولے کو واپس حاصل کرنے کا عزم کر لیا اور پھر بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش شروع ہو گئی۔

سپر مشن ـــــ جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا واسطہ یکے بعد دیگرے بلیک تھنڈر کے کئی ایجنٹوں سے پڑتا رہا اور ہر ایجنٹ سپر ایجنٹ ثابت ہوتا رہا۔

بو کلے ـــــ بلیک تھنڈر کا ایسا سپر ایجنٹ جسے خود بلیک تھنڈر نے عمران کے مقابلے میں کم تر صلاحیتوں کا سمجھتے ہوئے موت کی سزا دے دی۔

بلیک تھنڈر ـــــ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کھلی چھٹی دے دی کہ وہ جس طرح چاہیں مشن مکمل کریں ـــــ بلیک تھنڈر مداخلت نہ کرے گی۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔

- کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے ـــــ یا ـــــ؟
- انتہائی حیرت انگیز ـــــ دلچسپ ـــــ سنسنی خیز اور یادگار مشن۔ جس میں قدم قدم پر پیش آنے والے انوکھے واقعات نے خود عمران کو بھی حیرت زدہ کر دیا۔

بے پناہ سسپنس مسلسل اور تیز رفتار ایکشن

بھر پور اور جان لیوا جدوجہد

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان